من يطع الرسول فقد أطاع الله
الحمد للہ کہ کتاب ہدایت الصحابہ کامل قصہ بعیث یہ حصہ بخاری ہنام ہمہ سامع و قاری ہے
١٣٢٣
تیسیر الباری
صحیح البخاری
از عمدہ افادات و زبدہ تالیفات جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بلقب وقار نواز جنگ بہادر
در مطبع احمدی واقع لاہور شیخ محمد حسن تاجر کتب طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

باب سورۂ فاتحہ کی فضیلت کا بیان ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ

یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمن

الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ

نے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو سعید بن معلی سے انہوں نے کہا

كُنْتُ أُصَلِّي فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ

میں نماز پڑھ رہا تھا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا میں نے جواب نہیں دیا (نماز پڑھ کر میں گیا)

[illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ

[illegible] میں (جو فوراً حاضر نہیں ہوا اسکی وجہ یہ تھی میں) نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا اللہ نے یہ نہیں ارشاد فرمایا

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ

تو جب رسول تمکو بلاوے تو اللہ و رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو پھر فرمایا میں تجھ کو مسجد کے باہر

اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ

جانے سے پیشتر وہ سورت بتلاؤں جو قرآن کی ساری سورتوں میں (مرتبہ یا اجر میں) بڑی ہو اور میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم مسجد کے باہر نکلنے

نَّخْرُجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ

لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا تھا مسجد کے باہر نکلنے سے پیشتر ہی میں تجھکو قرآن کی بڑی سورت بتلاؤنگا آپنے فرمایا الحمد کی

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ حَدَّثَنِیْ

سورت ہے سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (جسکا ذکر اس آیت میں ہے ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم) یہی سورت مجکو دیگئی ہے مجھسے

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ مَّعْبَدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ

محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہمسے وہب بن جریر نے کہا ہمسے ہشام بن حسان نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے معبد بن سیرین (انکے بھائی) سے انہوں نے ابو سعید

الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا فِیْ مَسِیْرٍ لَّنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِیَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ

خدری سے انہوں نے کہا ہم ایک (فوج میں) سفر میں تھے (رات کو) اترے ایک لونڈی ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ

سَلِیْمٌ وَّاِنَّ نَفَرَنَا غَیَبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَّا كُنَّا نَاْبُنُهٗ بِرُقْیَةٍ

کھایا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں (جو کچھ دوا دارو جھاڑ پھونک کرتے) کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو ایک شخص ہم میں کا اسکے ساتھ گیا ہم

فَرَقَاهُ فَبَرَاَ فَاَمَرَ لَهٗ بِثَلٰثِیْنَ شَاةً وَّسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهٗ اَكُنْتَ تُحْسِنُ

اور جا کر اُس سردار پر پھونکا وہ اچھا ہو گیا اس نے تیس بکریاں (انعام کے طور پر) اسکو دلوائیں اور ہم سب کو دودھ پلوایا جب وہ شخص (یعنی ابو سعید اس سردار کے پاس سے)

رُقْیَةً اَوْ كُنْتَ تَرْقِیْ قَالَ لَا مَا رَقَیْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوْا شَیْئًا حَتّٰی

لوٹ آیا ہم نے کہا کیا تم منتر کیا کرتے تھے اس نے کہا نہیں (میں منتر ونتر کیا جانوں) میں نے تو سورہ فاتحہ پڑھ کر پھونک دی تھی سو وقت ہم نے کہا اچھا بکریوں کے باب میں ابھی

نَاْتِیَ اَوْ نَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی

جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس نہ پہونچیں یا آپسے نہ پوچھ لیں خیر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے آنحضرت صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ یُدْرِیْهِ اَنَّهَا رُقْیَةٌ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمٍ

علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپنے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر بھی ہے اب ایسا کرو کہ وہ دودی کی بکریوں کو تقسیم کر لو اور ان میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ

وَقَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ

ابو معمر نے کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے

حَدَّثَنِیْ مَعْبَدُ بْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ بِهٰذَا

مجھسے معبد بن سیرین نے انہوں نے ابو سعید خدری سے یہی حدیث بیان کی

بَابُ فَضْلِ الْبَقَرَةِ

باب سورہ بقرہ کی فضیلت

حدثنا محمد بن كثير أخبرنا شعبة عن سليمان عن إبراهيم عن عبد الرحمن

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سلیمان بن مہران سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید

عن أبي مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ بالآيتين حدثنا أبو

نخعی سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں پڑھے [illegible] اور ہم سے

نعيم حدثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن أبي

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید نخعی سے انہوں نے

مسعود رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من قرأ بالآيتين من آخر سورة

ابو مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کے اخیر کی دو آیتیں رات کو پڑھ

البقرة في ليلة كفتاه وقال عثمان بن الهيثم حدثنا عوف عن محمد بن سيرين عن

لے تو اسکو ہر آفت سے بچانے کیلیے کافی ہونگی ف اور عثمان بن ہیثم نے کہا ف ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے

أبي هريرة رض قال وكلني رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفظ زكاة رمضان

ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقہ فطر کی نگہبانی پر مقرر کیا

فأتاني آت فجعل يحثو من الطعام فأخذته فقلت لأرفعنك إلى رسول الله

اتنے میں ایک شخص آیا وہ لپ بھر بھر کر اناج (کھجور) لینے لگا میں نے اسکو پکڑ لیا میں نے کہا میں تجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

صلى الله عليه وسلم فقص الحديث فقال إذا أويت إلى فراشك فاقرأ آية

لیجاؤنگا (چھوڑونگا نہیں) پھر پورا قصہ بیان کیا ف اس نے کہا ابو ہریرہ جب تو (سونے کے لیے) اپنے بچھونے پر جاوے تو آیۃ الکرسی

الكرسي لن يزال معك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح وقال

پڑھ لے صبح تک اللہ تعالی کی طرف سے تجھ پر ایک نگہبان فرشتہ مقرر رہیگا اور تیرے پاس شیطان نہ پھٹکنے پائیگا اور (ابو ہریرہ نے یہ

النبي صلى الله عليه وسلم صدقك وهو كذوب ذاك شيطان

بات آنحضرت سے بیان کی) آپ نے فرمایا گو وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اس نے سچ کہی وہ شخص شیطان تھا ف

باب فضل سورة الكهف

باب سورہ کہف کی فضیلت کا بیان

حدثنا عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا أبو إسحق عن البراء قال

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے

كان رجل يقرأ سورة الكهف وإلى جانبه حصان مربوط بشطنين فتغشته

کہا ایک شخص (اسید بن حضیر) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا ایک ابر اوپر

سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سے آیا گھوڑا کودنے لگا وہ ابر برابر نزدیک آتا جاتا تھا یہاں تک کہ گھوڑا اسکو دیکھ کر بھڑکنے لگا جب صبح ہوئی تو اس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا یہ سکینہ تھا جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اترا تھا ف

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ

باب سورہ انا فتحنا کی فضیلت

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد اسلم سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا

صلے اللہ علیہ وسلم رات کو ایک سفر میں چل رہے تھے حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلے جارہے تھے اتنے میں

فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ

حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا (خاموش رہے) پھر انہوں نے پوچھا تب بھی جواب نہ دیا

ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

پھر پوچھا تو بھی جواب نہ دیا حضرت عمرؓ (اپنے تئیں کوسنے لگے) کہنے لگے کاش تیری ماں تجھ پر روئے (تو مر جائے) تو نے تین بار آنحضرت

وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتّٰى كُنْتُ أَمَامَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے عاجزی کے ساتھ عرض کیا لیکن ایک بار بھی آپ نے جواب نہ دیا حضرت عمرؓ کہتے تھے (غصے میں آ گیا) میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور آگے بڑھا

النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ

(آپ کے برابر برابر چلنا چھوڑ دیا) مگر (دل میں) ڈر رہا تھا اس حرکت پر میرے لیے قرآن میں کیا اترتا ہے اتنے میں ایک ذرا نا معلوم پکارنے والے نے پکارا

قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

(عمر کہاں ہیں عمر کہاں ہیں) جب تو مجھ کو پورا ڈر ہو گیا میرے باب میں کچھ قرآن ضرور اترا خیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ

حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب دیا فرمایا اس رات میں مجھ پر ایک سورت اتری ہے وہ مجھ کو ان سب چیزوں سے زیادہ

إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

پسند ہے جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے (یعنی ساری دنیا کی چیزوں سے مجھکو زیادہ پسند ہے) اسکے بعد آپ نے یہ سورت پڑھی انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک

بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

باب قل ہو اللہ احد کی فضیلت کا بیان

فیہ عمرۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن

اس باب میں عمرہ کی حدیث حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمان

ابن ابی صعصعۃ عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرأ

ابن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ) سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے ایک شخص (ابو سعید خدریؓ) نے دوسرے شخص (قتادہ بن نعمان) کو جو ان کا بھائی

قل ھو اللہ احد یرددھا فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر

تھا سنا وہ (رات کو) قل ھو اللہ احد بار بار پڑھ رہا ہے وہ شخص صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا (اس شخص کو اس نے

ذلک لہ وکان الرجل یتقالھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی

بار بار قل ھو اللہ پڑھتے دیکھا) گویا اس نے سمجھا کہ اس میں تھوڑا ثواب ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں

بیدہ انہا لتعدل ثلث القرآن ۔ وزاد ابو معمر حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن مالک

میری جان ہے یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے ف اور ابو معمر (عبد اللہ بن عمرو منقری) نے اتنا زیادہ کیا ف۲ ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے مالک

بن انس عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعۃ عن

بن انس سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے

ابیہ عن ابی سعید الخدری اخبرنی اخی قتادۃ بن النعمان ان رجلا قام فی

اپنے والد سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا مجھکو میرے ماں جائے بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی ایک شخص آنحضرت صلی اللہ

زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ من السحر قل ھو اللہ احد لا یزید علیہا فلما

علیہ وسلم کے زمانہ میں پچھلی رات سے اٹھا قل ھو اللہ احد پڑھتا رہا (بس یہی سورت بار بار پڑھا کیا) جب صبح

اصبحنا اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا

ہوئی تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری ہمسے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا ہمسے

ابی حدثنا الاعمش حدثنا ابراھیم والضحاک المشرقی عن ابی سعید الخدری

والد نے کہا ہمسے اعمش نے کہا ہمسے ابراہیم نخعی اور ضحاک بن شراحیل مشرقی نے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ ایعجز احدکم ان یقرأ ثلث القرآن

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں کوئی یہ بھی نہیں کر سکتا کہ رات کو تہائی قرآن

فی لیلۃ فشق ذلک علیہم وقالوا اینا یطیق ذلک یا رسول اللہ فقال اللہ الواحد الصمد

پڑھ لیا کرے لوگوں کو یہ مشکل معلوم ہوا کہنے لگے بھلا تہائی قرآن (ہر رات کو) کون پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ الواحد الصمد (یعنی سورہ قل ھو اللہ احد)

ثلث القرآن ۔ قال الفربری سمعت ابا جعفر محمد بن ابی حاتم وراق ابی عبد اللہ عن ابراھیم مرسل وعن الضحاک

تہائی قرآن کے برابر ہے محمد بن یوسف فربری نے کہا میں نے ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا جو امام بخاری کے کاتب (منشی) تھے وہ کہتے تھے امام بخاری نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت ابو سعید سے منقطع ہے ابراہیم نے ابو سعید سے نہیں سنا لیکن ضحاک

٦

الْمُشْرِقِ مُسْنَدٌ — بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

شرقی کی اب ابوسعید متصل ہے ولے — باب معوذات یعنی سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق ور سورۂ ناس کی فضیلت

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمسے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے (اس طرح کہ ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا)

يَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا حَدَّثَنَا

جب (موت کی بیماری میں) آپ کی علالت سخت ہوگئی تو میں برکت کے خیال سے یہ سورتیں پڑھ کر آپ کا ہاتھ آپکے بدن پر پھیرتی — ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہمسے مفضل بن فضالہ نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب (سونے کے لیے) اپنے بچھونے پر جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملاکر — ان میں

نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ

پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے — قل ہو اللہ احد — قل اعوذ برب الفلق — قل اعوذ برب الناس

النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا

پھر اپنے سارے بدن پر جہاں تک ہو سکتا اُن کو پھیر لیتے پہلے سر اور مونہہ پر ہاتھ پھیرتے اور

أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ — بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ

سامنے کے بدن پر تین بار ایسا ہی کرتے — باب — قرآن پڑھتے وقت سکینہ اور فرشتوں

عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

کا اترنا — اور لیث بن سعد نے کہا ف۲ مجھ سے یزید بن ہاد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم سے

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ

انہوں نے اسید بن حضیر سے وہ رات کو سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا — اتنے میں

عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ

گھوڑا بھڑکنے لگا (چمکا) اسید خاموش ہو رہے (قرأت چھوڑ دی) تو گھوڑا بھی تھم گیا پھر انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا چمکا

فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى

پھر چپ ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھیر گیا — پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا بگڑا — جب تو انہوں نے اپنے لڑکے یحییٰ کو

ف۱ اسی پیرے امام بخاری نے اس حدیث کو اسے یعنی نکالا اگر یہ حدیث صرف ابراہیم نخعی کے طریق سے مروی ہوتی تو امام بخاری اس کو

فضائل القرآن

ف۲ امام بخاری نے ... ان کو مسند و متصل کیا ... فضائل القرآن میں

قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا

یحیٰ اس گھوڑے کے قریب تھا ڈر کہیں اس کو صدمہ نہ پہنچے اس کو کھینچ لیا اور آسمان کی طرف نگاہ کی ایک چیز سایبان کی طرح دکھلائی دی

فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ

اسی کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئی (اوپر چڑھ گئی) صبح کو اسید نے یہ قصہ آنحضرتؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسید قرآن پڑھتا رہ قرآن پڑھتا رہ

يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ

یا رسول اللہ میں ڈر گیا کہیں گھوڑا یحیٰ کو کچل نہ ڈالے وہ بالکل گھوڑے کے پاس پڑا تھا اور میں سر اٹھا کر اُدھر خیال کیا

فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى

پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا دیکھا تو سایبان کی طرح کچھ معلوم ہوا اس میں جیسے چراغ روشن ہیں پھر میں باہر آگیا یہاں تک کہ

لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ

وہ نظر سے غائب ہو گیا آنحضرتؐ نے فرمایا اسید تو جانتا ہے کیا تھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر نزدیک

وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي

آ گئے تھے اور اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کو ان فرشتوں کو دوسرے لوگ بھی دیکھ لیتے وہ اُن کی نظر سے غائب نہ ہوتے ابن ہاد نے کہا مجھ سے

هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

یہ حدیث عبداللہ بن خباب نے بھی بیان کی انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے

بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

باب جو قرآن اب مصحف میں ہے بس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی چھوڑا تھا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے کہا میں اور شداد بن معقل دونوں عبداللہ بن عباسؓ

عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ

پاس گئے شداد نے ان سے پوچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد (اس قرآن کے سوا) اور بھی کچھ قرآن چھوڑا انہوں نے کہا

مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَاهُ

نہیں بس یہی قرآن چھوڑا جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے ابن رفیع نے کہا اور ہم محمد بن حنفیہ پاس گئے (جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے) ان سے بھی پوچھا

فَقَالَ مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

انہوں نے کہا سوا اس قرآن کے جو دو دفتیوں کے بیچ میں ہے اور کچھ آنحضرتؐ نے نہیں چھوڑا ۞ باب قرآن کی فضیلت اور کلاموں پر

حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي

ہم سے ابو خالد ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے

کے صاحبزادے تھے ان باتوں کی خبر نہ ہوتی تو اور لوگوں کو کیسے ہو سکتی ہے معلوم ہوا کہ رافضیوں کا گمان غلط ہے ۞ یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث سے نکلتا ہے جسکو ترمذی نے ابو سعید خدری سے نکالا

مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَالْاُتْرُجَّةِ

ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جو مومن قرآن کا قاری ہو اس کی مثال ترنج (یعنے لیموں بنتی) کی سی ہے

طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَرِیْحُهَا طَیِّبٌ وَالَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَلَا رِیْحَ

بو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا　　اور جو مومن قرآن کا قاری نہیں ہو اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزہ عمدہ لیکن اس میں خوشبو

لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا

نہیں ہو اور جو شخص بدکار ہو لیکن قرآن کا قاری ہے اس کی مثال ریحان (خوشبودار سبزہ) کی سی ہو بو تو اچھی مگر مزہ

مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِیْحَ لَهَا

کڑوا اور جو شخص بدکار ہو اور قرآن کا بھی قاری نہیں ہے اس کی مثال تو اندرائن کے پھل کی سی ہو (کمبخت) مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی نہدارد

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے

ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ

عبد اللہ بن عمر سے سنا　انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم مسلمانوں کا دنیا میں رہنا اگلی

مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ

امتوں کے رہنے کی نسبت ایسا ہی جیسے عصر کی نماز سے لیکر سورج ڈوبنے تک وقت اور تمہاری مثال اور یہود اور نصاریٰ سے

وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ

کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند آدمیوں کو مزدوری پر لگایا اور یہ کہا (صبح سے) دوپہر تک کون کام کرتا ہو اسکو ایک ایک قیراط ملیگا

فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلَی الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی ثُمَّ

یہود نے دوپہر دن تک کام کیا اسکے بعد کہنے لگا اب دوپہر دن سے عصر کے وقت تک کون کام کرتا ہو اسکو ایک ایک قیراط ملیگا) نصاریٰ نے عصر تک کام کیا اسکے

اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنَ الْعَصْرِ اِلَی الْمَغْرِبِ بِقِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ قَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّ

بعد کہنے لگا اب عصر سے مغرب تک کون کام کرتا ہو اسکو دو دو قیراط ملینگے) تو تم مسلمانوں نے عصر سے مغرب تک کام کیا اور دو دو قیراط کمائے یہود و نصاریٰ (قیامت کے دن

اَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ شِئْتُ

اور مزدوری کم ملی تب اللہ فرمائیگا (اچھا) تمہارا کیا اجارہ ہی یعنے جو تمہاری مزدوری ٹھہری تھی اسمیں سے تو کچھ دبا نہیں لی (پوری دی) وہ کہینگے بیشک (جو مزدوری ٹھہری تھی

بَابُ الْوَصَاةِ بِکِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ

باب　　قرآن پر عمل کرنے کی وصیت کرنا　　ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا ہم سے مالک بن

مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی اَوْصَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مغول نے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (ہاتھ سے) وقت

فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ قَالَ أَوْصَى

انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا قرآن میں تو وصیت کرنا لوگوں پر فرض ہوا اور آنحضرتؐ نے وصیت نہیں کی یہ کیسے ہوسکتا ہے انہوں نے کہا

بِكِتَابِ اللَّهِ بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا

آپ نے اسکی کتاب (پر چلنے اور عمل کرنے) کی وصیت کی باب جو شخص قرآن کو اچھی آواز سے نہ پڑھے اور اللہ تعالی کا فرمان

عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم آخر تک ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ کہتے تھے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا قرآن کی طرف متوجہ ہو کر سنتا ہے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اسکو خوش آوازی سے پڑھتا ہے

وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ابو سلمہ راوی کا ایک دوست (عبد الحمید بن عبد الرحمن) کہتا تھا اس حدیث میں یتغنی بالقرآن سے مراد ہے کہ پکار کر اسکو پڑھے اچھی آواز سے ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ

نے فرمایا اللہ تعالی اتنی توجہ کے ساتھ کوئی بات نہیں سنتا جتنی توجہ سے قرآن پیغمبر کے منہ سے سنتا ہے جب وہ تغنی کے ساتھ پڑھے سفیان بن عیینہ نے کہا

تَفْسِيرُهُ يَسْتَغْنِي بِهِ بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

تغنی سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر قناعت کرے (اپ دوسری کتابوں یا دنیا کے مال و دولت کی اسکو پرواہ نہ رہے) باب قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا ہم سے ابو الیمان نے

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض

کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صرف دو شخصوں پر رشک ہو سکتا ہے ایک تو وہ شخص جس کو

آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ

اللہ تعالی نے قرآن دیا ہے وہ رات کو بھی اسکو پڑھا کرتا ہے (دن کو بھی) دوسرے وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے (حلال) مال دیا ہے وہ رات اور دن

آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

محتاجوں پر خیرات کرتا رہتا ہے ہم سے علی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

سُلَيْمَانُ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

سلیمان بن مہران اعمش نے کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ

دو آدمیوں پر فقط رشک ہوسکتا ہے ایک تو اس شخص پر جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھلا دیا وہ رات میں اور دن میں اس کو پڑھتا رہتا ہے

فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَ

اس کا ہمسایہ یوں رشک کر سکتا ہے کاش مجھ کو بھی قرآن اس شخص کی طرح یاد ہوتا تو میں بھی اس کی طرح کرتا رہتا (پڑھتا رہتا)

رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ

دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال عنایت فرمایا وہ اس کو اچھے کاموں میں خرچ کرتا رہتا ہے اس پر کوئی شخص یوں رشک کر سکتا ہے

فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ بَابُ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ

تو میں بھی اس کی طرح کرتا (اللہ کی راہ میں نیک کاموں میں خرچ کرتا) باب جو شخص قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے ہم سے حجاج بن

مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ

منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو علقمہ بن مرثد حضرمی نے خبر دی کہا میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا انہوں نے ابو عبدالرحمن

الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ

سلمی سے انہوں نے حضرت عثمانؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے

وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتّٰى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ وَذَاكَ

اور سکھاتا ہے سعد بن عبیدہ کہتے ہیں ابو عبدالرحمن سلمی نے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں لوگوں کو قرآن پڑھایا حجاج بن یوسف کی حکومت کے زمانہ تک

الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ

اسی حدیث کی وجہ سے میں اس جگہ بیٹھا ہوں (جہاں قرآن پڑھایا کرتا ہوں دوسرا کوئی دھندا نہیں کرتا) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے علقمہ

بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

بن مرثد سے انہوں نے ابو عبدالرحمن بن سلمی سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں افضل (بزرگی والا) وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے (پڑھے اور پڑھائے) ہم سے عمرو بن

عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعدؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت (خولہ یا ام شریک یا میمونہ)

وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنے تئیں اللہ اور رسول کو بخش دیا (اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے جس طرح چاہیں فائدہ اٹھائیں)

فضائل القرآن

فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ

آپ نے فرمایا اب مجھ کو تو (زیادہ) عورتوں کی احتیاج نہیں ہے اس پر ایک شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا یارسول اللہ آپ میرا نکاح اس سے کر دیجیے آپ نے فرمایا اچھا کپڑا مہر دے

قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَ

آپ نے فرمایا کوئی چیز تو مہر کے طور پر دے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی اس نے اس میں بھی عذر کیا (کہ وہ بھی مجھ کو میسر نہیں ہے) آپ نے فرمایا اچھا تجھ کو قرآن کتنا یاد ہے اس نے کہا جی ہاں

كَذَا قَالَ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بَابُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں آپ نے فرمایا اچھا انہی سورتوں کے بدلے (جو تجھ کو یاد ہیں) یہ عورت تجھ سے بیاہ دی۔ باب قرآن کو یاد سے (زبانی) پڑھنے کی فضیلت

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل

بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

ابن سعد سے ایک عورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ

جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ

میں اس لیے آئی ہوں کہ میں اپنے تئیں آپ کو بخش دوں (آپ جس طرح چاہیں مجھ میں تصرف کیجیے) آپ نے آنکھ اٹھا کر اسکو

النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا

دیکھا اور نیچی کر سر جھکا لیا (آپ کے مزاج مقدس میں شرم و مروت بے حد تھی تو صاف انکار نہیں فرمایا) جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کچھ حکم نہیں فرمایا

جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ

تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا (نام نامعلوم) کہنے لگا یارسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں ہے تو

فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اذْهَبْ

مجھ سے اسکا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ دینے کو ہے اس نے کہا یارسول اللہ پروردگار کی قسم میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے

إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

عزیزوں پاس جا تلاش کر کچھ تو بھی لیکر آ وہ گیا اور خالی ہاتھ لوٹ کر آیا کہنے لگا یارسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو تو کوئی چیز نہیں ملی

مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ

میں اس عورت کو مہر کیا دوں آپ نے فرمایا جا دیکھ بھال اور نہیں تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا بخدا یارسول اللہ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ

مجھے تو لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہ مل سکی البتہ یہ تہبند جسکو میں باندھے ہوں (میرے پاس ہے) یہ میں اسکو مہر کے طور پر دے سکتا ہوں سہل نے کہا اس

فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ

کہنے لگا یہی آدھی چادر اس عورت کو مہر میں دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لنگی کیا کام آئے گی اگر تو اس کو پہنے

لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك شيء فجلس الرجل حتى طال

تو عورت ننگی رہے گی عورت اسکو پہنے تو تو ننگا رہے گا یہ سن کر وہ مرد بھی بیٹھ گیا دیر تک (خاموش) ناامید ہو کر

مجلسه ثم قام فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم موليا فأمر به فدعي فلما

بیٹھا رہا اس کے بعد کھڑا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا وہ پیٹھ موڑ کر جارہا ہے آپنے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب حاضر

جاء قال ماذا معك من القرآن قال معي سورة كذا وسورة كذا

ہوا آپنے پوچھا تجھے کچھ قرآن بھی یاد ہے کہنے لگا جی ہاں فلانی فلانی سورت یاد ہے کئی سورتیں اس نے

عددها قال أتقرؤهن عن ظهر قلبك قال نعم قال اذهب فقد ملكتكها

شمار کیں آپنے فرمایا تو انکو یاد سے پڑھ سکتا ہے بولنے لگا جی ہاں آپنے فرمایا جا میں نے یہ عورت اس قرآن کے بدلے تیرے

بما معك من القرآن باب استذكار القرآن وتعاهده حدثنا عبد الله

نکاح میں دی جو تجھ کو یاد ہے باب قرآن کو ہمیشہ پڑھتے اور یاد کرتے رہنا ف ہم سے عبداللہ

ابن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن ابن عمر رضـ أن رسول الله صلى الله

بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل المعقلة إن

نے فرمایا قرآن جسکو یاد ہو (یا مصحف میں دیکھ کر تلاوت کرتا ہو) اسکی مثال اونٹ والے کی سی ہے جو رسی میں بندھے ہوں اگر مالک ان کی

عاهد عليها أمسكها وإن أطلقها ذهبت حدثنا محمد بن عرعرة

نگہبانی کریگا انکو تھامے رہیگا تو وہ اونٹ محفوظ رہینگے اگر چھوڑ دیگا تو (رسی تڑا کر) کہیں بھی چل دینگے ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا

حدثنا شعبة عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله قال قال النبي صلى الله

کہا ہمسے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم بئس ما لأحدهم أن يقول نسيت آية كيت وكيت بل نسي و

یوں کہنا برا ہے کہ میں فلان فلان آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے مجھ کو بھلادی گئی (اللہ تعالے نے بھلادی) ف اور

استذكروا القرآن فإنه أشد تفصيا من صدور الرجال من النعم حدثنا

قرآن کو پڑھتے رہو کیونکہ قرآن آدمی کے سینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلد نکل بھاگتا ہے ہم سے

عثمان حدثنا جرير عن منصور مثله تابعه بشر عن ابن المبارك عن شعبة

عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہمسے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے ایسی ہی حدیث جو اوپر بیان ہوئی محمد بن عرعرہ کے ساتھ اسحدیث کو بشر بن عبداللہ نے

وتابعه ابن جريج عن عبدة عن شقيق سمعت عبد الله سمعت النبي صلى الله

اور محمد بن عرعرہ کے ساتھ اسحدیث کو ابن جریج نے بھی عبدہ سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ایسا ہی روایت کیا ہے

عليه وسلم حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد عن أبي بردة عن
ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے بُرید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں

أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعاهدوا القرآن فوالذي نفسي
نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری

بيده لهو أشد تفصيا من الإبل في عقلها باب القراءة على الدابة
جان ہے قرآن سینوں میں سے جلد نکل بھاگتا ہے جتنا جلد اونٹ رسی تڑا کر بھاگ جاتا ہے باب سواری پر قرآن پڑھنا

حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني أبو إياس قال سمعت
ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ابو ایاس نے خبر دی کہا میں نے

عبد الله بن مغفل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة و
عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ کہتے تھے جس دن مکہ فتح ہوا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

هو يقرأ على راحلته سورة الفتح باب تعليم الصبيان القرآن حدثني
آپ اپنی اونٹنی پر سوار سورۂ الفتح پڑھ رہے تھے باب بچوں کو قرآن سکھانا ف ہم سے

موسى بن إسمعيل حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير قال إن
موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا قرآن

الذي تدعونه المفصل هو المحكم قال وقال ابن عباس توفي رسول الله صلى
کے جس حصے کو تم مفصل کہتے ہو (یعنے سورۂ حجرات سے اخیر قرآن تک) وہ محکم ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم وأنا ابن عشر سنين وقد قرأت المحكم حدثنا يعقوب بن إبراهيم
جب وفات پائی اس وقت میں دس برس کا تھا اور محکم پڑھ چکا تھا ف۲ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا

حدثنا هشيم أخبرنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس جمعت المحكم
کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں نے محکم کو آنحضرت

في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له وما المحكم قال المفصل
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کر لیا تھا ابو بشر نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا محکم کیا ہے انہوں نے کہا مفصل ف۳

باب نسيان القرآن وهل يقول نسيت آية كذا وكذا وقول الله تعالى
باب قرآن بھول جانے کا بیان اور یوں کہنا درست ہے یا نہیں میں فلاں فلاں آیت بھول گیا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ اعلیٰ میں)

سنقرئك فلا تنسى إلا ما شاء الله حدثنا ربيع بن يحيى حدثنا زائدة
فرمایا ہم تجھ کو پڑھا دینگے تو نہیں بھولیگا ف۴ مگر جو اللہ (بھلا دینا) چاہے ہم سے ربیع بن یحیےٰ نے بیان کیا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا

١٤

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

ہم سے ہشام بن عروہ نے اُنہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیرؓ) سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرتؐ نے ایک شخص (عبداللہ بن یزید) کو

يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا

جو مسجد میں قرأت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اُس نے مجھ کو فلانی فلانی آیتیں یاد دلا دیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ أَسْقَطْتُهُنَّ

ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے یہی حدیث اتنا زیادہ ہے

مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ

جن کو میں فلانی سورت میں بھول گیا تھا۔ محمد بن عبید کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر اور عبدہ نے بھی ہشام سے روایت کیا ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ

کہا ہم سے ابو اسامہ نے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ

علیہ وسلم نے ایک شخص (عبداللہ بن یزید) کو رات کو ایک سورت پڑھتے سُنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے

أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

مجھ کو فلانی فلانی آیت فلانی فلانی سورت کی یاد دلا دی جس کو میں بھلا دیا گیا تھا ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ

یوں کہنا بُری بات ہے کہ میں فلانی آیت بھول گیا فلانی آیت بھول گیا یوں کہنا چاہیے وہ بھلا دیا گیا ف۱ باب سورۂ بقرہ یا سورۂ نحل یا سورۂ عنکبوت (

سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

یوں کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے ف۲ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے اُنہوں نے علقمہ بن قیس اور عبدالرحمن بن یزید سے اُن دونوں نے ابو مسعود

الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

انصاریؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف۳ سورۂ بقرہ کی دو آیتیں (آمن الرسول سے اخیر تک) جو کوئی اُن کو

مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

رات کو پڑھ لے اُس کو کافی ہو جائیں گی ف۴ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے

ف۱ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ١٢ منہ

۱۵

قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا

کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمان بن عبد قاری سے سُنے ان دونون نے

سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ

حضرت عمر بن خطاب سے سُنا وہ کہتے تھے مین نے ہشام بن حکیم بن حزام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى

زندگی مین سورہ فرقان پڑھتے سُنا مین نے جو کان لگا کر اُن کی قرارت کو سُنا تو معلوم ہوا وہ اُس کو ایسی قرارتون سے

حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ

پڑھتے ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہین پڑھائی تہین قریب تھا کہ مین نماز ہی مین اُن پر حملہ کر بیٹھون

فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ

مین خاموش رہا جب انہون نے سلام پہیرا تو چادر اُن کے گلے مین لپیٹی (ایسا ہو کہ وہ چل دین) اور مین نے پوچھا تم کو یہ سورت جو ابھی مینے تمکو پڑھتے سُنی

قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ

انہون نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی (اور کس نے) مین نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى

نے تو خود مجھ کو یہ سورت پڑھائی ہے (اور تم اسکے خلاف پڑھتے ہو پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ تمکو اور طرح پڑھائی ہو مجھکو اور طرح) آخر مین اُن کو کھینچتا ہوا آنحضرت

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُودُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا

صلے اللہ علیہ وسلم پاس لایا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہشام کو مین نے سُنا وہ

يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ

سورہ فرقان کو ایسی قرارتون سے پڑھتا ہے جو آپنے مجھ کو نہین پڑھائین اور یہ سورت تو خود آپنے مجھ کو پڑھائی ہے آپ نے

يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ہشام سے فرمایا اچھا پڑھ تو انہون نے پھر اسی طرح پڑھا جس طرح مینے انکو پڑھتے سُنا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (صحیح ہے)

سَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر آپنے مجھ سے فرمایا عمر اب تو پڑھ مین نے اُس طرح پڑھی جس طرح آپنے مجھ کو سکھلائی تھی آپنے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر فرمایا دیکھو

إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ حَدَّثَنَا بِشْرُ

قرآن سات قرارتون پر اُترا ہے جو تم آسانی سے پڑھ سکو پڑھو ہم سے بشر

باب کا مطلب اس مین سورہ فرقان کا لفظ ہے تو معلوم ہوا اگر یون کہنا درست ہے کہ سورہ فرقان سورہ بقرہ وغیرہ ۱۲ منہ

ابن آدم أخبرنا علي بن مسهر أخبرنا هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت سمع

ہم سے ابن آدم نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

النبي صلى الله عليه وسلم قارئا يقرأ من الليل في المسجد فقال يرحمه الله لقد

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو مسجد میں ایک قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو فرمانے لگے اللہ اس پر رحم کرے اس نے

أذكرني كذا وكذا آية أسقطتها من سورة كذا وكذا باب الترتيل في

مجھ کو کئی آیتیں یاد دلا دیں جو میں فلانی سورت کی بھول گیا تھا باب قرآن کو صاف

القراءة وقوله تعالى ورتل القرآن ترتيلا وقوله وقرآنا فرقناه لتقرأه

صاف ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مزمل میں) فرمایا قرآن کو ترتیل سے پڑھ (یعنی ہر ایک حرف اچھی طرح نکال کر اطمینان کے ساتھ) اور (سورۂ

على الناس على مكث وما يكره أن يهذ كهذ الشعر يفرق يفصل قال ابن

کر تو ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور شعر سخن کی طرح اس کا جلدی جلدی پڑھنا مکروہ ہے ف۲ ابن عباس نے کہا (اس آیت میں)

عباس فرقناه فصلناه حدثنا أبو النعمان حدثنا مهدي بن ميمون

جو فرقنا کا لفظ ہے دوسرا فرقناہ اس کا معنی ہے کہ ہم نے اس کو کئی حصے کر کے اتارا ف۳ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا

حدثنا واصل عن أبي وائل عن عبد الله قال غدونا على عبد الله فقال

ہم سے واصل احدب نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے ابو وائل نے کہا ایک دن ہم صبح سویرے عبداللہ بن مسعودؓ کے

رجل قرأت المفصل البارحة فقال هذا كهذ الشعر إنا قد سمعنا القراءة

پاس گئے لوگوں میں سے ایک شخص (نہیک بن سنان) کہنے لگا میں نے تو گذشتہ رات کو سارا مفصل (حجرات سے لیکر اخیر قرآن تک) پڑھ ڈالا عبداللہ نے کہا

وإني لأحفظ القرناء التي كان يقرأ بهن النبي صلى الله عليه وسلم ثماني عشرة

اور مجھے وہ جوڑ والی سورتیں یاد ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ملا کر) نماز میں پڑھا کرتے یہ مفصل کی اٹھارہ

سورة من المفصل وسورتين من آل حم حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا

سورتیں تھیں اور دو سورتیں حم کی ف۴ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

جرير عن موسى بن أبي عائشة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله

جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے اس آیت

لا تحرك به لسانك لتعجل به قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا نزل

لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ کی تفسیر میں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتے

جبريل بالوحي وكان مما يحرك به لسانه وشفتيه فيشتد عليه وكان

وقت بہت سختی ہوتی آپ جب جبرئیل وحی لاتے تو زبان اور ہونٹ ہلاتے رہتے یہ سختی لوگوں کو دیکھنے میں

يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ

معلوم ہو جاتی اسوقت اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری جو سورہ لا اقسم بیوم القیامہ میں ہے لا تحرک بہ لسانک

لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ

لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یعنی تیرے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم اسکو پڑھ چکیں تو سنتا جیسے ہمنے پڑھا ہی پڑھ یعنے وحی اترتے

فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ وَكَانَ

وقت سنتا رہ پھر اسکا بیان کر دینا ہمارا ذمہ ہے یعنی تیری زبان میں اسکا سمجھا دینا ابن عباسؓ نے کہا ان آیتوں کے اترنے کے بعد جب حضرت

إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ بَابُ مَدِّ الْقِرَاءَةِ

کے پاس جبرئیل وحی لیکر آتے تو آپ سر جھکا لیتے جب جبرئیل چلے جاتے تو اللہ نے جیسا وعدہ کیا تھا (تیرے دل میں جما دینا اسکا پڑھا دینا ہمارا کام ہے) آپ ایسی ہی موافق پڑھتے باب

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمسے جریر بن حازم نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا

میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیونکر قرارت کرتے تھے انہوں نے کہا مد کے ساتھ ف

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے کہا انسؓ سے پوچھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

کیونکر قرارت کرتے تھے انہوں نے کہا آپ مد کے ساتھ قرارت کرتے تھے (یعنے حرفوں کو کھینچ کر جہاں کھینچنا چاہیے) پھر انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی

الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ بَابُ التَّرْجِيعِ حَدَّثَنَا

بسم اللہ کو بڑھایا رحمن کو بڑھایا رحیم کو بڑھایا ف۲ باب حلق میں آواز پھرا کر خوش آوازی سے قرآن پڑھنا ف۳ ہم سے

اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہمسے شعبہ نے کہا ہمسے ابوایاس نے کہا میں نے عبداللہ بن مغفلؓ

مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ

سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار

تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ

سورۂ انا فتحنا یا اس سورت میں سے کچھ پڑھ رہے تھے اونٹنی آپ کو لیکر چل رہی تھی آپ نرمی کے ساتھ قرارت کر رہے تھے اور آواز دہراتے تھے

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ

باب قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے ہم سے ابوبکر عسقلانی محمد بن خلف نے بیان کیا

حدثنا ابو یحیی الحمانی حدثنا برید بن عبد الله بن ابی بردة عن جده

کہا ہم سے ابو یحییٰ حمانی نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے دادا

ابی بردة عن ابی موسی رض عن النبی صلی الله علیه وسلم قال له یا ابا موسی لقد

ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ابو موسیٰ سے فرمایا تجھ کو تو

اوتیت مزمارا من مزامیر آل داود باب من احب ان یسمع القرآن من غیره

داود پیغمبر والوں کی بانسریوں میں سے ایک بانسری ملی ہے باب قرآن دوسرے شخص سے پڑھوا کر سننا

حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی عن الاعمش قال حدثنی

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے انہوں نے اعمش سے کہا مجھ سے

ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله رض قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم اقرأ علی

ابراہیم نخعی نے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو

القرآن قلت أقرأ علیك وعلیك انزل قال انی احب ان اسمعه من غیری

پڑھ کر سنا میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے

باب قول المقرئ للقارئ حسبك حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان

باب قرآن سننے والا پڑھنے والے سے کہے بس کرو بس ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

عن الاعمش عن ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله بن مسعود قال قال لی النبی

انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی الله علیه وسلم اقرأ علی قلت یا رسول الله أقرأ علیك وعلیك انزل قال

مجھ سے فرمایا ذرا قرآن تو مجھ کو سنا میں نے کہا یا رسول اللہ بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہی ہے آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا

نعم فقرأت سورة النساء حتی اتیت الی هذه الآیة فکیف اذا جئنا من کل امة

نہیں سنا میں نے سورہ نساء شروع کی جب اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ

بشهید وجئنا بك علی هؤلاء شهیدا قال حسبك الآن فالتفت الیه فاذا

بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا آپ نے فرمایا بس کر بس میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے

عیناه تذرفان باب فی کم یقرأ القرآن وقول الله تعالی فاقرءوا ما تیسر

آنسو بہہ رہے تھے باب قرآن کتنے دن میں ختم کرنا اور اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا قرآن

منه حدثنا علی حدثنا سفیان قال لی ابن شبرمة نظرت کم یکفی الرجل

پڑھو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے مجھ سے عبداللہ بن شبرمہ نے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے) میں نے دیکھا

من القرآن فلم أجد سورة أقل من ثلث آيات فقلت لا ينبغي لأحد أن يقرأ أقل من

ثلث آيات قال سفين أخبرنا منصور عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد أخبره

علقمة عن أبي مسعود ولقيته وهو يطوف بالبيت فذكر النبي صلى الله عليه وسلم

أن من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه حدثنا موسى حدثنا

أبو عوانة عن مغيرة عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال أنكحني أبي امرأة ذات

حسب فكان يتعاهد كنته فيسألها عن بعلها فتقول نعم الرجل من رجل لم يطأ

لنا فراشا ولم يفتش لنا كنفا مذ أتيناه فلما طال ذلك عليه ذكر للنبي صلى الله

عليه وسلم فقال القني به فلقيته بعد فقال كيف تصوم قال كل يوم قال

وكيف تختم قال كل ليلة قال صم في كل شهر ثلثة واقرأ القرآن في كل شهر

قلت أطيق أكثر من ذلك قال صم ثلثة أيام في الجمعة قلت أطيق أكثر من ذلك

قال أفطر يومين وصم يوما قال قلت أطيق أكثر من ذلك قال صم أفضل الصوم

صوم داود صيام يوم وإفطار يوم واقرأ في كل سبع ليال مرة فليتني قبلت

رخصة رسول الله صلى الله عليه وسلم وذاك أني كبرت وضعفت فكان

يقرأ على بعض أهله السبع من القرآن بالنهار والذي يقرؤه يعرضه من النهار

عبداللہ بن عمرو بڑھاپے کے زمانہ میں ایسا کیا کرتے قرآن کا ساتواں حصہ (یعنی ایک منزل) دن کو کسی کو سناد یتے رات کو جو منزل پڑھنا ہوتی اسی کو دن کو سنا رکھتے

ليكون أخف عليه بالليل وإذا أراد أن يتقوى أفطر أياما وأحصى وصام مثلهن

تاکہ رات کو اسکا پڑھنا آسان ہو جائے اور قوت حاصل کرنے کے لیے کئی دن افطار کر لیتے اور گنتے جاتے پھر اتنے ہی دن روزہ رکھتے

كراهية أن يترك شيئا فارق النبي صلى الله عليه وسلم عليه قال أبو عبد الله وقال

ان کو یہ برا معلوم ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا تھا اسکو چھوڑ دیں امام بخاری نے کہا بعضوں نے

بعضهم في ثلاث وفي خمس وأكثرهم على سبع حدثنا سعد بن حفص حدثنا

اس حدیث میں یوں نقل کیا تین دن میں ختم کیا کر یا پانچ دن میں اکثر روایتوں میں سات دن میں ختم کیا کر ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے

شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال لي

شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے کہا

النبي صلى الله عليه وسلم في كم تقرأ القرآن حدثني إسحق أخبرنا عبيد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو کتنے دن میں قرآن ختم کیا کرتا ہے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبید اللہ بن

الله عن شيبان عن يحيى عن محمد بن عبد الرحمن مولى بني زهرة عن أبي سلمة

نے خبر دی انہوں نے شیبان سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے جو بنی زہرہ کے غلام تھے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے

قال وأحسبني قال سمعت أنا من أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله

یحییٰ نے کہا اور میں خیال کرتا ہوں شاید میں نے یہ حدیث خود ابو سلمہ سے سنی ابو سلمہ نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی کہ آنحضرت

صلى الله عليه وسلم اقرأ القرآن في شهر قلت إني أجد قوة حتى قال فاقرأه

صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کر میں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا سات راتوں میں

في سبع ولا تزد على ذلك باب البكاء عند قراءة القرآن حدثنا

ختم کیا کر اس سے زیادہ مت پڑھ ف باب قرآن پڑھتے (یا سنتے) وقت رونا ف ہم سے

صدقة أخبرنا يحيى عن سفين عن سليمن عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد

صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے

الله قال يحيى بعض الحديث عن عمرو بن مرة قال لي النبي صلى الله عليه وسلم

عبد اللہ بن مسعود سے یحییٰ قطان نے کہا اس حدیث کا کچھ ٹکڑا اعمش نے ابراہیم سے خود سنا ہے اور کچھ ٹکڑا عمرو بن مرہ کے واسطے سے انہوں نے کہا مجھ سے آنحضرت نے فرمایا دوسری سند امام

حدثنا مسدد عن يحيى عن سفين عن الأعمش عن إبراهيم عن عبيدة عن

کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے

عبد الله قال الاعمش وبعض الحديث حدثني عمرو بن مرة عن ابراهيم عن

عبداللہ بن مسعودؓ سے اعمش نے کہا اور مجھ کو اس حدیث کا ایک ٹکڑا تو خود ابراہیم سے سنا ہے اور ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے عمرو بن مرہ نے نقل کیا انہوں نے ابراہیم سے اور سفیان ثوری سے

عن ابيه عن ابي الضحى عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اپنے والد (سعید بن مسروق ثوری) سے بھی روایت کیا (جیسے اعمش نے روایت کیا) انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا

اقرأ علي قال قلت أقرأ عليك وعليك انزل قال انى اشتهي ان اسمعه من

ذرا قرآن تو پڑھکر سنا میں نے کہا بھلا آپکو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے (آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے) آپنے فرمایا نہیں مجھکو دوسرے سے سننا اچھا معلوم

غيري قال فقرأت النساء حتى اذا بلغت فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد

ہوتا ہے تب میں نے سورہ نساء پڑھنا شروع کی جب میں اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید

وجئنا بك على هؤلاء شهيدا قال لي كف او امسك فرأيت عينيه تذرفان

وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا تو آپنے فرمایا بس کر یا ٹھہر جا میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے ف

حدثنا قيس بن حفص حدثنا عبد الواحد حدثنا الاعمش عن ابراهيم

ہم سے قیس بن حفص بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے

عن عبيدة السلماني عن عبد الله رض قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ

انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قرآن پڑھکر

علي قلت أقرأ عليك وعليك انزل قال اني احب ان اسمعه من غيري

مجھکو سنا میں نے کہا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپنے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا لگتا ہے

باب من رايا بقراءة القرآن او تأكل به او فخر به

حدثنا محمد بن

باب قرآن کو ریا (دکھلاوے) کے لیے یا دنیا کمانے کے لیے یا فخر کے لیے ف۲ پڑھنا برا گناہ ہے ہم سے محمد بن کثیر نے
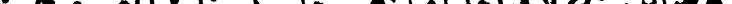
كثير اخبرنا سفيان حدثنا الاعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال

بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے خیثمہ بن عبدالرحمان کوفی سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے انہوں نے کہا

علي رض سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يأتي في آخر الزمان قوم حدثاء

حضرت علیؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے فرمایا اخیر زمانہ میں کچھ نوجوان کم عمر کم عقل ایسے پیدا ہوں گے

الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البرية يمرقون من الاسلام كما

جو ایسا کلام پڑھینگے جو بہترین خلق کا (پیغمبر کا) ہے یا ایسا کلام پڑھینگے جو ساری خلق کے کلاموں سے افضل ہے یعنی حدیث یا آیت پڑھینگے مگر اسلام میں سے اس طرح

يمرق السهم من الرمية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم فاينما لقيتموهم فاقتلوهم

نکل جائینگے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ایمان کا نور ان کے حلقوں کے نیچے نہیں اترے گا (بس زبان پر ایمان ہوگا اور دل میں کفر) تم ان لوگوں کو جہاں پانا

مو ہمارے پاس تو بہشت میں اگر حوریں بھی آنگی ہم ان کو بیٹھنے دینگے قرآن سنو سبحان اللہ ۱۲ منہ ف۲ بعضے نسخوں میں فخر بجیم ہے یعنی قرآن میں فسق و فجور کرنا شلاً اسکو گا کر تال سر کے ساتھ پڑھنا یا اتنا

فِي قَتْلِهِمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

جو ان کو قتل کرے گا قیامت کے دن بڑا ثواب پائے گا ف ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے ابو سلمہ بن

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبدالرحمان سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ

آپ فرماتے تھے تم میں سے ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نمازوں کے مقابل اور اپنے روزے

صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ

انکے روزوں کے اور اپنے (دوسرے نیک) اعمال اُن کے اعمال کے مقابل حقیر جانوگے قرآن پڑھینگے مگر (زبان سے) قرآن اُن کے گلوں کے نیچے نہیں اترے گا (دل پر کچھ اثر

كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ

جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اسمیں کچھ لگا نہیں رہتا) پیکان (پھل کانسی) کو دیکھو تو صاف لکڑی کو دیکھے تو صاف پر کو دیکھے

فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ حَدَّثَنَا

تو صاف سوفار کو دیکھے تو شک ہوتی ہے کچھ لگا یا نہیں ف ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهِ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے

كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَ

اسکی مثال ترنج (میٹھے لیموں) کی سی ہے مزہ بھی اچھا بو بھی اچھی اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا (اسکو علم نہیں ہے) مگر اس پر

يَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ

عمل کرتا ہے (نماز روزہ سب فرض ادا کرتا ہے) اسکی مثال کھجور کی سی ہے مزہ تو عمدہ لیکن خوشبو مطلق نہیں اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے (دل میں اسکے نور ایمان

كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ

نہیں) اسکی مثال ریحان کی سی ہے جسمیں خوشبو تو ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا (نفاق کے ساتھ کمبخت بے علم بھی ہے)

كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ بَابٌ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ

اسکی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے مزہ بھی برا بو بھی بری باب قرآن جب ہی تک پڑھنا چاہیے جب تک

قُلُوبُكُمْ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ

دل لگے ہمسے ابو النعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہمسے حماد بن زید نے انہوں نے ابو عمران عبد الملک بن حبیب سے انہوں نے جندب

ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ

ابن عبد اللہ سے انہوں نے آنحضرت سے آپنے فرمایا قرآن اسی وقت تک پڑھو جب تک تمہارا دل ملے جلے ہوں (اختلاف و فساد کی نیت نہ ہو) جب تک

فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

پھر جب تم میں اختلاف ہو جاوے (اور تکرار و فساد کی نیت ہو جائے) تو اٹھ کھڑے ہو (قرآن پڑھنا موقوف کردو) ف ہمسے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے

حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے جندب بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ

قرآن کو جب ہی تک پڑھو جب تک تمہارے دل ملے جلے (بالکل یا رہیں جب اختلاف و جھگڑا کرنے لگو تو اٹھ کھڑے ہو (قرآن پڑھنا موقوف کرو)

تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ

سلام کے ساتھ اس حدیث کو حارث بن عبید اور سعید بن زید نے بھی ابو عمران جونی سے روایت کیا ف۲ اور حماد بن سلمہ اور ابان نے اس کو

سَلَمَةَ وَأَبَانُ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَوْلَهُ وَقَالَ

مرفوع نہیں کیا (بلکہ موقوفاً روایت کیا) اور غندر محمد بن جعفر نے بھی شعبہ سے انہوں نے ابو عمران سے یوں روایت کی کہ میں نے جندب سے سنا وہ کہتے تھے (یعنی موقوفاً روایت کیا)

ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَجُنْدَبٌ أَصَحُّ

ف اور عبد اللہ بن عون نے اسکو ابو عمران سے انہوں نے عبد اللہ بن صامت سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے ان کا قول روایت کیا (مرفوع نہیں کیا) ف۳ اور جندب کی روایت صحیح

وَأَكْثَرُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ

اکثر لوگوں نے اسکو جندب ہی سے روایت کیا (حضرت عمر سے جیسے ابن عون نے روایت کی) ہمسے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہمسے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى

انہوں نے نزال بن سبرہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے ایک شخص (ابی بن کعبؓ) کو ایک آیت (حم کی) اور طرح پڑھتے سنا جس طرح عبد اللہ بن مسعودؓ نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے

وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَأَ أَكْبَرُ عِلْمِي قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ

آپنے فرمایا دونوں ٹھیک پڑھتے ہو پڑھتے رہو شعبہ نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا (اسکی کتاب میں جھگڑا نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے اگلی امتوں کو ایسے ہی

اخْتَلَفُوا فَأَهْلَكَهُمْ

جھگڑوں کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے تباہ کر دیا ف

ف۱ ... قرآن ... پڑھنے ... اور ... ف۲ ... حارث بن عبید ... سعید بن زید ... روایت ... عبد الرحمن بن سفیان ... ف۳ اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ... ف۴ اس کو ابو عبید ... اور نسائی نے وصل کیا ... ف۵ یعنی ... قرأت ... اختلاف ...

كتاب النكاح

کتاب نکاح کے بیان میں ف۱

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب الترغيب في النكاح لقوله تعالى فانكحوا ما طاب لكم من النساء

باب نکاح کی فضیلت کا بیان اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا تم کو جو عورتیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو ف۲

حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر أخبرنا حميد بن أبي حميد

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید بن ابی حمید نے

الطويل أنه سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول جاء ثلاثة رهط إلى بيوت

انہوں نے انس بن مالکؓ سے سُنا وہ کہتے تھے تین آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے گھر پر آئے

أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة النبي صلى الله عليه وسلم

(حضرت علی اور عبداللہ بن عمرو اور عثمان بن مظعون) اور آپ کی عبادت کا حال پوچھا

فلما أخبروا كأنهم تقالوها فقالوا وأين نحن من النبي صلى الله عليه وسلم قد

جب اُن کو بتلایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا کہنے لگے ہم کہاں پیغمبر صاحب کہاں (ہم کو آپ سے کیا نسبت) آپ کے تو اللہ تعالےٰ نے

غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال أحدهم أما أنا فإني أصلي الليل أبدا

اگلے پچھلے سب قصور بخش دیے ہیں (ہم لوگ گنہگار ہیں ہم کو بہت عبادت کرنا چاہیے) اُن میں سے ایک کہنے لگا میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا

وقال آخر أنا أصوم الدهر ولا أفطر وقال آخر أنا أعتزل النساء فلا أتزوج

اور دوسرا کہنے لگا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا کبھی بن روزہ نہیں رہوں گا تیسرا کہنے لگا میں تو عمر بھر عورتوں سے الگ ہی رہوں گا نکاح نہیں کرنے کا

أبدا فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا

اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کہیں

أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد و

سن لو میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں

أتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني حدثنا علي سمع حسان

عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو کوئی میرے طریق کو پسند نہ کرے وہ میرا نہیں ہے ف۳ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے حسان

ابن إبراهيم عن يونس بن يزيد عن الزهري قال أخبرني عروة أنه سأل

بن ابراہیم سے سُنا انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے

ف۱ نکاح کے معنی لغت میں جوڑنا اور شرع میں عقد اور وطی دونوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا عقد اس کا حقیقی معنی ہے وطی مجازی بعضوں نے کہا بالعکس

عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ

حضرت عائشہؓ سے پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتَامٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ

مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ

مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ

أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ

اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَلَّا تَعُوْلُوْا انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس باب میں اتری کہ ایک یتیم لڑکی اپنی ولی کی پرورش

وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا

میں ہو وہ اس کے مال اور حسن پر فریفتہ ہو کر یہ چاہے کہ معمولی مہر سے کم مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے

فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ

تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا یعنی ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح نہ کرو جب تک ان کے حق میں انصاف نہ کرو یعنی ان کا پورا مہر نہ دیا دو اور حکم دیا کہ ان کے سوا دوسری

مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

عورتیں جو تم کو بھلی معلوم ہوں ان سے نکاح کر لو

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص جماع پر

مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لِأَنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ

قادر ہو وہ نکاح کر لے نکاح کرنے سے اس کی آنکھ نیچی اور شرمگاہ (زنا سے) بچی رہے گی اور جس شخص کو عورت کی خواہش

مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ

نہ ہو وہ بھی نکاح کر سکتا ہے

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَقِيَهُ

اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا حضرت

عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَوَا فَقَالَ عُثْمَانُ

عثمانؓ منا میں ان سے ملے اور کہنے لگے ابو عبدالرحمن مجھ کو تم سے کچھ کہنا ہے پھر دونوں میں تخلیہ ہوا حضرت عثمانؓ نے کہا

هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ

ابو عبدالرحمن تم کو خواہش ہے میں ایک کنواری چھوکری سے تمہارا نکاح کر دوں تم کو جوانی کا مزہ یاد آجائے

فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ

جب عبداللہؓ نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کا یہی مطلب تھا (اور کوئی انکی بات نہیں کہنا تھی) تو اشارے سے مجھ کو بلایا کہنے لگے علقمہ

فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں ان کے پاس گیا تو وہ حضرت عثمانؓ سے یہ کہہ رہے تھے اگر تم یہ کہتے ہو (کہ میں خواہ مخواہ نکاح کر دوں) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو (ایسا حکم نہیں) یا بلکہ یوں

وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

فرمایا جوانو تم میں جو کوئی جماع پر قادر ہو وہ تو نکاح کرے اور جو جماع پر قادر نہ ہو (مگر شہوت ہوتی ہو)

فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ حَدَّثَنَا

وہ روزے رکھے روزہ اسکو خصی بنا دیگا (اسکی شہوت توڑ دیگا) باب جو شخص عورت نان نفقہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے

عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ بن عمیر نے انہوں نے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ

عبد الرحمان بن یزید سے انہوں نے کہا میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رض پاس گیا وہ کہنے لگے

عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ

ہم جوان جوان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے مگر ہم کو کچھ مقدور نہ تھا (جو شادی کر سکتے) آپ نے فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ

جوانو جو کوئی تم میں عورت کا مقدور رکھتا ہو (صحبت اور خانہ داری خرچ وغیرہ کا) وہ تو نکاح کرے

فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ

نکاح سے نگاہ خوب نیچی اور شرمگاہ خوب بچی رہتی ہے اور جو شخص یہ مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے روزہ اس کو نامرد

وِجَاءٌ بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

بنا دیگا باب کئی جوروئیں کرنا جائز ہے (اگر انصاف کر سکے) ہم سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے

يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ

خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سرف میں (جو ایک مقام ہے مکہ سے کئی میل پر) ام المومنین میمونہ کے

جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جنازہ میں ابن عباس رض کے ساتھ شریک تھے (وہ ابن عباس کی خالہ تھیں) ابن عباس نے (لوگوں سے) کہا دیکھو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں

وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

جب تم جنازہ اٹھاؤ تو (ادب کرو) اس کو ہلاؤ جلاؤ نہیں اور آہستہ لے کر چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی وفات کے وقت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

نو بی بیاں تھیں ان میں آٹھ کی تو باری مقرر تھی ایک کی باری نہ تھی ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ

اپنی سب بیویوں پاس ایک ہی رات میں ہو آتے اور آپ کی نو بیبیاں تھیں امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انسؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

سے یہی حدیث بیان کی ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے

رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ

رقبہ بن مصقلہ سے انہوں نے طلحہ بن مصرف یامی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے مجھ سے پوچھا تو نے

تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً بَابُ

نکاح کیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو نکاح کر لے اس لیے کہ اس امت کے بہتر شخص جو تھے (یعنی آنحضرتؐ) ان کی بہت سی بی بیاں تھیں باب

مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ

جو شخص ہجرت کرے یا اور کوئی نیک کام کسی عورت کو نکاح میں لانے کی نیت سے کرے تو اپنی نیت کے موافق بدلہ پائے گا ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ

کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے علقمہ

بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ

ابن وقاص لیثی سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل

بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى

نیت سے صحیح ہوتا ہے اور ہر آدمی کو وہی ملیگا جیسی نیت کرے پھر جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی رضامندی کیلیے ہجرت کرے اس کی ہجرت تو اسی

اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ

مقصد کے لیے ہوگی اور جو کوئی دنیا کمانے یا کسی

امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ

عورت کو بیاہنے کی نیت سے ہجرت کرے اس کی ہجرت اسی کام کے واسطے ہوگی (ثواب کہاں سے ملیگا) باب محتاج شخص کا نکاح کرا دینا جس کے پاس کچھ نہ ہو اسکے

الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا

مسلمان ہونے اور قرآن جاننے کے اور کچھ نہ ہو اس باب میں سہل بن سعدؓ کی حدیث آنحضرتؐ سے (اوپر گذر چکی ہے) [illegible] ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ

محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے عبداللہ بن

ہمارے وقت جوانی کا موسم تھا ... [illegible]

اگر اللہ اور رسول کی رضامندی کے ساتھ دنیا کی بھی غرض ہو تو ثواب ملیگا ... [illegible]

مسعود رضی قال کنا نغزو مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنا نساء فقلنا یا رسول

مسعودؓ سے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہیں (جن سے اپنی خواہش پوری کریں) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

اللہ الا نستخصی فنھانا عن ذلک باب قول الرجل لاخیہ انظر ای زوجتی

ہم خصی کیوں نہ ہو جائیں (اس کا جھگڑا ہی مٹ جائے) آپ نے اس سے منع کیا ف باب ایک آدمی کا اپنے بھائی مسلمان سے یوں کہنا تم دیکھو میری جس (بی بی) کو

شئت حتی انزل لک عنھا رواہ عبد الرحمن بن عوف حدثنا محمد بن کثیر

پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں (تم اس سے نکاح کر لو) اس کو عبدالرحمن بن عوف نے روایت کیا ہے ف۲ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا

عن سفین عن حمید الطویل قال سمعت انس بن مالک قال قدم عبد الرحمن

اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے حمید طویل سے اُنہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا اُنہوں نے کہا عبدالرحمن بن عوف (ہجرت کر کے)

ابن عوف فاخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین سعد بن الربیع الانصاری

مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سعد بن ربیع کا بھائی بنا دیا (ہر ایک مہاجر کے ساتھ ایسا ہی کیا ایک ایک انصاری کو اس کا بھائی کر دیا)

وعند الانصاری امراتان فعرض علیہ ان یناصفہ اھلہ ومالہ فقال بارک اللہ

سعد بن ربیع کی دو جورویں تھیں اُنہوں نے عبدالرحمن سے کہا میرے مال اسباب اور جوروؤں کو آدھوں آدھ بانٹ لو عبدالرحمن نے کہا (نہیں بلکہ) اللہ

لک فی اھلک ومالک دلونی علی السوق فاتی السوق فربح شیئا من اقط و

تمہاری جوروؤں اور مال میں برکت دے (اور زیادہ کرے) تم ایسا کرو یہاں کوئی بازار ہو تو مجھ کو بتلا دو پھر عبدالرحمن (سعد کے بتلانے سے) اس بازار میں گئے

شیئا من سمن فراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ایام وعلیہ وضر من صفرۃ

اور کچھ پنیر گھی کمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دنوں کے بعد عبدالرحمن کو دیکھا ان پر (زعفران کی) زردی لتھڑی ہوئی تھی

فقال مھیم یا عبد الرحمن فقال تزوجت انصاریۃ قال فما سقت قال وزن

پوچھا عبدالرحمن یہ زردی کیسی ف۳ اُنہوں نے کہا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا اُنہوں نے کہا گٹھلی

نواۃ من ذھب قال اولم ولو بشاۃ باب ما یکرہ من التبتل والخصاء حدثنا

برابر سونا آپ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی ف۴ باب مجرد رہنا اور اپنے تئیں نامرد بنا دینا منع ہے ہم سے

احمد بن یونس حدثنا ابراھیم بن سعد اخبرنا ابن شھاب سمع سعید بن

احمد بن یونسؒ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعدؒ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی اُنہوں نے سعید بن مسیب سے

المسیب یقول سمعت سعد بن ابی وقاص یقول رد رسول اللہ صلی

سنا وہ کہتے تھے میں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا

عثمان بن مظعون کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم تو خصی ہی ہو جاتے ف۵

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی

الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى

انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے الگ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

رہنے کی اجازت عثمان بن مظعون کو نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم خصی ہی ہو جاتے ہم سے قتیبہ

ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ

ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے ہم

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جایا کرتے ہمارے پاس روپیہ پیسہ نہ تھا نہ عورتیں تھیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی نہ ہو جائیں آپ نے ہم کو اس سے

ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

منع کیا (خصی ہونے سے) پھر اس کے بعد ہم کو نکاح کرنا آسان کر دیا متعہ کی اجازت دی ایک کپڑے کے بدل عورت سے متعہ کر سکتے ہیں پھر عبداللہ نے

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَ

اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کی ہیں ان کو حرام مت بناؤ اور حد سے مت بڑھو اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور

قَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

اصبغ بن فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی ف۲ انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى

عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جوان آدمی ہوں ڈرتا ہوں کہیں

نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ

زنا میں نہ پڑ جاؤں اور مجھ کو اتنا مقدور نہیں ہے کہ عورتوں سے شادی کروں (پھر کیا کروں) یہ سنکر آپ خاموش ہو رہے میں نے پھر وہی عرض کیا

فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ

پھر آپ خاموش ہو رہے پھر عرض کیا پھر خاموش ہو رہے پھر عرض کیا تو آپ نے فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ

ابوہریرہؓ جو کچھ ہوتا ہے وہ قلم لکھ کر سوکھ گیا (یعنی تقدیر کا قلم) اب تو چاہے خصی ہو

عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرْ بَابُ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

چاہے نہ ہو ف۳ باب کنواری عورتوں سے نکاح کرنا اور ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا کہ عبداللہ بن عباسؓ نے

لعائشة لم ينكح النبي صلى الله عليه وسلم بكرا غيرك حدثنا اسمعيل بن

حضرت عائشہؓ سے (ان کی وفات کے وقت) کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا تمہارے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا ف ہم سے اسمٰعیل بن

عبد الله قال حدثني اخي عن سليمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة

ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلالؓ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

قالت قلت يا رسول الله ارأيت لو نزلت واديا وفيه شجرة قد اكل منها و

انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ بتلایئے اگر آپ ایک جنگل میں جائیں وہاں ایک درخت دیکھیں جس کو اونٹ چر گئے ہوں پھر

وجدت شجرا لم يؤكل منها في ايها كنت ترتع بعيرك قال في الذي لم يرتع

ایک درخت دیکھیں جس میں سے کسی نے نہ چرا ہو (ہرا بھرا اسکے پتے صحیح سالم) تو آپ اپنا اونٹ کس درخت میں سے چرائیں گے آپ نے فرمایا اس درخت میں سے جسکو کسی نے نہ چرا ہو

منها تعني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يتزوج بكرا غيرها حدثنا

حضرت عائشہؓ نے اس گفتگو سے یہ اشارہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ان کے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا ہم سے

عبيد بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت

عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اريتك في المنام مرتين اذا رجل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے (تیری ساتھ نکاح ہونے سے پہلے) تجھ کو دو بار خواب میں دیکھا ایک شخص (جبرئیلؑ)

يحملك في سرقة حرير فيقول هذه امرأتك فاكشفها فاذا هي انت فاقول

تجھ کو حریر کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا ہے یہ تمہاری بی بی ہے میں نے جو وہ کپڑا کھولا تو اندر تو نکلی میں کہتا (اپنے دل میں) کہ

ان يكن هذا من عند الله يمضه باب الثيبات وقالت ام حبيبة قال

اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے (صحیح) ہے تو اللہ ضرور پورا کرے گا باب شوہر دیدہ (جو خاوند پاس رہ چکی ہو) سے نکاح کرنا اسکو ثیبہ کہتے ہیں ام حبیبہ

النبي صلى الله عليه وسلم لا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن حدثنا

کہا آنحضرتؐ نے (اپنی بی بیوں سے) فرمایا اپنی بہن بیٹیاں مجھ پر پیش نہ کرو (ان سے نکاح کرنے کے لیے) نہ کہا ف ہم سے

ابو النعمن حدثنا هشيم حدثنا سيار عن الشعبي عن جابر بن عبد الله

ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے سیار بن ابی سیار نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے

قال قفلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم من غزوة فتعجلت على بعير لي قطوف

انہوں نے کہا ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ تبوک میں) وہاں سے لوٹے تو میں ایک سست اونٹ پر سوار تھا

فلحقني راكب من خلفي فنخس بعيري بعنزة كانت معه فانطلق بعيري

میں نے دیکھا پیچھے سے ایک سوار نے آ کر لکڑی سے میرے اونٹ کو ٹھونسا دیا وہ اچھے تیز اونٹ کی طرح چلنے لگا

كَانَ أَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ

پھر جیسے میں نے خیال کیا تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے پوچھا تو جلدی کیوں کر رہا ہے (گھر کو جلد کیوں جانا چاہتا ہے)

قُلْتُ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرُسٍ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا

میں نے عرض کیا میں نے ابھی ایک نئی شادی کی ہے آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے میں نے کہا ثیبہ سے آپ نے فرمایا کنواری چھوکری

جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا

سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا جابر نے کہا جب ہم مدینہ کے قریب ہوئے تو ہم شہر کے اندر جانے لگے آپ نے فرمایا ذرا دم لو رات ہو جانے

لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا

دو (عورتوں کو تو ہمارے آنے کی خبر ہو چکی ہے) جس کے بال پریشان ہیں وہ کنگھی کر لے اور جس کا خاوند مدت سے غائب تھا وہ پاکی کر لے (شرمگاہ کے بال دور کرے) ہم سے

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ

شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نکاح کیا تو آنحضرت

لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ مَا لَكَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے کیسی عورت سے نکاح کیا میں نے کہا ثیبہ سے آپ نے فرمایا کیوں

وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ

کنواری لڑکی بیوی نہ کی اس کے ساتھ کھیلتا رہتا محارب نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے جابر

بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا

بن عبد اللہ سے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو نے کنواری چھوکری کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی

وَتُلَاعِبُكَ

تو اس سے کھیلتا (بڑا لطف تھا)

بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

باب کم سن لڑکی کا نکاح بڑے بوڑھے سے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ فَقَالَ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللهِ وَ

ابو بکر صدیق کو حضرت عائشہ کے لیے پیام دیا ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ کا بھائی ہوں (تو عائشہ آپ کی بھتیجی ہوئی آپ اس سے کیسے نکاح کریں گے)

كِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ

بَابٌ إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ

آپ نے فرمایا (انما المؤمنون اخوۃ) اور عائشہ میرے لیے حلال ہے۔ باب کن عورتوں سے نکاح کرے اور کون سی عورتیں عمدہ ہیں اور اپنے نطفے کے لیے اچھی عورت

يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ

چننا مستحب ہے گو یہ واجب نہیں ہے۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے

ف ابن ماجہ کی روایت میں ہے کنواری عورتوں کو لازم پکڑو کیونکہ ان کے منہ خوشبودار ہوتے ہیں اور ان کے رحم بچہ زیادہ جننے والے اور تھوڑے خرچ پر راضی ہو جاتی ہیں

عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر نساء رکبن

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جتنی عورتیں اونٹوں پر چڑھتی ہیں (یعنی

الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ

عرب کی عورتوں میں) ان میں قریش کی نیک بخت عورتیں بہتر ہیں بچوں پر بچپنے میں بہت مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کے مال اسباب کی خوب حفاظت

باب اتخاذ السراری ومن اعتق جاریتہ ثم تزوجھا حدثنا موسی

باب لونڈیوں کا رکھنا کیسا ہے اور جو لونڈی آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے اس کی فضیلت ہم سے موسے

ابن اسمٰعیل حدثنا عبد الواحد حدثنا صالح بن صالح الھمدانی حدثنا

ابن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے صالح بن صالح ہمدانی نے کہا ہم سے

الشعبی قال حدثنی ابو بردۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

عامر شعبی نے کہا مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسے نے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سلم ایما رجل کانت عندہ ولیدۃ فعلمھا فاحسن تعلیمھا وادبھا فاحسن

فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو تعلیم کرے اور اچھی طرح ادب سکھلاوے

تادیبھا ثم اعتقھا وتزوجھا فلہ اجران وایما رجل من اھل الکتاب آمن

پھر آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے تو اسکو دوہرا ثواب ملیگا اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے جو شخص اپنے پیغمبر (حضرت موسیٰ

بنبیہ وآمن بی فلہ اجران وایما مملوک ادی حق موالیہ وحق ربہ فلہ

اور حضرت عیسیٰ) پر ایمان لاکر پھر مجھ پر بھی ایمان لائے اسکو دوہرا ثواب ملیگا اور جو غلام لونڈی اپنے مالکوں کا حق ادا کرکے (ان کی خدمت بجالائے

اجران قال الشعبی خذھا بغیر شیء قد کان الرجل یرحل فیما دونہ الی

دوہرا ثواب ملیگا۔ عامر شعبی نے (صالح بن صالح سے) کہا تو یہ حدیث مجھ سے مفت سن لے (تیرا کچھ خرچ نہیں ہوا) ایک زمانہ وہ تھا جب اس سے بھی کم حدیث کیلئے آدمی

المدینۃ وقال ابو بکر عن ابی حصین عن ابی بردۃ عن ابیہ عن النبی صلی

مدینہ منورہ تک سفر کیا کرتا اور ابو بکر بن عیاش نے اسحدیث کو ابو حصین سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کیا آنحضرت نے فرمایا

اللہ علیہ وسلم اعتقھا ثم اصدقھا حدثنا سعید بن تلید قال اخبرنی

لونڈی کو آزاد کرکے اسکا مہر ٹھہرا کر اس سے نکاح کرے ف ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا کہا مجھکو عبد اللہ بن وہب نے

ابن وھب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب عن محمد عن ابی ہریرۃ رض

خبر دی کہا مجھکو جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا سلیمن عن حماد بن زید عن ایوب

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری سند ہم کو سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب

عن محمد عن ابی ھریرۃ لم یکذب ابراھیم الا ثلث کذبات بینما ابراھیم مر
انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ابراہیم پیغمبر ساری عمر میں صرف تین جھوٹ بولے ایک بار ایسا ہوا ایک ظالم بادشاہ

بجبار ومعہ سارۃ فذکر الحدیث فاعطاھا ھاجر قالت کف اللہ ید الکافر و
کے ملک میں پہنچے ان کے ساتھ حضرت سارہ بھی تھیں پھر بیان کیا حدیث کو آخر تک غرض اس ظالم بادشاہ نے ایک لونڈی ہاجرہ سارہ کو دی (اور انکو ...)

اخدمنی اجر قال ابوھریرۃ فتلک امکم یا بنی ماء السماء حدثنا قتیبۃ حدثنا
ہاجرہ بھی خدمت کے لیے دلائی ابوہریرہ نے کہا عرب لوگو یہی تمہاری ماں ہیں ... ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس قال اقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین خیبر
اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان

والمدینۃ ثلثا یبنی علیہ بصفیۃ بنت حیی فدعوت المسلمین الی ولیمتہ فما
تین دن تک ایک مقام کیا ام المومنین صفیہ بنت حیی آپ کے پاس لائی گئیں ... میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت دی

کان فیھا من خبز ولا لحم امر بالانطاع فالقی فیھا من التمر والاقط والسمن
ولیمہ میں نہ روٹی تھی نہ گوشت آپ نے بلال کو حکم دیا دسترخوان بچھانے کا انہوں نے ان پر کھجور پنیر گھی ڈال دیا

فکانت ولیمتہ فقال المسلمون احدی امھات المومنین او مما ملکت یمینہ
بس یہی آنحضرت کا ولیمہ تھا مسلمان (آپس میں) کہنے لگے صفیہ آپ کی بیبیوں میں سے ہیں جو مسلمانوں کی مائیں ہیں یا ایک لونڈی

فقالوا ان حجبھا فھی من امھات المومنین وان لم یحجبھا فھی مما ملکت
ہیں جو آپ کی ملک میں ہیں پھر انہوں نے خود ہی کہا اگر آنحضرت ان کو پردہ میں رکھیں تب تو سمجھو بیبی ہیں مسلمانوں کی ماں ہیں اور اگر پردہ میں نہ رکھیں تو سمجھو لونڈی

یمینہ فلما ارتحل وطی لھا خلفہ ومد الحجاب بینھا وبین الناس باب
ہیں جب آپ کوچ کرنے لگے تو اپنے پیچھے صفیہ کے لیے (اونٹ پر) ایک جگہ بنائی اور لوگوں سے ان کو پردہ کرایا باب

من جعل عتق الامۃ صداقھا حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا حماد عن
لونڈی کی آزادی ہی اسکا مہر مقرر کرنا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے

ثابت وشعیب بن الحبحاب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ثابت بنانی اور شعیب بن حبحاب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم اعتق صفیۃ وجعل عتقھا صداقھا باب تزویج المعسر لقولہ
حضرت صفیہ کو آزاد کیا اور ان کا آزاد کرنا ہی ان کا مہر مقرر کیا باب مفلس شخص کا نکاح درست ہے کیونکہ اللہ تعالی نے

تعالی ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ حدثنا قتیبۃ حدثنا
(سورۂ نور میں) فرمایا اگر وہ نادار ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیگا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

کیونکہ اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ناداری صحت نکاح کے لیے مانع نہیں ہے لیکن اگر آئندہ نان و نفقہ نہ دے سکیگا تو قاضی تفریق کرا سکتا ہے ۱۲ منہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ

عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت (خولہ یا ام شریک)

امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ مین اس لیے آئی ہوں اپنے تئین

نَفْسِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ

آپ کو بخش دیتی ہوں (آپ بی بی بنا لیجیے مجھ مین تصرف کیجیے) سہل نے کہا آنحضرت نے اوپر سے لیکر نیچے تک اسکو (خوب) دیکھا

ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا

پھر آپ نے (شرم اور مروت سے) اپنا سر جھکا لیا جب اُس عورت کو معلوم ہوا کہ آپنے اُس کے بارہ مین کوئی حکم نہین دیا (کہ مین تجھ کو رکھتا ہوں یا نہین)

شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ

تو وہ (بیچاری ایک طرف) بیٹھ گئی اتنے مین آپکے اصحاب مین سے ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی احتیاج نہین

فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اذْهَبْ

تو یہ نکاح اس سے کر دیجیے آپنے پوچھا تیرے پاس مہر مین کچھ دینے کو ہے اسنے کہا نہین خدا کی قسم یا رسول اللہ (میرے پاس تو کچھ نہین ہے) آپنے فرمایا اچھا اپنے

إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا

لوگوں پاس جا دیکھ کوئی چیز بھی تجھ کو مل سکتی ہے وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہین ملا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ

آپنے فرمایا دیکھ کچھ بھی لے کر آ لوہے کی ایک انگوٹھی سہی پھر گیا

رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي

اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہین ملا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہ مل سکی البتہ میرا تہ بند تو (جو مین پہنے ہوں) حاضر ہے

قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ

سہل نے کہا اس کے پاس چادر بھی نہ تھی (فقط ازار باندھے تھا) کہنے لگا اسی تہ بند مین سے آدھا اس عورت کو دیتا ہوں آپنے فرمایا واہ ایک تہ بند اسکو عورت

بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ

لیکر کیا کرے گی اگر تو اس کو پہنے تو عورت اُس کو نہ پہن سکے گی وہ پہنے تو تو نہ پہن سکے گا غرض وہ شخص (اس گفتگو کے بعد)

الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا

بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھے بیٹھے آخر کھڑا ہو گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا جا رہا ہے (بیچارہ ناامید ہو گیا)

فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ

تب آپنے اسکو بلوا بھیجا وہ آیا تو آپنے فرمایا تجھ کو کچھ قرآن بھی یاد ہے اُس نے ہاں۔ فلانی فلانی سورت یاد ہے

كذا عددها فقال تقرؤهن عن ظهر قلبك قال نعم قال اذهب فقد ملكتكها بما

کئی سورتیں گنا دیں آپ نے فرمایا تو ان کو زبانی پڑھ سکتا ہے اس نے کہا جی ہاں اس وقت آپ نے فرمایا اچھا جا میں نے ان سورتوں کے بدل

معك من القرآن باب الأكفاء في الدين وقوله وهو الذي خلق من الماء

یہ عورت تیرے نکاح میں دی باب نکاح میں دینداری کا لحاظ ہونا اور اللہ نے (سورۂ فرقان میں) فرمایا وہی خدا ہے جس نے پانی (نطفے) سے

بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب

آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو کسی کا بیٹا بیٹی کسی کا داماد بہو بنایا (یعنی خاندانی اور سسرالی دونوں رشتے رکھے) اور تیرا مالک ہر طرح کی قدرت والا ہے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا

عن الزهري قال أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة رض أن أبا حذيفة بن عتبة

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ

ابن ربيعة بن عبد شمس وكان ممن شهد بدرا مع النبي صلى الله عليه وسلم

بن ربیعہ بن عبد شمس (قرشی) نے (جو معاویہ کے ماموں تھے) اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے

تبنى سالما وأنكحه بنت أخيه هند بنت الوليد بن عتبة بن ربيعة وهو

سالم بن معقل کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور اپنی بھتیجی ہندہ کو جو ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی تھی ان کے نکاح میں دیا تھا پہلے سالم

مولى لامرأة من الأنصار كما تبنى النبي صلى الله عليه وسلم زيدا وكان من تبنى

ایک انصاری عورت (ثبیتہ بنت یعار) کے آزاد کردہ غلام تھے لیکن ابوحذیفہ نے انکو اپنا بیٹا کر لیا تھا جیسے آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ کو بیٹا بنا لیا تھا اور جاہلیت

رجلا في الجاهلية دعاه الناس إليه وورث من ميراثه حتى أنزل الله ادعوهم

کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا کر لیتا تو پھر اس کو اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے (مثلاً سالم بن ابی حذیفہ یا زید بن محمد) وہ اس کا وارث بھی ہوتا

لآبائهم إلى قوله ومواليكم فردوا إلى آبائهم فمن لم يعلم له أب كان مولى و

ان کے اصلی باپ کا بیٹا کہہ کے پکارو اس وقت سے ان لے پالکوں کو انکے اصلی باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارنے لگے اگر کسی کا باپ معلوم نہ ہوتا تو اس کو مولیٰ اور

أخا في الدين فجاءت سهلة بنت سهيل بن عمرو القرشي ثم العامري وهي

دینی بھائی کہہ کے پکارتے خیر جب یہ آیت اتری تو سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری جو

امرأة أبي حذيفة النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إنا كنا نرى

ابوحذیفہ کی جورو تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ہم تو آج تک سالم کو اپنا بیٹا

سالما ولدا وقد أنزل الله فيه ما قد علمت فذكر الحديث حدثنا عبيد بن

بیٹے کی طرح سمجھتے تھے اب اللہ نے جو حکم اتارا وہ آپ کو معلوم ہے پھر اخیر تک حدیث بیان کی ہم سے عبید بن

إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة قالت دخل رسول الله

اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم علی ضباعۃ بنت الزبیر فقال لھا لعلک اردت الحج قالت

ضباعہ بنت زبیر پاس گئے (یہ زبیر عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرتؐ کے چچا تھے) آپ نے فرمایا شاید تو حج کرنا چاہتی ہے اس نے کہا

واللہ لا اجدنی الا وجعۃ فقال لھا حجی واشترطی قولی اللھم محلی حیث حبستنی

میں تو اپنے تئیں بیمار پاتی ہوں آپ نے فرمایا حج کا احرام باندھ لے اور احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے الٰہی تو مجھ کو جہاں روک دے گا تو وہیں احرام کھول ڈالوں گی ضباعہ

وکانت تحت المقداد بن الاسود حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال

وہ مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں (جو قریشی نہ تھے) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں

حدثنی سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رضہ عن النبی صلی اللہ علیہ

نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم قال تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا وجمالھا ولدینھا فاظفر بذات

سے آپ نے فرمایا عورت سے لوگ چار چیزوں کے لئے نکاح کرتے ہیں یا تو مالداری کی وجہ سے یا حسب نسب کی وجہ سے یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دینداری کی وجہ سے تو دیندار عورت

الدین تربت یداک حدثنا ابراھیم بن حمزۃ حدثنا ابن ابی حازم عن ابیہ

اختیار کر (جس سے دنیا و آخرت دونوں اچھے ہوں) اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی (آخر تجھ کو ندامت ہوگی) ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے

عن سھل قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تقولون فی

انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک (مالدار) شخص (نام نامعلوم) آنحضرتؐ کے سامنے سے گزرا آپ نے (جو لوگ حاضر تھے ان سے) پوچھا یہ کیسا شخص

ھذا قالوا حری ان خطب ان ینکح وان شفع ان یشفع وان قال ان یستمع

ہے انہوں نے کہا یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کہیں پیغام بھیجے (یعنی نکاح کا) تو لوگ قبول کریں اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ مان لیں اگر کوئی بات کرے تو لوگ (متوجہ ہو کر)

قال ثم سکت فمر رجل من فقراء المسلمین فقال ما تقولون فی ھذا قالوا حری

سہل کہتے ہیں یہ پوچھ کر آپ خاموش ہو رہے اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جو مسلمانوں میں ایک غریب محتاج آدمی تھا آپ نے (لوگوں سے) پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ ایسا

ان خطب ان لا ینکح وان شفع ان لا یشفع وان قال ان لا یستمع فقال رسول

شخص ہے اگر کہیں (شادی کا) پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اگر کسی کی سفارش کرے تو کوئی نہ مانے اگر بات کرے تو کوئی دل لگا کر نہ سنے آنحضرت صلے اللہ

اللہ علیہ وسلم ھذا خیر من ملء الارض مثل ھذا باب الاکفاء فی المال

علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اکیلا پہلے شخص کی طرح دنیا بھر سے بہتر ہے ف باب مالداری کا لحاظ کفارت میں ہونا

وتزویج المقل المثریۃ حدثنی یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن

اور مفلس مرد کا مالدار عورت سے شادی کرنا ف مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے

ابن شھاب قال اخبرنی عروۃ انہ سأل عائشۃ رضہ وان خفتم ان لا تقسطوا

ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا (سورۂ نساء کی) اس آیت کا وان خفتم ان لا تقسطوا

فِي الْيَتَامَى قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي

فی الیتامی کے مطلب سے انہوں نے کہا میری بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو　پھر ولی اسکی خوبصورتی اور

جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا

مالداری پر ریجھ کر چاہے کہ اس سے نکاح کرلے پر مہر پورا (جو اسکو دوسری جگہ ملتا) نہ دینا چاہے ایسی صورت میں ایسی یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع ہوا البتہ جب انکا پورا مہر ادا کریں انصاف سے

فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ

ساتھ اسکا مہر پورا مقرر کرے نہیں تو حکم ہے کہ اسکے سوا دوسری عورتوں سے جو چاہے نکاح کرلے حضرت عائشہؓ نے کہا پھر لوگوں نے اس باب میں آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا　تو اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ویستفتونک سورۂ نساء میں ہے　اخیر　و

تَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ

ترغبون ان تنکحوھن تک تو اللہ تعالے نے یہ حکم اتارا کہ یتیم لڑکی اگر خوبصورت اور　مالدار ہوتی ہے

رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ

تب تو اس سے نکاح کرنا چاہتے ہیں اسکا خاندان پسند کرتے ہیں پورا مہر بھی دیتے ہیں　اور جب وہ نادار

الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ

ہوتی ہے خوبصورت بھی نہیں ہوتی تب اسکو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کرتے ہیں تو اللہ تعالے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مفلس یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں جب وہ نادار ہو اور بدصورت

عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا

چھوڑ دینا چاہیے جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو البتہ اگر اسکے حق میں انصاف کریں　اور اسکا پورا مہر ادا کریں تب

الْأَوْفَى فِي الصَّدَاقِ

بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ

اس سے نکاح کر سکتے ہیں　باب　عورت کی نحوست سے پرہیز کرنا اور اللہ تعالے نے (سورۂ تغابن میں) فرمایا تمہاری

مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ

بعضی بیبیاں اور بعضے بچے خود تمہارے دشمن ہیں (ان سے بچے رہو)　ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن

شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

شہاب سے انہوں نے حمزہ اور سالم سے جو عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے تھے　انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے　کہ آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست اور بے برکتی (اگر ہو) تو عورت اور گھر اور گھوڑے میں ہوگی　ہم سے　محمد بن

مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ

منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد عسقلانی نے انہوں نے اپنے باپ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اُنہوں نے (اپنے دادا) عبداللہ بن عمرؓ سے اُنہوں نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نحوست کا ذکر کیا آپنے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھر اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی ہم سے عبداللہ

ابْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی اُنہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے اُنہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ حَدَّثَنَا آدَمُ

علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور گھر اور عورت میں ہوگی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ

کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے اُنہوں نے سلیمان بن طرخان سے اُنہوں نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا اُنہوں نے اسامہ بن

زَيْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ

زیدؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا میں نے اپنے بعد کوئی بلا جو مردوں کو خراب کرے عورتوں سے زیادہ

مِنَ النِّسَاءِ بَابُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

نہیں چھوڑی ف باب آزاد عورت غلام کی جورو ہوسکتی ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو

مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ

امام مالکؒ نے خبر دی اُنہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے اُنہوں نے قاسم بن محمد سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا

كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بریرہ کی وجہ سے شرع کی تین باتیں معلوم ہوئیں جب وہ آزاد ہوئی تو اُس کو اختیار دیا گیا ف اور بریرہ ہی کے مقدمہ میں آنحضرتؐ نے یہ فرمایا

وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ

کہ غلام لونڈی کا ترکہ اُس کو ملیگا جو اُن کو آزاد کرے اور ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے چولہے پر گوشت کی ہانڈی چڑھی ہوئی تھی

فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ

آپکے سامنے روٹی اور گھر میں کا کوئی سالن رکھا گیا آپنے فرمایا کیوں (تازہ سالن نہیں لائے) میں نے تو خود دیکھا گوشت کی ہانڈی چولہے پر ہے لوگوں نے عرض کیا

عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ بَابُ

جو بریرہ کو دیا گیا تھا (اور آپ صدقہ نہیں کھاتے) آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے واسطے تو بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے (ہم اسکو کھا سکتے ہیں) ف باب

لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ

چار جوروں سے زیادہ آدمی نہیں کرسکتا کیونکہ اللہ نے فرمایا مثنیٰ وثلاث ورباع ف بلکہ اوسکے معنے میں ہی دو دو یعنی دو بیان کیے یا تین یا چار) امام زین العابدین

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَعْنِي مَثْنَى وَثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى

علیہما السلام فرماتے ہین یعنے دو یا تین یا چار جیسے سورۂ فاطر مین اسکی نظیر موجود ہے اُولی اجنحۃ مثنے

وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ

وثلاث وربٰع یعنے دو پنکھ والے فرشتے یا تین پنکھ والے یا چار پنکھوالے ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدہ نے خبردی انہونے

هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَ الْيَتِيمَةُ

ہشام سے اُنہون نے اپنے والد عروہ سے انہون نے حضرت عائشہؓ سے یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ اسسے مراد یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی

تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي

کسی شخص کے پاس ہو جو اسکا ولی ہو پھر وہ اسکی مالداری کی وجہ سے اس سے نکاح کرے اور اچھی طرح اس سے سلوک کرے نہ اُس کے مال میں

مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ بَابُ وَ

انصاف کرے تو ایسے شخصون کو یہ حکم ہوا کہ یتیم لڑکی سے نکاح نہ کرین بلکہ جو عورتین بھلی لگین اُن سے نکاح کرین باب

أُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ حَدَّثَنَا

وامہاتکم التی ارضعنکم یعنے رضاعت کا بیان اور آنحضرتؐ کے اس قول کا جو رشتہ خون سے حرام ہوتا ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہوتا ہے ہمسے

إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھسے امام مالکؒ نے انہون نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہون نے عمرہ بنت عبد الرحمان سے اُن سے

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تھے

وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ

اتنے مین اُنہون نے ایک مرد کی آواز سنی جو ام المومنین حفصہؓ کے گھر مین جانے کی اجازت مانگتا ہے مین نے آنحضرت

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صلے اللہ علیہ وسلم سے کہدیا ایک مرد آپکے گھر مین جانے کی اجازت مانگتا ہے آپنے فرمایا

وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا

مین سمجھتا ہون یہ فلان شخص ہے حفصہؓ کے دودھ چچا کا نام لیا اسوقت حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ اپنے دودھ چچا کا نام لیا

لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

اگر وہ زندہ ہوتا تو مین اُس کے سامنے نکلتی آپنے فرمایا بیشک جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے ویسے ہی دودھ پینے سے بھی

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہمسے یحیی بن سعید قطان نے انہون نے شعبہ سے انہون نے قتادہؒ سے انہون نے جابر بن زید سے

عن ابن عباس قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم الا تزوج ابنة حمزة قال

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے (حضرت علیؓ نے) عرض کیا آپ حمزہ کی لڑکی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا

انها ابنة اخي من الرضاعة وقال بشر بن عمر حدثنا شعبة سمعت قتادة

وہ تو میرے دودھ بھائی (حمزہ) کی بیٹی ہے بشر بن عمر نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے میں نے قتادہ سے سنا

سمعت جابر بن زيد مثله حدثنا الحكم بن نافع اخبرنا شعيب عن

وہ کہتے تھے میں نے جابر بن زید سے سنا ایسی ہی حدیث بیان کی ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے

الزهري قال اخبرني عروة بن الزبير ان زينب ابنة ابي سلمة اخبرته ان ام

زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا ان سے ام المومنین

حبيبة بنت ابي سفيان اخبرتها انها قالت يا رسول الله انكح اختي بنت ابي

ام حبیبہ نے بیان کیا جو ابو سفیان کی بیٹی تھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری بہن (درہ یا عزہ یا حمنہ) سے آپ نکاح کر لیجیے

سفيان فقال او تحبين ذلك فقلت نعم لست لك بمخلية واحب من شاركني

آپ نے فرمایا کیا تو اسکو پسند کرتی ہے اگرچہ تیری بہن تیری سوکن بنے انہوں نے کہا ہاں میں تو پسند کرتی ہوں اگر میں اکیلی آپ کی بی بی ہوتی تو پسند نہ کرتی میرے ساتھ میری

في خير اختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان ذلك لا يحل لي قلت فانا نحدث

بہن اگر میرے ساتھ بھلائی میں شریک ہو تو میں کیونکر نہ چاہوں (غیر لوگوں سے تو بہن اچھی ہے) آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ہے ام حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ

انك تريد ان تنكح بنت ابي سلمة قال بنت ام سلمة قلت نعم فقال لو انها

لوگ کہتے ہیں آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے جو ام سلمہ کے پیٹ سے ہے نکاح کرنیوالے ہیں آپ نے فرمایا (واہ واہ عقل) اگر وہ میری ربیبہ اور میری پرورش میں بھی نہ ہوتی

لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة ارضعتني

(یعنی) بی بی کی بیٹی نہ ہوتی (جب بھی) میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ تو (دوسرے رشتے سے) میری دودھ بھتیجی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ کے

وابا سلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن قال عروة وثويبة

باپ کو دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے دیکھو ایسا مت کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے کے لیے مجھ کو عروہ راوی نے کہا ثوبیہ

مولاة لابي لهب كان ابو لهب اعتقها فارضعت النبي صلى الله عليه وسلم

ابولہب کی لونڈی تھی ابولہب نے اسکو آزاد کر دیا تھا (جب اس نے آنحضرتؐ کے پیدا ہونے کی خبر ابولہب کو دی تھی) پھر اس نے آنحضرتؐ کو دودھ پلایا تھا

فلما مات ابو لهب اريه بعض اهله بشر حيبة قال له ماذا لقيت قال ابو

جب ابولہب مر گیا تو اسکے کسی عزیز نے مرنے کے بعد اسکو خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے کیا گذری وہ کہنے لگا جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں

لهب لم الق بعدكم غير اني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة باب

کبھی آرام نہیں ملا مگر ایک ذرا سا پانی مجھ کو اس میں پلایا جاتا ہے اس گڑھے کی طرف اشارہ کیا جو انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے بیچ میں ہوتا ہے یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثوبیہ کو آزاد کیا

مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ

اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے دو برس کے بعد رضاعت سے حرمت نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا حولین کاملین لمن اراد ان یتم

الرَّضَاعَةَ وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

الرضاعة اور رضاعت قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ہو جائیگی (یہ حضور تعین کر پانچ بار دودھ چوسنے) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شعبہ نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم بن اسود) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي

ان کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو ان کے پاس ایک مرد بیٹھا ہے آپ کا چہرہ بدل گیا ناگوار گزرا حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرا دودھ بھائی ہے

فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ حَدَّثَنَا

آپ نے فرمایا دیکھو سوچ سمجھ کر کہو کون تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو بچپنے میں بھوک بند کرے باب جس مرد کا دودھ ہو وہ بھی دودھ پینے والی پر حرام ہو جاتا ہے

عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ

انہوں نے کہا افلح جو ابو القعیس کا بھائی اور حضرت عائشہ کا دودھ چچا تھا ان سے اندر آنے کی اجازت مانگنے لگا یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب (پردہ) کا

نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس کو اجازت نہ دی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

تو میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں اسکو آنے دے (وہ تیرا رضاعی چچا ہے) باب اگر صرف دودھ پلانیوالی عورت رضاع کی گواہی دے اور کوئی گواہ نہ ہو

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا ہمکو ایوب سختیانی نے انہوں نے

عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ

عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہا مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث سے

قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً

عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا میں نے یہ حدیث خود عقبہ سے بھی سنی ہے لیکن عبید کی روایت مجھ کو خوب یاد ہے عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا

فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اتنے میں ایک کالی عورت نامعلوم کہاں سے آ گئی کہنے لگی میں نے تم دونوں کو (تم کو اور تمہاری بیوی کو) دودھ پلایا ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا

[illegible handwritten marginal notes]

۱ احادیث صحیحہ کے ... اس صورت میں امام احمد حنبل اور حسن اور اسحاق ... رضاع ثابت ہو جاویگا لیکن شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ... [illegible]

فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي قَدْ

آپ سے بیان کیا کہ مین نے ایک عورت سے نکاح کیا ... اب فلانی کالی عورت (جب نکاح ہوچکا) تو کہتی ہے مین نے تم دونون کو

أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ

دودھ پلایا ہے وہ جھوٹی ہے آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا (آپکو غصہ آیا یہ کہنا کہ وہ جھوٹی ہے ناگوار گذرا) مین سامنے گیا جدھر آپکا منہ تھا اور یہی عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے

قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ

آپنے فرمایا بھلا اس عورت سے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے جب ایک عورت یون کہتی ہے مین نے تم دونون کو دودھ پلایا ہے اس عورت کو چھوڑ ہی دے اسمٰعیل بن علیہ راوی نے اپنے کلمہ

بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِي أَيُّوبَ بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا

کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اسطرح اشارہ کیا جیسے ایوب سختیانی نے (اسحدیث کو روایت کرتے وقت) اشارہ کیا تھا باب کونسی عورتین حلال ہین اور کونسی

يَحْرُمُ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَ

حرام ہین اور اللہ نے (سورہ نساء مین انکو بیان کیا) فرمایا حرام ہین تم پر مائین تمہاری بیٹیان تمہاری بہنین تمہاری پھوپھیان تمہاری

خَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ إِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ

خالائین تمہاری بھتیجیان تمہاری بہانجیان تمہاری آخر آیت ان اللہ

كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَقَالَ أَنَسٌ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ

کان علیما حکیما تک اور انس بن مالک نے کہا والمحصنات من النساء سے خاوند والی عورتین مراد ہین جو آزاد ہون وہ بھی حرام ہین

إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ وَقَالَ

الا ما ملکت ایمانکم کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اُسکے غلام کے نکاح مین ہو تو اسکو غلام سے چھین کر (طلاق دلوا کر) اس سے خود صحبت کرے اور اللہ نے یہ

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلٰى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ

بھی فرمایا کہ مشرک عورتون سے جب تک وہ ایمان نہ لائین نکاح نہ کرو اور ابن عباسؓ نے کہا چار عورتین ہوتے ہوئے پانچوین سے بھی نکاح کرنا حرام ہے

كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

جیسے اپنی ماں بیٹی بہن سے نکاح کرنا اور امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا انہون نے

سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَ

سفیان ثوری سے کہا مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباسؓ سے انہون نے کہا خون کے رشتہ سے سات عورتین حرام ہو

مِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللّٰهِ

اور شادی کی وجہ سے (یعنے سسرالی) سات پھر انہون نے یہ آیت پڑھی حرمت علیکم امہاتکم اخیر تک اور عبداللہ

ابْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَ

ابن جعفر بن ابی طالب نے حضرت علیؓ کی صاحبزادی (حضرت زینبؓ) اور حضرت علیؓ کی بی بی (لیلیٰ بنت مسعود) دونون سے نکاح کیا انکو جمع کیا اور ابن سیرین نے کہا

كرهه الحسن مرة ثم قال لا بأس به وجمع الحسن بن الحسن بن علي بن أبي

امام حسن بصری نے ایک بار تو اسکو مکروہ کہا پھر کہنے لگے اسمیں کوئی قباحت نہیں اور امام حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے اپنے دو چچا زاد بھائی ف۲ کی بیٹیوں کو

عم في ليلة وكرهه جابر بن زيد للقطيعة وليس فيه تحريم لقوله تعالى وأحل

ایک رات میں بیاہ لیا ف۳ اور جابر بن زید (تابعی) نے اسکو ف مکروہ جانا اس خیال سے کہ چچیروں میں ف جلاپا پیدا ہو مگر یہ حرام نہیں ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا

لكم ما وراء ذلكم وقال عكرمة عن ابن عباس إذا زنى بأخت امرأته لم تحرم عليه

ان کے سوا اور سب عورتیں تمکو حلال ہیں اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا اگر کسی نے اپنی سالی سے زنا کیا تو اسکی جورو (سالی کی بہن) اس پر حرام

امرأته ويروى عن يحيى الكندي عن الشعبي وأبي جعفر فيمن يلعب بالصبي إن

نہوگی ف اور یحیی بن قیس کندی سے روایت ہے انہوں نے شعبی اور ابو جعفر سے انہوں نے کہا اگر کوئی شخص (لونڈے بازی) اغلام کرے اور لونڈے کو

أدخله فيه فلا يتزوجن أمه ويحيى هذا غير معروف لم يتابع عليه وقال

دخول کر دے تو اب اسکی ماں سے نکاح نہ کرے اور یہ یحیی راوی مشہور شخص نہیں ہے اور نہ کسی اور نے انکے ساتھ ہو کر یہ روایت کی ف اور

عكرمة عن ابن عباس إذا زنى بها لم تحرم عليه امرأته ويذكر عن أبي نصر أن ابن

عکرمہ نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی اگر کسی نے اپنی ساس (خوشدامن) سے زنا کیا تو اسکی جورو اس پر حرام نہوگی ف۹ اور ابو نصر نے ابن عباسؓ سے یوں

عباس حرمه وأبو نصر هذا لم يعرف بسماعه من ابن عباس ويروى عن عمران

روایت کی حرام ہو جاویگی ف۱۰ اور اس راوی ابو نصر کا حال معلوم نہیں اس نے ابن عباسؓ سے سنا ہی یا نہیں (لیکن ابو زرعہ نے اسکو ثقہ کہا ہے) اور عمران بن

ابن حصين وجابر بن زيد والحسن وبعض أهل العراق تحرم عليه وقال أبو

حصین اور جابر بن زید اور حسن بصری اور بعضے عراق والوں (ثوری اور ابو حنیفہ) کا یہی قول ہے کہ حرام ہو جائے گی ف۱۱ اور ابو ہریرہؓ

هريرة لا تحرم حتى يلزق بالأرض يعني يجامع وجوزه ابن المسيب وعروة

نے کہا حرام نہ ہوگی جب تک اسکی ماں (یعنی خوشدامن) کو زمین سے نہ لگا دے (اس سے جماع نہ کرے) ف۱۲ اور سعید بن مسیب اور عروہ

والزهري وقال الزهري قال علي لا تحرم وهذا مرسل باب وربائبكم

اور زہری نے اسکو جائز رکھا ہے اور زہری نے کہا حضرت علی نے فرمایا اسکی جورو اس پر حرام نہ ہوگی اور یہ روایت منقطع ہے

اللاتي في حجوركم من نسائكم اللاتي دخلتم بهن وقال ابن عباس الدخول

تمہاری بیویوں کی لڑکیاں جنکو تم پرورش کرتے ہو جب تم اپنی بیویوں سے دخول کر چکے ہو ابن عباسؓ نے کہا دخول اور

والمسيس واللماس هو الجماع ومن قال بنات ولدها من بناته في التحريم

مسیس اور لماس ان سب سے جماع مراد ہے اور اس قول کا بیان کہ جورو کی اولاد کی اولاد (پوتی یا نواسی) بھی حرام ہے

لقول النبي صلى الله عليه وسلم لأم حبيبة لا تعرضن علي بناتكن وكذلك

کیونکہ آنحضرتؐ نے ام حبیبہ سے فرمایا ف۱۳ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ پر پیش نہ کرو تو بیٹیوں میں بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹی کی بیٹی (نواسی) سب آگئیں

بقیہ حاشیہ برصفحہ ۴۴

حلائل ولد الابناء هن حلائل الابناء وهل تسمى الربيبة وان لم تكن في حجره

بہوؤں (یعنی بیٹوں کی بی بی) اور بیٹوں میں پوتوں کی بیبیاں (پوتیان) اور نواسیاں داخل ہیں اور جورو کی بیٹی ہر حال میں ربیبہ ہے خواہ وہ گھر میں پلی

ودفع النبي صلى الله عليه وسلم ربيبة له الى من يكفلها وسمى النبي صلى الله

اور آنحضرت نے اپنی ربیبہ (زینب) کو جو ابو سلمہ کی بیٹی تھیں ایک شخص (نوفل اشجعی) کو پالنے کے لیے دے دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم ابن ابنته ابنا حدثنا الحميدي حدثنا سفين حدثنا هشام عن

اپنے نواسے (امام حسن) کو اپنا بیٹا فرمایا ف ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے

ابيه عن زينب عن ام حبيبة قالت قلت يا رسول الله هل لك في بنت

اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے عرض کیا آپ ابو سفیان کی بیٹی (عزہ یا

ابي سفين قال فافعل ماذا قلت تنكح قال اتحبين قلت لست لك بمخلية

درہ یا حمنہ) کو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کیوں میں کیا کروں میں نے کہا نکاح کر لیجیے اور کیا آپ نے فرمایا تو اسکو پسند کرتی ہے میں نے عرض کیا میں آپ کی اکیلی تھوڑی ہی کے پاس ہوں

واحب من شركني فيك اختي قال انها لا تحل لي قلت بلغني انك تخطب

پھر اگر میری بہن آپکی زوجیت میں شریک ہو تو غیر سے بہتر ہے آپ نے فرمایا وہ تو میرے لیے حلال نہیں ف میں نے کہا میں نے سنا ہے آپ زینب بنت ابی سلمہ

قال ابنة ام سلمة قلت نعم قال لو لم تكن ربيبتي ما حلت لي ارضعتني و

سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا واہ واہ وہ تو اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی مجھ کو اور ابو سلمہ اسکے باپ کو دونوں کو ثوبیہ نے

اباها ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن وقال الليث حدثنا

ف دودھ پلایا ہے (وہ میری بھتیجی ہوئی) دیکھو (آئندہ کو) اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پر پیش نہ کرنا ف لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو

هشام درة بنت ابي سلمة باب وان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف

ہشام سے روایت کیا ف اس میں ابو سلمہ کی بیٹی کا نام درہ مذکور ہے (اور اگلی روایت میں زینب) باب وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف کا بیان

حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے

ان عروة بن الزبير اخبره ان زينب ابنة ابي سلمة اخبرته ان ام حبيبة

ان کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو ام المومنین ام حبیبہ نے

قالت قلت يا رسول الله انكح اختي بنت ابي سفين قال وتحبين قلت نعم

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری بہن ابو سفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا کیا تو اسکو پسند کرتی ہے میں نے کہا بیشک

لست لك بمخلية واحب من شاركني في خير اختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم

میں کچھ اکیلی تھوڑی آپکے پاس ہوں (بیبیاں تو ماشاء اللہ سوکنیں بہت ہیں) پھر اگر میری بہن کا بھلا ہو تو غیر سے تو اسکی بھلائی مجھکو بھی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا

اِنَّ ذٰلِکِ لَا یَحِلُّ لِیْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ اِنَّا لَنَتَحَدَّثُ اَنَّکَ تُرِیْدُ اَنْ

وہ تو میرے لیے حلال نہیں ہو۔ کیونکہ ایک بہن میرے نکاح میں ہے میں نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم تو یہ مذکور کر رہے تھے کہ آپ

تَنْکِحَ دُرَّۃَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَۃَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَوْ لَمْ تَکُنْ فِیْ

دُرّہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنیوالے ہیں آپ نے فرمایا جو ام سلمہ کی بیٹی ہے وہ تو خدا کی قسم اگر میری پرورش میں نہ ہوتی (میری بیٹی نہ

حِجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّہَا لَابْنَۃُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَا سَلَمَۃَ ثُوَیْبَۃُ

ہوتی) جب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی وہ تو رضاعت کے رشتے سے میری بھتیجی ہے مجھکو اور ابوسلمہ اسکے باپ کو دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے

فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ بَابٌ لَا تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا

ایسا مت کیا کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کر لینے کے پیچھے نہ پڑا کرو باب اگر پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو تو اسکی بھتیجی یا بھانجی کو نکاح میں نہیں لا سکتا

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ سَمِعَ جَابِرًا رض

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو عاصم نے خبر دی شعبی سے انہوں نے جابر سے سنا

قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا اَوْ خَالَتِہَا

انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت اپنی پھوپھی یا اپنی خالہ کے اوپر نکاح کی جاوے

وَقَالَ دَاوٗدُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ

اور داود بن ابی ہند اور ابن عون نے اس حدیث کو شعبی سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِہَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَخَالَتِہَا حَدَّثَنَا

فرمایا کوئی آدمی ایک عورت اور اسکی پھوپھی یا ایک عورت اور اسکی خالہ کو (اپنے نکاح میں) جمع نہ کرے ہم سے

عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَبِیْصَۃُ

عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے قبیصہ

ابْنُ ذُؤَیْبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ

ابن ذویب نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی

تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِہَا وَالْمَرْاَۃُ وَخَالَتِہَا فَنُرٰی خَالَۃَ اَبِیْہَا بِتِلْکَ الْمَنْزِلَۃِ لِاَنَّ

اپنی جورو پر اسکی پھوپھی یا خالہ کو بیاہ کر لائے زہری نے کہا باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم ہو (اسیطرح باپ کی پھوپھی کا بھی) کیونکہ

عُرْوَۃَ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

عروہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام سمجھو جو خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں

بَابُ الشِّغَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

باب شغار کے بیان میں (اسکی تفسیر آگے آتی ہے) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے

عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ

عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا شغار کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی (یا بہن)

الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ بَابٌ هَلْ

دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی (یا بہن) اسکو بیاہ دے بس اور کچھ مہر نہ ٹھیرے ف۱ باب

لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا

عورت اپنے تیئں کسی کو بخشدے تو کیا حکم ہے ف۲ ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے

هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ

ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں تھیں جنہوں نے اپنے تیئں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ

کو بخش دیا تھا حضرت عائشہؓ کہنے لگیں ارے عورت اسکو شرم نہیں کہ اپنی جان مرد کو بخشتی ہے

فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ

پھر جب یہ آیت اتری اے پیغمبر تو ان میں جس بی بی کو چاہے پیچھے ڈالدے ف۳ تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میں بھی اللہ تعالیٰ جلد جلد آپ کی خوشی

فِي هَوَاكَ رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

پوری کرتا ہے اس حدیث کو ابو سعید (محمد بن مسلم) مودب اور محمد بن بشر اور عبدہ بن سلیمان نے بھی ہشام سے انہوں نے

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ حَدَّثَنَا

اپنے والد سے روایت کیا ہر ایک دوسرے سے کچھ زیادہ مضمون نقل کیا ہے ف۴ باب احرام والا شخص نکاح (یعنے عقد) کر سکتا ہے ف۵ ہم سے

مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ

مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہمکو عمرو بن دینار نے کہا ہم سے جابر بن زید نے بیان کیا کہا ہمکو

أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بَابُ نَهْيِ

عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے (حضرت میمونہؓ سے) اسوقت نکاح کیا جبکہ آپ احرام باندھے تھے ف۶ باب اخیر میں

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ

متعہ کا منع ہو جانا (جس کو شیعہ جائز رکھتے ہیں) ہم سے مالک بن

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ

اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے امام حسن بن

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رض قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

محمد بن علی نے سنے اور ان کے بھائی عبداللہ بن محمد بن علی (ابو ہاشم) نے بیان کیا ان دونوں نے اپنے والد امام محمد بن حنفیہ سے کہ ان کے والد جناب علی المرتضیٰ نے ابن عباسؓ سے کہا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ میں متعہ سے اور بلیہر و گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہم سے محمد

بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ

ابن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ سے سنا ان سے کسی نے

عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي

عورتوں سے متعہ کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا جائز ہے اس پر ان کا ایک غلام (عکرمہ) کہنے لگا متعہ ایسی حالت میں جائز ہوا ہوگا جب مردوں کو سخت ضرورت ہو

النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو

ف اور عورتوں کی کمی ہوگی یا کچھ ایسا ہی کہا ابن عباسؓ نے کہا ہاں ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ

نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت کی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری اور سلمہ بن اکوعؓ سے ان دونوں نے کہا ہم ایک لشکر میں تھے

فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا

اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی (بلال یا کوئی اور) ہمارے پاس آیا کہنے لگا تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے

فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ

تو متعہ کرلو اور ابن ابی ذئب نے کہا ف مجھ سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مرد اور عورت متعہ کریں اور مدت معین نہ کریں تو دونوں کم سے کم تین دن

بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ

تین رات مل کر رہیں اس کے بعد اگر چاہیں تو مدت بڑھا دیں چاہیں تو جدا ہو جائیں سلمہ نے کہا اب میں یہ نہیں جانتا کہ آنحضرتؐ نے یہ متعہ کی

لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اجازت خاص ہم کو یعنی صحابہؓ کو دی تھی یا یہ اجازت عام سب لوگوں کے لیے ہے امام بخاری نے کہا خود حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ حَدَّثَنَا

ایسی روایت کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متعہ کی حلت منسوخ ہو گئی ف باب اگر کوئی عورت اپنے تئیں کسی نیک شخص پر پیش کرے (تاکہ وہ اس سے نکاح کرلے)

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مرحوم بن عبدالعزیز بصری نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سنا وہ کہتے تھے میں انسؓ کے پاس بیٹھا تھا

امام جعفر صادق علیہ و علی آبائہ السلام سے کسی نے متعہ کو پوچھا انہوں نے کہا متعہ کیا ہے زنا ہے جو کوئی متعہ کرے اس کو حد زنا پڑے گی ...

وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ

انکے پاس انکی ایک بیٹی بیٹھی تھی (امینہ یا اور کوئی بیٹی) انس نے بیان کیا ایک عورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی وہ اپنے تئین

عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَاسَوْأَتَاهُ

آنحضرت پر پیش کرنا چاہتی تھی کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کو میری خواہش ہے یہ سنکر انس کی بیٹی بولی (کمبخت) کیا بے شرم عورت تھی ارے تہو

وَاسَوْأَتَاهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا

ارے تہو انس نے کہا وہ عورت تجھ سے بہتر تھی اس نے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے تئیں خود آپ پر پیش کیا

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

ہمسے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہمسے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے سہل بن سعد سے

أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ

انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے تئین پیش کیا اتنے میں ایک شخص بولا یا رسول اللہ (اگر آپکو اسکی خواہش نہ ہو)

زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ

تو مجھسے اسکا نکاح کر دیجیے آپنے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپنے فرمایا اپنے لوگوں پاس جا کر کچھ ڈھونڈ لا اگر کچھ نہ ہو تو لوہے

فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا

وہ گیا پھر لوٹ کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی البتہ یہ

إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا

تہبند میرے پاس ہے آدھا مگر اسمیں اسکو دیتا ہوں سہل کہتے ہیں اس شخص کے پاس چادر بھی (اوڑھنے کو) نہ تھی صرف ازار ہی تھی آنحضرت نے فرمایا

تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ

ازار کیا کام آسکتی ہے تو پہنے تو عورت اسمیں کچھ پہننے سے رہی وہ پہنے تو تو کچھ نہیں پہن سکیگا

فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ

آخر وہ شخص (مایوس ہوکر) بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھے رہا (چلنے کے لیے تیار ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جاتا ہوا دیکھ کر خود بلایا

أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا

یا کسی اور سے بلوایا اور پوچھا بھلا تجھکو قرآن میں سے کیا کیا یاد ہے وہ کہنے لگا فلانی فلانی سورت

لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

کئی سورتیں اس نے گنیں آپ نے فرمایا جا ہم نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیری ملک (نکاح) میں دیدی

بَابُ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

باب اگر آدمی اپنی بیٹی یا بہن کسی نیک آدمی کے سامنے پیش کرے (اس سے نکاح کر لینے کو) ہمسے عبد العزیز

ابن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب قال

ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا

اخبرني سالم بن عبد الله انه سمع عبد الله بن عمر رض يحدث ان عمر بن الخطاب

مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے

حين تايمت حفصة بنت عمر من خنيس بن حذافة السهمي وكان من اصحاب

کہ جب ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں اُن کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوفي بالمدينة فقال عمر بن الخطاب اتيت عثمان بن

کے اصحاب میں سے تھے۔ مدینہ میں گذر گئے (جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے) تو حضرت عمرؓ نے کہا میں عثمان بن عفانؓ

عفان فعرضت عليه حفصة فقال سانظر في امري فلبثت ليالي ثم لقيني

پاس گیا اور اُن سے کہا تم حفصہ سے نکاح کر لو انہوں نے کہا میں سوچ کر کہوں گا کئی راتوں تک میں ٹھیرا رہا پھر عثمان مجھ سے ملے

فقال قد بدا لي ان لا اتزوج يومي هذا قال عمر فلقيت ابا بكر الصديق فقلت

تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھیری کہ ابھی میں نکاح نہ کروں آخر میں ابوبکرؓ پاس گیا اُن سے کہا

ان شئت زوجتك حفصة بنت عمر فصمت ابو بكر فلم يرجع الي شيئا وكنت

اگر تم منظور کرو تو میں حفصہ سے تمہارا نکاح کر دیتا ہوں یہ سن کر ابوبکرؓ خاموش ہو رہے انہوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا (نہ لا نہ نعم) اور مجھکو

اوجد عليه مني على عثمن فلبثت ليالي ثم خطبها رسول الله صلى الله عليه

عثمانؓ سے بھی زیادہ ابوبکرؓ پر غصہ آیا خیر میں چند راتیں اور ٹھیرا رہا اسکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیام بھیجا

وسلم فانكحتها اياه فلقيني ابو بكر فقال لعلك وجدت علي حين عرضت علي

میں نے حفصہؓ کا نکاح آپ سے کر دیا پھر ابوبکرؓ مجھ سے ملے تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں جب تم نے حفصہ سے نکاح کر لینے کے لیے مجھ سے

حفصة فلم ارجع اليك شيئا قال عمر قلت نعم قال ابو بكر فانه لم يمنعني ان

کہا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا تو تمکو ناگوار گذرا ہوگا میں نے کہا بیشک مجھ کو ناگوار تو گذرا تھا ابوبکرؓ نے کہا دیکھو میں نے تم کو اسی جیسے جواب

ارجع اليك فيما عرضت علي الا اني كنت علمت ان رسول الله صلى الله

نہیں دیا تھا کہ مجھ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا (آپ کی خواہش ان سے

عليه وسلم قد ذكرها فلم اكن لافشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو

نکاح کر لینے کی معلوم ہوتی تھی) اور مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ میں آنحضرتؐ کا راز فاش کر دیتا (تسے یہ کہہ دیتا کہ آنحضرتؐ کا خیال حفصہؓ سے نکاح کرنے کا معلوم

تركها رسول الله صلى الله عليه وسلم قبلتها حدثنا قتيبة حدثنا الليث

آنحضرت حفصہ سے نکاح کرنیکا ارادہ چھوڑ دیتے تو بیشک میں حفصہؓ کو اپنے نکاح میں لے آتا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

عن يزيد بن أبي حبيب عن عراك بن مالك أن زينب ابنة أبي سلمة أخبرته أن

انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے خبر دی

أم حبيبة قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إنا قد تحدثنا أنك ناكح درة

ام حبیبہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ دُرّہ بنت ابی سلمہ سے

بنت أبي سلمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلى أم سلمة لو لم أنكح أم

نکاح کرنے والے ہیں آپنے فرمایا واہ ام سلمہ (اسکی ماں) پر اگر مینے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا (اور وہ میری ربیبہ نہ ہوتی)

سلمة ما حلت لي إن أباها أخي من الرضاعة باب قول الله جل وعز ولا جناح

جب بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی کیونکہ درہ کا باپ (ابوسلمہ) میرا دودھ بھائی تھا باب اللہ تعالے کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا تم پر کچھ گناہ نہیں

عليكم فيما عرضتم به من خطبة النساء أو أكننتم في أنفسكم علم الله الآية إلى

عورتوں کو اشارے کنایے میں نکاح کا پیغام بھیجنا یا اپنے دل میں چھپائے رکھنا اخیر آیت

قوله غفور حليم أكننتم أضمرتم وكل شيء صنته وأضمرته فهو مكنون وقال

غفور حلیم تک اکننتم کا معنے چھپائے رکھو اور جس چیز کو تو حفاظت سے چھپا کر رکھے اسکو مکنون کہیں گے امام بخاری نے کہا

لي طلق حدثنا زائدة عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس فيما عرضتم

مجھ سے طلق بن غنام نے ذکر کیا کہ ہم سے زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فیما عرضتم

يقول إني أريد التزويج ولوددت أنه تيسر لي امرأة صالحة وقال القاسم

بہ من خطبۃ النساء کی تفسیر میں کہا (تعریض یہ ہے) مرد عورت سے کہے (جو عدت میں ہو) میرا بھی ارادہ نکاح کرنیکا ہے یا میری آرزو ہے کوئی اچھی عورت مل جائے تو میں نکاح کر لوں

يقول إنك علي كريمة وإني فيك لراغب وإن الله لسائق إليك خيرا أو نحو

یوں کہے تم تو اچھی عورت ہو یا میں تم کو بہت پسند کرتا ہوں ف یا یوں کہے اللہ تمہارے لیے اچھا کرنیوالا ہے یا اور کوئی کلمہ اسی طرح کا ف

هذا وقال عطاء يعرض ولا يبوح يقول إن لي حاجة وأبشري وأنت بحمد الله

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اشارہ کنایہ میں پیغام دے (یہ تعریض ہے) صاف صاف نہ کہے مجھ سے نکاح کر لینا مثلاً یوں کہے مجھ کو بھی عورتوں کی حاجت ہے یا تم خوش

نافقة وتقول هي قد أسمع ما تقول ولا تعد شيئا ولا يواعد وليها بغير علمها

تمہاری بہت چاہتی ہے اور عورت یوں جواب دے اچھا میں سنتی ہوں جو تم کہتے ہو صاف صاف نکاح کا وعدہ نہ کرے ف اسی طرح عورت کا ولی بھی بے علم عورت کے کسی سے نکاح کا

وإن واعدت رجلا في عدتها ثم نكحها بعد لم يفرق بينهما وقال الحسن

اس سے وعدہ نہ کرے اگر عورت نے عدت کے اندر کسی سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور عدت کے بعد اسی سے نکاح پڑھ لیا تو (نکاح صحیح ہو گیا) اس کا توڑنا ضرور نہیں ف اور امام حسن بصری نے کہا

لا تواعدوهن سرا الزنا ويذكر عن ابن عباس الكتاب أجله تنقضي العدة

ف لا تواعدوہن سرا سے یہ مراد ہے کہ (عدت کے اندر) عورت سے چھپ کر بدکاری نہ کرو اور ابن عباسؓ سے منقول ہے حتی یبلغ الکتاب اجلہ سے یہ مراد ہے کہ عدت گذر جائے ف

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

باب عورت کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا (اسی طرح مرد کو) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا

سَلَّمَ رَأَيْتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ امْرَأَتُكَ

میں نے (نکاح سے پہلے) تجھ کو خواب میں دیکھ لیا تھا ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر تجھ کو دیا اور کہنے لگا یہ آپ کی بی بی ہے

فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

میں نے پھر تیرے موہنہ پر سے اٹھایا (یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہی) کیا دیکھتا ہوں کہ تو ہی ہے میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہی تو اللہ اسکو ضرور پورا کریگا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک عورت

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اسلیے آئی ہوں کہ اپنے تئیں آپ کو بخش دوں

فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر تلے (سر سے پیر تک) اسکو خوب دیکھا (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) پھر آپنے

طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ

اپنا سر جھکا لیا جب عورت نے دیکھا کہ آپنے اسکے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپکے اصحاب میں سے ایک شخص

أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ

کھڑا ہو کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کو یہ عورت پسند نہ ہو تو مجھ سے اسکا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا

هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ

تیرے پاس (مہر دینے کو) کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپنے فرمایا تو اپنے عزیزوں پاس جا دیکھ تو سہی

هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا

شاید کچھ مل جائے وہ گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھ کو تو کوئی چیز نہیں ملی

قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

آپنے فرمایا پھر دیکھ کچھ تو لیکر آ ہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو تو

وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ

لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی البتہ میری یہ تہبند حاضر ہی سہل کہتے ہیں اس (بیچارے غریب) کے پاس چادر بھی (اوڑھنی کو) نہ تھی خیر وہ کہنے لگا اسی تہبند کا آدھا

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَہُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہَا مِنْہُ شَیْءٌ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا اس تہ بند سے کیا ہو سکتا ہے اگر تو اس کو پہنے تو عورت اسکو نہیں پہن سکتی

وَإِنْ لَبِسَتْہُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْكَ شَیْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰی طَالَ مَجْلِسُہُ ثُمَّ قَامَ فَرَآہُ

عورت پہنے تو پھر تیرے پاس کچھ نہیں رہتا (ننگا پھرنے سے رہا) یہ سنکر وہ شخص (بیچارہ مایوس ہوکر) بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھا رہا اسکے بعد اٹھ کر چلا

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُوَلِّیًا فَأَمَرَ بِہِ فَدُعِیَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا وہ پیٹھ موڑ کر چلتا ہوا آپنے حکم دیا لوگ اسکو بلا لائے جب وہ حاضر ہوا تو آپنے فرمایا اچھا تو بھ تجھ کو قرآن شریف کی

الْقُرْآنِ قَالَ مَعِی سُورَةُ کَذَا وَسُورَةُ کَذَا عَدَّدَہَا قَالَ تَقْرَؤُہُنَّ

کون کون سی سورتیں یاد ہیں وہ کہنے لگا فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں کئی سورتیں اس نے شمار کیں آپنے فرمایا تو ان کو یاد سے

عَنْ ظَہْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْہَبْ فَقَدْ مَلَّکْتُکَہَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

پڑھ سکتا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپنے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دیدی ف

بَابُ مَنْ قَالَ لَا نِکَاحَ إِلَّا بِوَلِیٍّ لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَا تَعْضُلُوہُنَّ فَدَخَلَ

باب بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا فا کیونکہ اللہ تعالے نے (سورہ بقرہ میں) ارشاد فرمایا ہے جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت

فِیہِ الثَّیِّبُ وَکَذٰلِكَ الْبِکْرُ وَقَالَ وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِینَ حَتّٰی یُؤْمِنُوا وَقَالَ

اسمیں ثیبہ اور باکرہ سب قسم کی عورتیں آگئیں ف۲ اور اللہ نے (اسی سورت میں) فرمایا عورتوں کے اولیا تم عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کردو اور سورہ نور میں فرمایا

وَأَنْکِحُوا الْأَیَامٰی مِنْکُمْ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٰنَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَہْبٍ عَنْ یُونُسَ

جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں ان کا نکاح کر دو ف۵ ہمسے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے انھوں نے یونس سے

ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِی

دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہمسے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہمسے عنبسہ بن خالد نے کہا ہمسے یونس نے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْہُ أَنَّ النِّکَاحَ فِی الْجَاہِلِیَّةِ کَانَ عَلٰی أَرْبَعَةِ

زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ ام المومنین نے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ چار طرح پر نکاح کیا کرتے تھے ایک تو اس طرح

أَنْحَاءٍ فَنِکَاحٌ مِنْہَا نِکَاحُ النَّاسِ الْیَوْمَ یَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَی الرَّجُلِ وَلِیَّتَہُ أَوِ ابْنَتَہُ

جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہیں ایک مرد دوسرے مرد کو نکاح کا پیغام بھیجتا وہ اپنی رشتہ دار عورت (مثلاً بہن بھتیجی بھانجی وغیرہ) یا بیٹی

فَیُصْدِقُہَا ثُمَّ یَنْکِحُہَا وَنِکَاحٌ آخَرُ کَانَ الرَّجُلُ یَقُولُ لِامْرَأَتِہِ إِذَا طَہُرَتْ

کا مہر ٹھیرا کر نکاح کر دیتا دوسرے یہ کہ شوہر اپنی بی بی سے جب وہ حیض سے پاک ہوتی

مِنْ طَمْثِہَا أَرْسِلِی إِلٰی فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِی مِنْہُ وَیَعْتَزِلُہَا زَوْجُہَا وَلَا یَمَسُّہَا

یوں کہتا تو فلانے مرد کو بلا بھیج اس سے لپٹ جا (جماع کرلے) جب وہ عورت ایسا کرتی تو اسکا خاوند اس سے اس وقت تک الگ رہتا

ابدًا حتی یتبین حملها من ذلک الرجل الذی تستبضع منه فاذا تبین حملها

جب تک کہ اسکا حمل اُس غیر مرد سے نمایاں نہ ہو جاتا — جب حمل نمایاں ہو جاتا

اصابها زوجها اذا احب وانما یفعل ذلک رغبة فی نجابة الولد فکان هذا

تو اُنکا خاوند بھی اگر چاہتا اُس سے صحبت کرتا یہ امر خاوند اسلیے کرتا کہ بچہ شریف اور عمدہ پیدا ہو (ذہنی باپ کی نامور کا باعث ہو) ایسے

النکاح نکاح الاستبضاع ونکاح آخر یجتمع الرهط ما دون العشرة فیدخلون

نکاح کو استبضاع کا نکاح کہا کرتے ف تیسرا نکاح یہ تھا کئی آدمی مل کر دس سے کم ایک عورت کو رکھتے

علی المرأة کلهم یصیبها فاذا حملت ووضعت ومر علیها لیالی بعد ان تضع

سب کے سب اُس سے صحبت کیا کرتے جب اُسکو پیٹ رہ جاتا اور وہ جنتی تو کئی راتیں گذرنے پر

حملها ارسلت الیهم فلم یستطع رجل منهم ان یمتنع حتی یجتمعوا عندها تقول

اُن سب مردوں کو بلا بھیجتی — اُن سب کو آنا پڑتا (کیا مجال کوئی نہ آئے) — یہ عورت اُن سے کہتی

لهم قد عرفتم الذی کان من امرکم وقد ولدت فهو ابنک یا فلان تسمی من

تم جانتے ہو جو تم نے کیا تھا اب میرے بچہ پیدا ہوا ہے وہ تم لوگوں میں — فلان شخص کا بچہ ہے جس شخص کا وہ چاہتی

احبت باسمه فیلحق به ولدها لا یستطیع ان یمتنع به الرجل ونکاح الرابع

اُن میں سے نام لے دیتی وہ بچہ اُسی کا ہو جاتا اُسکو انکار کی مجال نہ ہوتی (کیونکہ قومی رسم یونہی ٹھیری ہوئی تھی) — چوتھا نکاح یہ تھا

یجتمع الناس الکثیر فیدخلون علی المرأة لا تمتنع ممن جاءها وهن البغایا

ایک عورت پاس بہت سے آدمی آتے جاتے رہتے وہ ہر ایک سے صحبت کراتی کسی سے انکار نہ کرتی یہ رنڈی (کسبی) انکے دروازے پر

کن ینصبن علی ابوابهن رایات تکون علما فمن ارادهن دخل علیهن

(پہچان کیلیے) ایک جھنڈا لگا دیتے — جس مرد کا دل چاہتا اُس سے صحبت کرتا — اگر اس

فاذا حملت احداهن ووضعت حملها جمعوا لها ودعوا لهم القافة ثم الحقوا

پیٹ رہ جاتا اور وہ جنتی تو جتنے مرد اُس کے پاس گئے تھے سب قیافہ شناس کو بلا بھیجتے — قیافہ شناس (اپنے علم کے رو سے) جس مرد کو

ولدها بالذی یرون فالتاط به ودعی ابنه لا یمتنع من ذلک فلما بعث محمد

اُس بچہ کا باپ بتاتا وہ بچہ اُسی کا بیٹا ہو جاتا اُسکا باپ وہی کہلاتا اُسکو انکار کی مجال نہ ہوتی — جب اللہ تعالے نے حضرت محمد صلے اللہ

صلی الله علیه وسلم بالحق هدم نکاح الجاهلیة کله الا نکاح الناس الیوم

علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو آپنے جاہلیت کے سب نکاح موقوف کر دیے ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے ف

حدثنا یحیی حدثنا وکیع عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة وما

ہم سے یحیی بن موسی بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنھوں نے کہا

يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ

یہ آیت جو (سورۂ نسار میں ہے) وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النسار اللاتی لا تؤتونہن ما کتب لہن و

تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَ هٰذَا فِي الْيَتِيْمَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ

ترغبون ان تنکحوہن اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو اور اس مرد کو یہ گمان ہو کہ لڑکی (اپنا حصہ لیکر بیٹھ کر)

تَكُوْنَ شَرِيْكَتَهٗ فِيْ مَالِهٖ وَهُوَ اَوْلٰى بِهَا فَيَرْغَبُ اَنْ يَّنْكِحَهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا

اس کے مال دولت میں ساجھی والی بنے گی وہی مرد اسکا نزدیک کا رشتہ دار ہو وہ خود ہی اس سے نکاح نہ کرے

وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهٗ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّشْرَكَهٗ اَحَدٌ فِيْ مَالِهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے اس خیال سے کہ اسکا خاوند مال و دولت میں اسکا ساجھی بنے گا (اپنی جورو کے حصے کا دعویدار ہوگا)، ہم سے عبداللہ بن

مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ

محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی کہا ہم سے زہری نے بیان کیا کہا مجھ کو سالم نے خبر دی ان کو ان کے (والد) عبداللہ بن

عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ حِيْنَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ

عمرؓ نے کہ ان کے والد حضرت عمرؓ کہتے تھے جب ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں اور ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی

وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گذر گئے

عُمَرُ لَقِيْتُ عُثْمٰنَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ

تو میں عثمان بن عفانؓ سے ملا اور حفصہ کو ان پر پیش کیا میں نے کہا اگر تم چاہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں قال

فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ بَدَا لِيْ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ

کہنے لگے میں سوچ کر جواب دونگا اس پر میں کئی راتوں تک ٹھیرا رہا پھر جو مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھیری کہ میں ان دنوں نکاح نہ کروں

هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

اسکے بعد میں ابوبکر صدیقؓ سے ملا ان سے کہا اگر تم چاہتے ہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں (اخیر حدیث تک جو اوپر گذر چکی ہے) ہم سے احمد

ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرٰهِيْمُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ

ابن ابی عمروؒ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (حفص بن عبداللہ) نے کہا مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے یونس سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے کہا

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ قَالَ زَوَّجْتُ

اس آیت فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن کی تفسیر میں مجھ سے معقل بن یسار نے کہا میں نے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت میرے باب میں اتری ہے ہوا یہ کہ میری ایک بہن تھی جمیل

اُخْتًا لِّيْ مِنْ رَّجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهٗ زَوَّجْتُكَ

یا لیلی یا فاطمہ میں نے اسکی شادی ایک شخص سے کر دی تھی اس نے اسکو طلاق دیدیا جب اسکی عدت گذر گئی تو اب پھر آیا اسکو نکاح کا پیغام دینے لگا میں نے اس سے کہا میں نے تیرا عقد (تیری بیوی) سے کیا تھا

۵۵

وفرشتك وأكرمتك فطلقتها ثم جئت تخطبها لا والله لا تعود إليك أبدا وكان رجلا

اور تیرا بچھونا بنایا تجھ کو عزت دی اسکا بدلہ تو نے یہ کیا کہ اسکو طلاق دیدیا اب پھر کا اسکو پیغام دینے آیا خدا کی قسم اب وہ تیرے پاس کبھی لوٹ کر آنیوالی نہیں اور ابو البداح کچھ برا

لا بأس به وكانت المرأة تريد أن ترجع إليه فأنزل الله هذه الآية فلا تعضلوهن

آدمی نہ تھا اور بیوی بہت چاہتی تھی کہ پھر اسکی بی بی بن جائے (مگر معقل منظور نہیں کیا) اسوقت اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری فلا تعضلوہن

فقلت الآن أفعل يا رسول الله قال فزوجها إياه باب إذا كان الولي

تب میں کہا اب جو خدا کا حکم آیا یا رسول اللہ تو میں ضرور بجا لاؤنگا پھر معقل نے اپنی بہن کا دوبارہ نکاح کر دیا ف باب اگر عورت کا ولی خود اُس سے نکاح کرنا چاہے

هو الخاطب وخطب المغيرة بن شعبة امرأة هو أولى الناس بها فأمر رجلا

تو کیا آپ نکاح کرے یا دوسرے ولی سے نکاح کرائے) ف اور مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت ف کو نکاح کا پیغام دیا اور سب سے قریب کے رشتہ دار اس عورت کے وہی تھے تو انہوں نے ایک شخص

فزوجه وقال عبد الرحمن بن عوف لأم حكيم بنت قارظ أتجعلين أمرك إلي

سے اسکا نکاح پڑھوا دیا ف اور عبدالرحمن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا تو نے اپنے نکاح کا مجھ کو مختار کیا ہے میں جس سے چاہوں تیرا نکاح کر دوں

قالت نعم فقال قد زوجتك وقال عطاء ليشهد أني قد نكحتك أو ليأمر

انہوں نے کہا ہاں عبدالرحمن نے کہا تو میں نے خود تجھ سے نکاح کیا ف اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ف مرد گواہوں کے سامنے اس عورت سے کہدے میں نے تجھ سے نکاح کیا یا عورت کے کنبے والوں

رجلا من عشيرتها وقال سهل قالت امرأة للنبي صلى الله عليه وسلم أهب

میں سے (جو اسکے رشتہ دار ہوں) کسی کو مقرر کر دے (وہ اسکا نکاح پڑھا دے) ف اور سہل بن سعد ساعدی نے روایت کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنی

لك نفسي فقال رجل يا رسول الله إن لم تكن لك بها حاجة فزوجنيها

جان آپ کو بخشتی ہوں اسمیں ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو تو مجھ سے اسکا نکاح کر دیجیے ف

حدثنا ابن سلام أخبرنا أبو معاوية حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام (بن عروہ) نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا

في قوله ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن إلى آخر الآية قالت

یہ آیت ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن اس یتیم لڑکی کے باب میں

هي اليتيمة تكون في حجر الرجل قد شركته في ماله فيرغب عنها أن يتزوجها

اتری ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو اور اسکے مال دولت میں اس کی حصہ دار ہو وہ خود (کسی وجہ سے) اُس سے نکاح نہ کرنا چاہے

ويكره أن يزوجها غيره فيدخل عليه في ماله فيحبسها فنهاهم الله عن ذلك

اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے اس ڈر سے کہ وہ اسکے مال کا دعویدار بنے گا اور اسطرح اسکو گھر میں بند رکھے (شادی نہ کرنے دے) تو اللہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ف

حدثنا أحمد بن المقدام حدثنا فضيل بن سليمان حدثنا أبو حازم حدثنا

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے

شامل ہے اسکو کہ وہ مرد خود اپنا آپ نکاح اُس سے کرلے یا کسی دوسرے سے کہے وہ نکاح پڑھا دے ۱۲ منہ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ

سہل بن سعد ساعدی نے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک عورت آئی جو اپنے

نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيهَا النَّظَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيهَا

تئیں آنحضرت کی خدمت میں گذرانتی تھی آپنے اوپر تلے اس کو سب دیکھا لیکن وہ عورت پسند نہ آئی تب آپکے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ

اسکا نکاح کر دیجیے آپنے فرمایا تیرے پاس (مہر میں دینے کو) کچھ ہے وہ بولا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپنے پوچھا کیا لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں

حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هٰذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَ

دے سکتا اس نے کہا نہیں یہ بھی نہیں ہو سکتی البتہ میری یہ چادر (جسکو میں باندھے ہوں) موجود ہے (فرمائیے) تو آدھی اسکو (مہر میں) دے دیتا ہوں

آخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ

آدھی میں رکھتا ہوں آپنے فرمایا نہیں (چادر میں سے پھاڑ کر کیا دیگا) تجھکو قرآن یاد ہے وہ بولا جی ہاں یاد ہے آپنے فرمایا جا میں نے اس عورت کو

زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بَابُ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ لِقَوْلِهِ

اس قرآن کے بدل تیرے نکاح میں دے دیا ف باب آدمی اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دے سکتا ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

تَعَالَى وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

(سورہ طلاق میں) فرمایا واللائی لم یحضن یعنے جن عورتوں کو ابھی حیض نہ آیا ہو ان کی بھی عدت تین مہینے ہیں ف ہم سے محمد

ابْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ

علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اسوقت ان کی عمر نو برس کی تھی اور وہ نو برس آپکے

عِنْدَهُ تِسْعًا بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ

پاس رہیں ف باب باپ اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام یا بادشاہ سے کر دے تو یہ درست ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام دیا میں نے حفصہ کا نکاح آپ سے کر دیا (یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے) ہمسے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے

وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہیب نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ

جب ان سے نکاح کیا اسوقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اسوقت انکی عمر نو برس کی تھی ہشام نے کہا

وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ بَابُ السُّلْطَانُ وَلِيٌّ لِقَوْلِ النَّبِيِّ

مجھ کو یہ خبر دی گئی کہ حضرت عائشہ آنحضرت کے پاس صرف نو برس تک رہیں باب بادشاہ بھی ولی ہے کیونکہ آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے ہم سے عبد اللہ

بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى

بن یوسف تنیسی نے بیان کیا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک عورت

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہنے لگی میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اور بڑی دیر تک ٹھہری رہی (آپ نے کچھ جواب نہ دیا)

فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ

اتنے میں ایک مرد کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں دینے کو

تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ

کچھ ہے اس نے کہا میرے پاس تو اس تہبند کے سوا (جو میں باندھے ہوں) اور کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا واہ تہبند اسکو دیگا تو تو ننگا بیٹھا رہیگا اور کوئی چیز ڈھونڈ

شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ

لا اس نے کہا مجھے تو کوئی چیز نہیں ملتی آپ نے فرمایا ارے کچھ نہیں ملتا تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی لیکر آ یہ بھی اسکو نہ ملی آخر آپ نے پوچھا تجھ کو قرآن

الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا

کچھ یاد ہے وہ بولا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں ان کا نام لیا آپ نے فرمایا جا ہم نے اس عورت کا نکاح

بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بَابٌ لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا

تجھ سے اس قرآن کے بدل کر دیا جو تجھ کو یاد ہے باب باپ یا دوسرا کوئی ولی کنواری کا نکاح بے اسکی رضامندی کے کر سکتا ہے نہ ثیبہ کا

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے ان سے ابو ہریرہ نے

حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ

بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت کا اسوقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے صاف صاف بات نہ پوچھی جائے اجازت نہ لی جائے اور

الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ حَدَّثَنَا

کنواری کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اذن نہ لی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اذن کیونکر دیگی آپ نے فرمایا اسکا اذن یہی ہے کہ وہ سن کر چپ ہو جائے ہم سے

عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو

عمرو بن ربیع بن طارق نے بیان کیا کہا ہمکو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابو عمرو (ذکوان) سے

عائشۃ عن عائشۃ انہا قالت یارسول اللہ ان البکر تستحیی قال رضاہا صمتہا

جو حضرت عائشہؓ کے غلام تھے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یارسول اللہ کنواری لڑکی تو شرم کرتی ہے آپ نے فرمایا اسکی رضامندی یہی ہے کہ خاموش ہوجائے

باب اذا زوج ابنتہ وھی کارھۃ فنکاحہ مردود حدثنا اسمعیل قال

باب اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا (کنواری ہو یا ثیبہ) جبراً نکاح کردیا اور وہ اس نکاح سے ناراض تھی تو نکاح باطل ہوگا ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا

حدثنی مالک عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عبدالرحمن ومجمع ابنی یزید

مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمن اور مجمع سے جو دونوں یزید بن جاریہ

ابن جاریۃ عن خنساء بنت خذام الانصاریۃ ان اباہا زوجہا وھی ثیب فکرھت

کے بیٹے تھے انہوں نے خنساء بنت خذام سے اُن کے باپ نے اُن کا نکاح کردیا وہ ثیبہ تھیں (خاوند کرچکی تھیں) اُس دوسرے نکاح سے ناراض تھیں

ذلک فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحہ حدثنا اسحق اخبرنا

آخر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ نے اُن کا نکاح (جو باپ نے کردیا تھا) فسخ کرڈالا ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمکو

یزید اخبرنا یحیی ان القسم بن محمد حدثہ ان عبدالرحمن بن یزید ومجمع بن

یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہمکو یحییٰ بن سعید انصاری نے اُن کو قاسم بن محمد نے بیان کیا اُن سے عبدالرحمن بن یزید اور اُن کے بھائی مجمع بن یزید

یزید حدثاہ ان رجلا یدعی خذاما انکح ابنۃ لہ نحوہ

نے کہ ایک شخص تھا اسکو خذام کہکر پکارتے تھے اُس نے اپنی بیٹی کا نکاح کردیا پھر وہی حدیث بیان کی (جو اوپر گذری)

باب تزویج الیتیمۃ

باب یتیم لڑکی کا نکاح کردینا کیونکہ

لقولہ وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتمی فانکحوا واذا قال للولی زوجنی فلانۃ

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کرسکوگے تو دوسری عورتوں سے جو تمکو بھلی لگیں نکاح کرلو اگر کسی شخص نے یتیم لڑکی کے ولی سے

فمکث ساعۃ او قال ما معک فقال معی کذا وکذا او لبثا ثم قال زوجتکہا فہو

ولی ایک گھڑی تک خاموش رہا یا ولی نے یہ پوچھا تیرے پاس کیا کیا جائداد ہے وہ کہنے لگا فلاں فلاں جائداد یا دونوں خاموش رہے اسکے بعد ولی نے کہا میں نے اُسکا نکاح تجھ سے کردیا تو

جائز فیہ سھل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب

نکاح جائز ہوجائیگا اور اس باب میں سہل کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اوپر کئی بار گذر چکی) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

عن الزھری وقال اللیث حدثنی عقیل عن ابن شھاب اخبرنی عروۃ بن

انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے زہری سے (یہ روایت موصولاً اوپر گذر چکی ہے) کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے

الزبیر انہ سال عائشۃ رض قال لہا یا امتاہ وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی

خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اماں جان اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی

الی ما ملکت ایمانکم قالت عائشۃ یا ابن اختی ھذہ الیتیمۃ تکون فی حجر

اخیر الی ما ملکت ایمانکم تک انہوں نے کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش

وَلِيُّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ

یتیم ہو وہ اسکی خوبصورتی اور مالداری پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن مہر کم مقرر کرنا چاہے یعنے مہر مثل سے کم تو ایسے نکاح سے ممانعت کی گئی

إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

البتہ اگر پورا مہر مقرر کریں تو نکاح کی اجازت ہے خیر جب ایسا نکاح (یعنے مہر میں کمی کرکے) منع ہوا تو یہ حکم دیا گیا کہ یتیم لڑکی کو چھوڑکر دوسری جن عورتوں سے چاہے

قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ

حضرت عائشہؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد بھی پھر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مسئلہ پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى وَتَرْغَبُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ

اتاری یستفتونک فی النساء اخیر آیت ترغبون تک اس کا مطلب یہ ہے

أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ

کہ جب یتیم لڑکی خوبصورت دولتمند ہوتی ہے تب تو مہر میں کمی کرکے اس سے نکاح کرنا رشتہ لگانا پسند کرتے ہیں

وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ

اور جب دولتمند یا خوبصورت نہیں ہوتی اس وقت اسکو چھوڑکر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں

النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا

(یہ کیا بات) ان کو چاہیے کہ جیسے مال دولت اور حسن و جمال نہ ہونے کی صورت میں اسکو چھوڑ دیتے ہیں ایسے ہی اسوقت بھی چھوڑ دیں جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو

فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ بَابٌ إِذَا

البتہ اگر انصاف سے چلیں اور اس کا پورا مہر مقرر کریں تو خیر نکاح کر لیں باب اگر کسی مرد نے

قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ

لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے کر دے اس نے کہا میں نے اتنے مہر پر تیرا نکاح اس سے کر دیا تو نکاح ہو گیا

النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

گو پھر مرد سے یہ نہ پوچھے کہ تو راضی ہوا یا تو نے قبول کیا یا نہیں ف (اس باب میں سہل کی روایت ہے آنحضرت سے) ۲ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حماد بن زید نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضہ سے ایک عورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا

اس نے اپنے تئین آنحضرت پر پیش کیا آپ نے فرمایا آجکل تو مجھ کو عورتوں کی ضرورت نہیں ہے ف ایک شخص بولا

رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ

یا رسول اللہ میرا نکاح اس سے کر دیجیے آپ نے پوچھا تیرے پاس (مہر میں دینے کو) کیا ہے وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا کچھ تو دے ایک لوہے کی انگوٹھی

حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ

سہی کہنے لگا میرے پاس تو یہ بھی نہیں ہے آپنے پوچھا اچھا قرآن میں سے تجھ کو کچھ یاد ہے اُسنے کہا جی ہاں فلانی فلانی سورتیں یاد ہیں فرمایا

فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بَابٌ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ

جا ہم نے یہ عورت اُس قرآن کے عوض جو تجھکو یاد ہے تیری ملک (نکاح) میں دیدی باب کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو پیام بھیجا ہو تو دوسر شخص اسکو پیام نہ بھیجے جبتک وہ

أَوْ يَدَعَ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ

یا پیام چھوڑ دے (منگنی توڑ دے) ہمسے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمسے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ ابن عمرؓ سے

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ

روایت کرتے تھے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول تول

عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ

پر مول تول کرے یا اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر پیغام بھیجے البتہ اگر وہ اُس پیغام کو چھوڑ دے یا دوسرے

يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ

پیغام کرنیوالے کو اجازت دے تو جائز ہے ہمسے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے اُنہوں نے جعفر بن ربیعہ سے اُنہوں نے

الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ

اعرج سے اُنہوں نے کہا ابو ہریرہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے تھے آپنے فرمایا دیکھو (مسلمان بھائی کے ساتھ) بدگمانی

وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا

سے بچے رہو بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ نہ لگاؤ نہ کوئی آہستہ بات کرے تو اُس کے سننے کے لیے کان لگاؤ اور ایکدوسرے سے بیر

وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ بَابُ

رکھو بلکہ بھائی بھائی بنے رہو (اسکی بھلائی چاہو) اور کوئی مسلمان دوسرے بھائی مسلمان کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جبتک اُسکا فیصلہ ہو جائے یا تو نکاح کرلے یا پیغام

تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ

پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اُنہوں نے زہری سے کہا

أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب (ہمشیرہ یعنی)

حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ

حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ کہتے تھے میں ابو بکرؓ سے ملا اُن سے کہا اگر تم منظور کرو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں لیکن ابو بکرؓ نے

بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ

مجھ کو جواب دیا میں کئی راتوں تک منتظر رہا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا اُس کے بعد ابو بکرؓ مجھ سے ملے

فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ

کہنے لگے میں نے جو تمہاری بات کا جواب نہ دیا اُس کی وجہ اور کچھ نہیں یہی تھی کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

صلے اللہ علیہ وسلم حفصہ کا ذکر کرتے تھے (آپ کا ارادہ حفصہ کو پیغام بھیجنے کا معلوم ہوتا تھا) اور یہ تو میں نہیں کرسکتا تھا آنحضرت کا راز تم پر کھول

سَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

دیتا ف البتہ اگر آنحضرت حفصہ کو چھوڑ دیتے تو بیشک میں حفصہ کو قبول کرلیتا شعیب کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن عبد اللہ

بَابُ الْخُطْبَةِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ

باب (عقد سے پہلے) نکاح کا خطبہ پڑھنا ف ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری (یا سفیان بن عیینہ) نے انہوں نے زید بن اسلم سے کہا میں نے

ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے پورب کی طرف سے دو مرد ف آئے (وہ مسلمان ہوگئے) انہوں نے (ایک فصیح بلیغ) خطبہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی

مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے ف باب نکاح میں اور ولیمہ کی دعوت میں باجا بجانا ف ہم سے مسدد نے بیان کیا

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ

انہوں نے بشر بن مفضل سے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے کہا ربیع جو معوذ بن عفراء کی بیٹی تھی

ابْنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي

وہ کہتی تھی جب میرا جلوہ ہوا (خاوند کے سامنے کی گئی اُس نے مجھ سے صحبت کی) اسکے دوسرے روز صبح کو آنحضرت تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے

كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ

جیسے تو (خالد) اس وقت بیٹھا ہے ف اور ہماری چند چھوکریاں اسوقت دف بجا رہی تھیں ہمارے بزرگوں کا ذکر کر رہی تھیں جو بدر کی لڑائی میں

آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هٰذِهِ

مارے گئے تھے ف اتنے میں ایک چھوکری یہ مصرعہ گانے لگی (ایک پیغمبر ہم میں ہیں جو جانتے ہیں کل کی بات (یعنے کل کی ہونے والی بات) آپ نے فرمایا یہ بات

وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَآتُوا النِّسَاءَ

مت کہہ جو تو پہلے گا رہی تھی وہ گا ف باب اللہ تعالےٰ کا یہ فرمانا تم عورتوں کا مہر

صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةِ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى

خوشی خوشی دے ڈالو اور مہر بہت باندھنے کا بیان اور کم سے کم کتنا مہر ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا

وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ

اگر تم نے عورت کو ڈھیر کا ڈھیر مال دیدیا ہو جب بھی اُس سے واپس نہ لو اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا یا تم

ف نکاح شادی میں دف کا بجانا جائز ہے اور شافعیہ نے ... کا بجانا بھی جائز کہا ہے [illegible]

تَفْرِضُوا لَهُنَّ وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ

اُن کے لیے جو مہر مقرر کر چکے ہو اور سہل بن سعد ساعدی نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے فرمایا ف کچھ تو ڈھونڈ کر لا لوہے کی ایک انگوٹھی ہی

حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے اُنہوں نے

اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

انس سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک عورت سے نکاح کیا اسکا مہر کھجور کی گٹھلی برابر مقرر کیا ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ وَّ

دیکھا تو عبد الرحمن پر شادی کی سی خوشی معلوم ہوئی آپ نے حال پوچھا عبد الرحمن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر پر نکاح کیا ہے اور شعبہ نے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ

(اسی سند سے) قتادہ سے روایت کی اُنہوں نے انس سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونے پر نکاح کیا ف

بَابُ التَّزْوِيْجِ عَلَى الْقُرْاٰنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

باب قرآن کی تعلیم مہر ہو سکتی ہے اسی طرح اگر مہر کا ذکر ہی نہ کرے جب بھی نکاح صحیح ہو جائیگا (اور مہر مثل لازم ہوگا) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے ابو حازم سے سُنا کہا میں نے سہل بن سعد ساعدی سے وہ کہتے تھے

اِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ

میں اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک عورت کھڑی ہوئی (خولہ یا ام شریک) اور کہنے لگی یارسول اللہ

اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ

میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اب آپ جیسا مناسب سمجھیں کریں آنحضرت نے اسکو کچھ جواب نہیں دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتِ

یارسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی آپ جو چاہے وہ کیجیے آپ نے پھر کچھ جواب دیا پھر (تیسری بار) کھڑی

الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ اِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَاْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا

ہوئی اور کہنے لگی یارسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں اتنے میں (انصار میں سے) ایک مرد (اسکا نام معلوم نہیں ہوا)

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْنِيْهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ

یارسول اللہ اس سے میرا نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا جا کچھ تو ڈھونڈ کر لا لوہے کی

خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَّلَا خَاتَمًا

ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا اور تلاش کی پھر آیا تو کہنے لگا مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ

مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا

بالکل بھی آپ نے فرمایا اچھا تجھ کو کچھ قرآن یاد ہے اُس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں

قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ بَابُ الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ وَخَاتَمٍ

آپ نے فرمایا جا میں نے ان سورتوں کے بدل تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا باب کوئی جنس یا لوہے کی انگوٹھی مہر ہو سکتی

مِنْ حَدِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

ہے (گو نقد روپیہ پیسہ اشرفی نہ ہو) ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے

ابْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ

ابن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا (مہر دے کر) نکاح کر لے ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَقَالَ

باب نکاح میں جو شرطیں کی جائیں (ان کا پورا کرنا ضرور ہے) اور حضرت عمرؓ نے کہا حق کا پورا کرنا اسی وقت ہوگا جب شرط پوری کی جائے

الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ

اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے ایک داماد (ابو العاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی کہ دامادی کا حق

فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ

انہوں نے اچھا ادا کیا جو بات کہی وہ سچ اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا ہم سے ابو الولید ہشام

ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ

ابن عبد الملک طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سب شرطوں میں جنکو تم پورا کرو ان شرطوں کا پورا کرنا بہت ضروری ہے جن کی وجہ سے تم نے

مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ وَقَالَ ابْنُ

عورتوں کی شرمگاہ اپنے اوپر حلال کی (جن شرطوں پر نکاح باندھا) باب اُن شرطوں کا بیان جنکا نکاح میں شرط کرنا درست نہیں اور عبد اللہ بن مسعودؓ

مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

نے کہا کوئی عورت یہ شرط نہ لگاوے کہ مرد اسکی بہن (یعنی اگلی بی بی) کو طلاق دیدے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے

زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی عورت کو اپنے خاوند سے یہ درخواست کرنا درست نہیں کہ وہ اسکی بہن (سوکن) کو طلاق دیدے

لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ وَرَوَاهُ عَبْدُ

اسلیے کہ اس کے حصّے کا پیالہ بھی خود انڈیل لے ف یہ ہو نہیں سکتا جتنا اسکی قسمت میں ہے اتنا ہی ملیگا باب نوشاہ کو زردی لگانا درست ہے ف

الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

اسکو عبدالرحمن بن عوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام

مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى

مالک نے خبر دی اُنھوں نے حمید طویل سے اُنھوں نے انس بن مالک سے کہ عبدالرحمن بن عوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاس آئے ان پر زردی کا نشان تھا آپ نے اُس کی وجہ پوچھی

فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ

اُنھوں نے کہا میں نے ایک انصاری عورت (بنت جیسر) سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا اُنھوں نے کہا گٹھلی برابر سونا آپ نے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بَابٌ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

فرمایا اچھا ولیمہ کی دعوت تو کر (زیادہ نہیں تو) ایک بکری ہی کا سہی ف باب ف ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے

يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ

یحییٰ بن سعید قطان نے اُنھوں نے حمید سے اُنھوں نے انس سے اُنھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینبؓ کا ولیمہ کیا تو مسلمانوں کو خوب فائدہ

خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ

پہونچایا ف ۵ پھر جیسے آپ کی عادت تھی نکاح کرنے کے بعد باہر نکلے دوسری بی بیوں کے حجروں پر آئے انکو دعا دینے لگے وہ آپ کو دعا دینے لگیں

ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا بَابٌ

پھر لوٹ کر (حضرت زینبؓ کے حجرے پر) آگئے دیکھا تو وہاں دو آدمی ف ۶ بیٹھے ہیں یہ حال دیکھ کر آپ پھر لوٹ گئے انسؓ کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں میں نے یا اور کسی نے آپکو خبر دی کہ اب

كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ

نوشاہ کو لوگ کیونکر دعا دیں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنھوں نے

ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

ثابت سے اُنھوں نے انسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف پر زردی کا

أَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ

نشان دیکھا تو پوچھا یہ زردی کیسی اُنھوں نے کہا میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے ایک گٹھلی برابر سونے پر آپنے فرمایا

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْعَرُوسَ

بارک اللہ لک (اللہ تجھکو برکت دے) ولیمہ کر ایک ہی بکری کا سہی ف باب جو عورتیں دلہن کو دولہا کے گھر لیجائیں ان کو کیونکر دعا دی جائے

وَالْعَرُوسِ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض

اور دلہن کو کیونکر ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ (اُم رومان بنت عامر) مجھکو آنحضرتؐ کے گھر میں لیکر آئیں وہاں انصار کی بی

الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ

عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں وہ انہوں نے مجھکو اور میری ماں کو یوں دعا دی مبارک مبارک اللہ کرے تم اچھی ... تمہارا نصیبہ ... ہو۔ باب جہاد میں جانے سے پہلے

قَبْلَ الْغَزْوِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ

نئی دلہن سے صحبت کر لینا بہتر ہے (تاکہ دل اسمیں لگا نہ رہے) ہمسے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہمسے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ

انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا ایک پیغمبر (حضرت یوشع یا حضرت داؤدؑ) نے جہاد کیا تو اپنے لوگوں سے کہا

لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَّهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا بَابُ

دیکھو میرے ساتھ جہاد میں وہ شخص نہ جائے جس نے نئی دلہن کی ہو اُس سے صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔ باب

مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَّهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

نو برس کی لڑکی سے صحبت کرنا (جب وہ جوان ہو گئی ہو) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے اُسوقت نکاح کیا جب انکی عمر

سِتٍّ وَّبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَّمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ

چھ برس کی تھی اور نو برس کی عمر میں اُن سے صحبت کی نو برس تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں۔ باب سفر میں نئی دلہن سے صحبت کرنا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ

ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ

صلے اللہ علیہ وسلم (خیبر سے لوٹتے وقت) خیبر اور مدینہ کے بیچ میں ٹھہر گئے تین دن تک ٹھہرے رہے صفیہ بنت حیی سے آپ صحبت کرتے رہے

حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ

میں نے ولیمہ کی دعوت میں مسلمانوں کو بلایا اُس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا آپنے حکم دیا چمڑے کے دسترخوان بچھائے

فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى

گئے اُس پر کھجور گھی پنیر ڈالدیا گیا یہی ولیمہ کا کھانا تھا اب مسلمان کہنے لگے

أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَ

صفیہ مسلمانوں کی ماؤں میں سے ہیں یا آپ کی ایک لونڈی (خواص) ہیں پھر آپ ہی کہنے لگے دیکھیں اگر آپ صفیہ کو پردے میں رکھیں تو ہم سمجھ لینگے وہ مسلمانوں کی

إِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا

اگر پردے میں نہ رکھیں تو سمجھیں گے لونڈی (باندی) ہیں جب آپ وہاں سے کوچ کیا تو اپنے پیچھے اونٹ پر صفیہ کے لیے گدہ بنایا اور لوگوں کے درمیان پردہ

وَبَيْنَ النَّاسِ بَابُ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي

ڈال دیا (پردہ چھوڑ دیا) ف باب دولہا کا دلہن کے پاس دن کو جانا سواری یا روشنی کی کوئی ضرورت نہیں ہم سے فروہ بن ابی المغراء

الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تَزَوَّجَنِي

نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ

نے مجھ سے نکاح کیا تو ام رومان میری ماں میرے پاس آئیں اور مجھ کو (دن کو) آنحضرت کے گھر میں لے گئیں میں اس وقت ڈر گئی جب ایکا ایکی آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى بَابُ الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

چاشت کے وقت میرے پاس آگئے مجھ سے صحبت کی ف باب عورتوں کے لیے سوزنیاں وغیرہ بچھانا جائز ہے (یا باریک پردہ لٹکانا) ہم سے قتیبہ

ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض

ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سوزنیاں بنائیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ

وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَابُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْمَرْأَةَ

ہمکو سوزنیاں کہاں میسر ہیں ف آپ نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب تم کو سوزنیاں میسر ہونگے ف باب جو عورتیں دلہن کو (دولہا کے پاس) لیجاتی ہیں وہ گاتی بجاتی

إِلَى زَوْجِهَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا

جاسکتی ہیں ف ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے

إِسْرَائِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ

اسرائیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ ایک دلہن کو ایک انصاری مرد پاس لے

مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ

گئیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تمہارے ساتھ گانا بجانا تو تھا ہی نہیں (خالی خولی چپ چپاتی دلہن کو لے گئیں) دیکھو

فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي

انصاری لوگ گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں باب دلہن کو تحفہ بھیجنا اور ابراہیم بن طہمان نے ابو عثمان جعد

عُثْمَانَ وَاسْمُهُ الْجَعْدُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ

ابن دینار سے روایت کی اُنہوں نے انس بن مالک سے ف ابو عثمان کہتے ہیں کہ انس ہمارے سامنے سے بنی رفاعہ کی مسجد میں (جو بصرہ میں ہے) گذرے

يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ

وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ جب ام سلیم کے گھر کی طرف سے گذرتے تو انکے پاس جاتے اُن کو سلام کرتے (وہ آپ کی رضاعی خالہ

عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ

ہوتی تھیں) پھر انس نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولہا تھے آپنے حضرت زینب سے نکاح کیا تھا تو ام سلیم (میری ماں) مجھ سے کہنے لگیں

لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي فَعَمَدَتْ

اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ تحفہ بھیجیں تو اچھا ہے میں نے کہا مناسب انہوں نے

إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ

کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور میرے ہاتھ میں دیکر آنحضرت کے پاس بھجوایا میں لیکر آپکے پاس لیکر چلا جب پہنچا

بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ

تو آپنے فرمایا رکھ دے اور جا کر فلاں فلاں لوگوں کو بلا لا آپنے اُن کا نام لیا اور بھی جو کوئی تجھ کو رستے میں ملے اُس کو بلا لے

قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ

میں نے کہا میں آپکے حکم کے موافق لوگوں کو دعوت دینے گیا لوٹ کر جو آیا تو کیا دیکھتا ہوں سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے (بہت لوگ جمع ہیں) میں نے دیکھا آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں (مبارک) ہاتھ اُس حلوے پر رکھے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا (برکت کی دعا کی) پھر دس دس

يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ

آدمیوں کو کھانے کیلیے بلانا شروع کیا آپ اُن سے فرماتے جاتے تھے اللہ کا نام لو اور ہر ایک آدمی اپنے آگے سے کھائے

مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ

(رکابی کے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے) یہانتک کہ سب لوگ کھا کر گھر سے باہر چلے گئے تین آدمی ٹھیر رہے بیٹھے باتیں کرتے رہے

قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ

اور مجھ کو اُن کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرت کو تکلیف ہوگی) آخر آنحضرت اپنی دوسری بی بیوں کے حجروں پر گئے میں بھی آپ کے

فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي

پیچھے پیچھے گیا (باہر رستے میں) میں نے آپسے کہا اب وہ تین آدمی بھی چلے گئے اُسوقت آپ لوٹے اور (حضرت زینب کے) حجرے میں آئے میں بھی حجرے ہی میں تھا لیکن

الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ

پردہ ڈال لیا آپ یہ آیت (سورۂ احزاب کی) پڑھ رہے تھے مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب

لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا

کھانے کے لیے تمکو ... آنے کی اجازت دی جائے اُسوقت جاؤ وہ بھی ایسا ٹھیک وقت تاک کر کہ کھانا پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے البتہ جب تم بلائے جاؤ تو اندر جاؤ پھر کھا چکو

وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا

باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہو ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی اُس کو تم سے شرم آتی تھی (کہ تم سے کہے باہر جاؤ) اور اللہ حق

يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بات میں نہیں شرماتا ابو عثمان (جعد بن دینار) کہتے تھے انس کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَشْرَ سِنِينَ بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ

کی خدمت کی ہے **باب** دلہن کے پہننے کے لیے کپڑا (زیور) وغیرہ مانگنا (عاریت لینا) مجھسے عبید بن اسماعیل

إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ

نے بیان کیا کہا ہمسے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے اپنی بہن اسماء بنت

مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ

ابی بکرؓ سے ایک ہار مانگا تھا وہ (ایک سفر میں) گر گیا آپ نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اُسکے

أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

ڈھونڈنے کے لیے بھیجا (اسید بن حضیر کو) اُن لوگوں پر نماز کا وقت آن پہنچا (پانی نہ تھا) بے وضو انہوں نے نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ

پاس آئے تو آپ سے اسکا شکوہ کیا اُسوقت تیمم کی آیت اتری اسید بن حضیر (حضرت عائشہؓ سے) کہنے لگے اللہ تمکو

اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجُعِلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ

جزائے خیر دے خدا کی قسم تمہارے اوپر جب کوئی آفت آئی تو اللہ نے اسکو تم پر سے دور کر دیا اور مزید برآں یہ کہ مسلمانوں کے واسطے اور برکت

بَرَكَةٌ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

(پیدا) ہوئی **باب** مرد اپنی عورت سے صحبت کرتے وقت کیا کہے ہم سے سعد بن حفص طلحی نے بیان کیا کہا ہم سے

شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

شیبان بن عبد الرحمن نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو اگر کوئی تم میں سے اپنی عورت سے جب صحبت کرنے لگے اُسوقت یہ دعا کرے یا اللہ مجھ کو

جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أَوْ قُضِيَ

شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور جو (بیٹا بیٹی) تو ہمکو عنایت فرمائے اُس سے شیطان کو الگ رکھ پھر اُن دونوں کو کوئی اولاد نصیب ہو تو شیطان اسکو کچھ

وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا بَابُ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ

نقصان نہ پہونچا سکے گا　　باب ولیمہ کی دعوت (دولہہ کو) کرنا لازم ہے ف اور عبدالرحمن بن عوف نے کہا آنحضرت

لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ولیمہ کر گو ایک بکری ہی کا سہی (یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے اور آگے بھی آئیگی) ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ

لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو انس بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ

سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي

میں تشریف لائے اس وقت ان کی عمر دس برس کی تھی　　میری مائیں بہنیں مجھ سے تاکید کرتی رہتی تھیں کہ تو

عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کر　　تو میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی　　جب آپ کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ

وفات ہوئی اس وقت میری عمر بیس سال کی تھی میں جیسے پردہ کے حال سے واقف ہوں ویسا کوئی واقف نہیں ہے

حِينَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ

کہ پردے کا حکم کب اترا (اللہ نے اتارا) پہلے پہل پردے کا حکم اسوقت اترا جب آپ حضرت زینب سے صحبت کر رہے تھے (رات کو آپ نے حضرت زینب سے

ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا

صحبت کی) صبح کو آپ دولہہ (نوشاہ) تھے　　آپنے لوگوں کو (ولیمہ کا کھانا کھانے کے لیے) بلا بھیجا انہوں نے

مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا

کھایا اور چل دیے چند آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (باتیں کرتے ہوئے) بیٹھے رہے اور بڑی دیر تک بیٹھے رہے

الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا

آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مجبور ہو کر) اس خیال سے کہ اب تو یہ لوگ جائینگے خود اٹھ کھڑے ہوئے باہر تشریف لے گئے میں بھی آپکے ساتھ ہی نکلا

فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ

آپ تھوڑی دور چلے میں بھی چلا آپ حضرت عائشہ رض کے حجرے تک تشریف لے گئے اس وقت　　آپ نے یہ

ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ

خیال کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہونگے اور یہ خیال کر کے لوٹے میں بھی آپکے ساتھ لوٹا جب اندر آپ حضرت زینب رض کے پاس دیکھا تو وہ ابھی تک

جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ

بیٹھے ہوئے ہیں اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے (یا اللہ خیر) یہ نقشہ دیکھ کر پھر آپ لوٹ گئے میں بھی آپکے ساتھ ہی لوٹا　یہاں تک　　کہ جب آپ

عتبة حجرة عائشة وظن أنهم خرجوا فرجع ورجعت معه فإذا هم قد خرجوا فضرب

حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دہلیز پر پہونچے اور خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہونگے تو آپ لوٹے میں بھی آپکے ساتھ لوٹا پھر جو دیکھا تو وہ لوگ چلے گئے تھے (اسوقت آپ نے

النبي صلى الله عليه وسلم بيني وبينه بالستر وأنزل الحجاب باب الوليمة ولو

اور میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور قرآن میں پردے کا حکم اترا — باب ولیمہ میں ایک بکری ہی

بشاة حدثنا علي حدثنا سفين قال حدثني حميد أنه سمع أنسا رضـ قال

کافی ہے — ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھسے حمید طویل نے انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے کہا

سأل النبي صلى الله عليه وسلم عبد الرحمن بن عوف وتزوج امرأة من الأنصار

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف سے یہ پوچھا جب انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تھا

كم أصدقتها قال وزن نواة من ذهب وعن حميد سمعت أنسا قال لما قدموا

تونے مہر میں کیا دیا انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا اور حمید نے (اسی سند سے) کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب مہاجرین

المدينة نزل المهاجرون على الأنصار فنزل عبد الرحمن بن عوف على سعد بن

مدینہ میں آئے تو انصار کے گھروں میں اترے عبدالرحمن بن عوف سعد بن ربیع انصاری کے پاس اترے (آنحضرتؐ نے عبدالرحمن کو

الربيع فقال أقاسمك مالي وأنزل لك عن إحدى امرأتي قال بارك الله لك

سعد کا بھائی بنا دیا تھا) سعد ان سے کہنے لگا (بھائی) میں اپنا آدھوں آدھ مال تمکو دیئے دیتا ہوں اور میری دو جوروئیں ہیں ایک کو چھوڑ دیتا ہوں عبدالرحمن

في أهلك ومالك فخرج إلى السوق فباع واشترى فأصاب شيئا من أقط وسمن

مال اور تمہاری جوروؤں میں اور زیادہ برکت دے پھر عبدالرحمن بازار میں گئے وہاں بیچ کھوچ کی اور کچھ پنیر کچھ گھی فائدے میں کمایا (اسی طرح سوداگری

فتزوج فقال النبي صلى الله عليه وسلم أولم ولو بشاة حدثنا سليمن بن حرب حدثنا

کرتے رہے) یہاں تک کہ ایک (انصاری) عورت سے نکاح کیا اسوقت آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری کا سہی — ہمسے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے

حماد عن ثابت عن أنس قال ما أولم النبي صلى الله عليه وسلم على شيء من نسائه

حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی کا ولیمہ ایسا نہیں کیا جیسا

ما أولم على زينب أولم بشاة حدثنا مسدد عن عبد الوارث عن شعيب

ام المومنین زینبؓ کا کیا ایک بکری کاٹی (لوگوں کو گوشت روٹی کھلایا) ہمسے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عبدالوارث سے انہوں نے شعیب سے

عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أعتق صفية وتزوجها وجعل

انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور انکی آزادی ہی انکا

عتقها صداقها وأولم عليها بحيس حدثنا مالك بن إسمعيل حدثنا زهير

مہر مقرر کیا اور کھجور پنیر گھی آٹے سے ملیدہ بنا کر ان کا ولیمہ کیا — ہمسے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے

عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي

اُنہوں نے بیان بن بشر سے کہا میں نے انس رض سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی سے (جو نئی دلہن تھیں یعنی حضرت

فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ بَابُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

زینب) صحبت کی مجھ کو لوگوں کو دعوت دینے کے لیے بھیجا میں نے کھانے کے لیے کئی آدمیوں کو بلایا باب کسی بی بی سے ولیمہ میں زیادہ کھانا کیا کسی میں کم

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے ثابت سے انس رض کے سامنے حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کا ذکر آیا

عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ

اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا (بڑا) ولیمہ کسی بی بی کا کرتے نہیں دیکھا جتنا آپ نے حضرت زینب کا نکاح

عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ بَابُ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا

کیا (یعنی) ایک بکری کا ولیمہ کیا باب ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ

سفیان ثوری نے اُنہوں نے منصور بن صفیہ سے اُنہوں نے اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ

نے اپنی بعضی بی بیوں کا ولیمہ دو مد جو سے کیا ف۱ باب ولیمہ کی دعوت اور

الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہر ایک دعوت قبول کرنا واجب ہے ف۲ اور سات دن تک (شادی کے بعد) ولیمہ کی دعوت کرتے رہنا جائز ہے ف۳ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

نے (ولیمہ کی دعوت کے لیے) ایک یا دو دن کچھ معین نہیں کیا ف۴ ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے نافع سے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ

عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ولیمہ کی دعوت میں

إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي

بلایا جائے تو ضرور شریک ہو ف۵ ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے اُنہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے

مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا

منصور بن معتمر نے بیان کیا اُنہوں نے ابو وائل سے اُنہوں نے ابو موسیٰ اشعری رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص

الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

(ظلم سے ناحق) قید ہو اس کو چھڑاؤ اور دعوت قبول کرو اور بیمار کو پوچھنے کے لیے جاؤ ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے

شافعیہ اور حنابلہ نے اسی حدیث کے موافق یہ کہا ہے کہ اگر تین دن تک کوئی دعوت کرے تو تیسرے دن کی دعوت قبول کرنا مکروہ ہے البتہ دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب نہیں لیکن سنت ہے

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَمَرَنَا

ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید سے انہوں نے کہا براء بن عازبؓ (صحابی) کہتے تھے آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو سات باتون کا حکم دیا اور سات باتون سے منع فرمایا آپنے ہمکو حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے

الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ

ساتھ جانے کا اور چھینکنے کا جواب دینے کا اور قسم پوری کرنے کا ف اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور عام طور سے سب کو (جو مسلمان ملے اسکو) سلام کرنے کا اور دعوت قبول کرنے

الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ

کا اور آپنے ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھیان پہننے سے اور چاندی (سونے کے) برتن استعمال کرنے سے ف اور ریشمی زین پوشون سے اور قسی

وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ

اور استبرق اور دیباج (کے پہننے) سے (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں) ف ابو عوانہ اور شیبانی نے بھی ابو الاحوص کی متابعت کی افشاء

السَّلَامِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ

سلام میں ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل

ابْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ

ابن سعدؓ سے انہوں نے کہا ابو اسید ساعدی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں دعوت دی

وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ

اُن کی جورو (ام اسید سلامہ بنت وہب) جو دلہن تہی وہی خود کام کاج کرتی تہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اُس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ بَابٌ

(اس دعوت میں) کیا پلایا تہا اُس نے رات کو تہوڑی کہجوریں پانی میں بہگو دی تہیں (صبح کو) جب آپ کہانے سے فارغ ہوئے تو وہی آپکو پلایا ف

مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

جس نے دعوت قبول نہ کی اُس نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی ف ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ

نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ کہتے تہے (یعنی وہ اتنی بات بیان کرتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا)

طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى

برا ولیمہ وہ ولیمہ ہے جس میں کہانے کے لیے مالدار لوگ تو بلائے جاتے ہیں اور محتاج لوگون کو نہ کہلایا جائے ف اور جو شخص دعوت میں (بلا عذر) شریک نہ ہو

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ حَدَّثَنَا

اس نے اللہ اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ۔ باب اگر دعوت میں بکری کا کہر ہو جب بھی جانا چاہیے ف ہم سے

عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه

عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم قال لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اهدی الی کراع لقبلت باب اجابة

سے آپ نے فرمایا اگر مجھ کو کوئی بکری کے کھر کھانے کی دعوت دے جب بھی میں جاؤں اور اگر کوئی بکری کا کھر مجھ کو تحفہ بھیجے تو بھی میں قبول کروں باب ہر ایک

الداعی فی العرس وغیرها حدثنا علی بن عبد الله بن ابراهیم حدثنا الحجاج

دعوت قبول کرنا شادی کی ہو یا کسی اور بات کی ہم سے علی بن عبداللہ بن ابراہیم بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج

ابن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی موسی بن عقبة عن نافع قال سمعت عبد

بن محمد اعور نے کہا ابن جریج نے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ

الله بن عمر رض یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجیبوا هذه الدعوة

ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ولیمہ کی دعوت میں جب تم بلائے جاؤ تو

اذا دعیتم لها قال کان عبد الله یاتی الدعوة فی العرس وغیر العرس وهو

اس کو قبول کرو نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کا یہ قاعدہ تھا ہر دعوت میں جاتے شادی کی ہوتی یا اور کسی بات کی

صائم باب ذهاب النساء والصبیان الی العرس حدثنا عبد الرحمن

روزہ دار ہوتے تب بھی باب عورتوں بچوں کا بھی شادی میں جانا ہم سے عبدالرحمن

ابن المبارک حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزیز بن صهیب عن انس بن

بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس بن

مالک رض قال ابصر النبی صلی الله علیه وسلم نساء وصبیانا مقبلین من عرس فقام

مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو دیکھا وہ ایک شادی میں سے لوٹے آ رہے تھے آپ

ممتنا فقال اللهم انتم من احب الناس الی باب هل یرجع اذا رای منکرا

خوشی کے مارے جلدی سے کھڑے ہو گئے فرمایا یا اللہ تو گواہ رہ تم لوگ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو باب اگر دعوت میں جا کر وہاں خلاف شرع کوئی کام

فی الدعوة ورای ابن مسعود صورة فی البیت فرجع ودعا ابن عمر ابا ایوب فرای

تو لوٹ آئے یا کیا کرے اور عبداللہ بن مسعودؓ نے دعوت کے گھر میں تصویر دیکھی تو لوٹ آئے (کھانا نہ کھایا) اور عبداللہ بن عمرؓ نے ابوایوب انصاری

فی البیت سترا علی الجدار فقال ابن عمر غلبنا علیه النساء فقال من کنت

تو ابو ایوبؓ (ان کے گھر گئے) انہوں نے دیکھا دیوار پر پردہ پڑا ہے ابن عمرؓ کہنے لگے عورتوں نے ہم کو مجبور کر دیا ابو ایوب نے کہا مجھ کو ڈر تھا

اخشی علیه فلم اکن اخشی علیک والله لا اطعم لکم طعاما فرجع حدثنا

کہ کوئی ایسا کام کرے گا مگر تم سے یہ ڈر نہ تھا میں تو قسم خدا کی تمہارا کھانا نہیں کھانے کا یہ کہہ کر ابو ایوب لوٹ گئے (کھانا تک نہیں کھایا) ہم سے

انصار کا احسان مسلمانوں پر قیامت تک باقی رہیگا [illegible] اگر دعوت میں بلائے جائیں تو ان کو بھی جانا واجب یا مستحب ہے قسطلانی نے کہا بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو

إسمعيل قال حدثني مالك عن نافع عن القسم بن محمد عن عائشة زوج النبي صلى

اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں نے نبی کی بیوی حضرت عائشہ

الله عليه وسلم أنها أخبرته أنها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى

سے انہوں نے ایک گدا خریدا جس پر مورتیں بنی تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اُس گدے

الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية فقلت يا رسول

کو دیکھا تو آپ دروازہ ہی پر کھڑے رہ گئے اندر تشریف نہیں لائے میں آپ کے چہرہ پر ناراضگی پہچان گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

الله أتوب إلى الله وإلى رسوله ماذا أذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال

اگر میں نے کوئی تقصیر کی ہو تو میں اُس سے اللہ اور اسکے رسول کے آگے توبہ کرتی ہوں (خطا معاف کیجیے) آپ نے فرمایا یہ گدیلا

هذه النمرقة قالت فقلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول

کیسا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اسکو آپ ہی کے لیے خریدا ہے آپ اس پر بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں آپ نے

الله صلى الله عليه وسلم إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة ويقال لهم

فرمایا جن لوگوں نے اس پر یہ مورتیں بنائی ہیں اُن کو قیامت کے دن عذاب ہوگا اُن سے کہا جائیگا

أحيوا ما خلقتم وقال إن البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملئكة باب

جو مورتیں تم نے بنائی تھیں اُن میں جان بھی ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوتی ہیں اُسمیں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے باب

قيام المرأة على الرجال في العرس وخدمتهم بالنفس حدثنا سعيد بن أبي

شادی میں عورت مردوں کا کام کاج اپنی ذات سے کرے تو کیسا ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا

مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني أبو حازم عن سهل قال لما عرس أبو أسيد

کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا جب ابو اسید

الساعدي دعا النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه فما صنع لهم طعاما ولا قربه

ساعدی نے اپنی شادی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی کھانا بھی ام اسید (اُن کی دلہن) نے پکایا اور

إليهم إلا امرأته أم أسيد بلت تمرات في تور من حجارة من الليل فلما فرغ

مردوں کے سامنے بھی اُنہی نے چنا اور رات کو انہوں نے کیا کیا تھا تھوڑی سی کھجوریں ایک کٹوری میں بھگو دی تھیں جب آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم من الطعام أماثته له فسقته تتحفه بذلك باب

صلے اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو وہی شربت تحفہ کے طور پر (یا خاص) آپ کو پلایا

باب

النقيع والشراب الذي لا يسكر في العرس حدثنا يحيى بن بكير حدثنا

کھجور کا شربت یا اور کوئی شربت جس میں نشہ نہ ہو شادی میں پلانا ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ

یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو اسید

السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهٖ فَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ

ساعدیؓ نے اپنی شادی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی انکی جورو ام اسید جو دلہن تھیں اس دن سارے کام کاج اپنے ہاتھ سے کر

وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ اَوْ قَالَ تَدْرُونَ مَا اَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رہی تھیں یہ دلہن بنی تھیں یا سہل کہتے تھے تم جانتے ہو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت تیار کیا تھا

وَسَلَّمَ اَنْقَعْتُ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِّنَ اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ

میں نے رات کو تھوڑی سی کھجوریں آپکے پینے ایک کونڈی میں بھگو رکھی تھیں **باب** عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا **ف** اور آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

کا یہ فرمانا کہ عورت پسلی کی طرح ہے (اسکے مزاج میں پیدائش کجی اور ٹیڑھاپن ہے یہ حدیث آگے آتی ہے) ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا

نے فرمایا عورت تو پسلی کی طرح (ٹیڑھی پیدا ہوئی) ہے اگر تو اس کو (ایکدم زور سے) سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائیگی اور جو اس سے کام لے

اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ بَابُ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ

تو فائدہ اٹھاتا رہیگا گو وہ ٹیڑھی رہے **ف۲** **باب** عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی آنحضرتؐ نے وصیت کی ہے ہم سے اسحاق بن نصر نے

نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ بن عمار اشجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِيْ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ

جَارَهٗ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ

کو نہ ستائے اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا کیونکہ عورتوں کی پیدائش پسلی کی ہوئی ہے **ف۳** اور پسلی اوپر ہی کی

اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ

طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے **ف۴** اگر تو اسکو (ایکدم سے) سیدھا کرنا چاہے تو اسکو توڑ ڈالے ہی ہوگا (وہ سیدھی نہ ہوگی) اور اگر رہنے دے تو خیر ٹیڑھی رہ کر رہیگی تو میں تم کو

خَيْرًا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

بھلائی کرتے رہنا **ف۵** ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا

كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالِانْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةَ أَنْ

ہم آنحضرتؐ کی زندگی میں عورتوں سے زیادہ باتیں اور اُن سے بے تکلفی کرنے میں ذرا ڈرتے رہتے اس خیال سے کہیں (کوئی بے اعتدالی ہو جائے اور) ہماری بابت

يُنْزَلَ فِينَا شَيْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا بَابُ قُوا أَنْفُسَكُمْ

میں قرآن اُترے (جو ہمارا عیب کھولدے) جب آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی تو ہم دل کھولکر باتیں کرنے لگے خوب بے تکلفی کرنے لگے باب اللہ کا (سورۂ تحریم میں)

وَأَهْلِيكُمْ نَارًا حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

یہ فرمانا اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ ہمسے ابو النعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَ

عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص (کچھ نہ کچھ) حکومت رکھتا ہے اور (قیامت کے دن) اُسکی رعیت کی اُس سے پوچھ

هُوَ مَسْئُولٌ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا

تو حاکم بھی ہے اُس سے اُسکی رعایا کی پوچھ ہوگی اور ہر ایک آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اُس سے اُنکی پوچھ ہوگی عورت اپنے خاوند کے مال کی حاکم (محافظ) ہے اُس سے

وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ

اُسکی پوچھ ہوگی ف اسیطرح غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اُس سے اُسکی پوچھ ہوگی غرض تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اُس سے اُسکی رعایا کی بازپرس ہونا ہے ف

بَابُ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ

باب اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا ف ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن اور علی بن حجر

ابْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ

نے بیان کیا دونوں نے کہا ہمکو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عروہ سے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ

انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا گیارہ عورتیں ایک جگہ بیٹھیں انہوں نے آپس میں یہ قول قرار کیا کہ اپنے اپنے

أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى

خاوندوں کا (سچا سچا) حال بیان کریں کوئی بات نہ چھپاویں ف پہلی عورت (نام معلوم) بولی میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دبلے اونٹ کا گوشت (یا دبلا

رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ

گوشت اونٹ کا) وہ بھی ایک پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا نہ تو رستہ صاف کہ آسانی سے چڑھ کر اُسکو لے آویں اور نہ وہ گوشت ایسا موٹا تازہ جسکے لانیکے لیے کوئی چڑھنے کی تکلیف گوارا کرے

خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي

تو کہاں تک کروں ف میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر سکونگی ف اس پر بھی اگر بیان کروں تو اُسکے کھلے اور چھپے گُن (عیب) سب بیان کر سکتی ہوں تیسری عورت ف لمبی لمبیا

الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ

خاوند کیا ہے ایک تاڑ کا تاڑ (لمبا) اگر کچھ کہتی ہوں ف تو طلاق رکھا ہوا ہے (طلاق دیدیتا ہے) اگر خاموش ہوں تو ادھر لٹکی ہوئی ہوں چوتھی عورت ف کہنے لگی (خدا کے فضل سے) میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ کی رات

أَحَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ

معتدل، نہ گرمی نہ سردی نہ ڈر نہ غم پانچویں عورت (کبشہ) کہنے لگی میرا خاوند تو گھر میں آتے ہی ایک چیتا ہے ف گھر کے باہر

أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ

شیر (بہادر) گھر میں جو چیز چھوڑ گیا اسکو پوچھتا ہی نہیں ف چھٹی عورت (ہند) کہنے لگی میرا خاوند ... ہو کھانا بیٹھے تو سارا کھانا سمیٹ جائے

وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ

سب اڑا جائے سوتا ہو تو (جوانمرد) الگ پڑ کر سو جاتا ہے میرے کپڑے میں ہاتھ ہی نہیں ڈالتا کبھی میرا دکھ درد ... نہیں پوچھتا ف ساتویں عورت ... بولی میرا خاوند تو نامرد

أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ

بیوقوف (نامرد صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا دیتا ہے) اور دنیا میں جتنے عیب ہیں ... لوگوں میں ... اس کی ذات کو ... ف سر پھوڑ ڈالا یا ہاتھ توڑ

زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ

میرا خاوند تو ف چھوؤ تو جیسے خرگوش چھوؤ خوشبو سونگھو تو جیسے زعفران ف کی خوشبو والا نویں عورت (نام نامعلوم) کہنے لگی میری خاوند کا گھر تو اونچا اور بلند ف

طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ

پرتلہ بھی لمبا ف راکھ اسکے پاس ڈھیر کے ڈھیر ف لوگ جہاں صلاح اور مشورہ کرتے ہیں وہاں (چوپال) سے اسکا گھر نزدیک ف دسویں عورت بولی میرا خاوند کا کیا پوچھنا جائیداد

وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْنَ

والا وہ جیسی بڑی جائیداد ویسی کسی پاس ہو سکتی ہے بہت ساری اونٹ جو جا بجا (اسکے گھر کے آس پاس) بیٹھے رہتی ہیں اور چرنے کو کم جاتے ہیں ف جہاں انہوں نے باجے کی

صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو

آواز سنی ف بس انکو اپنی جان جانے کا یقین ہو گیا (کہ اب کاٹے جائینگے) گیارھویں عورت (ام زرع بنت اکیل بن ساعدہ) کہنے لگی میرا خاوند ابو زرع ہے ابو زرع کا کیا

زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي

پوچھنا دونوں کان ... زیور سے بالیوں بتوں جھمکوں سے بھلا دیئے اور دونوں بازو چربی سے پھلا دیئے خوب کھلا کر موٹا کیا میں بھی اپنے تئیں بڑی خوب موٹی سمجھنے لگی ف شادی سے

وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ

پہلے میری سی بھیڑ بکریوں میں تنگی سے گذر کرتی تھی ابو زرع نے مجھکو گھوڑوں اونٹوں کھیت کھلیان سب کا مالک بنا دیا اتنی بہت جائیداد ملنے پر ابو زرع کا مزاج کیسا عمدہ

فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي

بات کہوں تو برا نہیں ماننا مجھکو کبھی برا نہیں کہتا سوتی پڑی ہوں تو صبح تک کوئی نہیں جگاتا پیوں تو اچھی طرح چھک کر ف رہی ابو زرع کی ماں (یعنی میری ساس) تو اسکا کہنا اس کی

زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ

گٹھریاں بھاری بھر پور ف گھر اچھا کشادہ ابو زرع کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا (نازک بدن دبلا پتلا) ہری چھال یا ننگی تلوار برابر جگہ اس کے سونے کی ف حلوان کے

كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ

ایک دست سے اس کا پیٹ بھر جائے (ایسا کم خوراک) ابو زرعہ کی بیٹی وہ بھی سبحان اللہ کیا کہنا

کو کہتے ہیں جو ایک درخت کا چھلکا ہے اسکا رنگ بو زعفران کا سا ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ ف اس نے اپنے خاوند کی تعریف کی کہ اسکے ظاہری اور باطنی اخلاق دونوں اچھے ہیں ...

طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا

اپنے باپ کی پیاری ماں کی پیاری (تابعدار اطاعت گذار) کپڑا بھرنے والی (موٹی تازی) سوکن کی جلن ف ابوزرع کی لونڈی اسکو بھی کیا پوچھتے

جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ

ہو کبھی کوئی بات ہماری مشہور نہیں کرتی (گھر کا بھید ہمیشہ پوشیدہ رکھتی ہے) کھانا تک نہیں چراتی ہے نہ اسکو اِدھر اُدھر پھینکتی ہمیشہ گھر کو جھاڑ پونچھ کر صاف ستھرا

بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ

رکھتی ہے ف ایک دن ایسا ہوا لوگ دودھ متھ رہے تھے مکھن نکالنے کو اسوقت (صبح ہی صبح) ابوزرع باہر گیا رستے میں ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے دو چیتوں کی طرح

لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ

اسکی کمر کے تلے دو اناروں سے کھیل رہے تھے ف ابوزرع نے مجھکو طلاق دے کر اس عورت سے نکاح کر لیا اس کے بعد میں نے ایک اور سردار

رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا

نکاح کیا (نام نامعلوم) جو گھوڑے کا اچھا سوار اور برچھہ بردار (نیزہ باز) ہے اُس نے بھی مجھکو بہت سے جانور دیے ہیں اور ہر قسم کے اسباب میں سے ایک ایک جوڑ دیا ہے

قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ

اور کہتا ہے ام زرع خوب کھا پی اپنے عزیزوں خویشوں کو بھی کھلا لیکن یہ سب بھی اگر میں اکٹھا کروں تو ابوزرع نے جو دیا تھا اُس میں کا ایک

أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ

چھوٹا برتن بھی نہ بھرے ف۴ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضہ میں تیرے لیے ایسا خاوند ہوں جیسے

كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تُعَشِّشُ

ابوزرع تھا ام زرع کے لیے ف۵ امام بخاریؒ نے کہا سعید بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے اسمیں بجائے ولا تملا بیتنا

بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصَحُّ حَدَّثَنَا

تعشیشا کے یوں ہے ولا تعشش بیتنا تعشیشا ف۶ امام بخاریؒ نے کہا بعضوں نے اتقنح کی جگہ اتقمح میم سے پڑھا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا

انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ حبشی لوگ اپنے ہتھیاروں سے (مسجد میں) کھیلتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر آڑ کیے ہوئے رہے میں ان کا تماشا

أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ

دیکھتی رہتی یہاں تک کہ میں خود ہی اکتا کر لوٹ آتی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر چھوکری کھیل کود کتنی

السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا حَدَّثَنَا أَبُو

دیر دیکھتی ہے ف باب آدمی اپنی بیٹی کو اُس کے خاوند کے مقدمہ میں نصیحت کرے تو کیسا ہم سے ابو

الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور

ابو الیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور نے خبر دی

عن عبد اللہ بن عباس قال لم ازل حریصا علی ان اسأل عمر بن الخطاب عن المرأتین

انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے کہا مجھ کو یہ بڑی خواہش رہی کہ میں حضرت عمرؓ سے پوچھوں وہ دو عورتیں کون

من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللتین قال اللہ تعالی ان تتوبا الی اللہ

ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے (سورۂ تحریم میں) یوں فرمایا ان تتوبا الی اللہ

فقد صغت قلوبکما حتی حج وحججت معہ وعدل وعدلت معہ باداوۃ

فقد صغت قلوبکما پھر ایسا ہوا حضرت عمرؓ حج کو تشریف لے گئے میں بھی انکے ساتھ گیا (لوٹتے وقت) ایک جگہ (حاجت کے لیے) رستے سے ہٹ گئے میں بھی

فتبرز ثم جاء فسکبت علی یدیہ منھا فتوضأ فقلت لہ یا امیر المؤمنین

لیکر وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے میں نے اس چھاگل سے انکے ہاتھوں پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا اس وقت میں نے عرض کیا امیر المومنین

من المرأتان من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللتان قال اللہ تعالی ان

وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کی شان میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ان

تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما قال واعجبا لک یا ابن عباس ھما عائشۃ

تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما انہوں نے کہا ابن عباسؓ تعجب ہے تجھکو اب تک اتنی سی بات بھی معلوم نہیں ہوئی (حالانکہ تو علم کا بڑا طلبگار ہے) عائشہؓ

وحفصۃ ثم استقبل عمر الحدیث یسوقہ قال کنت انا وجار لی من الانصار فی

اور حفصہؓ ہیں اور کون پھر حضرت عمرؓ نے سر سے سارا قصہ اس آیت کے اترنے کا بیان کرنا شروع کیا انہوں نے کہا ایسا ہوا میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں

بنی امیۃ بن زید وھم من عوالی المدینۃ وکنا نتناوب النزول علی النبی

بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے تھے جو مدینہ کے اطراف بلند گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے ہم کیا کرتے دونوں باری باری آنحضرت صلے اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فینزل یوما وانزل یوما فاذا انزلت جئتہ بما حدث

علیہ وسلم پاس اتر کر جایا کرتے جس دن میں جاتا اس دن کی ساری خبر جو وحی وغیرہ آپ پر اترتی اس انصاری سے آن کر کہہ دیتا اور جب دن

من خبر ذلک الیوم من الوحی او غیرہ واذا نزل فعل مثل ذلک وکنا معشر

وہ جاتا وہ بھی ایسا ہی کرتا (یعنی اس دن کی ساری خبر وحی وغیرہ مجھ سے آن کر بیان کر دیتا) اور ہم قریش لوگوں کا

قریش نغلب النساء فلما قدمنا علی الانصار اذا قوم تغلبھم نساؤھم فطفق

یہ قاعدہ تھا کہ عورتوں کو اپنے دباؤ میں رکھتے جب ہم مدینہ میں آئے تو انصاریوں کو دیکھا ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں ہماری

نساؤنا یأخذن من ادب نساء الانصار فصخبت علی امرأتی فراجعتنی

عورتوں نے بھی انصاری عورتوں کا رنگ ڈھنگ انکی چال چلنا شروع کی ایک بار ایسا ہوا میری جورو (زینب بنت مظعون) نے بھی مجھ کو جواب دیا

فَأَنْكَرَتْ أَنْ أُرَاجِعَهَا قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
میں نے اسکو للکارا ہائیں جواب دیتی ہے اُس نے کہا کیوں جواب دینا تمکو ایسا بُرا معلوم ہوا خدا کی قسم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں بھی آپ کو جواب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ
دیتی ہیں اور کوئی کوئی تو ایسا کرتی ہے سارے دن آپ سے غصے رہ کر شام تک آپ سے بات نہیں کرتی ف

وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكِ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ
حضرت عمرؓ نے کہا یہ بات سن کر میں گھبرا گیا اور میں نے کہا جو کوئی ایسا کرتی ہے اُسکی خرابی کے لچھن لگے ہیں ف خیر میں نے کپڑے پہنے اور (یہ کا دن ہوا) اتر کر پہلے حفصہؓ

عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ
پاس گیا میں نے کہا حفصہؓ میں نے سنا ہے تم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دن دن بھر رات تک غصے میں رکھتی ہو (آپ سے سوال جواب کرتی ہو) کیا یہ

حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِغَضَبِ
صحیح ہے اُس نے کہا ہاں میں نے کہا کیوں اپنی خرابی کے پیچھے پڑی ہو دیکھ تباہ ہو جاؤ گی کیا تجھکو ڈر نہیں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ تعالی

رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي
کا غضب اترتا ہے اللہ کا غضب اترا تو پھر گئی گذری دیکھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزیں مت مانگا کر ف

شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ
نہ آپ سے کسی بات میں سوال جواب کر نہ آپ سے خفا ہو کر بات کرنا چھوڑ تجھ کو جو درکار ہو مجھ سے مانگ لین تو اپنی جورو الی یعنی حضرت عائشہؓ کو دیکھ کر

مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ
دھوکا مت کھا ف بات یہ ہے کہ وہ بہی خوبصورت ف دوسرے یہ کہ آنحضرت صلعم کو اُس سے محبت بہت ہے اتنی محبت تجھ سے تھوڑی ہے تو اُسکی ریس مت کر حضرت عمرؓ نے کہا اُن دنوں یہ

غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً
غسان کا قبیلہ اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہا ہے ہم سے جنگ کرنا چاہتا ہے خیر میرا انصاری پڑوسی اپنی باری کے دن گیا رات کو عشاء کے وقت جو لوٹ کر آیا تو

فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ
ایکبارگی زور سے اُس نے میرا دروازہ کھٹکایا اور میں نے جواب دینے میں جو ذرا دیر کی تو کہنے لگا عمرؓ ہیں (عمر ہیں) میں گھبرا کر باہر نکلا ف وہ کہنے لگا خیر کیا آج تو بڑا

الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ
حادثہ ہوا میں نے کہا خیر تو ہے کیا غسان کا قبیلہ آن پہنچا اُس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑھ کر ایک حادثہ ہوا جو بہت ہولناک ہے وہ یہ کہ

طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ
تو کیا ہوا کہنے لگا پیغمبر صاحب نے اپنی بی بیوں کو طلاق دیدی اُسوقت میری زبان سے (بیساختہ) نکلا ہائے حفصہ تو تباہ ہو گئی گذری ف اور میں تو

أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ
پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ نتیجہ ہونیوالا ہے خیر میں نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز (مسجد نبوی میں جا کر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا و

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (نماز کے بعد) بالاخانہ میں آگئے جا کر بیٹھ رہے

دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا أَطَلَّقَكُنَّ

پہلے میں حفصہؓ پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہیں میں نے کہا اب تو کیوں روتی ہے (پہلے میرا کہنا نہ مانا) میں تو تجھ کو اس دن سے پہلے ہی ڈراتا تھا کیا آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے دی ہے وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی (یکار رہی ہی) آپ اس بالاخانہ میں اکیلے جا بیٹھے ہیں وہاں سے میں حفصہؓ کے

فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا

پاس سے نکلا اور (مسجد میں) منبر پاس آیا دیکھا تو منبر کے گرد کئی آدمی بیٹھے ہیں بعضے ان میں سے رو رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر جو رنج

أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ

دل میں تھا اٹھا اس بالاخانہ کے پاس آیا اور میں نے حبشی غلام (رباح) سے کہا (جو دروازے پر بیٹھا تھا) جا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ

اجازت مانگ عمرؓ حاضر ہونا چاہتا ہے وہ اندر گیا پھر لوٹ کر آیا تو کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن آپ سن کر

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ

خاموش ہو رہے کچھ جواب ہی نہیں دیا یہ سن کر میں لوٹ آیا اور جو لوگ منبر کے گرد بیٹھے

الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ

تھے ان کے پاس بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج غالب ہوا تو دوبارہ بالاخانے پاس گیا اور اس غلام سے کہا عمرؓ کے لیے اجازت مانگ وہ اندر گیا

ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ

اور لوٹ کر آیا تو کہنے لگا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن آپ خاموش ہی رہے کچھ جواب نہ دیا خیر میں پھر لوٹ آیا اور منبر کے گرد جو لوگ بیٹھے تھے

الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ

ان کے ساتھ بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج کا غلبہ ہوا تو تیسری بار اس غلام پاس گیا اس سے کہا میرے لیے اجازت مانگ وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا

إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي

تو کہنے لگا میں نے آنحضرت سے عرض کیا لیکن آپ خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا اس وقت تو میں لوٹ کر چلا اتنے میں میں نے اس غلام کی آواز سنی

فَقَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وہ کہہ رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تم آؤ یہ سن کر میں آیا اور اندر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ

دیکھا تو آپ خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں (چٹائی پر بچھونا تک نہیں) اور آپ کے مبارک پہلو پر چٹائی کے نشان

الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ

پڑے تھے میں سرہانے ایک چمڑے کا تکیہ ہے جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی خیر میں نے آپ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے

وَاَنَا قَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ اِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدیا آپنے اپنی نگاہ میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر ف

ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ اَسْتَاْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ

پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرتؐ کا دل بہلانے (آپ کا رنج کم کرنے) کو یہ کہا یا رسول اللہ آپ دیکھیے ہم قریشی لوگوں کا تو یہ قاعدہ تھا کہ عورتیں

النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اپنے دباؤ میں رکھتے تھے ف لیکن جب ہم مدینہ میں آئے تو یہاں کے لوگوں کا عجب حال دیکھا وہ (بالکل زن بدہیں) ف اپنی عورتوں سے دبے ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا

ہیں یہ سن کر آپ مسکرا دیے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھیے میں (پہلے ہی) حفصہؓ پاس گیا تھا اور میں نے اس کو جتلا دیا تھا دیکھ تو

لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْضَاَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ

اپنی سوکن (عائشہؓ) سے دھوکا مت کھا (اسکی چال مت چل) وہ تجھ سے خوبصورت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہ نسبت تیرے اس کی بہت زیادہ محبت

عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً اُخْرَى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَاَيْتُهُ تَبَسَّمَ

ہے اس پر آپ پھر مسکرائے جب میں نے دیکھا کہ آپ (دوبار) مسکرائے (آپ کا غم ذرا غلط ہوا) تو میں بیٹھ گیا اور میں نے آنکھ اٹھا

فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهَبَةٍ

کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو خدا کی قسم آپ کے گھر میں کچھ سامان دکھلائی ہی نہیں دیا جس پر نظر پڑے تین چمڑے بھی

ثَلٰثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ

کہا ہیں تو البتہ پڑے تھے ف اس وقت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا فرمایئے وہ آپ کی امت کو فراغت دے (دولت عطا فرمائے) دیکھیے ایران اور روم

وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے کافر کیسے مالدار ہیں انکو دنیا (خوب) ملی ہے باوجودیکہ وہ (خالص) خدا کی عبادت نہیں کرتے ع ٥ یہ سنتے ہی آپ تکیہ چھوڑ کر سیدھے

وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا

ہو بیٹھے اور فرمایا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو اسی خیال میں گرفتار ہے (کہ دنیا کی دولت و فراغت بہت عمدہ چیز ہے) ایران اور روم کے کافروں کو تو اللہ نے جلدی سے

طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

دنیا ہی کے مزے دیدیے ہیں (کیونکہ آخرت میں تو انکو سخت عذاب ہونا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گستاخی معاف میرے لیے دعا فرمایئے غرض آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلَى عَائِشَةَ

صلے اللہ علیہ وسلم انتیس اتوں (ایک مہینے) تک اپنی عورتوں سے الگ رہے اسکی وجہ یہ تھی کہ حفصہؓ نے آپ کے راز کی بات حضرت عائشہؓ سے کہدی تھی ف

تسعا وعشرين ليلة وكان قال ما انا بداخل عليهن شهرا من شدة موجدته عليهن

آپ نے سخت غصے ہوکر فرمایا میں ایک مہینے تک ان عورتوں پاس نہیں جانیکا اور اسی لیے آپ پر عتاب فرمایا

حين عاتبه الله فلما مضت تسع وعشرون ليلة دخل على عائشة فبدا بها فقالت له عائشة

(کہ تحریم ما احل اللہ کیا) جب انتیس راتیں گذر چکیں تو (بالاخانہ سے اتر کر) آپ پہلے حضرت عائشہ پاس گئے ان سے شروع کیا انہوں نے کہا

يا رسول الله انك كنت قد اقسمت ان لا تدخل علينا شهرا وانما اصبحت من تسع

یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی میں ایک مہینے تک ان عورتوں پاس نہیں جانیکا ابھی تو انتیس راتیں گذری

وعشرين ليلة اعدها عدا فقال الشهر تسع وعشرون فكان ذلك الشهر تسعا و

ہیں میں انکو برابر ایام شماری کرتی ہوں آپنے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

عشرين ليلة قالت عائشة ثم انزل الله تعالى اية التخير فبدا بي اول امراة من

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب کی) تخییر کی آیت اتاری تو آپ نے سب سے پہلے مجھ سے پوچھا

نسائه فاخترته ثم خير نساءه كلهن فقلن مثل ما قالت عائشة باب

بیبیوں میں آپکو چاہتی ہوں پھر آپنے دوسری بی بیوں سے بھی پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا جو حضرت عائشہؓ نے دیا تھا باب

صوم المراة باذن زوجها تطوعا حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا

عورت اپنے خاوند کی اجازت سے نفل روزہ رکھ سکتی ہے ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو

معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تصوم المراة

معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب عورت کا خاوند اسکے پاس

وبعلها شاهد الا باذنه باب اذا باتت المراة مهاجرة فراش زوجها حدثنا

موجود ہو تو وہ اسکے بے اجازت (نفلی) روزہ نہ رکھے باب اگر عورت (بیوجہ) اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ سو رہے (یعنے خفا ہوکر) تو یہ جائز نہیں ہم سے

محمد بن بشار حدثنا ابن ابي عدي عن شعبة عن سليمان عن ابي حازم عن ابي

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہمسے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے

هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دعا الرجل امراته الى فراشه

ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا جب کوئی مرد اپنی عورت کو بستر پر بلاوے (یعنے جماع کے لیے بلائے) وہ

فابت ان تجيء لعنتها الملائكة حتى تصبح حدثنا محمد بن عرعرة

نہ آئے (انکار کرے) تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا

حدثنا شعبة عن قتادة عن زرارة عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ نے فرمایا

اعمال آسمان تک جاسکتے ہیں ایک بھاگے ہوئے غلام کی جب تک وہ صاحب پاس لوٹ نہ آئے دوسرے نشہ والے کی جب تک ہوش میں نہ آئے تیسرے اس عورت کی جس کا خاوند اس پر ناخوش ہو

وسلم اذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها لعنتها الملئكة حتى ترجع

جب عورت رات کو اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر (الگ) رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک اپنے خاوند کے بستر پاس نہ آ جاوے

باب لا تأذن المرأة في بيت زوجها لأحد الا باذنه حدثنا ابو اليمان

باب عورت اپنے خاوند کے گھر میں بے اس کی اجازت کے کسی کو نہ آنے دے ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا

اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال لا يحل للمرأة ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه ولا تأذن في بيته الا باذنه وما

کسی عورت کو جب اسکا خاوند موجود ہو بے اسکی اجازت کے (نفل) روزہ رکھنا درست نہیں اور کسی عورت کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو اسکے گھر میں آنیکی

انفقت من نفقة عن غير امره فانه يؤدى اليه شطره ورواه ابو الزناد

اور جو عورت اپنے خاوند کے بے حکم (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کریگی تو خاوند کو بھی آدھا ملیگا ف اس حدیث کو ابو الزناد نے

ايضا عن موسى عن ابيه عن ابي هريرة في الصوم باب حدثنا مسدد

موسیٰ بن ابی عثمان سے بھی انہوں نے اپنے والد (سعید تبان) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا اس میں صرف روزہ کا ذکر ہے ف باب ہم سے مسدد نے بیان کیا

حدثنا اسمعيل اخبرنا التيمي عن ابي عثمن عن اسامة عن النبي صلى الله عليه و

کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو سلیمان تیمی نے خبر دی انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

سلم قال قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين واصحاب الجد

سے آپ نے فرمایا میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں بہشت والوں میں زیادہ وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) محتاج نادار تھے اور مالدار لوگوں کو میں

محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب النار

نے دیکھا وہ حساب کتاب کے لیے بہشت کے دروازے پر روک دیے گئے ہیں ف لیکن دوزخی مالدار ان کو تو پہلے ہی دوزخ میں بھیجنے جانیکا حکم دیدیا گیا اور میں

فاذا عامة من دخلها النساء باب كفران العشير وهو الزوج وهو الخليط

دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں ف باب عشیر کی ناشکری کی سزا عشیر خاوند کو کہتے ہیں عشیر شریک یعنے ساجھی کو بھی کہتے ہیں

من المعاشرة فيه عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا

یہ معاشرت سے نکلا ہے جیسے خلیط یعنے ملا دینے کے ہیں اس باب میں ابو سعید خدری نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف ہم سے

عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبد الله

عبداللہ بن یوسف تنیسی نے روایت کی کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ

ابن عباس انه قال خسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا

فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه فقام قياما طويلا نحوا من

تو آپ نے (گہن کی) نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے اتنی دیر میں

سورة البقرة ثم ركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام

سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا (جتنی دیر میں سو آیتیں پڑھی جاتی ہیں) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے مگر یہ قیام پہلے قیام سے کم

الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم سجد ثم قام فقام

تھا پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا (جتنی دیر میں سو آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور سجدے کئے (دو سجدے کیے) پھر کھڑے ہوئے

قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع

پھر بہت کھڑے رہے (جتنی دیر میں سورہ نسا پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا (جتنی دیر میں ستر آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع

الاول ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع ركوعا

سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے (قرات کرتے جتنی دیر میں سورہ مائدہ پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے کم پھر رکوع کیا وہ بھی

طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس

لمبا (پچاس آیتوں کے موافق) مگر اگلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کیے) پھر نماز سے فارغ ہوئے اسوقت سورج روشن ہو چکا تھا

فقال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذلك فاذكروا

پھر فرمایا (دیکھو) سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا (جیسے عرب کے جاہل سمجھتے تھے)

الله قالوا يا رسول الله رأيناك تناولت شيئا في مقامك هذا ثم رأيناك تكعكعت فقال اني

جب تم یہ گہن دیکھو تو اللہ کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا آپ نے اسی جگہ جیسے کسی چیز کو لینے (کو بڑھے) پھر کیا دیکھتے ہیں کہ آپ پیچھے ہٹے

رأيت الجنة او أريت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاكلتم

آپ نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی یا مجھکو بہشت دکھلائی گئی (یعنی اسکا ایک ٹکڑا) تو میں ف اسکا ایک خوشہ لینے لگا اگر میں اسکو لے لیتا تو جب تک یہ دنیا قائم ہے تم اس

منه ما بقيت الدنيا ورأيت النار فلم ار كاليوم منظرا قط ورأيت اكثر اهلها

میں سے کھاتے رہتے ف اور میں (پیچھے جو ہٹا تو میں) نے دوزخ دیکھی میں نے آج (دوزخ) کی طرح کوئی ڈراؤنی چیز نہیں دیکھی میں نے دیکھا اسمیں عورتیں

النساء قالوا لم يا رسول الله قال بكفرهن قيل يكفرن بالله قال يكفرن

بہت ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہی کفر لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کا کفر (انکار) آپ نے فرمایا نہیں خاوند

العشير ويكفرن الاحسان لو احسنت الى احداهن الدهر ثم رأت منك

کا کفر (یعنی ناشکری) احسان نہ ماننا عورت کا حال یہ ہے اگر تو عمر بھر اسکے ساتھ احسان کرتا رہے پھر ایک بات (اپنی مرضی کے خلاف) دیکھے (تو) کہنے لگتی ہے (دو دی توتج)

شيئا قالت ما رأيت منك خيرا قط حدثنا عثمان بن الهيثم حدثنا عوف

کبھی مجھکو تم سے کوئی چین نہیں پہنچا (پچھلے سارے احسان فراموش کر جاتی ہے) ف ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے

عن ابی رجاء عن عمران عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اطلعت فی الجنۃ

انہوں نے ابو رجاء (عمران بن ملحان) سے انہوں نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا

فرأیت اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرأیت اکثر اہلہا النساء

کیا دیکھتا ہوں وہاں وہی لوگ زیادہ ہیں جو دنیا میں (فقیر محتاج) تھے اور میں نے دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت دیکھیں

تابعہ ایوب وسلم بن زریر باب لزوجک علیک حق قالہ ابو جحیفۃ عن

عوف کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور سلم بن زریر نے بھی روایت کیا ہے باب بی بی کا حق مرد پر ہونا اسکو ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ سوائی) نے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد اللہ اخبرنا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو

الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن

امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا

قال حدثنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلم یا عبد اللہ الم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل قلت بلی

عبداللہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے تو ہر روز دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے کیا یہ سچ ہے میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ

یا رسول اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا و

(صحیح ہے) آپ نے فرمایا ایسا مت کر (اتنی محنت مت اٹھا) روزہ بھی رکھ افطار بھی کر رات کو عبادت بھی کر سو بھی کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے

ان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا باب المرأۃ راعیۃ فی بیت

تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے (کبھی سونا بھی چاہیے) تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے باب عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظ ہے

زوجہا حدثنا عبدان اخبرنا عبد اللہ اخبرنا موسی بن عقبۃ عن

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے

نافع عن ابن عمر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کلکم راع وکلکم مسئول

نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعیت کا

عن رعیتہ والامیر راع والرجل راع علی اہل بیتہ والمرأۃ راعیۃ علی بیت

جوابدار ہے بادشاہ اپنی رعیت کا حاکم ہے آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے عورت اپنے خاوند کے گھر

زوجہا وولدہ فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ باب قول اللہ تعالی الرجال

اور اولاد پر حاکم ہے غرض تم میں ہر شخص (کچھ نہ کچھ) حکومت رکھتا ہے اور اپنی رعیت کا جوابدار ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) فرمانا مرد

قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیًّا

عورتوں پر حکومت رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے ایک کو (مرد کو) دوسرے پر (عورت پر) فضیلت دی ہے آخیر آیت ان اللہ کان علیا

کَبِیْرًا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ

کبیرا تک ف ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا

اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا وَّقَعَدَ فِیْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ فَنَزَلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک اپنی بی بیوں پاس نہ جاؤنگا یہ ایک بالاخانے میں آپ (اکیلے) بیٹھ رہے اور

لِتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَیْتَ عَلٰی شَهْرٍ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّ

انتیس دن کے بعد وہاں سے اتر آئے حضرت عائشہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک مہینہ عورتوں سے علیحدہ رہنے کی قسم کھائی تھی آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی

عِشْرُوْنَ بَابُ هِجْرَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ فِیْ غَیْرِ بُیُوْتِهِنَّ وَ

ہوتا ہے ف باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کو اس طرح پر چھوڑنا کہ ان کے گھروں ہی میں نہیں گئے ف اور

یُذْکَرُ عَنْ مُّعٰوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ رَفْعُهٗ غَیْرَ اَنْ لَّا تُهْجَرَ اِلَّا فِی الْبَیْتِ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ حَدَّثَنَا

معاویہ بن حیدہ کی مرفوعا مروی ہے (اسکو ابوداؤد نے نکالا) کہ عورت کا چھوڑنا گھر ہی میں ہو مگر پہلی حدیث (یعنی انس کی) زیادہ صحیح ہے ف ہم سے

اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَّحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ

ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی

قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ اَنَّ عِکْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ

کہا مجھ سے یحیی بن عبداللہ بن صیفی نے بیان کیا ان سے عکرمہ بن عبدالرحمن بن حارث نے

اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا یَدْخُلُ عَلٰی بَعْضِ اَهْلِهٖ

ان سے بی بی ام سلمہ رض نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعضی بی بیوں کے پاس ایک مہینے تک نہیں جائینگے

شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰی تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ یَوْمًا غَدَا عَلَیْهِنَّ اَوْ رَاحَ فَقِیْلَ لَهٗ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ

پھر انتیس دن گذر جانے کے بعد آپ صبح یا شام کو ان کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ

حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَیْهِنَّ شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ یَکُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا

آپنے تو ایک مہینے تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی (مہینے کے اندر کیسے آگئے) آپنے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعٰوِیَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْفُوْرَ قَالَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم سے ابو یعفور (عبدالرحمن بن عبید کوفی) نے انہوں نے

تَذَاکَرْنَا عِنْدَ اَبِی الضُّحٰی فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا یَوْمًا وَّنِسَآءُ النَّبِیِّ

کہا ہم نے ابو الضحی (مسلم بن صبیح) کے پاس مہینہ کا ذکر نکالا تو ابو الضحی کہنے لگے ہم سے ابن عباس رض نے بیان کیا ایک روز ایسا ہوا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم یبکین عند کل امراۃ منھن اھلھا فخرجت الی المسجد فاذا
کی بی بیاں رو رہی تھیں اور ہر ایک بی بی پاس اسکے عزیز واقربا جمع تھے میں جو مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ساری مسجد

ھو ملآن من الناس فجاء عمر بن الخطاب فصعد الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
لوگوں سے بھری ہے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بالا خانہ میں تھے

ھو فی غرفۃ لہ فسلم فلم یجبہ احد ثم سلم فلم یجبہ احد ثم سلم فلم یجبہ
حضرت عمرؓ اوپر گئے بار سلام کیا (اندر آنے کی اجازت چاہی) لیکن جواب ہی نہیں ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ دارد

احد فناداہ فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اطلقت نساءک فقال
(آخر حضرت عمرؓ لوٹ گئے) پھر (بلال نے) ان کو پکارا تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کیا آپ نے اپنی بی بیوں کو طلاق دیدیا آپ نے فرمایا

لا ولکن آلیت منھن شھرا فمکث تسعا وعشرین ثم دخل علی نسائہ
نہیں لیکن میں نے صرف قسم کھائی ہے کہ ایک مہینہ تک انکے پاس نہیں جاؤنگا پھر آنحضرتؐ انتیس دن ٹھہر رہے اسکے بعد اپنی بی بیوں پاس تشریف لے گئے

باب ما یکرہ من ضرب النساء وقولہ واضربوھن ضربا غیر مبرح
باب عورتوں کو مار بہت زیادہ مکروہ ہے اور قرآن شریف میں جو ہے واضربوھن تو اس سے وہ مار مراد ہے جو سخت نہ ہو

حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن ھشام عن ابیہ عن عبد اللہ
ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ

ابن زمعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلد احدکم امراتہ جلد
ابن زمعہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی جورو کو غلام لونڈی کی طرح

العبد ثم یجامعھا فی آخر الیوم باب لا تطیع المراۃ زوجھا فی معصیۃ
نہ مارے (افسوس ہے کہ صبح کو تو اس طرح سے مارے اور پھر شام کو اس سے صحبت کرے) باب عورت گناہ کی بات میں خاوند کا حکم نہ مانے

حدثنا خلاد بن یحیی حدثنا ابراھیم بن نافع عن الحسن ھو ابن مسلم عن
ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے

صفیۃ عن عائشۃ ان امراۃ من الانصار زوجت ابنتھا فتمعط شعر راسھا فجاءت
صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی اسکے سر کے بال گر گئے وہ عورت

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقالت ان زوجھا امرنی ان اصل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ لڑکی کا خاوند یہ کہتا ہے کہ میں اسکے بالوں میں دوسرے بالوں کا چونڈ (جوڑ)

فی شعرھا فقال لا انہ قد لعن الموصلات باب وان امراۃ خافت من بعلھا
لگا دوں آپ نے فرمایا ہرگز ایسا مت کر بال جوڑنے والیوں پر تو لعنت کی گئی ہے باب اللہ کا (سورۂ نساء میں) یہ فرمانا وان امراۃ خافت من بعلھا

نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعٰوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

نشوزا او اعراضا اخیر آیت تک ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ (محمد بن خازم) نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ

عَائِشَةَ رض وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْاَةُ تَكُوْنُ

عائشہ رض سے انہوں نے کہا وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا کا یہ مطلب ہے کہ ایک عورت ایسی ہو جس کا خاوند اس سے رغبت نہ رکھتا ہو

عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُوْلُ لَهٗ اَمْسِكْنِيْ وَلَا

صحبت نہیں کرتا اور مرد اسکو طلاق دینا اور دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے پھر عورت یہ کہے تو مجھ کو (اپنی زوجیت میں) رہنے دے

تُطَلِّقْنِيْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِيْ فَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِيْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ

طلاق نہ دے اور جس سے چاہے شادی کر لے میں تجھ کو نان نفقہ روٹی کپڑا معاف کر دیتی ہوں باری بھی چھوڑ دیتی ہوں یہ اور خاوند اس پر راضی ہو

تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ بَابُ الْعَزْلِ

تو اسکو رہنے دے یہی بہتر ہے اللہ تعالی کے اس قول فلا جناح علیھما ان یصالحا بینھما صلحا والصلح خیر کا یہی مطلب ہے باب عزل کا بیان ف

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ

كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کرتے تھے (آپ نے منع نہیں فرمایا) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا رض قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ

سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے بیان کیا انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے قرآن جس زمانہ میں اتر رہا تھا ہم (اس وقت) عزل

وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عمرو بن دینار سے انہوں نے عطا سے انہوں نے جابر سے یوں بھی روایت ہے کہ جابر کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن اتر رہا تھا عزل

وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ

کیا کرتے تھے ف ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے

عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

امام مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن محیریز سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے کہا

اَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاِنَّكُمْ

ہم نے (غزوہ بنی مصطلق میں) عورتوں کو قید کیا (وہ لونڈیاں بنیں) ہم ان سے عزل کرتے تھے ف آخر ہم نے آنحضرت سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کیا تم

لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ بَابُ

ایسا کرتے ہو تین بار یہی فرمایا (ایسا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں کیونکہ) جو جان قیامت تک (کبھی) دنیا میں آنیوالی ہے وہ ضرور آ کر رہیگی ف باب

القرعة بين النساء إذا أراد سفرا حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد الواحد بن أيمن

سفر میں جاتے وقت بی بیوں پر قرعہ ڈالنا جس کا نام نکلے اسکو ساتھ لیجانا ہمسے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن ایمن مکی نے

قال حدثني ابن أبي مليكة عن القسم عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان

کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے انھوں نے قاسم بن محمد سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کو تشریف

إذا خرج أقرع بين نسائه فطارت القرعة لعائشة وحفصة وكان النبي صلى الله

لیجاتے تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے ایک بار ایسا ہوا کہ قرعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دونوں کے نام پر نکلا (اپنے ہمراہ دونوں کو ساتھ لیگئے) آپ کا

عليه وسلم إذا كان بالليل سار مع عائشة يتحدث فقالت حفصة ألا تركبين

معمول تھا رات کو سفر میں چلتے چلتے حضرت عائشہؓ سے باتیں کیا کرتے حضرت حفصہؓ کو اس پر رشک آیا انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ایسا کرو آج

الليلة بعيري وأركب بعيرك تنظرين وأنظر فقالت بلى فركبت فجاء النبي

رات کو تم میرے اونٹ پر سوار ہو میں تمہارے اونٹ پر سوار ہوتی ہوں دیکھو تو کیا تماشا ہوتا ہے جو تم نے نہیں دیکھا وہ تم دیکھو گی اور جو میں نے نہیں دیکھا وہ میں دیکھوں گی خیر حضرت

صلى الله عليه وسلم إلى جمل عائشة وعليه حفصة فسلم عليها ثم سار حتى نزلوا

رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے پاس آئے اور اس پر حضرت حفصہؓ سوار تھیں آپ نے انکو سلام کیا پھر چلنے لگے حضرت عائشہؓ پاس نہیں گئے

وافتقدته عائشة فلما نزلوا جعلت رجليها بين الإذخر وتقول يا رب

جب منزل پر اترے ف تو حضرت عائشہؓ نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈال دیئے اور کہنے لگیں پروردگار

سلط علي عقربا أو حية تلدغني ولا أستطيع أن أقول له شيئا باب

بچھو یا سانپ مجھ کو کاٹ کھائے تو اچھا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو مجھ کچھ نہیں کہہ سکتی تھی ف باب

المرأة تهب يومها من زوجها لضرتها وكيف يقسم ذلك حدثنا

اگر کوئی عورت اپنی باری کا دن اپنی سوکن کو بخش دے تو مرد اس کی باری میں کیا کرے ہم سے

مالك بن إسمعيل حدثنا زهير عن هشام عن أبيه عن عائشة أن سودة بنت

مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انھوں نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام المومنین

زمعة وهبت يومها لعائشة وكان النبي صلى الله عليه وسلم يقسم لعائشة

زمعہ نے ف اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو بخشدیا تھا اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس (دو دن)

يومها ويوم سودة باب العدل بين النساء ولن تستطيعوا أن تعدلوا

اُن کی باری اور حضرت سودہؓ کی باری میں رہتے باب عورتوں میں انصاف کرنا واجب ہے ف اور اللہ تعالی نے (سورہ نساء میں) فرمایا تم سے پورا انصاف تو

بين النساء إلى قوله واسعا حكيما باب إذا تزوج البكر على الثيب حدثنا

عورتوں میں نہیں ہو سکے گا آخر آیت واسعا حکیما تک باب اگر کسی پاس ایک ثیبہ عورت ہو پھر ایک کنواری سے نکاح کرے ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے خالد یا ابو قلابہ کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو یوں کہہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا

سکتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف مگر انس رضی اللہ عنہ نے کہا سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے بیاہ نکاح کرے تو سات دن رات

وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ

(برابر) اس کنواری پاس رہے ف اور اگر کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نکاح کرے تو تین دن رات برابر اسکے پاس رہے ف باب اگر کنواری عورت کسی کے پاس ہو اور پھر

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم کو ایوب سختیانی اور خالد حذاء دونوں نے بیان کیا

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ

انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا سنت یہ ہے کہ جب مرد ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نئی شادی کرے

أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ

تو سات دن رات (برابر) کنواری پاس رہے اسکے بعد باری باری ہر ایک کے پاس رہا کرے اور جب کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نئی شادی کرے تو تین دن رات برابر اسکے پاس رہے اسکے بعد

قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اپنی باری دونوں پاس رہا کرے ابو قلابہ نے کہا اگر میں چاہوں تو یوں کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے

سَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ

اور عبد الرزاق نے کہا ف ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ایوب اور خالد سے ف خالد نے کہا اگر میں چاہوں "حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ حَدَّثَنَا

تک مرفوع کر سکتا ہوں (یوں کہہ سکتا ہوں آنحضرت نے فرمایا) باب مرد اپنی سب بی بیوں سے صحبت کرکے ایک غسل کر سکتا ہے ف ہم سے

عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ

عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن

ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي

مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری بی بیوں پاس ایک رات میں ہو آتے

اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ

ان دنوں آپ کی نو بی بیاں تھیں (آپکو حق تعالیٰ نے تیس مردوں کی قوت دی تھی) ف باب آدمی اپنی بی بیوں پاس (گو انکی باری نہ ہو)

فِي الْيَوْمِ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

جا سکتا ہے ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں پاس تشریف لے جایا کرتے اور کسی کے نزدیک

مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ بَابُ إِذَا اسْتَأْذَنَ
ہی جاتے (مگر صحبت نہ کرتے) ایک بار حضرت حفصہؓ پاس گئے اور انکے پاس بہت ٹھیرے اتنا کبھی نہیں ٹھیرتے تھے باب اگر مرد اپنی بیماری

الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ
کے دن ایک بی بی پاس کاٹنے کی اجازت دوسری بی بیوں سے لے (تو درست ہے) پھر بیماری بھر اس بی بی کے پاس رہ سکتا ہے ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

حَدَّثَنِي سُلَيْمَنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ
کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے کہ ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ کہتی تھیں

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں (بار بار) یہ پوچھتے تھے کل میں کہاں ہونگا کل میں کہاں رہونگا

غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ
آپ کا مطلب یہ تھا حضرت عائشہؓ کی باری کب آئیگی یہ حال دیکھ کر کل بی بیوں نے اجازت دی کہ آپ (بیماری میں) جہاں چاہیں ف رہ سکتے ہیں تب آپ

حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي
وہیں وفات پائی حضرت عائشہؓ کہتی تھیں (اتفاق سے) آپ اسی دن فوت ہوئے جو میری باری کا دن تھا تو اللہ تعالےٰ نے

بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ف
آپکی روح (مبارک) اسحالت میں قبض کی کہ آپکا سر میری دگدگی اور سینے کے بیچ میں تھا اور اللہ کا یہ بھی احسان کہ عین وفات کے وقت میرا اور آپکا تھوک ملا دیا ف

بَابُ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ
باب اگر کسی شخص کو اپنی ایک جورو سے زیادہ محبت ہو ف تو کچھ گناہ نہ ہوگا ف ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رض دَخَلَ عَلَى
ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحیٰی بن سعید انصاری سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا انہوں نے حضرت عمرؓ سے وہ حضرت حفصہؓ

حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةِ لَا يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
پاس گئے اور کہنے لگے بیٹا تجھکو یہ عورت دھوکا نہ دے جو اپنے حسن و جمال اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پر پھولی ہوئی ہے (یعنے حضرت عائشہؓ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ف حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب میں (بالاخانہ پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور میں نے یہ گفتگو بیان کی تو آپ

فَتَبَسَّمَ بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ حَدَّثَنَا
مسکرا دیے باب جھوٹ موٹ جو چیز اسے نہیں ملی اسکو بیان کرنا (کسی طرح عورت اپنی سوکن کا دل جلانے کیلئے ایسا کرنا) منع ہے ف ہم سے

سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسما بنت ابی بکر سے انہوں نے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِی فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے فاطمہ بنت منذر

امْرَأَةً قَالَتْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِی ضَرَّةً فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِی غَیْرَ الَّذِی

ایک عورت (خود اسماء) نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کا دل جلانے کو (جھوٹ موٹ) یوں کہوں میرے خاوند نے یہ

یُعْطِینِی فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُورٍ

چیزیں مجھ کو دی ہیں جو اس نے حقیقت میں نہیں دیں تو کیا میں گنہگار ہوں گی آپ نے فرمایا جو شخص ایسی چیزیں ملنا بیان کرے جو اسکو نہیں ملیں وہ دو جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے

بَابُ الْغَیْرَةِ وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِیرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَیْتُ رَجُلًا مَعَ

باب غیرت کا بیان ف اور وراد (مغیرہ کے منشی) نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ف انہوں نے کہا سعد بن عبادہ نے آنحضرت سے عرض کیا میں تو اگر اپنی بی بی

امْرَأَتِی لَضَرَبْتُهُ بِالسَّیْفِ غَیْرَ مُصْفِحٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَیْرَةِ

پاس کسی غیر مرد کو دیکھ پاؤں ف تو اسی وقت تلوار سے مار دوں ف اسکو دھار سے نہ تھوڑی طرف سے صرف ڈرانے کیلئے ف تو آنحضرت نے (انصار سے) فرمایا تم لوگ سعد کی غیرت پر

سَعْدٍ لَأَنَا أَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْیَرُ مِنِّی حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا

تعجب کرتے ہو قسم خدا کی میں اس سے بڑھ کر غیرت ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت ہے ف ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے

الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِیقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْیَرُ مِنَ

اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں ہے اور یہی

اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَیْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

وجہ ہے کہ اس نے بےحیائی کے کاموں کو حرام کر دیا اور اللہ سے بڑھ کر کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں آتی ف۱۱ ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ یَرَی عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِی یَا أُمَّةَ

فرمایا محمد کی امت کے لوگو اللہ سے بڑھ کر کسی میں غیرت نہیں ہے اسکو بڑی غیرت آتی ہے جب وہ اپنے غلام یا لونڈی کو حرامکاری کرتے دیکھتا ہے محمد کی امت

مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیرًا حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ إِسْمَاعِیلَ

کے لوگو اگر تم وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں ف۱۲ تو بہت کم ہنستے اکثر روتے رہتے ف۱۳ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ أَبِی سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ أَنَّهَا

کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے اپنی والدہ اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا

یکساں ہی ہو مگر جب حرامکاری کرے یا ہو تو اسکو چھوڑ دیں نہ شاید میں چار گواہ ڈھونڈنے جاؤں یہ کیونکر ہو سکتا ہے جب تک میں گواہ لاؤں وہ اپنا کام کر کے چل دیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا شيء أغير من الله وعن يحيى أن أبا سلمة

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ سے بڑھ کر غیرت دار کوئی نہیں ہے اور (اسی سند سے) یحیی بن ابی کثیر سے روایت ہے ان کو ابوسلمہ نے

حدثه أن أبا هريرة حدثه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا أبو نعيم

کہا ان کو ابو ہریرہؓ نے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث سنی ہم سے ابونعیم نے بیان کیا

حدثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة أنه سمع أبا هريرة رض عن النبي صلى الله عليه

کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نحوی نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وسلم أنه قال إن الله يغار وغيرة الله أن يأتي المؤمن ما حرم الله حدثنا محمود

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اس کو غیرت اس پر آتی ہے کہ مومن حرام کام کرے ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا

حدثنا أبو أسامة حدثنا هشام قال أخبرني أبي عن أسماء بنت أبي بكر رض قالت

کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھکو والد (عروہ) نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا

تزوجني الزبير وما له في الأرض من مال ولا مملوك ولا شيء غير ناضح وغير

جب زبیر بن عوام نے (مکہ میں) مجھ سے نکاح کیا اس وقت وہ بالکل محتاج تھے نہ روپیہ نہ پیسہ تھا نہ غلام لونڈی نہ اور کوئی جائیداد بس ایک پانی لانے کا اونٹ

فرسه فكنت أعلف فرسه وأستقي الماء وأخرز غربه وأعجن ولم أكن أحسن

اور ایک گھوڑا ان کے پاس تھا میں ان کے گھوڑے کا دانہ چارہ اسکی خدمت کیا کرتی پانی بھی میں لاتی پانی کا ڈول بھی میں خود سیتی آٹا بھی میں ہی گوندھتی

أخبز وكان يخبز جارات لي من الأنصار وكن نسوة صدق وكنت أنقل النوى

مجھکو روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتا تھا میری ہمسائی انصاری عورتیں میری روٹی پکا دیا کرتی تھیں انصاری عورتیں بھی کیا ایماندار سچی عورتیں تھیں

من أرض الزبير التي أقطعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على رأسي وهي

میں کیا کرتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمین مقطع کے طور پر زبیرؓ کو دی تھی اس میں کٹھلیاں چننے جایا کرتی کٹھلیاں اپنے سر پر لاد کر وہاں سے لایا

مني على ثلثي فرسخ فجئت يوما والنوى على رأسي فلقيت رسول الله صلى الله

کرتی وہ زمین میرے مکان سے دو ثلث فرسخ (ایک کوس پر) ایک دن ایسا ہوا میں وہاں سے سر پر کٹھلیاں لادے آ رہی تھی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم ومعه نفر من الأنصار فدعاني ثم قال إخ إخ ليحملني خلفه فاستحييت

(رستے میں) مجھ کو ملے آپکے ساتھ اور بھی کئی انصاری لوگ تھے آپ نے مجھ کو بلایا اور اونٹ جس پر سوار تھے اسکو اخ اخ کرنے لگے آپکا مطلب یہ تھا کہ مجھکو اپنے پیچھے سوار

أن أسير مع الرجال وذكرت الزبير وغيرته وكان أغير الناس فعرف رسول الله

کرلیں مجھ کو شرم آئی میں مردوں کے ساتھ کیونکر چلوں اور زبیر کی غیرت کا خیال آیا وہ بڑی غیرت والے آدمی تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہچان گئے

صلى الله عليه وسلم أني قد استحييت فمضى فجئت الزبير فقلت لقيني رسول

کہ مجھ کو شرم آئی اور آپ آگے بڑھ گئے (مجھ کو چھوڑ دیا سوار نہیں کیا) جب میں (گھر میں) آئی میں نے زبیرؓ سے یہ قصہ بیان کیا میں نے کہا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی رَأْسِی النَّوٰی وَمَعَہٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَاَنَاخَ لِاَرْکَبَ

رہتے (زمین) مجھ کو ملے تھے میں سر پر گٹھلیاں لادے تھی آپ کے ساتھ اور کئی اصحاب بھی تھے آپ نے اونٹ بٹھلایا کہ میں سوار ہو جاؤں

فَاسْتَحْیَیْتُ مِنْہُ وَعَرَفْتُ غَیْرَتَکَ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَحَمْلُکِ النَّوٰی کَانَ اَشَدَّ عَلَیَّ مِنْ

لیکن مجھ کو شرم آئی تمہاری غیرت کا خیال آیا یہ کہنے لگے مجھ کو تو اس سے رنج ہوا کہ تو گٹھلیاں لاد کر نکلی آنحضرت کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت

رُکُوْبِکِ مَعَہٗ قَالَتْ حَتّٰی اَرْسَلَ اِلَیَّ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَ ذٰلِکَ بِخَادِمٍ تَکْفِیْنِیْ سِیَاسَۃَ

کی بات نہ تھی اسماء کہتی ہیں اسکے بعد ابوبکر نے ایک خدمتگار میرے پاس بھیجا وہ گھوڑے کا سب کام کرنے لگا

الْفَرَسِ فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَنِیْ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

گویا ابوبکر نے مجھ کو آزاد کر دیا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن علیہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِہٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰی اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہؓ) کے پاس تھے اتنے میں دوسری بی بی (حضرت زینبؓ یا حضرت صفیہؓ) نے کھانے کا ایک کٹورہ آپ کو بھیجا اس

بِصَحْفَۃٍ فِیْہَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہَا یَدَ الْخَادِمِ

بی بی نے جنکے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے (یعنی حضرت عائشہؓ نے غصے ہو کر) خدمتگار کے ہاتھ پر جو وہ کٹورہ لایا تھا ایک مار لگائی

فَسَقَطَتِ الصَّحْفَۃُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَۃِ ثُمَّ

اسکے ہاتھ سے کٹورہ گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے کے ٹکڑوں کو جوڑنے اور کھانا جو اس میں تھا

جَعَلَ یَجْمَعُ فِیْہَا الطَّعَامَ الَّذِیْ کَانَ فِی الصَّحْفَۃِ وَیَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّکُمْ ثُمَّ حَبَسَ

وہ اکٹھا کرنے لگے آپ (لوگوں سے جو اس وقت موجود تھے) فرمانے لگے تمہاری ماں کو غیرت آ گئی پھر آپ نے اس خدمتگار کو

الْخَادِمَ حَتّٰی اُتِیَ بِصَحْفَۃٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِیْ ہُوَ فِیْ بَیْتِہَا فَدَفَعَ الصَّحْفَۃَ الصَّحِیْحَۃَ اِلَی

رکھا اور جس بی بی نے یہ کٹورہ توڑا تھا اس کے گھر میں سے ثابت کٹورہ لا کر اس خدمتگار کے حوالے کیا اور

الَّتِیْ کُسِرَتْ صَحْفَتُہَا وَاَمْسَکَ الْمَکْسُوْرَۃَ فِیْ بَیْتِ الَّتِیْ کَسَرَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ٹوٹا کٹورہ اس بی بی کے گھر میں رہنے دیا جس نے یہ کٹورہ توڑا تھا ہم سے محمد

ابْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

ابن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ

عَبْدِ اللّٰہِ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ اَوْ اَتَیْتُ الْجَنَّۃَ فَاَبْصَرْتُ

انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (مجھکو یہ خواب آیا) کہ میں بہشت میں (یا بہشت پر) گیا وہاں میں نے ایک (عالیشان)

قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ ہٰذَا قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اِلَّا عِلْمِیْ

محل دیکھا میں نے (جبرئیل سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا میں نے چاہا اس محل کے اندر جاؤں پھر تمہاری غیرت کا خیال کر کے عمر

الجبرائة من فوق سبع سموات ١٢ منه

بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَعَلَيْكَ

میری ماں نہیں کیا یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے کیا میں آپ سے غیرت کرونگا ف

أَغَارُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی اُنہوں نے یونس سے اُنہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے

ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ

خبر دی اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا ہم سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ

آپ نے فرمایا میں سوتے میں خواب دیکھا جیسے میں بہشت میں گیا ہوں وہاں ایک عورت

تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا

ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں نے ف پوچھا یہ محل کس کا ہے اُنہوں نے کہا عمر کا عمر کا نام سنتے ہی مجھ کو انکی غیرت (اور حمیت) کا خیال آیا میں پیٹھ

فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَعَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَغَارُ بَابُ غَيْرَةِ النِّسَاءِ

جب حضرت عمرؓ نے یہ سُنا جو اسی مجلس میں موجود تھے تو رو دیے ف پھر کہنے لگے بھلا میں آپ پر یا رسول اللہ غیرت کرونگا ف باب عورتوں کی غیرت اور

وَوَجْدِهِنَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

غصے کا بیان ف ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو اسامہ نے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے

قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً

اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں پہچان لیتا ہوں تو اس وقت مجھ سے خوش ہے

وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي

اور اس وقت مجھ پر غصہ ہے میں نے پوچھا آپ کیسے پہچان لیتے ہیں آپنے فرمایا جب تو مجھ سے خوش

رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ

ہوتی ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے محمدؐ کے رب کی قسم ف اور جب تو مجھ پر غصے ہوتی ہے تو (میرا نام نہیں لیتی) یوں قسم کھاتی ہے ابراہیمؑ کے رب کی قسم

قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ

میں نے کہا بیشک آپ سچ کہتے ہیں یا رسول اللہ میں (غصے میں) صرف آپ کا نام زبان پر نہیں لیتی ف مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا

حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ

ہم سے نضر بن شمیل نے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہؓ پر آئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کا بہت تذکرہ اور

اِيَّاهَا وَثَنَاءٍ عَلَيْهَا وَقَدْ اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَشِّرَهَا

اُن کی بہت تعریف کیا کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی کہ خدیجہ رضہ کو بہشت کے ایک گھر کی

بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ بَابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَ

خوشخبری دیں جو خولدار موتی کا ہے باب آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ آنے کے لیے اور اسکے حق میں انصاف

الْاِنْصَافِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

کرنے کے لیے کوشش کرسکتا ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ

میں نے منبر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ (جو ابو جہل کا باپ تھا)

بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْا فِيْ اَنْ يُّنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ

کی اولاد ف۲ نے جو مسلمان ہو گئے تھی مجھ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی ف۳ کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں تو میں تو اجازت نہیں دیتا پھر

ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا

بھی اجازت نہیں دونگا ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ابو طالب کا بیٹا (علی رضہ) میری بیٹی ف۴ کو طلاق دیدے اور انکی بیٹی سے نکاح کر لے بات یہ ہے کہ فاطمہ میرا (میرے جگر کا)

هِيَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا هٰكَذَا قَالَ بَابٌ يَقِلُّ

ٹکڑا ہے جو اسکو برا لگے مجھ کو بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسکو تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے ف۵ باب (قیامت کے قریب)

الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ

عورتوں کا بہت ہو جانا مردوں کی کمی اور ابو موسیٰ اشعری رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) آپ نے

الْوَاحِدَ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

فرمایا تو اسوقت ایک مرد کو دیکھیگا چالیس عورتیں اسکے ساتھ ہونگی اسکی پناہ میں رہیں گی اسقدر زیادہ عورتیں ہو جائینگی اور مرد کم رہ جائیں گے

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا (لوگو)

لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ

میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضرت سے سن کر اب تم سے بیان

اَحَدٌ غَيْرِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

کرنیوالا میرے سوا اور کوئی نہیں ف۶ آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں یہ ہے (قرآن و حدیث کا)

اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَ

علم کا اٹھ جانا جہالت پھیل جانا زنا کی کثرت شرابخوری کی کثرت مردوں کی کمی اور

يَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ بَابٌ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ

عورتوں کی کثرت یہانتک کہ پچاس پچاس عورتوں کا سنبھالنے والا (خبر گیران) ایک دہوگا ف باب کوئی مرد جو محرم نہ ہو عورت کے ساتھ تنہائی نہ

إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

کرے نہ اس عورت کے پاس جائے جس کا شوہر غائب ہو (سفر وغیرہ میں گیا ہو) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے عقبہ بن عامرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ

دیکھو غیر عورتوں کے پاس مت جایا کرو ف ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ خاوند کا رشتہ دار (دیور یا جیٹھ) اگر وہ عورت کے پاس

الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو

جائے آپ نے فرمایا یہ تو ہلاکت ہے ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے

عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ

انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو کوئی مرد نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی

بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَ

نہ کرے اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میری عورت تو حج کے لیے نکلی ہے اور

اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ

میرا نام فلانی فلانی لڑائی میں لکھا گیا ہے ف آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی عورت کو حج کرا ف باب اگر لوگوں کے سامنے ایک مرد دوسری

الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ

(غیر محرم) عورت سے تنہائی میں کچھ بات کرے تو یہ جائز ہے ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انہوں نے کہا ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی ف

فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكُنَّ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ

آپ نے اس سے تنہائی کی (الگ باتیں سنیں) ف پھر فرمایا انصاری عورتو تم سب لوگوں میں مجھکو زیادہ محبوب ہو باب زنانے اور ہیجڑے سفر میں

بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

عورتوں پاس نہ آئیں ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلمان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہؓ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے

عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ

تھیں ان کے پاس تھے ایک زنانہ (ہیت نامی) بھی وہاں تھا وہ ام سلمہؓ کے بھائی عبد اللہ بن ابی امیہ سے کہنے لگا اگر اللہ نے

اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ

کل تمکو طائف فتح کرا دیا تو میں تجھ کو غیلان کی بیٹی (بادیہ) بتلاؤنگا وہ سامنے آتی ہے تو چار بٹیں پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹیں لے کر

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ بَابُ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اب یہ (زنانہ) تم عورتوں پاس نہ آیا کرے ف باب عورت حبشیوں کو دیکھ سکتی ہے

وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

اگر کسی فتنے کا ڈر نہ ہو ف ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا انہوں نے عیسی بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي

انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے

بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ

مجھکو چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں (اپنے ہتھیاروں کا) کھیل کر رہے تھے دیکھتے دیکھتے میں خود ہی اکتا جاتی

فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ بَابُ خُرُوجِ

اب سمجھ لو ایک کم عمر لڑکی جس کو کھیل تماشے کا بڑا شوق ہوتا ہے کتنی دیر تک دیکھتی رہی کی ف باب عورتوں کو کام کاج

النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ

کے لیے باہر نکلنا درست ہے ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ ایک رات کو باہر نکلیں حضرت عمرؓ نے انکو دیکھ کر

فَقَالَ إِنَّكِ وَاللّٰهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کہنے لگے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا تم اپنے تئیں چھپا نہ سکیں وہ یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئیں

فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشّٰى وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ

اور آپ سے بیان کیا جو عمرؓ نے کہا تھا اسوقت آنحضرت میری کوٹھری میں بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے آپکے ہاتھ میں گوشت کی ہڈی تھی اسی وقت آپ پر وحی اترنے لگی

وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

آپ یہ فرماتے تھے (عورتو) اللہ نے تم کو کام کاج کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی ف باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر

فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

مسجد وغیرہ جا سکتی ہے ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہمسے

دونوں ہتھیلیاں نہ مرد کی ستر ہیں نہ عورت کی۔ اور یہ اعضا ہر ایک دوسرے کے دیکھ سکتا ہے مگر مکروہ ہے قسطلانی نے کہا منہاج میں حرمت کو صحیح کہا ہے اور اسی پر فتوی ہے پردہ
تو مخصوص ہوگی امہات المومنین سے یا ایک حالت خاص ہے اور خود حضرت عائشہؓ ہودوں میں نکلا کرتی تھیں اور جنگ جمل میں تشریف نہ گئی تھیں اور یہ ممکن نہیں کہ ان کی نظر کسی طرف

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ

زہری سے اُنھوں نے سالم سے اُنھوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی بی بی مسجد میں جانے

إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ

کی اجازت مانگے تو اُس کو منع نہ کرے باب دودھ کے رشتے سے جو عورت محرم ہو جاتی ہے بے پردہ اُس کو دیکھ سکتے ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی اُنھوں نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے والد سے

عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ

اُنھوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنھوں نے کہا میرا دودھ چچا (افلح) آیا اُس نے مجھ سے (اندر آنیکی) اجازت مانگی میں نے اُس کو اجازت دینا

أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

میں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں پھر آپ تشریف لائے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا

تو میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اُس کو آنے دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(کو وہ چچا ہوا) مگر مجھ کو عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے تھوڑے پلایا تھا آپ نے فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ

نہیں وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آسکتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ اُس وقت کا واقعہ ہے

ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

جب حجاب (پردے) کا حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں

بَابُ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ

باب ایک عورت دوسری عورت سے (بے ستر ہو کر) نہ چمٹے اسلیے کہ اسکا حال اپنے خاوند سے بیان کرے ہم سے محمد بن یوسف فریابی (یا بیکندی) نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ

کہا ہم کو سفیان (ثوری یا ابن عیینہ) نے اُنھوں نے منصور بن معتمر سے اُنھوں نے ابو وائل سے اُنھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اُنھوں نے کہا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوسری عورت سے نہ چمٹے پھر اُسکا حال اپنے خاوند سے بیان کرے جیسے وہ اُس عورت کو دیکھ رہا ہے

يَنْظُرُ إِلَيْهَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

(ایسا نہ ہو کوئی فتنہ پیدا ہو) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے

١٠١

حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ

مجھ سے شقیق نے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود رض سے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت

الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَہَا لِزَوْجِہَا کَأَنَّہٗ یَنْظُرُ إِلَیْہَا بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَأَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ

دوسری عورت سے اپنا بدن لگائے پھر اپنے خاوند سے اسکا حال بیان کرے گویا وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے باب مرد کا یوں کہنا میں آج رات اپنی

عَلٰی نِسَائِیْ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ

سب بی بیوں پاس ہو آؤں گا مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے

أَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ

ابوہریرہ رض سے سلیمان پیغمبر نے کہا میں آج رات اپنی سو بی بیوں کے پاس ہو آؤں

تَلِدُ کُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا یُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَلَمْ

اور ہر ایک بی بی ایک ایک لڑکا جنے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہونگے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے فرشتہ نے ان سے کہا انشاء اللہ کہو لیکن انہوں نے نہیں

یَقُلْ وَنَسِیَ فَأَطَافَ بِہِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْہُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ النَّبِیُّ

کہا بھول گئے آخر رات کو وہ سب بی بیوں پاس گئے ان میں کوئی عورت نہ جنی (کسی کو حمل نہ رہا) ایک عورت صرف بچہ جنی وہ بھی ادھورا بچہ (آدھا دھڑ) آنحضرت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ أَرْجٰی لِحَاجَتِہٖ بَابُ لَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان انشاء اللہ کہتے تو انکی مراد بر آتی اور انکا کام نکل آنے کی امید زیادہ ہوتی باب آدمی

یَطْرُقُ أَہْلَہٗ لَیْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَیْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ یُخَوِّنَہُمْ أَوْ یَلْتَمِسَ عَثَرَاتِہِمْ حَدَّثَنَا

سفر سے رات کو اپنے گھر میں نہ آئے جب لمبے سفر کے بعد لوٹا ہو اپنی گھر والوں پر تہمت لگانے کا موقعہ پیدا ہو یا ان کے عیب تلاش کرنے کا ہم سے

اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہمسے شعبہ نے کہا ہمسے محارب بن دثار نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رض سے سنا وہ کہتے تھے

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ أَنْ یَأْتِیَ الرَّجُلُ أَہْلَہٗ طُرُوْقًا حَدَّثَنَا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آئے ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنِ الشَّعْبِیِّ أَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ

محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم بن سلیمان نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ

بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُکُمُ الْغَیْبَةَ

انصاری رض سے سنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بہت دنوں تک اپنے گھر سے غائب ہو (سفر وغیرہ میں گیا ہو)

فَلَا یَطْرُقْ أَہْلَہٗ لَیْلًا

تو (ایسی بیکار) رات کو اپنے گھر پر دفعتاً نہ پڑے | اب بائیسواں پارہ اسکے فضل و کرم پیار سے شروع ہوتا ہے | حمد کا شکر اکیسواں پارہ تمام ہوا

آئے ان کے پاس ایک عورت تھی جو انکی بی بی کی کنگھی چوٹی کیا کرتی تھی وہ انکو مرد سمجھے اور تلوار سے اس پر حملہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے سفر سے

فہرست مضامین پارہ بست و یکم تیسیر الباری شرح و ترجمہ صحیح البخاری

تمت

پاره بائیسواں

مطبع کے کارخانہ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہت کفایت سے مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ ... الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ

باب جماع سے اولاد حاصل ہونے کی غرض رکھنا چاہیے (نہ صرف پانی بہانے اور شہوت نکالنے کی) ف

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیر سے انہوں نے سیار بن وردان سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر سے

قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا

انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (غزوہ تبوک) میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب وہاں سے

قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي

لوٹے تو میرا ایک اونٹ تھا کمبخت سست میں چاہتا تھا مدینہ میں جلد پہنچوں اتنے میں ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی سوار

فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

میرے پیچھے آن پہنچا میں نے جو دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے پوچھا کیوں جلدی

يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَبِكْرًا

کیوں کر رہا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے (اس وجہ سے چاہتا ہوں مدینہ میں جلدی پہنچوں) آپ نے فرمایا کنواری

تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً

ہے یا ثیبہ میں نے عرض کیا ثیبہ ہے آپ نے فرمایا ارے کنواری سے کیوں نہیں شادی کی

تُدَاعِبُهَا وَتُدَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ

وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا جابر کہتے ہیں جب ہم مدینہ پہونچے تو ہم نے چاہا شہر میں گھس جائیں آپ نے فرمایا ذرا دم لو (یعنی) عشا کے وقت اندر جاؤ

عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِي

تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہیں وہ کنگھی چوٹی کر لے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ صفائی کر لے ہشیم کہتے ہیں مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا کہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا

هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

جابر جب تو گھر پہونچے تو خوب کیس کیجو (امام بخاری نے کہا) کیس سے یہی مطلب ہے کہ اولاد ہونے کی خواہش کیجو۔ ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضـ أَنَّ

محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سیار سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو رات کو اپنے گھر پہونچیو تو اندر نہ جائیو یہاں تک کہ وہ عورت جس کا خاوند غائب تھا

تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ

استرہ لے لے (صفائی کر لے) اور جس کے بال پریشان (بکھرے ہوئے) ہیں وہ کنگھی چوٹی کر لے جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب تو گھر پہونچے

بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

تو خوب خوب کیس کیجو شعبی کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ نے بھی وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

الْكَيْسِ بَابٌ تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

اس میں بھی کیس کا ذکر ہے باب جب خاوند سفر سے آئے تو عورت استرہ لے بالوں میں کنگھی کرے مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ

کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو سیار نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد (غزوہ تبوک) میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب وہاں سے لوٹے مدینہ کے قریب پہونچے تو میں نے اپنے منٹھے (سست) اونٹ کو آگے بڑھایا اتنے میں

لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي

پیچھے سے ایک سوار مجھ سے آملا اور میرے اونٹ کو ایک چھڑی سے ٹہوکا دیا میرا اونٹ بہت ہی عمدہ (تیز چالاک) اونٹ

كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرح چلنے لگا میں جو مڑ کر دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (میں جو آگے بڑھ کر چلا اسکی وجہ یہ تھی کہ) میری نئی شادی ہوئی ہے آپ نے فرمایا تیری شادی ہو گئی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا

أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا

کنواری سے یا ثیبہ سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپ نے فرمایا ارے کنواری (چھوکری) کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا جابر کہتے ہیں خیر جب

قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ

مدینہ پہنچے تو ہم شہر کے اندر گھسنے کو تھے آپ نے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ اب رات کو عشاء کے وقت گھر میں جاؤ ایسا کرنے سے جس عورت کا سر پریشان

الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ بَابُ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ

وہ کنگھی کرنے کی جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ استرہ لے لیگی باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نور میں) یہ فرمانا ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن آخر آیت

لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

لم یظہروا علیٰ عورات النساء تک ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے کہا احد کے دن جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا تھا اس کی کیا دوا کی گئی اس میں لوگ اختلاف کرنے لگے

يَوْمَ أُحُدٍ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ

آخر انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے پوچھا وہ اخیر صحابی تھے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

جو مدینہ میں زندہ رہ گئے تھے انہوں نے کہا اب اس بات کا مجھ سے زیادہ جاننے والا (دنیا میں) کوئی باقی نہیں رہا (کیونکہ سب صحابہ گذر گئے) ہوا یہ تھا

كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ

حضرت فاطمہؓ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھوتی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لاتے جاتے تھے (جب خون بند نہ ہوا)

فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ بَابُ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ حَدَّثَنَا

تو ایک بوریا جلا کر آپ کے زخم میں بھر دیا گیا باب اسی آیت میں جو والذین لم یبلغوا الحلم ہے اسکا بیان ہم سے

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ

احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الرحمن بن عابس سے کہا میں نے

ابْنَ عَبَّاسٍ رضی سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى

ابن عباسؓ سے سنا اُن سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید اضحے میں شریک تھے

أَوْ فِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ

انہوں نے کہا ہاں اور اگر میں آنحضرتؐ کا رشتہ دار نہ ہوتا تو اپنی کم سنی کی وجہ سے آنحضرتؐ کے ساتھ شریک نہ ہو سکتا ابن عباسؓ کہتے تو آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ

صلے اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے لیے نکلے آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لیکن ابن عباسؓ نے (عید کی نماز میں) اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا نماز پڑھا

وَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ

انکو وعظ سنایا نصیحت کی اور خیرات دینے کا حکم کیا ابن عباس کہتے ہین مین دیکھ رہا تھا عورتین اپنے کانون اور حلق کیطرف ہاتھ بڑہا رہی

يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ

تہین زیور نکال نکال کر بلال کو (خیرات کیطور پر) دیتی جاتی تہین اسکے بعد آنحضرت بلال سمیت گہر کو لوٹ آئے باب ایک مرد کا دوسرے سے پوچہنا کیا تم نے

هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَطَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ حَدَّثَنَا

رات عورت سے صحبت کی اور اپنی بیٹی کی کوکہ پر غصے سے ٹہوسا لگانا (ہاتہ سے کوچنا) ہم سے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض

عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمسے امام مالک نے انہون نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہون نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہون نے حضرت عائشہ سے

قَالَتْ عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا

انہون نے کہا ف کہ ابو بکر نے مجہ پر غصہ کیا اور میری کوکہ مین ہاتہ سے کوچنے دینے لگے ف مین تو ضرور تڑپتی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي.

مبارک سر میری ران پر تہا (آپ آرام فرما رہے تہے) اس وجہ سے مین ہلی بہی نہین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب طلاق کے بیان مین ف

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا

اور اللہ تعالی نے (سورۂ طلاق مین) فرمایا اے پیغمبر تم اور تمہاری امت کے لوگ جب عورتون کو طلاق دو تو ایسے وقت پر کہ انکی عدت اسی وقت شروع ہو جائے ف

الْعِدَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ

اور عدت کا شمار کرتے رہو (پورے تین طہر یا تین حیض) اور سنت کا طلاق یہی ہے کہ عورت کو اس طہر مین طلاق دے جس مین جماع نہ

جِمَاعٍ وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ

کیا ہو اور طلاق کے وقت دو مردون کو گواہ کر دے ہمسے اسمعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجہ سے امام مالک نے انہون نے نافع سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

انہون نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اپنی جورو (آمنہ بنت غفار) کو حالت حیض مین

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ

طلاق دیدی حضرت عمر رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مره فليراجعها ثم ليمسكها حتى تطهر ثم تحيض

آپ نے فرمایا عبداللہ کو رجعت کرے ف اور اس عورت کو حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھ چھوڑے پھر اسکو حیض آئے

ثم تطهر ثم إن شاء أمسك بعد وإن شاء طلق قبل أن يمس فتلك العدة التي أمر

پھر حیض سے پاک ہو اسکو اختیار ہے چاہے اسکو رکھ چھوڑے چاہے طلاق دیدے اور یہی مدت ہے جو اللہ نے فرمائی کہ عورتوں کو اُن کی

الله أن تطلق لها النساء ۔ باب إذا طلقت الحائض تعتد بذلك الطلاق

مدت پر طلاق دو — باب اگر کوئی اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دیدے تو اس طلاق کا شمار ہوگا یا نہیں

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن أنس بن سيرين قال سمعت ابن عمر

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا

قال طلق ابن عمر امرأته وهي حائض فذكر عمر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال

انہوں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دیدیا تھا تو حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا

ليراجعها قلت تحتسب قال فمه وعن قتادة عن يونس بن جبير عن ابن عمر قال

اس سے رجوع کرلے انس بن سیرین نے (ابن عمرؓ سے) کہا اب یہ طلاق جو حیض میں دیا تھا شمار ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا چپ رہ اور قتادہ

مره فليراجعها قلت تحتسب قال أرأيت إن عجز واستحمق وقال أبو معمر حدثنا

عبداللہ کو حکم دو وہ رجوع کرلے یونس بن جبیر نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا اب یہ طلاق جو حیض میں دیا شمار ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا تو کیا سمجھتا ہے اگر کوئی

عبد الوارث حدثنا أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال حسبت علي بتطليقة

عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا یہ طلاق جو میں نے حیض میں دیا تھا مجھ پر شمار کیا گیا

باب من طلق وهل يواجه الرجل امرأته بالطلاق حدثنا الحميدي

باب طلاق دینے کا بیان اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے منہ در منہ طلاق دے ف ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا

حدثنا الوليد حدثنا الأوزاعي قال سألت الزهري أي أزواج النبي صلى

کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا میں نے ابن شہاب زہری سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بی بی نے آپ سے

الله عليه وسلم استعاذت منه قال أخبرني عروة عن عائشة رض أن ابنة الجون

اللہ کی پناہ مانگی تھی انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی جون کی بیٹی (امیمہ یا اسما)

لما أدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ودنا منها قالت أعوذ بالله منك

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی (آپ اس سے نکاح کر چکے تھے) اور آپ اسکے نزدیک گئے تو کیا کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں

فقال لها قد عذت بعظيم الحقي بأهلك قال أبو عبد الله رواه حجاج بن أبي منيع

آپ نے فرمایا تو نے بڑی شخص کی پناہ لی اپنے میکے میں چلی جا امام بخاری نے کہا اس حدیث کو حجاج بن یوسف بن ابی منیع نے بھی

عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ

دادا ابو سبیع (عبیداللہ بن ابی زیاد) سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہو ف ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رض قَالَ

کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ انصاری نے ف انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے اُنہوں نے اپنے والد ابو اسید ف سے اُنہوں نے کہا

خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْطَلَقْنَا إِلٰى حَائِطٍ يُقَالُ لَهَا الشَّوْطُ

ہم (ایک بار مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک احاطہ والے باغ پر پہونچے جس کا نام شوط تھا

حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا

وہاں جا کر دو دو باغوں کے بیچ میں بیٹھے آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا تم لوگ یہیں بیٹھو

هٰهُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ

اور آپ باغ کے اندر تشریف لے گئے وہاں جون قبیلے کی عورت آنحضرتؐ پاس لائی گئی ف اُسکو کھجور کے باغ میں ایک گھر میں اتارا تھا اس عورت کا نام امیمہ بنت

النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى

نعمان بن شراحیل تھا اُسکے ساتھ اسکی دایا کھلائی بھی تھی (اُسکا نام معلوم نہیں ہوا) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے پاس تشریف لے گئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ قَالَ فَأَهْوٰى

تو آپ نے فرمایا اپنی جان مجھ کو بخش دے ف اُس کمبخت منہ زبان نے کیا کہا کہیں بادشاہزادیاں بھی اپنی جان بازاریوں (یعنے رعیت) کو بخشا کرتی ہیں

بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ

ہاتھ بڑھایا ذرا اُسکے دل کو تشفی ہو ف وہ کیا کہنے لگی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں سو تب آپنے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ لی جو پناہ لینے کے قابل ہے

ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا وَقَالَ الْحُسَيْنُ

اور آپ باہر آگئے آپ نے فرمایا ابو اسید ف اسکو ایک جوڑا کپڑے کا (احسان کے طور پر) دیدے اور اسکے گھر والوں میں پہونچا دے اور حسین بن ولید نیساپوری نے (جن

ابْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي

سے امام بخاریؒ نہیں ملے) ف اس حدیث کو عبدالرحمن بن غسیل مذکور سے روایت کیا اُنہوں نے عباس بن سہل سے اُنہوں نے اپنے والد سہل بن سعد اور ابو اسید

أُسَيْدٍ قَالَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ

سے دونوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا جب وہ آپ کے پاس لائی گئی

عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا

آپ نے اُس پر ہاتھ بڑھایا تو اُس (کمبخت بدنصیب) کو بُرا لگا آپنے ابو اسید سے فرمایا اچھا اسکو روانہ کرد اور ایک جوڑا سفید کپڑوں کا اس کو

ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ

(احسان کے طور پر) دیدو ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن ابی الوزیر نے کہا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا

ہمسے عبدالرحمن بن غسیل نے انھون نے حمزہ بن ابی اسید اور عباس بن سہل سعد سے ان دونوں نے اپنے والد سے یہی حدیث

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ

ہمسے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہمسے ہمام بن یحییٰ نے انہون نے قتادہ سے انہون نے ابو غلاب سے انہون نے یونس بن جبیر سے

جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ إِنَّ ابْنَ

انہون نے کہا مین نے ابن عمرؓ سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو حیض کی حالت مین طلاق دیدے (تو کیسا) انہون نے کہا تو عبداللہ بن عمرؓ کو پہچانتا ہو

عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ

انہون نے اپنی عورت کو حیض کی حالت مین طلاق دیدی تھی اس پر حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا ابن عمرؓ سے کہہ

أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا

رجعت کرے جب وہ حیض سے پاک ہو جائے اب اگر اسکو طلاق دینا چاہے تو طلاق دے یونس کہتے ہیں مین نے ابن عمرؓ سے پوچھا اچھا وہ طلاق جو حیض مین دی تھا

قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ

انہون نے کہا فرض کرو وہ جیسے نہ کرے یا حماقت کرے (کوئی فرض بجا نہ لائے) باب اگر کسی نے تینوں طلاق دے دیئے تو جس نے کہا کہ تینون طلاق پڑ جائینگے اسکی دلیل

مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ لَا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ مین) فرمایا طلاق دو بار ہی اسکے بعد یا دستور کے موافق عورت کو رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت کر دینا اور عبداللہ بن زبیر نے کہا اگر کسی بیمار

أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ

تو وہ اپنے خاوند کی وارث نہ ہوگی اور امام شعبی نے کہا وارث ہوگی (اسکو سعید بن منصور نے وصل کیا) اور ابن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے شعبی سے کہا کیا وہ عورت عدت کے بعد دوسرے سے نکاح

الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

کر سکتی ہے انہون نے کہا ہان ابن شبرمہ نے کہا پھر اگر اسکا دوسرا خاوند بھی مر جائے (تو وہ کیا دونون کی وارث ہوگی) اس پر شعبی نے اپنے فتوے سے رجوع کیا ہمسے عبداللہ

ابْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ

بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہون نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے خبر دی کہ

أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ

عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاری (صحابی) پاس آیا اور کہنے لگا عاصم بھلا بتلاؤ تو اگر

رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ

کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (فعل شنیع کرتے ہوئی) پائے تو کیا کرے اگر اسکو مار ڈالے تو تم لوگ اسکے قصاص مین اسکو بھی مار ڈالوگے پھر کیا کرے عاصم تم یہ مسئلہ میرے لیے

عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

فرمایا ایک طلاق پڑا اس سے رجعت کرے اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت مین گو اس کے خلاف فتوے دیا اور تینون طلاق قائم رکھے مگر حدیث کے خلاف ہم کو حضرت عمرؓ کا اتباع ضروری نہ ہو
طہر مین ایک ایک طلاق کرے اور ترجمہ باب کا یہی مطلب ہے، تب تو آیت سے استدلال صحیح ہوگا ورنہ صحیح نہ ہوگا قسطلانی نے کہا امام بخاریؒ نے آیت کے عموم سے اس پر دلیل لی کہ تین طلاق یک

الله عليه وسلم فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل وعابها حتى كبر على عاصم

آپ کو اس قسم کے سوالات کرنا برا معلوم ہوا برا کہا یہاں تک کہ عاصم پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

ما سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رجع عاصم الى اهله جاء عويمر فقال يا

جب عاصم اپنے گھر میں آئے تو عویمر ان کے پاس آیا کہنے لگا

عاصم ماذا قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عاصم لم تأتني بخير قد كره

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ... تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا

رسول الله صلى الله عليه وسلم المسئلة التي سألته عنها قال عويمر والله لا انتهي حتى

عویمر نے کہا خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا

اسأله عنها فاقبل عويمر حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم وسط الناس فقال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ لوگوں میں علانیہ بیٹھے ہوئے تھے عویمر نے کہا

يا رسول الله أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله فتقتلونه أم كيف يفعل

یا رسول اللہ ... تو آپ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیسا کرے

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل الله فيك وفي صاحبتك فاذهب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... جا اپنی جورو کو

فأت بها قال سهل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم

بلا لا سہل نے کہا پھر دونوں نے لعان کیا میں اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب

فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها فطلقها ثلثا قبل ان

دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

يأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن شهاب فكانت تلك سنة المتلاعنين

حکم دینے سے پہلے ہی اپنی جورو کو تین طلاق دیدیے - ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والے جورو مرد کا یہی طریقہ قائم ہو گیا

حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے

قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة اخبرته ان امرأة رفاعة القرظي جاءت

انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے کہ رفاعہ قرظی کی جورو

الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان رفاعة طلقني فبت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ رفاعہ نے مجھ کو طلاق بائن دیا

طلاقي وإني نكحت بعده عبد الرحمن بن الزبير القرظي وإنما معه مثل الهدبة قال

اسکے بعد میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا اُسکے پاس ہے کیا جیسے کپڑے کا پھندنا (سرا جو بنا نہیں جاتا) آپنے

رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي

فرمایا تو شاید پھر رفاعہ پاس جانا چاہتی ہے یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک عبد الرحمن تیرا مزہ نہ چکھے اور تو اُسکا

عسيلته حدثني محمد بن بشار حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني القاسم

میٹھا نہ چکھے مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے

ابن محمد عن عائشة أن رجلا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبي صلى

بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (رفاعہ) نے اپنی عورت کو تین طلاق دی اُس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا پھر دوسرے مرد نے طلاق دی

الله عليه وسلم أتحل للأول قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الأول باب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا یہ عورت پہلے خاوند کے لیے درست ہو گئی آپ نے فرمایا نہیں جب تک دوسرا مرد اُس کا مزہ نہ اٹھائے جیسے پہلے مرد نے اٹھایا تھا باب

من خير نساءه وقول الله تعالى قل لأزواجك إن كنتن تردن الحيوة الدنيا

جو شخص اپنی جوروؤں کو اختیار دیوے اور اللہ کا (سورۂ احزاب میں) یہ فرمانا اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہدے اگر تم دنیا کی زندگی کا مزہ چاہتی ہو اور

وزينتها فتعالين أمتعكن وأسرحكن سراحا جميلا حدثنا عمر بن حفص

اُسکا سامان تو آؤ میں تم کو کچھ دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں ہمسے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا

حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا مسلم عن مسروق عن عائشة رض قالت خيرنا

کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہمسے اعمش نے کہا ہمسے مسلم بن صبیح (ابو الضحیٰ) نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترنا الله ورسوله فلم يعد ذلك علينا شيئا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا (آپ کے پاس رہیں یا چھوڑ دیں) ہم نے اللہ اور اسکے رسول کو اختیار کیا پھر ایسا کرنے سے کوئی طلاق ہم پر نہیں پڑی

حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمعيل حدثنا عامر عن مسروق قال سألت

ہمسے مسدد نے بیان کیا کہا ہمسے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا ہمسے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں

عائشة عن الخيرة فقالت خيرنا النبي صلى الله عليه وسلم أفكان طلاقا قال

نے حضرت عائشہؓ سے عورت کو اختیار دینے کا مسئلہ پوچھا (اسمیں طلاق پڑتی ہے یا نہیں) انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق تھا مسروق

مسروق لا أبالي أخيرتها واحدة أو مائة بعد أن تختارني باب إذا

نے کہا اگر میں اپنی عورت کو ایک بار کیا سو بار اختیار دوں پھر وہ مجھ کو اختیار کرے تو کچھ پرواہ نہیں (یعنے طلاق نہ پڑیگا) باب (طلاق بالکنایہ کا بیان)

قال فارقتك أو سرحتك أو الخلية أو البرية أو ما عني به الطلاق فهو

اگر مرد اپنی عورت سے کہے میں تجھ سے جدا ہو گیا یا جا تجھے رخصت کیا یا تو اب خالی ہے یا الگ ہے یا اور کوئی ایسا ہی لفظ کہے اور طلاق کی نیت ہو تو طلاق

عَلٰى نِيَّتِهٖ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَقَالَ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا

پر رہا جیسا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا ان کو اچھی طرح رخصت کر دو ف۱ اور (اسی سورت میں) فرمایا آؤ میں تم کو اچھی طرح سے رخصت کر دوں

جَمِيْلًا وَقَالَ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ وَقَالَ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

ف۱ اسی طرح (سورۂ بقرہ میں) فرمایا یا تو دستور کے موافق رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت کر دینا اور (سورۂ طلاق میں) یوں فرمایا ان کو دستور کے موافق جدا کر دو

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِّيْ بِفِرَاقِهٖ

اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی یہ نہیں کہنے کے کہ میں آنحضرتؐ سے فراق کر لوں (یہاں فراق سے طلاق مراد نہیں)

بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهٗ وَقَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ

باب اگر کوئی اپنی عورت کو یوں کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے امام حسن بصریؒ نے کہا اسکی نیت کے موافق حکم ہوگا ف۵ اور عالموں نے یوں کہا ہے

اِذَا طَلَّقَ ثَلٰثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ هٰذَا

جب کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق دے تو وہ اس پر حرام ہو جائیگی تو حرمت طلاق اور فراق سے ثابت کی ف۶ اور عورت کو حرام کرنا کھانے کو

كَالَّذِيْ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِاَنَّهٗ لَا يُقَالُ لِلطَّعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ

حرام کرنے کی طرح نہیں ہے ف اس کی وجہ یہ ہے کہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے اور طلاق والی عورت کو حرام کہتے ہیں

وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلٰثًا لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

اور اللہ نے تین طلاق والی عورت کے لیے یہ فرمایا کہ وہ اگلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے ف اور لیث بن سعد نے نافع سے

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلٰثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ النَّبِيَّ

نقل کیا عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھتے اگر کسی نے اپنی عورت کو طلاق دیدی ہو وہ کہتے اگر تو ایک بار یا دو بار طلاق دیتا تو رجعت کر سکتا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا فَاِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلٰثًا حَرُمَتْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ

علیہ وسلم نے مجھ کو ایسا ہی حکم دیا لیکن جب تو نے تین طلاق دیدیے تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی یہاں تک کہ تیرے سوا وہ کسی شخص سے نکاح کرے ف۹

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے

قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهٗ مِثْلُ

انہوں نے کہا ایک شخص (رفاعہ) نے اپنی بی بی (تمیمہ بنت وہب) کو تین طلاق دیدیے اس نے دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا اسکا ذکر (عضو تناسل) کپڑے کی سری

الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ اِلٰى شَيْءٍ تُرِيْدُهٗ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ طَلَّقَهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

کی طرح تھا عورت کو اس سے کچھ مزہ جیسا وہ چاہتی تھی نہیں ملا آخر عبدالرحمن نے تھوڑے ہی دنوں اسکو رکھ کر طلاق دے دیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَاِنِّيْ تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهٗ

پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دیدیا (یعنے رفاعہ نے) تو میں نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا

فَدَخَلَ بِي فَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي

اُسنے مجھ سے صحبت کی اُسکا ذکر گویا سوت کا پھندنا (نرم ناکارہ) کل ایک ہی بار اُسنے مجھ سے صحبت کی وہ بھی بیکار۔ دخول ہی نہیں ہوا اور مری اور چھوکر

إِلَى شَيْءٍ فَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ

رہ گیا کہا اب میں اپنے پہلے خاوند (رفاعہ) کے لیے حلال ہوگئی آپ نے فرمایا تو پہلے خاوند کے لیے اُسوقت تک حلال نہیں ہو سکتی

الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ بَابُ لِمَ تُحَرِّمُ مَا

جب تک دوسرا خاوند تیری شیرینی نہ چکھے اور تو اُس کی شیرینی نہ چکھے (اچھی طرح دخول نہ ہو) ف باب اللہ کا (سورہ تحریم میں) یہ فرمانا کہ پیغمبر جو

أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ

چیز اللہ نے تیرے لیے حلال کی ہے اسکو تو کیوں حرام کرتا ہے مجھ سے حسن بن صباح نے بیان کیا انہوں نے ربیع بن نافع سے سنا کہا ہمسے معاویہ بن سلام نے بیان کیا

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ

وہ کہتے تھے اگر کوئی اپنی عورت کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو (یہ لغو ہے) ایسا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا عورت حلال رہتی ہے تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی

حَسَنَةٌ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

پیروی ہے ف مجھ سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہمسے حجاج بن محمد اعور نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا

زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عطا بن ابی رباح کہتے تھے کہ عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رض سے سنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا

ام المؤمنین زینب رض بنت جحش پاس ٹھیرا کرتے وہاں شہد پیا کرتے

فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ

میں نے اور حفصہ نے دونوں نے ملکر یہ صلاح کی کہ ہم دونوں میں جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں وہ یوں کہے

إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ

آپ میں سے مغافیر (بدبودار گوند) کی بو آتی ہے شاید آپنے مغافیر کھایا ہو ف خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک پاس تشریف لیگئے تو اس نے یہی کہا

ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ

آپ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر نہیں کھایا بلکہ زینب بنت جحش رض پاس شہد پیا ہے اور اب میں کبھی شہد نہیں پیونگا اسوقت یہ آیت اتری

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ

یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اخیر ان تتوبا الی اللہ تک یہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کی طرف خطاب ہے

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاۤءِ

اور وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا میں حدیث سے یہی آپ کا فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغافیر نہیں کھایا شہد پیا ہے ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاۤءَ وَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ

شہد اور حلوے کو بہت پسند کرتے تھے اور آپ کا معمول تھا جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں پاس

عَلٰى نِسَائِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مَا كَانَ

تشریف لیجاتے کسی بی بی سے بوس وکنار بھی کرتے ایک دن اسی طرح آپ حضرت حفصہؓ پاس گئے جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں اور معمول سے زیادہ انکے پاس

يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِّنْ عَسَلٍ

ٹھیرے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس پر مجھ کو جلاپا ہوا میں نے اسکی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا حفصہؓ کی قوم والوں میں کسی عورت (نام نامعلوم) نے انکو شہد

فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهٗ فَقُلْتُ

انہوں نے آنحضرتؐ کو وہ شہد پلایا (اسی کے پینے میں آپ معمول سے زیادہ دیر تک ٹھیر رہے) میں نے کہا خدا کی قسم میں تو ایک حیلہ کرونگی تو میں نے

لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِنَّهٗ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَاِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُوْلِيْ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ

ام المومنین سودہؓ سے کہا اب آنحضرتؐ تمہارے پاس آئیں گے تم کہنا آپ نے شاید مغافیر کھایا ہے

فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِيْ لَهٗ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ اَجِدُ مِنْكَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ

آپ کہیں گے نہیں میں نے تو مغافیر نہیں کھایا تم کہنا واہ یہ بدبو آپ میں سے کیسی آرہی ہے آپ فرمائیں گے

سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِيْ لَهٗ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَاَقُوْلُ ذٰلِكِ

حفصہؓ نے مجھ کو شہد پلایا تھا تو تم کہنا شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط کا درخت چوسا ہوگا (جسمیں مغافیر بدبودار گوند نکلتا ہے) اور میں بھی ایسے ہی

وَقُوْلِيْ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ

کہونگی صفیہ تم بھی یہی کہنا (دیکھو تو کیا سیر ہوتی ہے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں سودہؓ نے مجھ سے کہا یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ آنحضرتؐ دروازے پر آ کھڑے

فَاَرَدْتُ اَنْ اُبَادِيَهٗ بِمَا اَمَرْتِنِيْ بِهٖ فَرَقًا مِّنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهٗ سَوْدَةُ يَا

ہوئے عائشہؓ تمہارے ڈر سے یہ چاہا کہ پکار کر آپ سے وہ کہدوں جو تم نے کہا تھا آخر جب آپ میرے نزدیک آئے تو میں نے کہا یارسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ اَجِدُ مِنْكَ قَالَ سَقَتْنِيْ

آپ نے مغافیر کھایا آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا پھر یہ بدبو آپ میں سے کیسی چلی آرہی ہے آپ نے فرمایا حفصہؓ نے شہد

حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَارَ اِلَيَّ قُلْتُ لَهٗ نَحْوَ

کا تو ایک گھونٹ مجھ کو البتہ پلایا تھا میں نے کہا ہاں اس شہد کی مکھی نے عرفط کا درخت چوسا ہوگا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرتؐ میرے پاس تشریف لائے

ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ

حضرت صفیہؓ پاس گئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر جو آپ ادوسرے دن حضرت حفصہؓ پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ

اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ

قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي بَابُ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

باب نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالے نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا مسلمانو

آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ

جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر صحبت کرنے سے پہلے انکو طلاق دیدو تو اب ان پر کوئی عدت کرنا

مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ

ضرور نہیں بلکہ انکے ساتھ سلوک کرکے اچھی طرح اُن کو رخصت کر دو اور ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالے نے طلاق کو

اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ وَيُرْوَى فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ

نکاح کے بعد رکھا ہے اور ایسی ہی روایتیں آئی ہیں حضرت علیؓ سے اور سعید بن مسیب سے اور عروہ

ابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ

ابن زبیر سے اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اور ابان بن

عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ

عثمان سے اور امام زین العابدین سے اور شریح قاضی سے اور سعید بن جبیر سے اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے اور طاؤس سے اور

وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ

اور عکرمہ سے اور عطاء بن ابی رباح سے اور عامر بن سعد سے اور جابر بن زید سے اور نافع بن جبیر اور محمد بن کعب قرظی سے

وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ

اور سلیمان بن یسار سے اور مجاہد سے اور قاسم بن عبدالرحمن سے اور عمرو بن ہرم سے اور شعبی سے ان

أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ بَابُ إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هٰذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

سب نے یہی کہا طلاق نہیں پڑیگی باب اگر کوئی (ظالم کے ڈر سے) جبراً جورو کو اپنی بہن کہدے تو کچھ نقصان نہ ہوگا (اس عورت پر طلاق نہیں پڑیگی)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ هٰذِهِ أُخْتِي وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے اپنی بی بی حضرت سارہ کو کہا یہ میری بہن ہے (یعنی دینی بہن) اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ

باب زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم اسی طرح نشہ یا جنون میں دونوں کا

أَمْرِهِمَا وَالْغَلَطِ وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حکم ایک نشہ ہی طرح چوک یا بھول سے طلاق دینا یا چوک یا بھول سے شرک کا کلمہ نکال بیٹھنا یا شرک کا کوئی کام کرنا ف کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا

نے فرمایا تمام کام نیت سے صحیح ہوتے ہیں اور ہر ایک آدمی کو وہی ملیگا جیسی نیت کریگا ف اور عامر شعبی نے یہ آیت پڑھی ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا

أَوْ أَخْطَأْنَا وَمَا لَا يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي

او اخطانا ف اور اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ وسواسی (اور مجنون آدمی) کا اقرار صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جو زنا کا اقرار

أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَبِكَ جُنُونٌ وَقَالَ عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کر رہا تھا کہیں تجھ کو جنون تو نہیں ہے ف اور حضرت علی نے کہا جناب امیر حمزہ نے میرے دونوں اونٹنیوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے (انکے گوشت کے کباب بنائے) آنحضرت نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا

انکو ملامت کرنا شروع کی پھر کیا دیکھا وہ نشے میں چور ان کی آنکھیں سرخ ہیں انہوں نے (نشہ کی حالت میں) یہ جواب دیا (اجی جاؤ بھی) تم سب ہو کیا میرے

عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ

باپ کے چیلے چانٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا وہ بالکل نشے میں چور ہیں آپ نکل کر چلے آئے ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے ف اور حضرت

عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَ

عثمان نے کہا مجنون اور نشے والے کا طلاق نہیں پڑیگا (اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اور ابن عباس نے کہا نشے اور زبردستی کا طلاق نہیں پڑیگا

الْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ وَقَالَ عَطَاءٌ

(اسکو سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اور عقبہ بن عامر جہنی صحابی نے کہا اگر طلاق کا وسوسہ دل میں آئے تو جبتک زبان سے نہ نکالے طلاق نہیں پڑیگا

إِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ

اگر کسی نے پہلے انت طالق کہا اسکے بعد شرط لگائی اگر تو گھر میں گئی تو شرط کے موافق طلاق پڑیگا ف اور نافع نے ابن عمر سے پوچھا اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا

فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ

انہوں نے کہا عورت پر طلاق بائن پڑجائیگا ف اگر نہ نکلے تو کچھ نہیں ہونے کا (طلاق نہیں پڑیگا) اور ابن شہاب زہری نے کہا (اسکو عبدالرزاق نے نکالا)

فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْئَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ

اگر کوئی مرد یوں کہے میں ایسا ایسا نہ کروں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں اسکے بعد یوں کہے جب میں نے یہ کہا تھا تو ایک مدت معین کی نیت کی تھی

عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ

(جیسے ایک سال یا دو سال میں یا ایک دن یا دو دن میں) اب اگر اس نے ایسی ہی نیت کی تھی

قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنْ قَالَ

تو فیما بینہ و بین اللہ اسکی تصدیق کرینگے (وہ جانے اس کا کام جانے) ف اور ابراہیم نخعی نے کہا (اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا) اگر کوئی

لا حاجة لي فيك نيته وطلاق كل قوم بلسانهم وقال قتادة إذا قال إذا حملت فأنت طالق ثلاثا يغشاها عند كل طهر مرة فإن استبان حملها فقد بانت منه وقال الحسن إذا قال الحقي بأهلك نيته وقال ابن عباس الطلاق عن وطر والعتاق ما أريد به وجه الله وقال الزهري إن قال ما أنت بامرأتي نيته وإن نوى طلاقا فهو ما نوى وقال علي ألم تعلم أن القلم رفع عن ثلثة عن المجنون حتى يفيق وعن الصبي حتى يدرك وعن النائم حتى يستيقظ وقال علي وكل طلاق جائز إلا طلاق المعتوه

بے وقوف کا (جیسے دیوانہ نابالغ نشے میں مست وغیرہ کا)

حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن زرارة بن أوفى عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله تجاوز عن أمتي ما حدثت به أنفسها ما لم تعمل أو تتكلم قال قتادة إذا طلق في نفسه فليس بشيء

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے

حدثنا أصبغ أخبرنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال أخبرني أبو سلمة عن جابر أن رجلا من أسلم أتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد فقال إنه قد زنى فأعرض عنه فتنحى لشقه الذي أعرض فشهد على نفسه أربع شهادات فدعاه فقال هل بك جنون

اور چار بار زنا کا اقرار کیا

هَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى

تیرا نکاح ہو چکا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں ہو چکا ہے (یعنی محصن ہوں) اسوقت آپ نے حکم دیا وہ عیدگاہ میں سنگسار کیا جاوے جب پتھروں کی مار اسکو پہنچی تو بھاگا یہاں تک کہ

أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

اسکو حرہ میں پکڑ پایا وہاں پتھروں سے مار ڈالا گیا ہم سے ابو الیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو ابو سلمہ

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ

ابن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے کہ ابوہریرہ رض نے کہا اسلم قبیلے کا ایک شخص (ماعز) مسجد میں

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور پکار کر کہنے لگا یا رسول اللہ اس کمبخت نے زنا کی

قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ

آپ نے اس کیطرف سے منہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپ نے مونہہ کر لیا تھا اور پھر یہی کہنے لگا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي

یا رسول اللہ اس کمبخت نے زنا کی آپ نے اس طرف سے بھی مونہہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپ نے مونہہ پھرایا تھا

أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ

اور پھر یہی کہنے لگا آپ نے ادھر سے بھی مونہہ پھیر لیا لیکن وہ چوتھی بار ادھر ہی گیا اور یہی کہا جب چار بار وہ زنا کا اقرار کر چکا

أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو آپ نے اسکو پاس بلایا اور پوچھا ارے تو دیوانہ تو نہیں ہے وہ کہنے لگا نہیں (میں دیوانہ نہیں ہوں اچھا سیانا ہوں) تب آپ نے صحابہ رض کو حکم دیا

وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ

لیجاؤ اسکو سنگسار کرو یہ شخص محصن تھا (اسکا نکاح ہو چکا تھا) اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے ایک شخص (ابو سلمہ یا کسی اور) نے بیان

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ

کیا جس نے جابر سے سنا تھا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اسکو سنگسار کیا ہم نے مدینہ کی عیدگاہ میں اس کو سنگسار کیا

فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ بَابُ

جب پتھروں کی چوٹ اسکو لگی تو بھاگا لیکن حرہ میں ہم نے اسکو پکڑ پایا وہاں اتنے پتھر مارے کہ وہ مر گیا باب

الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا

خلع کے بیان میں اور خلع میں طلاق کیونکر پڑیگی اور اللہ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مردو تم نے جو عورتوں کو دیا ہے پھر اس میں کو

آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظَّالِمُونَ وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ وَأَجَازَ

لینا آخیر آیت ظالمون تک (اس آیت میں خلع کا ذکر ہے) اور حضرت عمر رض نے خلع جائز رکھا ہے اسمیں بادشاہ یا قاضی کے حکم کی ضرورت نہیں

خلع دون عقاص رأسها وقال طاوس الا ان يخافا الا يقيما حدود الله فيما

اور حضرت عثمان نے کہا اگر جورو اپنے سارے مال کے بدل خلع کرے صرف جوڑا باندھنے کا ... چھوڑ دے تو درست ہے اور طاؤس نے کہا الا ان یخافا الا یقیما

افترض لكل واحد منهما على صاحبه في العشرة والصحبة ولم يقل قول السفهاء

... ہیں کہ جب جورو اور خاوند اپنے فرائض کو جو حسن معاشرت و صحبت کے متعلق ہیں ادا نہ کر سکیں ف طاؤس نے ان بیوقوفوں کی طرح یہ

لا يحل حتى تقول لا اغتسل لك من جنابة حدثنا ازهر بن جميل حدثنا عبد

نہیں کہا کہ خلع اسی وقت درست ہے جب عورت یہ کہے میں جنابت یا حیض سے غسل ہی نہیں کرنے کی ف ہم سے ازہر بن جمیل نے بیان کیا کہا ہم سے

الوهاب الثقفي حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس ان امراة ثابت بن قيس

عبد الوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ثابت بن قیس کی جورو (جمیلہ بنت ابی)

اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما اعتب عليه

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ثابت بن قیس کی دینداری اور

في خلق ولا دين ولكني اكره الكفر في الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه

اخلاق کا میں کچھ عیب نہیں کرتی مگر ف میں یہ نہیں چاہتی کہ مسلمان ہو کر خاوند کی ناشکری کے گناہ میں مبتلا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم اتردين عليه حديقته قالت نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل

اچھا ثابت نے جو باغ تجھ کو (مہر میں) دیا ہے وہ تو اسکو پھیر دیتی ہے اس نے کہا جی ہاں پھیر دیتی ہوں اسوقت آپ نے (ثابت سے) فرمایا اپنا

الحديقة وطلقها تطليقة حدثنا اسحق الواسطي حدثنا خالد عن خالد

باغ واپس لے لے اور ایک طلاق اسکو دیدے ف ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء

الحذاء عن عكرمة ان اخت عبد الله بن ابي بهذا وقال تردين حديقته

سے انہوں نے عکرمہ سے کہ عبد اللہ بن ابی (منافق) کی بہن (جمیلہ جو ابی کی بیٹی تھی) ف آنحضرت کے پاس آئی پھر یہی قصہ بیان کیا (جو اوپر گذرا) آپ نے پوچھا

قالت نعم فردتها وامره يطلقها وقال ابراهيم بن طهمان عن خالد عن

وہ کہنے لگی جی ہاں آخر اس نے باغ پھیر دیا اور آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ اسکو طلاق دیدے اور ابراہیم بن طہمان نے ف خالد حذاء سے انہوں نے

عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم وطلقها وعن ابن ابي تميمة عن عكرمة

عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (مرسلا) یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت نے ثابت سے فرمایا اسکو طلاق دیدے اور ابن طہمان نے اسی سند سے ایوب سختیانی سے انہوں نے

عن ابن عباس انه قال جاءت امراة ثابت بن قيس الى رسول الله صلى الله

ابن عباس سے (مسندا) بھی روایت کیا ہے کہ ثابت بن قیس کی جورو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی

عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني لا اعتب على ثابت في دين ولا خلق ف

کہنے لگی یا رسول اللہ میں کچھ ثابت کی دینداری اور اخلاق پر ناراض نہیں ہوں

(امام بخاری) اب کہاں گیا وہ بیوقوف جو کہتا ہو کہ امام بخاری صرف حدیث کے حافظ تھے مگر فقیہ نہ تھے اور اس کا ذکر خطبۂ کتاب میں گذر چکا ہے

لَكِنِّي لَا أُطِيقُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ

مگر میں اس کے ساتھ گذر نہیں کر سکتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ بولی جی

نَعَمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا

ہاں ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مبارک مخرمی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو نوح قراد (عبد الرحمن بن غزوان) نے کہا ہم سے

جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ

جریر بن حازم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ثابت بن قیس بن شماس

قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى

کی عورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں ثابت کی دینداری

ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور اخلاق سے ناخوش نہیں لیکن میں ڈرتی ہوں کہیں خاوند کی ناشکری میں نہ پھنس جاؤں آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا حَدَّثَنَا

تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ کہنے لگی ہاں آخر وہ باغ اس نے ثابت کو پھیر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو حکم دیا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہم سے

سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ جَمِيلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بَابُ

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے یہی قصہ نقل کیا (مرسلاً) باب

الشِّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

جورو خاوند میں نااتفاقی کا بیان اور ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا اور اللہ تعالی نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اگر تم جورو خاوند کی نااتفاقی سے ڈرو تو

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ خَبِيرًا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

ایک پنچ مرد کے گھر والوں میں سے اور ایک پنچ عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو اخیر آیت تک ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا آذَنُ

آپ فرماتے تھے ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی رض سے کر دیں تو میں تو اجازت نہیں دیتا

بَابٌ لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ

باب اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو اس کے بعد بیچی جائے تو بیع سے طلاق نہ پڑیگا ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ

زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان في بريرة ثلث سنن احدى السنن

ام المومنین رضہ سے انہوں نے کہا بریرہ کی وجہ سے شریعت کے تین مسئلے معلوم ہو گئے ایک تو یہ کہ وہ آزاد ہوئی

انها اعتقت فخيرت في زوجها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولاء

تو اسکو اختیار دیا گیا (اپنے خاوند کے پاس رہے یا اس سے جدا ہو جائے) دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اسی کو ملے گی جو

لمن اعتق ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب اليه

لونڈی یا غلام آزاد کرے تیسرے ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (بریرہ کے گھر میں) تشریف لائے دیکھا تو ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے آپ کے سامنے

خبز وادم من ادم البيت فقال الم ار البرمة فيها لحم قالوا بلى ولكن ذلك لحم

(کھانے کے لیے) روٹی رکھی گئی اور گھر کا کچھ سالن آپ نے فرمایا میں نے تو خود دیکھا ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے لوگوں نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا مگر وہ گوشت

تصدق به على بريرة وانت لا تأكل الصدقة قال عليها صدقة ولنا هدية

بریرہ کو صدقے کے طور پر ملا ہے اور آپ تو صدقے کی چیز نہیں کھاتے آپ نے فرمایا صدقہ بریرہ کے لیے تھا اور ہمارے لیے تو بریرہ کی طرف سے تحفہ ہو گا ف

باب خيار الامة تحت العبد حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة وهمام

باب اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو اسکو اختیار ہو گا خواہ وہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر ڈالے ف ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ اور ہمام نے

عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال رأيته عبدا يعني زوج بريرة رض

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کے خاوند (مغیث) کو دیکھا تھا وہ غلام تھا ف

حدثنا عبد الاعلى بن حماد حدثنا وهيب حدثنا ايوب عن عكرمة

ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے

عن ابن عباس قال ذاك مغيث عبد بني فلان يعني زوج بريرة كأني

انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا مغیث بریرہ کا خاوند فلاں لوگوں کا غلام تھا (بنی مغیرہ کا) گویا میں

انظر اليه يتبعها في سكك المدينة يبكي عليها حدثنا قتيبة بن

اس وقت اس کو دیکھ رہا ہوں وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا جاتا تھا ہم سے قتیبہ بن

سعيد حدثنا عبد الوهاب عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رض قال كان

سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا

زوج بريرة عبدا اسود يقال له مغيث عبدا لبني فلان كأني انظر اليه

بریرہ کا خاوند ایک کالا غلام تھا مغیث نامی جو فلاں لوگوں کا غلام تھا جیسے میں اس کو اس وقت دیکھ رہا ہوں

يطوف وراءها في سكك المدينة باب شفاعة النبي صلى الله عليه

بریرہ کے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں پھرا کرتا تھا ف باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بریرہ کے خاوند کی سفارش

ہی نقل کیا ہے اور جب مدینہ کے عالم کوئی حدیث روایت کریں اور اس پر عمل کریں تو وہی حدیث سب سے زیادہ صحیح ہو گی ۱۲ منہ

وسلم في زوج بريرة حدثنا محمد أخبرنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة

کرنا ذکر بریرہ کے خاوند کی سفارش کرنا ہمسے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے خبر دی کہا ہمسے خالد حذاء نے بیان کیا انہوں نے

عن ابن عباس أن زوج بريرة كان عبدا يقال له مغيث كأني أنظر إليه يطوف

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا اسکا نام مغیث تھا گویا میں اس وقت اسکو دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے

خلفها يبكي ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعباس يا

روتا ہوا گھوم رہا تھا اس کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے تھے (وہ چاہتا تھا بریرہ پھر اسکے پاس رہے) آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ سے فرمایا

عباس ألا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى

عباسؓ تم کو تعجب نہیں آتا مغیث کو بریرہ سے کیسی محبت ہے اور بریرہ کو اس سے کیسی نفرت ہے پھر آپ نے بریرہ سے فرمایا

الله عليه وسلم لو راجعته قالت يا رسول الله تأمرني قال إنما أنا أشفع قالت لا

تو مغیث کے پاس رہ جائے تو اچھا ہے بریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اسکا حکم دیتے ہیں ف آپ نے فرمایا نہیں حکم نہیں کرتا بلکہ میں سفارش کے طور پر کہتا ہوں

حاجة لي فيه باب حدثنا عبد الله بن رجاء أخبرنا شعبة عن الحكم

مجھکو مغیث پاس رہنے کی خواہش نہیں ہے باب ہمسے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے حکم سے

عن إبراهيم عن الأسود أن عائشة أرادت أن تشتري بريرة فأبى مواليها إلا

انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو اسکے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں گے کہ بریرہ

أن يشترطوا الولاء فذكرت للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اشتريها وأعتقيها

کا ترکہ ہم لینگے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید کرکے آزاد کردے

فإنما الولاء لمن أعتق وأتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فقيل إن هذا ما

ترکہ تو اسی کو ملیگا جو لونڈی غلام آزاد کرے ف ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت لیکر آئے لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو

تصدق به على بريرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية حدثنا آدم حدثنا

بریرہ کو خیرات ملا تھا آپ نے کہا ہیے) آپنے فرمایا واہ بریرہ کو خیرات ملا تھا (ہمارے لیے خیرات تھوڑی ہے) بلکہ تحفہ ہے ہمسے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہمکو

شعبة وزاد فخيرت من زوجها باب قول الله تعالى ولا تنكحوا المشركات

شعبہ نے یہی حدایت نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے پھر بریرہ کو اپنے خاوند کے باب میں اختیار دیا گیا باب اللہ تعالی کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا مشرک عورتیں

حتى يؤمن ولأمة مؤمنة خير من مشركة ولو أعجبتكم حدثنا قتيبة

جبتک مسلمان نہ ہوں ان سے نکاح نہ کرو ایک مسلمان لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے گو مشرک عورت تم کو بھلی لگے ف ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

حدثنا ليث عن نافع أن ابن عمر كان إذا سئل عن نكاح النصرانية واليهودية

کہا ہمسے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھتے نصرانی یا یہودی عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں

قال إن الله حرم المشركات على المؤمنين ولا أعلم من الإشراك شيئا أكبر من

تو وہ کہتے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مشرک عورتوں سے نکاح کرنا حرام کیا اور اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگی کہ کوئی

أن تقول المرأة ربها عيسى وهو عبد من عباد الله باب نكاح من أسلم من

عورت یہ کہے خدا اور حضرت عیسیٰ کو کہے حالانکہ حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے بندہ ان میں سے ایک بندہ ہیں ف باب اگر مشرک عورتیں مسلمان ہو جائیں

المشركات وعدتهن حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن

تو ان کے نکاح اور عدت کا بیان ف ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے انھوں نے

جريج وقال عطاء عن ابن عباس كان المشركون على منزلتين من النبي صلى

ابن جریج سے (انھوں نے کئی حدیثیں بیان کیں) اور ابن جریج نے کہا عطاء خراسانی نے ابن عباس سے روایت کی انھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

الله عليه وسلم والمؤمنين كانوا مشركي أهل حرب يقاتلهم ويقاتلونه ومشركي

اور مسلمانوں کے مشرکوں کو ساتھ دو طرح کا معاملہ تھا ایک تو ان مشرکوں کو جن سے آنحضرت لڑتے تھے اور وہ آنحضرت سے لڑتے دوسرے ان مشرکوں

أهل عهد لا يقاتلهم ولا يقاتلونه وكان إذا هاجرت امرأة من أهل الحرب

سے جن سے عہد و پیمان ہوا تھا نہ آنحضرت ان سے لڑتے اور جب مشرکوں میں لڑائی تھی ان کی کوئی عورت ہجرت کر کے اسلام میں چلی آتی

لم تخطب حتى تحيض وتطهر فإذا طهرت حل لها النكاح فإن هاجر زوجها

تو جب تک اسکو (تین) حیض نہ آلیتے کوئی نکاح کا پیغام اسکو نہ دیتا جب حیض سے پاک ہو جاتی اسوقت اسکو نکاح کرنا درست ہوتا اگر ابھی اس

قبل أن تنكح ردت إليه وإن هاجر عبد منهم أو أمة فهما حران ولهما

کے نکاح سے پہلے اسکا خاوند بھی (مسلمان ہو کر) آجاتا عہ تو وہ اسی کی عورت رہتی اور اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام لونڈی بھاگ آتا تو وہ آزاد

ما للمهاجرين ثم ذكر من أهل العهد مثل حديث مجاهد وإن هاجر عبد أو

سمجھا جاتا اور دونوں (آزاد) مہاجرین کے برابر ہوتا پھر عطاء نے ان مشرکوں کا حال جن سے عہد و پیمان تھا مجاہد کیطرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام

أمة للمشركين أهل العهد لم يردوا وردت أثمانهم وقال عطاء عن ابن عباس

لونڈی بھاگ آتا تو وہ پھر مشرکوں کے حوالہ نہ کیا جاتا مگر ان کی قیمت ان مشرکوں کو دی جاتی اور (اسی سند سے) عطاء نے ابن عباس سے روایت کی

كانت قريبة بنت أبي أمية عند عمر بن الخطاب فطلقها فتزوجها معاوية

کہ قریبہ ابو امیہ کی بیٹی (جو ام المومنین ام سلمہ کی بہن تھی) حضرت عمر کے نکاح میں تھی انھوں نے اسکو طلاق دیدیا تو معاویہ بن ابی سفیان نے

ابن أبي سفيان وكانت أم الحكم ابنة أبي سفيان تحت عياض بن غنم

اس سے نکاح کر لیا اور ام الحکم ابو سفیان کی بیٹی عیاض بن غنم کے نکاح میں تھی

الفهري فطلقها فتزوجها عبد الله بن عثمان الثقفي باب إذا أسلمت

انھوں نے اس کو طلاق دیدیا تو عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اس سے نکاح کر لیا ف باب اگر مشرک

عہ مسلمانوں پاس آجاتا ١٢ منہ

الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ

یا نصرانی (یا یہودی) عورت جو ذمی یا حربی کافر کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جائے - عبدالوارث بن سعید نے خالد حذاء سے روایت کی انہوں نے

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ

عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے ف انہوں نے کہا جب نصرانی عورت اپنے خاوند سے ایک گھڑی پہلے بھی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خاوند پر

وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ

اور داؤد بن ابی الفرات نے ف ابراہیم بن میمون سے روایت کی انہوں نے کہا عطا بن ابی رباح سے پوچھا اگر ذمی کافر کی عورت مسلمان ہو جائے پھر ابھی عدت ہی میں رہتی ہو

ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ

عدت باقی ہو کہ اس کا خاوند مسلمان ہو جائے کیا وہ اسکی عورت رہیگی انہوں نے کہا نہیں ہاں اگر عورت چاہے تو نیا نکاح نیا مہر مقرر کر کے اس کی

وَصَدَاقٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا هُنَّ

عورت بن سکتی ہے اور مجاہد بن جبیر (تابعی مشہور) نے کہا اگر عورت ابھی عدت میں ہو اور خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی عورت رہیگی ف اور اللہ نے (سورۂ ممتحنہ میں)

حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى

نہ وہ عورتیں (جو مسلمان ہو گئیں) کافروں کیلیے حلال ہیں نہ وہ کافر ان عورتوں کیلیے حلال ہیں ف اور امام حسن بصری اور قتادہ نے کہا ف اگر پارسی جورو خاوند دونوں

نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَقَالَ

(ایک ساتھ) مسلمان ہو جائیں تو دونوں کا نکاح باقی رہیگا اور اگر ایک دوسرے سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے تو عورت خاوند سے جدا ہو جائیگی

ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُعَاوَضُ

ابن جریج نے کہا ف میں نے عطا بن ابی رباح سے کہا اگر مشرکوں میں سے ایک عورت مسلمانوں پاس چلی آئے تو کیا اسکے خاوند کو نکاح کا خرچہ (مہر وغیرہ) ادا کر دینگے کیونکہ

زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ بَيْنَ النَّبِيِّ

اللہ تعالے (سورۂ ممتحنہ میں) فرماتا ہے کافروں نے جو نکاح میں خرچ کیا ہو وہ دیدو انہوں نے کہا نہیں ف کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ

اور ان مشرکوں سے ایسا اقرار ہوا تھا ف اور مجاہد نے کہا (اسکو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ سب اس صلح میں تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

اور قریش کے کافروں میں ہوئی تھی ہمسے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہمسے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ

انہوں نے ابن شہاب سے اور ابراہیم بن منذر نے یوں کہا ف مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ سے یونس نے کہ ابن شہاب نے کہا

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ

مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ ام المومنین نے کہا کافروں کی

الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا

عورتیں جو مسلمان ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (مدینہ میں) چلی آتی تھیں آپ اُن کو جانچتے تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ

مسلمانو جب کافر عورتیں مسلمان ہوکر اپنا ملک چھوڑ کر تمہارے پاس آجائیں تو اُن کو جانچو ۔۔۔ آیت تک حضرت عائشہ

عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ

کہتی ہیں پھر جو عورت ان شرطوں (جو آیت میں مذکور ہیں) قبول کر لیتی وہ امتحان میں پوری اترتی جب وہ زبان سے ان شرطوں کے پورا کرنے کا اقرار کر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

لیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے فرماتے اچھا اب جاؤ میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

تم سے بیعت لے لی خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی

وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ وَاللهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عورت کے ہاتھ سے کبھی چھوا بھی نہیں (مصافحہ کرنا تو کجا) بس زبان سے اُن سے بیعت لیتے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ

عورتوں سے ان باتوں کا عہد جنکا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا بس اسی طرح سے لیا کہ ہاں سے اُن سے اقرار کرا لیا اسکے بعد آپ یہی زبان سے فرما دیتے میں نے

كَلَامًا بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

تم سے بیعت لے لی باب اللہ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا جو لوگ اپنی عورتوں سے ایلا کرتے ہیں اُن کے لیے چار مہینے کی مدت مقرر ہے

إِلَى قَوْلِهِ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَإِنْ فَاءُوا رَجَعُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ

اخیر آیت سمیع علیم تک فاءوا کا معنی قسم چھوڑ دیں اپنی بی بیوں سے صحبت کریں ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے

أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ آلَى رَسُولُ

اپنے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ

علیہ وسلم نے ایلا کیا (ایک مہینے تک قسم کھائی اپنی عورتوں پاس نہ جاؤنگا) آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی تو آپ انتیس راتوں تک ایک بالاخانے

لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ

(ماڑی) میں بیٹھے رہے اُسکے بعد اُتر آئے (عورتوں پاس تشریف لے گئے) اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی آپنے فرمایا مہینہ

تِسْعٌ وَعِشْرُونَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض

انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ۔ ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہمسے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے

كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللّٰهُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ

اس ایلا میں جس کا ذکر اللہ تعالے نے قرآن میں کیا ہے یہ کہ مدت گذرنے کے بعد ف اور کچھ درست نہیں یا تو دستور کے موافق اپنی عورت کو

بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِي إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي

رکھ لے (اس سے صحبت کرے) یا طلاق دیدے جیسے اللہ تعالے نے حکم دیا ف امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا مجھ سے

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ

امام مالکؒ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب چار مہینے گذر جائیں ف تو مرد کو مجبور کرینگے یا قسم سے رجوع کرے

عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يُطَلِّقَ وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ

عورت سے صحبت کرے) یا طلاق دے اور جب تک خاوند طلاق نہ دے ف عورت پر طلاق نہیں پڑتا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور ابو الدرداء اور حضرت عائشہ رضؓ

وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‌بَابُ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي

اور بارہ صحابہؓ سے ایسا ہی منقول ہے ف — باب جو شخص گم ہو جائے ف

أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ

اسکے گھر والوں اور جائداد میں کیا عمل ہوگا سعید بن مسیب نے کہا ف اگر کوئی شخص لڑائی میں صف میں سے گم ہو جائے ف تو اسکی جورو ایک سال

سَنَةً وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً وَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ

تک ٹھہری رہے ف اور عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک لونڈی کسی شخص سے خریدی ف پھر اسکے مالک کو (قیمت دینے کیلئے) ڈھونڈتے رہے (وہ غائب ہو گیا تھا) ایک سال

يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَتٰى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ وَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوا

آخر قیمت کے روپوں میں سے ایک ایک دو دو روپیہ اللہ کی راہ میں خیرات کرتے اور کہتے جاتے یا اللہ یہ خیرات فلانے (لونڈی کے مالک) کی طرف سے قبول کر اگر وہ آ جائیگا تو خیرات کا

بِاللُّقَطَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ

ثواب میں لوں گا اور اس کا روپیہ بھر دوں گا ابن مسعودؓ نے کہا پڑی ہوئی چیز پاؤ تو اس میں بھی ایسا کرو ف اور ابن عباسؓ نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور ابن شہاب زہری نے کہا اگر کوئی

مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

قیدی ہو ... اسکی جورو ... تو اس کا حکم مفقود کا حکم ہوگا (چار برس تک اس کی عورت ٹھہری رہیگی اسکے بعد وفات کی عدت کرکے دوسرا نکاح کر لے) ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا (یہ تابعی ہیں) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ

علیہ وسلم سے کسی ہوئی بکری کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ یا تیری ہوگی (اگر تو پکڑ لیگا) یا تیرے بھائی کی ف یا بھیڑیے کی (وہ کھا جائیگا اگر کوئی نہ

وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا

پکڑے) ہوئے اونٹ کا حکم پوچھا تو آپ غصے ہو گئے آپ کے گال لال ہو گئے اور فرمانے لگے ارے اونٹ سے تجھے کیا کام وہ اسکی کیوں فکر کرتا ہے اسکو چھوڑ دے اسکا

الحذاء والسقاء تشرب الماء وتاكل الشجر حتى يلقاها ربها وسئل عن اللقطة فقال

موزہ اسکے پاس اسکا مشکیزہ اسکے پاس پانی پیتا اور درخت چرتا رہتا ہے جب تک اسکا مالک اسکو نہ لے جائے اور آنحضرت سے پڑی ہوئی چیز کا حکم پوچھا گیا آپ نے

اعرف وكاءها وعفاصها وعرفها سنة فان جاء من يعرفها والا فاخلطها بمالك

فرمایا اسکا سربندھن اور تھیلی پہچان رکھ اور ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ اگر کوئی پہچاننے والا آئے تو اسے دیدے نہیں تو اپنے مال میں شریک کر ڈال

قال سفين فلقيت ربيعة بن ابى عبد الرحمن قال سفيان ولم احفظ عنه شيئا

سفیان بن عیینہ نے کہا پھر میں یہ حدیث سننے کے بعد ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے ملا اور میں نے ربیعہ سے اور کوئی حدیث نہیں لی میں نے ان سے پوچھا جو یزید

غير هذا فقلت ارايت حديث يزيد مولى المنبعث فى امر الضالة هو عن زيد بن

کی حدیث گمی ہوئی چیز کے باب میں روایت کی جاتی ہے (یزید تو تابعی ہے) تو کیا وہ زید بن خالد (صحابی) سے مروی ہے

خالد قال نعم قال يحيى ويقول ربيعة عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن

انھوں نے کہا ہاں علی سفیان کہتے ہیں یحیی بن سعید انصاری (بھی) کہتے تھے کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اس حدیث کو یزید سے انھوں نے زید بن خالد

خالد قال سفين فلقيت ربيعة فقلت له باب الظهار وقول الله تعالى قد سمع الله قول التى

سے موصولاً روایت کرتے ہیں اس پر میں ربیعہ سے ملا اور ان سے پوچھا باب ظہار کا بیان اور اللہ تعالے کا (سورہ مجادلہ میں) فرمانا اللہ

تجادلك فى زوجها الى قوله فمن لم يستطع فاطعام ستين مسكينا وقال

اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کا کہنا سن لیا جو اپنے خاوند کے مقدمہ میں تجھ سے جھگڑتی تھی اخیر آیت فمن لم يستطع فاطعام ستين مسكينا تک امام بخاری نے کہا

لى اسمعيل حدثنى مالك انه سال ابن شهاب عن ظهار العبد فقال نحو ظهار

مجھ سے اسمعیل بن ابی اویس نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا کہ ابن شہاب سے کسی نے پوچھا اگر غلام ظہار کرے انھوں نے کہا وہی حکم ہے جو آزاد کے ظہار کا

الحر قال مالك وصيام العبد شهران وقال الحسن بن الحر ظهار الحر والعبد

ہے مگر غلام کفارہ میں صرف دو مہینے کے روزے رکھیگا اور حسن بن حر (یا حسن بن یعقوب) نے کہا کہ آزاد اور غلام

من الحرة والامة سواء وقال عكرمة ان ظاهر من امته فليس بشىء انما الظهار

آزاد عورت یا لونڈی سے ظہار کرے تو ایک ہی حکم ہے اور عکرمہ نے کہا اگر مرد اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو کفارہ لازم نہ ہوگا ظہار آزاد عورتوں

من النساء وفى العربية لما قالوا اى فيما قالوا وفى بعض ما قالوا وهذا اولى

سے ہوتا ہے (حنفیہ و شافعیہ کا یہی قول ہے) اور عربی زبان میں لام فی کے معنوں میں آتا ہے تو یعودون لما قالوا کا یہ معنی ہوگا کہ پھر اس عورت کو رکھنا چاہیں

لان الله لم يدل على المنكر وقول الزور باب الاشارة فى الطلاق والامور

کیونکہ ظہار کو اللہ تعالے نے بری بات اور جھوٹ فرمایا اسکو دہرانے کیلئے کیسے کہیگا باب اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے (مثلاً گونگا ہو) تو کیا حکم ہے

وقال ابن عمر قال النبى صلى الله عليه وسلم لا يعذب الله بدمع العين ولكن

اور عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرت نے فرمایا (یہ حدیث کتاب الجنائز میں موصولاً گذر چکی ہے) اللہ تعالی آنکھوں سے آنسو نکلنے پر عذاب نہیں کرنے کا لیکن

بقیہ بر صفحہ ٢٦

يُعَذِّبُ بِهٰذَا فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ اس پر عذاب کریگا اور آپنے اپنی زبان کیطرف اشارہ کیا ف اور کعب بن مالک نے (جب ابن ابی حدرد پر قرض کا تقاضا کیا) کہا

وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَيْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ

آنحضرت نے مجھ سے اشارہ سے فرمایا (آدھا قرض معاف کر دو) آدھا لے لے (یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے) اور اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا آنحضرتؐ نے گہن کی نماز پڑھی

فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تُصَلِّي فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ آيَةٌ

میں نے حضرت عائشہؓ سے جو نماز میں تھیں پوچھا لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے اپنے سر سے سورج کیطرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ (اللہ کی) کوئی نشانی ہے

فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ وَقَالَ أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى

انہوں نے کہا پھر سر سے اشارہ کرکے بتلایا ہاں ف اور انسؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے

أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ

ابوبکرؓ کو آگے بڑھنے کے لیے اشارہ کیا اور ابن عباسؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب العلم میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرتؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (ابھی کرلے) کچھ حرج نہیں

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ

اور ابوقتادہؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرتؐ نے شکار سے فرمایا جو احرام باندھے ہوئے تھے تم میں سے کسی نے اس جانور کے شکار

أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

کرنے کا حکم دیا یا اس کیطرف اشارہ کیا انہوں نے کہا نہیں ف آپنے فرمایا تو کھاؤ ف ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کیا جب حجر اسود کے مقابل آتے تو اشارہ

أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ

کرتے اور اللہ اکبر کہتے ف اور حضرت زینبؓ نے کہا (یہ حدیث علامات النبوۃ میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِينَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

یاجوج ماجوج کی سد (آج) اتنی کھل گئی اور انگلیوں کو جوڑ کر نوّے کا اشارہ بتلایا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن

الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

مفضل نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا

أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ

حضرت ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے اسمیں جو کوئی مسلمان کھڑا رہ کر نماز پڑھتا ہو اور

اللہ خیرًا الا اعطاہ وقال بیدہٖ ووضع انملتہ علی بطن الوسطی والخنصر

اللہ سے کوئی بھلائی کی بات مانگے تو اللہ اسکو دیگا آپنے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انگلیوں کی پوروں کو بیچ کی انگلی اور چھنگلیا کی انگلی پر رکھا کہیں تو اسکو

قلنا یزھدھا وقال الاویسی حدثنا ابراھیم بن سعد عن شعبۃ بن الحجاج عن

قلیل بتلانے لگے کہ وہ گھڑی تھوڑی دیر رہتی ہے ف اور عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے

ھشام بن زید عن انس بن مالک قال عدا یھودی فی عھد رسول اللہ صلی

ہشام بن زید سے انہوں نے (اپنے دادا) انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک یہودی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

اللہ علیہ وسلم علی جاریۃ فاخذ اوضاحًا کانت علیھا ورضخ راسھا فاتی

ایک چھوکری پر ظلم کیا اسکا زیور اتار لیا اور اسکا سر (پتھر سے) کچل ڈالا اس چھوکری کے

بھا اھلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی فی اٰخر رمق وقد اصمتت

لوگ اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اس میں ایک رمق جان باقی تھی (مرنے کے قریب تھی) اور زبان بھی بند ہوگئی تھی ف

فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلک فلان لغیر الذی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تجھ کو کس نے مارا فلانے یہودی نے تو نہیں مارا (جس نے مارا تھا اسکا نہیں اور کسی کا نام لیا) تو

قتلھا فاشارت براسھا ان لا قال فقال لرجل اٰخر غیر الذی قتلھا

اس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپ نے اور ایک شخص کا نام لیا اس نے مارا (اس نے بھی نہیں مارا تھا)

فاشارت ان لا فقال ففلان لقاتلھا فاشارت ان نعم فامر بہٖ رسول

تو اس نے اشارے سے کہا نہیں پھر آپ نے اس یہودی کا نام لیا جس نے مارا تھا تو اس نے اشارے سے کہا ہاں (یعنی وہی میرا قاتل ہے) اسوقت

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرضخ راسہ بین حجرین حدثنا قبیصۃ

آپ نے حکم دیا اس یہودی کا سر دو پتھروں میں کچلا گیا ف ہمسے قبیصہ بن عقبہ کوفی نے بیان کیا

حدثنا سفیان عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال سمعت

کہا ہمسے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الفتنۃ من ھنا واشار الی المشرق حدثنا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (آخیر زمانہ میں) فتنہ (اور فساد) ادہر سے اٹھیگا آپ نے پورب کیطرف اشارہ کیا ف ہمسے

علی بن عبد اللہ حدثنا جریر بن عبد الحمید عن ابی اسحٰق الشیبانی عن

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہمسے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے ابو اسحق شیبانی سے انہوں نے

عبد اللہ بن ابی اوفٰی قال کنا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عبداللہ بن ابی اوفے سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ فتح) میں تھے

اور اہل توحید کو کافر قرار دیا ہے

فلما غربت الشمس قال لرجل انزل فاجدح لي قال يا رسول الله لو امسيت ثم قال

جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے ایک شخص (بلال رض) سے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجیے آپ نے فرمایا

انزل فاجدح قال يا رسول الله لو امسيت ان عليك نهارا ثم قال انزل فاجدح

اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجیے ابھی تو دن ہے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول

فنزل فجدح له في الثالثة فشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اومأ بيده الى

آخر وہ تیسری بار کے فرمانے میں اترا ستو گھولے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیے پھر اپنے ہاتھ سے پورب

المشرق فقال اذا رأيتم الليل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم حدثنا

کیطرف اشارہ کیا فرمایا جب تم دیکھو پورب کیطرف سے رات کی تاریکی نمود ہو تو روزے کے افطار کا وقت آن پہونچا ہم سے

عبد الله بن مسلمة حدثنا يزيد بن زريع عن سليمن التيمي عن ابي عثمن عن عبد الله

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ

ابن مسعود رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يمنعن احدا منكم نداء بلال او

ابن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا دیکھو بلال کی اذان سن کر کہیں تم

قال اذانه من سحوره فانما ينادي او قال يؤذن ليرجع قائمكم وليس ان يقول

سحری کھانے سے باز نہ رہنا بلال تو (رات رہے سے) اسلیے اذان دیتے ہیں کہ جو شخص تم میں (تہجد کی نماز میں) کھڑا ہو وہ لوٹ جاے

كانه يعني الصبح او الفجر واظهر يزيد يديه ثم مد احداهما من الاخرى وقال

اور صبح یا فجر کی روشنی وہ نہیں ہے جو اسطرح لمبی ظاہر ہوتی ہے یزید راوی نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر بتلایے (یہ صبح کاذب ہے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے جدا

الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز سمعت ابا هريرة قال

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا

رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جبتان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو کچھ نہیں خرچتا) اور سخی کی جو خرچتا ہے مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے

من حديد من لدن ثديهما الى تراقيهما فاما المنفق فلا ينفق شيئا الا مادت

کرتے (زرہیں) چھاتی سے لیکر ہنسلی تک پہنے ہوں خرچ کرنیوالا جب خرچ کرتا ہے تو اسکا کرتہ کھنچ کر اور بڑھ کر اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ (پاؤں کی)

على جلده حتى تجن بنانه وتعفو اثره واما البخيل فلا يريد ينفق الا لزمت

انگلیوں تک کو ڈھانپ لیتا ہے اور رستہ چلنے میں اسکے قدم کے نشان مٹتا جاتا ہے (اتنا نیچا ہو جاتا ہے) اور بخیل جب کچھ خرچ کرنیکا قصد کرتا ہے تو کرتے کا ایک ایک حلقہ اپنی جگہ

كل حلقة موضعها فهو يوسعها فلا تتسع ويشير باصبعه الى حلقه باب

پر سمٹ کر اور تنگ ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے ذرا ڈھیلا ہو لیکن ڈھیلا نہیں ہوتا آخر وہ انگلی سے اپنے حلق کیطرف اشارہ کرتا ہے ف باب

اللعان وقول الله تعالى والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم

لعان کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) یوں فرمانا جو لوگ اپنی جوروں کو زنا کا الزام لگائیں اور خود کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو

إلى قوله من الصادقين فإذا قذف الأخرس امرأته بكتابة أو إشارة أو بإيماء معروف

اخیر آیت من الصادقین تک اب اگر گونگے شخص نے اپنی جورو پر لکھکر یا اشارہ سے زنا کا الزام لگایا ایسے اشارہ سے جو سمجھ میں آتا ہو تو اسکا حکم وہی ہوگا جو

فهو كالمتكلم لأن النبي صلى الله عليه وسلم قد أجاز الإشارة في الفرائض وهو قول بعض

بات کرکے الزام لگانیوالے کا ہے (لعان واجب ہوگا) کیونکہ آنحضرتؐ نے فرضوں کے ادا کرنے میں اشارہ کو کافی سمجھا (مثلاً کوئی نماز میں کوع سجدہ نہ کر سکے تو اشارہ

أهل الحجاز وأهل العلم وقال الله تعالى فأشارت إليه قالوا كيف نكلم من كان

کافی ہے) اور حجاز اور دوسرے شہروں کے بعض عالموں کا یہی قول ہے اور اللہ نے (سورۂ مریم میں) فرمایا مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم اس بچہ سے کیا بات

في المهد صبيا وقال الضحاك إلا رمزا إلا إشارة وقال بعض الناس لا حد ولا لعان

کریں جو ابھی ہنڈولے یا گود میں ہے اور ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے اس قول الا رمزا کے یہی معنی کیے ہیں یعنی اشارہ کر کے اور بعض لوگوں نے کہا ہے

ثم زعم أن الطلاق بكتاب أو إشارة أو إيماء جائز وليس بين الطلاق والقذف

پھر خود انہی لوگوں نے یہ کہا ہے اگر لکھکر یا اشارہ سے طلاق دے تو طلاق پڑ جائیگی حالانکہ طلاق اور زنا کا الزام لگانا دونوں کا ایک حکم ہونا چاہیے جیسے زنا

فرق فإن قال القذف لا يكون إلا بكلام قيل له كذلك الطلاق لا يجوز

کا الزام زبان سے لگایا جاتا ہے ویسے ہی طلاق بھی زبان ہی سے دیا جاتا ہے اور اگر اشارے کا اعتبار یہ لوگ نہیں کرتے تو طلاق

إلا بكلام وإلا بطل الطلاق والقذف وكذلك العتق وكذلك الأصم يلاعن

و قذف جو اشارہ سے کیا جائے سب کو باطل کہنا چاہیے اسی طرح عتق (آزادی) کو بھی اب جیسے گونگے پر (ہمارے نزدیک) لعان واجب ہوتا ہے

وقال الشعبي وقتادة إذا قال أنت طالق فأشار بأصابعه تبين منه بإشارته

اور شعبی اور قتادہ نے کہا اگر کسی نے اپنی بی بی سے کہا تجھ پر طلاق ہے اور انگلیوں سے اشارہ کرکے بتلایا تو وہ عورت بائن ہو جائیگی (اُس پر تین طلاق پڑ جائیں گی)

وقال إبراهيم الأخرس إذا كتب الطلاق بيده لزمه وقال حماد الأخرس و

اور ابراہیم نخعی نے کہا اگر گونگا شخص اپنے ہاتھ سے طلاق لکھکر دے تو طلاق پڑ جائیگا اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا اگر گونگا یا بہرہ سر سے اشارہ کرے

الأصم إن قال برأسه جاز حدثنا قتيبة حدثنا ليث عن يحيى بن سعيد

(کسی بات کا جواب دے) تو یہ جائز ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید

الأنصاري أنه سمع أنس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

انصاری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ألا أخبركم بخير دور الأنصار قالوا بلى يا رسول الله قال بنو النجار ثم الذين

کیا میں تمکو انصار کا عمدہ سے عمدہ گھرانہ نہ بتلاؤں لوگوں نے کہا بتلائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بنی نجار کا گھرانہ پھر جو اُن کے قریب

يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ

رہتے ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب رہتے ہیں بنی حارث بن خزرج پھر جو ان سے

يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ ثُمَّ

قریب ہیں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا انگلیوں کو بند کر لیا پھر کھولا جیسے کوئی کوئی چیز پھینکتا ہے

قَالَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

فرمایا انصار کے تو سب گھرانے عمدہ ہی عمدہ ہیں ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ابو حازم

أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(سلمہ بن دینار) نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے

وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ

وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح نزدیک ہیں جیسے یہ انگلی اس انگلی سے

أَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

اور آپ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جوڑ کر بتلایا ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا

جبلہ بن سحیم نے میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دن کا ہوتا ہے اور

وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ

اتنے دن کا اور اتنے دن کا (یعنی تیس دن کا دسوں انگلیوں سے تین بار اشارہ کیا) اور کبھی اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا

يَقُولُ مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

اور اتنے دن کا (یعنی انتیس دن کا اخیر میں انگوٹھا بند کر لیا) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ

انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد کو انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود انصاریؓ سے آنحضرتؐ نے حدیث بیان کی اور آپ نے اپنے ہاتھ

الْيَمَنِ الْإِيمَانُ هَا هُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ

سے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یہاں ہے دو بار یہی فرمایا دیکھو خبردار رہو سخت دلی اور اکھڑپنا ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دم کے پاس چلاتے

حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

رہتے ہیں جہاں شیطان کی دونوں چوٹیاں نمودار ہوتی ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے ملکوں سے ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالعزیز

الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ابی حازم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح برابر سرابر ہونگے اور آپنے بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا ذرا ان کو کھول کر

بَابٌ إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

باب اگر صاف یوں نہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں بلکہ اشارہ اور کنایہ کے طور پر کہے ف ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا

انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا ایک شخص (ضمضم بن قتادہ اعرابی جو فزارہ قبیلے کا تھا) آنحضرت کے پاس آیا کہنے لگا

رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ

یا رسول اللہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو کالے رنگ کا ہے (اور میں تو گورا ہوں) آپنے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں وہ کہنے لگا جی ہاں آپنے فرمایا انکا رنگ کیا ہے اس نے کہا

حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَّى ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ

سرخ فرمایا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے کہا جی ہاں آپنے فرمایا پھر یہ خاکی رنگ کہاں سے آیا ف کہنے لگا شاید مادہ کی کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا

فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ بَابُ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

آپنے فرمایا تو تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا ف باب لعان کرنیوالے کو قسمیں دینا ف ہم سے موسے بن اسمٰعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ

کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے ایک انصاری مرد (عویمر) نے اپنی عورت پر زنا کا الزام لگایا

فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا بَابٌ يَبْدَأُ الرَّجُلُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد دونوں کو قسمیں دلائیں پھر دونوں کو جدا کر دیا باب پہلے مرد سے قسمیں لی جائیں

بِالتَّلَاعُنِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

پھر عورت سے) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے

حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ

کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا ہلال بن امیہ نے اپنی عورت (خولہ بنت عاصم) پر (شریک بن سحماء) سے زنا کا الزام لگایا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے اللہ خوب جانتا ہے تم دونوں میں کون جھوٹا ہے پھر جو کوئی جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے (یا نہیں)

ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ بَابُ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ حَدَّثَنَا

اسکے بعد اسکی جورو کھڑی ہوئی اسنے بھی گواہیاں دیں ف لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان ف ہم سے

إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ

اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے سہل بن سعد ساعدی رض نے بیان کیا

أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا

کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی (صحابی) پاس آیا کہنے لگا عاصم تبلاؤ تو اگر کوئی شخص

وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ

اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد دوسرے کو (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو تم (لوگ قصاص میں) اسکو بھی مار ڈالوگے اگر نہ مارے تو کیا کرے

ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو ایسے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

سوالات کرنا ناگوار گذرا آپنے ایسے سوالوں پر عیب کیا (کیونکہ ان میں مسلمانوں کی توہین ہے) عاصم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی بہت سخت گذری

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ

جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آئے تو عویمر ان کے پاس آیا کہنے لگا کہو عاصم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

نے کیا فرمایا عاصم نے کہا واہ اچھے ہو (صلاح نہ شد بلا شد) تم سے مجھ کو بھلائی نہیں پہونچی (برائی پہونچی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ

یہ مسئلہ جو تم نے پوچھا اسکا پوچھنا ناگوار گذرا عویمر نے کہا خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا آنحضرت سے ضرور پوچھونگا

عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا

خیر عویمر اسوقت آیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علانیہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا

رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ

یا رسول اللہ تبلایئے اگر کوئی شخص غیر مرد دوسرے کو اپنی بی بی کے ساتھ (برا کام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اگر مار ڈالے تو آپ اسکو بھی مار ڈالیںگے پھر کیا کرے

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ

آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا اب جاکر اپنی جورو کو بلالا

بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

سہل کہتے ہیں پھر میاں بی بی دونوں نے لعان کیا میں اسوقت اور لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب وہ

فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا

دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر اب میں اس عورت کو اپنی زوجیت میں رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا عویمر نے

ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ

اسکو تین طلاق دیدیے ابھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم بھی نہیں دیا تھا ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا

لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بَابُ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

یہی دستور ہوگیا ف باب مسجد میں لعان کرنے کا بیان ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق بن ہمام نے خبر دی

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ

کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے لعان کے طریقہ سے خبر دی اور

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سہل بن سعد ساعدی کی حدیث بیان کی انہوں نے کہا ایک انصاری مرد (عویمر عجلانی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ

کہنے لگا یا رسول اللہ بتلایے اگر کوئی شخص ایک غیر مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ (برا کام کرتے ہوئے) پائے تو کیا کرے کیا اسکو مار ڈالے یا کیا کرے اسوقت

فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعان کا حکم اتارا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص (عویمر) سے فرمایا

وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ

اللہ نے تیرا اور تیری جورو کا فیصلہ کیا سہل نے کہا پھر دونوں خاوند جورو نے مسجد میں لعان کیا میں اسوقت موجود تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر

كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

یا رسول اللہ اب اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا پھر عویمر نے اسکو تین طلاق دیدیے ابھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم بھی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں دیا تھا اس لعان سے فراغت ہوتے ہی تین طلاق دیدیے پھر آپ کے سامنے ہی اس سے جدا ہوگیا

فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيقٌ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ

سہل نے یا ابن شہاب نے کہا لعان کرنے والوں میں لعان سے جدائی ہونے لگی ابن جریج نے کہا ابن شہاب کہتے تھے اس کے بعد یہی دستور ہوگیا

بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ قَالَ ثُمَّ

کہ جہاں میاں بی بی نے لعان کیا بس دونوں میں جدائی ہوگئی اگر عورت پیٹ سے ہوتی تو لڑکا بچہ جو پیدا ہوتا وہ اپنی ماں کا بیٹا کہلاتا ف۲ پھر لعان

جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

کرنے والی عورت میں یہ قاعدہ بھی جاری ہوا کہ وہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے موافق اپنے بچہ کی وارث ہوگی اور بچہ اسکا وارث ہوگا ف۳ ابن جریج نے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے اسی حدیث میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لعان ہو جانے کے بعد) فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ

دیکھتے رہو اگر بچہ لال لال پست قد بامنی کیطرح پیدا ہو تب تو میں گمان کرونگا کہ عورت سچی ہے اور مرد نے اس پر جھوٹ

عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ اَعْيَنَ ذَا اَلْيَتَيْنِ فَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا

تہمت باندھی اور اگر سانولے رنگ کا بڑی آنکھوں والا بڑے چوتڑوں والا پیدا ہوا تو میں گمان کرونگا کہ مرد سچا ہے (عورت جھوٹی ہے) جب بچہ

فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى الْمَكْرُوْهِ مِنْ ذٰلِكَ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا

پیدا ہوا تو وہ بری شکل کا (یعنے اسی کی صورت پر جس سے بدنام ہوئی تھی) باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا

بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ

تو اس عورت کو سنگسار کرتا ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ

عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ

مذکور ہوا کہ اپنی عورت پر زنا کاری کا الزام لگائے تو عاصم بن عدی انصاری نے ایک غرور کی بات کہی پھر عاصم چلے گئے تو ان کی قوم کا ایک

رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ

آدمی (عویمر) ان کے پاس آیا اور یہی شکوہ کرنے لگا کہ اس نے اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو (برا کام کرتے ہوئے) پایا عاصم نے کہا یہ میرے ہی منہ کی بات (جو میں نے کہی تھی) اسی

بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ

کی شامت تھی اسی کی سزا ہے پھر عاصم اس شخص کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اپنی عورت کا جو حال گذرا تھا وہ بیان کیا یہ شخص

عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى

(یعنے عویمر عورت کا خاوند) زرد رنگ دبلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا اور جس پر تہمت لگائی تھا

عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَ اَهْلِهٖ خَدِلًا اٰدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ موٹی پنڈلیوں والا گندم رنگ پر گوشت آدمی تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی

اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ

یا اللہ تو اصل حقیقت ہم پر کھول دے اس عورت کا بچہ پیدا ہوا تو اسی شخص کے مشابہ جس پر تہمت لگائی تھی آخر آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِيْ قَالَ النَّبِيُّ

جورو خصم کو لعان کرنے کا حکم دیا یہ حدیث سن کر ایک شخص نے پوچھا کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے حق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ

فرمایا تھا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباسؓ نے کہا نہیں یہ ایک اور عورت تھی جس کی

كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ السُّوْءَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ خَدِلًا

بدکاری اسلام کے زمانہ میں کھل گئی تھی ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے اس حدیث میں بجائے خدلا کے خدلا (کسر دال) روایت کیا ہے (دونوں کے معنی ایک ہی ہیں)

بَابُ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ

باب جس عورت کو مرد لعان کرے اسکو مہر ملیگا یا نہیں ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے (تو اسکا کیا حکم ہے) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد اور عورت میں جدائی ڈالدی اور فرمایا اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں انہوں نے توبہ سے

فَاَبَيَا وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ

انکار کیا (اپنے تئیں سچا کہتے رہے) اور آنحضرت نے فرمایا اللہ جانتا ہے تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے کیا کوئی توبہ کرتا ہے انہوں نے نہ مانا پھر آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے تم دونوں

اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ اَيُّوْبُ فَقَالَ لِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

میں ایک جھوٹا ہے سو توبہ کرتا ہے یا نہیں انہوں نے نہ مانا آخر آپ نے ان دونوں کو جدا کر دیا ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس حدیث میں

اِنَّ فِي الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا اَرَاكَ تُحَدِّثُهٗ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ قَالَ قِيْلَ لَا مَالَ لَكَ

ایک اور بات بھی تھی جس کو تم نہیں نقل کرتے وہ یہ ہے کہ جس مرد نے لعان کیا تھا اس نے (لعان کے بعد) یہ کہا میرا جو مہر کا روپیہ دیا ہے وہ کیا ہو گا تو اس سے کہا گیا

اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ اَبْعَدُ مِنْكَ بَابُ قَوْلِ

اگر تو سچا ہے جب بھی تو اس عورت سے صحبت کر چکا ہے اگر تو جھوٹا ہے تب تو تجھ کو اور بھی مہر نہ ملنا چاہیے باب حاکم کا لعان

الْاِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ اِنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ

کرنیوالوں سے یہ کہنا تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمر سے دو لعان کرنیوالوں کا مسئلہ پوچھا

فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں (جورو خصم) لعان کرنیوالوں سے فرمایا اللہ تم دونوں کا حساب لینے والا ہے اور تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے

لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ

پھر مرد کو فرمایا اب تیرا تعلق عورت سے نہیں رہا وہ کہنے لگا میرا مال کدھر گیا (جو میں نے مہر میں دیا) آپ نے فرمایا اب مال کہاں ملیگا اگر تو سچا ہے تو مال اسکا بدلہ ہو گیا جو تو نے اس کے

مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ قَالَ سُفْيٰنُ حَفِظْتُهٗ مِنْ عَمْرٍو

شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر جھوٹا ہے تب تو اور زیادہ تجھ کو مال نہ ملنا چاہیے سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے سنکر یاد رکھی

وَقَالَ اَيُّوْبُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ

اور ایوب سختیانی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے لعان کرے انہوں نے

بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

دو انگلیوں سے اشارہ کیا (سفیان نے اس اشارہ کو اس طرح بتلایا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جدا کرکے دکھلایا) اور کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثَ

بنی عجلان کے مرد اور عورت میں جدائی کر دی اور فرمایا اللہ جانتا ہے تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر جو جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں تین بار یہ ارشاد

مَرَّاتٍ قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ

فرمایا علی بن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہ نے مجھ سے کہا میں نے جیسے حدیث عمرو بن دینار اور ایوب سے سن کر یاد رکھی تھی ویسی ہی تجھ سے بیان کر دی ف۱ باب لعان کرنیوالوں

الْمُتَلَاعِنَيْنِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

(جورو مرد) میں جدائی کر دینا مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبید اللہ سے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو اپنی عورت سے جدا کر دیا ف۱

رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

جس نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی اور دونوں کو قسمیں دلائیں (لعان کرایا) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک مرد اور عورت میں لعان کے بعد

مِنَ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا بَابُ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

جدائی کر دی ف۲ باب لعان کے بعد عورت کا بچہ (جسکو مرد کہے میرا بچہ نہیں ہے) ماں سے ملا دیا جائیگا (اسی کا بچہ کہلائیگا) ہم سے یحیی بن بکیر نے

بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ

بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اس کی جورو میں

بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ بَابُ

لعان کرایا مرد کہنے لگا اس کا بچہ میرا نہیں ہے آخر آپ نے دونوں کو جدا کر دیا اور بچہ کا نسب عورت سے لگا دیا باب

قَوْلِ الْإِمَامِ اللَّهُمَّ بَيِّنْ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى

امام یا حاکم لعان کے وقت یوں دعا کرے یا اللہ جو اصل حقیقت ہے وہ کھولدے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحیی

ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ابن سعید انصاری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبدالرحمن بن قاسم بن محمد نے خبر دی انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا

أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کرنیوالوں کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی نے ایک (شیخی کی) بات کہی (یعنی تو اگر اپنی جورو پاس کسی غیر مرد کو

فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

یہ کہکر عاصم لوٹ گئے اتنے میں انہی کی قوم کا ایک شخص (عویمر عجلانی) انکے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی جورو (خولہ) کے پاس ایک غیر مرد کو دیکھا

فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عاصم نے کہا یہ جو بلا مجھ پر آئی (مجھ کو ایسی) بات نکالنے کی وجہ سے جو میں نے نکالی تھی خیر عاصم اس شخص کو لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ

گئے اور آپسے بیان کیا کہ اس نے اپنی جورو کے پاس ایک غیر مرد کو پایا یہ شخص (یعنی عویمر جورو کا خاوند) تو ایک زرد رنگ دبلا پتلا

اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدِلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا

سیدھے بال والا آدمی تھا لیکن جس شخص سے عورت کو بدنام کیا تھا وہ گندم رنگ موٹی پنڈلیوں والا اچھا موٹا تازہ بہت گھونگر

قَطَطًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ

بال والا آدمی تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اصل حقیقت کھولدے آخر وہ عورت اسی شخص کی صورت کا بچہ جنی

الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس سے بدنام ہوئی تھی تب آپ نے دونوں جورو خاوند میں لعان کرایا

بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبداللہ بن شداد) ابن عباس رض سے کہنے لگا کیا یہ عورت وہی تھی جس کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ

اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنیوالا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس رض نے کہا نہیں یہ عورت دوسری تھی جو اسلام کے زمانہ میں علانیہ

السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ بَابٌ إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ

بدکاری کیا کرتی تھی باب اگر تین طلاق ہونے پر عورت عدت کرکے دوسرے مرد سے نکاح کرے لیکن دوسرے مرد نے اس سے صحبت نہ کی

فَلَمْ يَمَسَّهَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

تو کیا پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکتی ہے ہمسے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہمسے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے والد

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہمسے

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ

عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا کہ رفاعہ قرظی نے ایک عورت (تمیمہ بنت وہب) سے نکاح کیا پھر

طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا

اسکو تین طلاق دیدیے اس نے دوسرا خاوند کر لیا (عبدالرحمن بن زبیر) پھر وہ عورت آنحضرت کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ یہ دوسرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا

وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ

اسکے پاس تو بس کپڑے کا پھندنا ہے آپ نے فرمایا تو پہلے خاوند کے پاس نہیں جا سکتی جب تک دوسرا خاوند ... مزہ نہ چکھے اور وہ تیرا مزہ نہ چکھے

بَابُ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا

باب واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم کی تفسیر مجاہد نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو معلوم نہ ہو

يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ

معلوم نہ ہو کہ انکو حیض آتا ہے یا نہیں اسی طرح وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو گئی ہیں ... ان کی عدت

ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ بَابُ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

تین مہینے ہیں باب حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ بچہ جنیں ... ہمسے یحییٰ

بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ

ابن بکیر نے بیان کیا کہا ہمسے امام لیث بن سعد نے اُنہوں نے جعفر بن ربیعہ سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز اعرج سے

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا

اُنہوں نے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی ان کو زینب بنت ام سلمہ نے اُنہوں نے اپنی ماں

أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ

ام سلمہ سے کہ اسلم قبیلے کی ایک عورت سبیعہ نام ...

تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ

... خاوند فوت ہو گیا اس وقت وہ حاملہ تھی ... ابو السنابل بن بعکک نے اسکو نکاح کا پیغام دیا

تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكُثَتْ قَرِيبًا

اس نے نکاح کرنا منظور کیا تو ابو السنابل کہنے لگا تو نکاح نہیں کر سکتی جب تک دونوں مدتوں میں جو مدت زیادہ لمبی ہو وہ پوری نہ ہو جائے ...

مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي حَدَّثَنَا يَحْيَى

وہ عورت (زچگی کے بعد) دس راتوں تک ٹھیری رہی اسکے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تو نکاح کر لے ہمسے یحییٰ

بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن بکیر نے بیان کیا اُنہوں نے لیث بن سعد سے اُنہوں نے یزید بن ابی حبیب سے ابن شہاب نے انکو لکھا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو خبر دی

أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا

اپنے والد (عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود) سے اُنہوں نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم کو یہ لکھا تم سبیعہ اسلمیہ سے پوچھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

تجھ کو کیا فتوے دیا تھا اُس نے کہا آپ نے مجھ کو فتویٰ دیا تھا کہ جب تو جنے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے ہمسے یحییٰ بن

قزعة حدثنا مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن المسور بن مخرمة ان سبيعة

ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے کہ سبیعہ

الاسلمية نفست بعد وفاة زوجها بليال فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم

اسلمیہ اپنے خاوند کے مرنے پر چند راتوں کے بعد بچہ جنی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی

فاستأذنته ان تنكح فاذن لها فنكحت باب قول الله تعالى والمطلقات

آپ سے دوسرے نکاح کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اُس نے دوسرا نکاح کر لیا۔ باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن عورتوں کو طلاق دیا جاوے (اور وہ حیض والیاں ہوں)

يتربصن بانفسهن ثلثة قروء وقال ابراهيم فيمن تزوج في العدة فحاضت عنده

تو وہ تین طہر یا تین حیض تک عدت کریں اور ابراہیم نخعی نے کہا (اسکو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا) اگر کوئی شخص عدت میں نکاح کر لے پھر اُس عورت کو دوسرے

ثلث حيض بانت من الاول ولا تحتسب به لمن بعده وقال الزهري تحتسب

خاوند کے پاس تین حیض آ جائیں تو اب پہلے خاوند سے جدا ہو جائیگی اور یہ حیض دوسرے خاوند کی عدت کے لیے کافی نہ ہونگے (جیسا نکاح فاسد تھا بلکہ اسکے لیے پوری عدت علیحدہ کرنا) اور زہری نے کہا

وهذا احب الى سفين يعني قول الزهري وقال معمر يقال اقرأت المرأة اذا

عدت میں بھی محسوب ہونگے سفیان ثوری اور ابوحنیفہ نے زہری کا قول زیادہ پسند کیا ہے اور معمر بن مثنیٰ نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں اقرأت المرأة جب

دنا حيضها واقرأت اذا دنا طهرها ويقال ما قرأت بسلى قط اذا لم تجمع ولدا في

اسکے حیض کا زمانہ قریب آئے اسی طرح جب اسکے طہر (پاکی) کا زمانہ قریب آئے اور عرب عورت کو کہتے ہیں ما قرأت بسلا قط یعنی اسکو کبھی پیٹ نہیں

بطنها باب قصة فاطمة بنت قيس وقوله واتقوا الله ربكم لا تخرجوهن من بيوتهن

باب فاطمہ بنت قیس کے قصے کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم خدا سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے اور عورتوں کو اُن کے گھروں سے مت نکالو

ولا يخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة وتلك حدود الله ومن يتعد حدود

وہ خود نکلیں مگر اس حال میں جب کھلی بدکاری کریں یہ اللہ کی حدیں ہیں جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھ جائے

الله فقد ظلم نفسه لا تدري لعل الله يحدث بعد ذلك امرا اسكنوهن من حيث

اُس نے اپنے اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اللہ اسکے بعد کوئی نئی صورت پیدا کرے (خاوند کے دل میں محبت آ جائے) جہاں تم رہو اُن کو بھی رکھو

سكنتم من وجدكم ولا تضاروهن لتضيقوا عليهن وان كن اولات حمل فانفقوا

اپنے مقدور کے موافق اور اُنکو تنگ کرنے کے لیے تکلیف مت دو (تاکہ وہ نکل بھاگیں) اور اگر وہ پیٹ سے ہوں تو بچہ جننے تک

عليهن حتى يضعن حملهن الى قوله بعد عسر يسرا حدثنا اسمعيل حدثنا مالك

اُن پر خرچ کرو اخیر آیت بعد عسر یسرا تک ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

عن يحيى بن سعيد عن القسم بن محمد وسليمن بن يسار انه سمعهما يذكران ان

اُنہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے اُنہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ

اور مدینہ والی عورت تھی اُسکا خاوند ابو عمرو بن حفص خالد بن ولید کا چچا زاد بھائی تھا اُس نے یمن سے اُسکو تیسری طلاق کہلا بھیجا جو باقی رہ گئی تھی فاطمہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مکان

يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی (عمرہ) کو طلاق دیا تو اُس کا باپ عبدالرحمن اپنی بیٹی کو وہاں سے اُٹھا لایا

فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا

ف یہ خبر سُن کر حضرت ام المومنین عائشہؓ نے مروان (لڑکی کے چچا) کو جو اُن دنوں معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا کہلا بھیجا ارے خدا سے ڈر اور لڑکی کو اسی

إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي وَقَالَ

گھر میں پھیر دے جہاں اسکو طلاق دیا گیا ہے ف اب سلیمان یوں بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت عائشہؓ کو یہ جواب دیا عبدالرحمن بن حکم (لڑکی کے باپ) نے مجھ کو

الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا

قاسم بن محمد کہتے ہیں مروان نے یہ جواب دیا ام المومنین تم کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث نہیں پہونچی ف حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ کا قصہ اگر تو نہ بیان

تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ

کرے تو بھی کیا نقصان ہے ف مروان نے کہا اگر فاطمہ کے نکلنے کا یہ سبب تھا کہ اُسمیں اور خاوند کے عزیزوں میں ایک دن جھگڑا ہوتا تھا تو یہاں بھی یہی

هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

میں جو جھگڑا ہے وہ مکان سے نکلنے کے لیے کافی ہے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہمسے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہمسے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے عبدالرحمن

ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا

ابن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس خدا سے نہیں ڈرتی جو کہتی ہے طلاق بائن میں عورت کو

لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا

اسکو سکنی اور خرچہ نہیں ملنے کا ف ہمسے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہمسے

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ

سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا عروہ نے حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا

تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا

آپنے (عمرہ) بنت حکم کو دیکھا اُسکے خاوند نے اسکو طلاق بائن دیا تو وہ (عدت کے اندر ہی) اُسکے گھر سے نکل گئی حضرت عائشہؓ نے کہا اُس نے بُرا کیا

صَنَعَتْ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ

عروہ نے کہا آپ نے فاطمہ بنت قیس کی روایت نہیں سُنی اُنہوں نے کہا فاطمہ کے لیے اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں (کیونکہ دوسرے لوگ بھی اُس کو

هٰذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَابَتْ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ

جائز سمجھیں گے حالانکہ فاطمہ کے لیے خاص اجازت تھی) اور عبدالرحمن بن ابی الزناد نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے

إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ

فاطمہ بنت قیس پر بڑا عیب لگایا ف حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ (طلاق کے وقت) ایک اجاڑ مکان میں رہتی تھی ڈر ہوا کہیں بے کار لوگ اسکو ستا نہ دیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **بَابُ** الْمُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا

اُس کو اجازت دی تھی **باب** جب طلاق والی عورت خاوند کے گھر میں بستے سے یہ ڈرہو کہیں کوئی گھس آئے اور اُس کو ستائے یا وہ خاوند

أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

کے عزیزوں پر زبان درازی کرے یا گھر والوں پر بدزبانی کرتی ہو تو اُسکو عدت کے اندر وہاں سے اٹھا دینا درست ہے ہم سے **محمد** سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ **بَابُ** قَوْلِ اللهِ

اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کی بات کا انکار کیا **باب** اللہ تعالیٰ نے کہا (سورۂ بقرہ میں)

تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ حَدَّثَنَا

فرمایا عورتوں کو یہ درست نہیں کہ اپنے پیٹ کا حال (حیض آتا ہے یا حمل ہے) چھپا رکھیں **ف۳** ہم سے

سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے اُنہوں نے حکم بن عتیبہ سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے اسود بن یزید سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے

قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا

اُنہوں نے کہا جب آنحضرتؐ نے (حج وداع سے فارغ ہو کر مکے سے) کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو خیمے کے دروازہ پر حضرت صفیہ کو دیکھا رنجیدہ کھڑی ہیں

كَئِيبَةً فَقَالَ لَهَا عَقْرَى أَوْ حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ

آنحضرتؐ نے اُنکو دیکھ کر فرمایا موڈی کاٹی حلق پکی (یا بانجھ سر مونڈی) **ف۴** تو ہم کو شاید روک رکھیگی تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارہ کیا تھا اُنہوں نے کہا ہاں کر چکی ہوں

قَالَ فَانْفِرِي إِذًا **بَابُ** وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ

آپ نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے **ف۵** چل کوچ کر **باب** اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا کہ عدت کے اندر عورتوں کے خاوند انکے پھیر لینے کا زیادہ حق دار ہیں اور جب رجعت کرے تو کیونکر

إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا

کا بیان کہ جب عورت کو ایک یا دو طلاق دیے ہوں تو کیونکر رجعت کرے ہم سے **محمد** بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی ہم سے

يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَحَدَّثَنِي

یونس بن عبید نے بیان کیا اُنہوں نے امام حسن بصری سے اُنہوں نے کہا معقل بن یسار نے اپنی بہن (جمیلہ) کا نکاح ایک شخص **ف۶** سے کر دیا اس نے انکی بہن کو ایک طلاق دے دیا

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ

امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے اُنہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے امام حسن بصری نے بیان کیا کہ

مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

معقل بن یسار کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی اُس نے اُسکو طلاق دیدیا پھر الگ رہا یہاں تک کہ اُس کی عدت گذر گئی (رجعت نہ کی) عدت گذر جانے کے بعد اُسکو

ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا

نکاح کا پیغام بھیجا معقل نے غیرت اور غصے کی راہ سے یہ پیغام منظور نہیں کیا اور کہنے لگے واہ جب عدت باقی تھی اور وہ رجعت کر سکتا تھا اُس وقت تو رجعت نہ کی اب جب عدت گذر گئی تو پیغام بھیجا ہے

فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

عورت کو اس سے پھر نکاح نہ ہونے دیا تب اس وقت یہ آیت اتری واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن

إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَ

اخیر آیت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معقل کو بلا کر یہ آیت سنائی اس وقت معقل نے اپنی غیرت اور غصے پر خاک ڈالی اور

اسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اللہ کے حکم پر سر جھکا دیا (مان لیا) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے

طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حیض کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ

أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا

رجعت کر لیں پھر عورت کو اپنے پاس رکھ چھوڑیں یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو پھر اسکو دوسرا حیض آئے پھر اسکو مہلت دے

حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ

یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو اس وقت اگر چاہے تو اس طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دیدے

يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سُئِلَ

تو یہی طہر کا زمانہ اسکی عدت کا زمانہ ہے جسکا اللہ نے حکم دیا (فرمایا فطلقوهن لعدتهن) کہ اس وقت پر عورتوں کو طلاق دیا کرو اور عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی تین طلاق کا

عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ

مسئلہ پوچھتا تو وہ کہتے اگر تو نے اسکو تین طلاق دیے ہیں تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے اور وہ عورت

زَوْجًا غَيْرَهُ وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ

کسی اور نے (قتیبہ کے سوا اور لوگوں نے جیسے ابو الجہم نے) اس حدیث میں لیث سے اتنا زیادہ نقل کیا ہے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے کہا اگر تو اپنی عورت کو ایک طلاق

مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا بَابُ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ حَدَّثَنَا

یا دو طلاق دے تو اس سے رجعت کر سکتا ہے کیونکہ آنحضرت نے مجھکو (ایک طلاق کے بعد) رجعت کا حکم دیا۔ باب حیض والی عورت سے رجعت کرنا ہم سے

حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ

حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے یونس بن جبیر نے کہا

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دیا تھا تو حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا قُلْتُ فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ

آپ نے فرمایا ابن عمر کو کہو رجعت کر لے پھر اس وقت طلاق دے جب اسکی عدت شروع ہو (یعنی طہر کی حالت میں) میں نے کہا خیر اب یہ طلاق کا شمار ہوگا یا نہیں (جو حیض میں دیا تھا) انہوں نے

أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ بَابُ تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

بتلاؤ اگر طلاق دینے والا احکام بجا لانے سے عاجز ہو یا احمق بن گیا ہو باب جس عورت کا خاوند مر جائے تو وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الطِّيبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا

اور زہری نے کہا (جسکو ابن وہب نے موطا میں وصل کیا) اگر نابالغ لڑکی کا خاوند مر جائے تو وہ بھی (سوگ کرے) خوشبو نہ لگائے کیونکہ اس پر بھی عدت گزارنا واجب

الْعِدَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ

ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد

بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ

ابن عمرو بن حزم سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے تین

الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیثیں بیان کیں ایک یہ کہ میں ام المومنین ام حبیبہ پاس گئی

حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ

جب انکے والد ابو سفیان (شام کے ملک میں) مر گئے تھے تو انہوں نے (تیسرے دن) کیا کیا زرد خوشبو منگائی اور جو کری سے لگائی

غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ

(اسکا نام معلوم نہیں ہوا) پھر اپنی گالوں پر ہاتھ پھیر لیا (وہ ہاتھ جس میں خوشبو لگی تھی اپنے گال پر لگائی) اور کہنے لگیں (میں تو بیوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی

حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ

کیا ضرورت ہے مگر میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ

رکھتی ہو اس کو تین راتوں سے زیادہ کسی مردے پر سوگ کرنا درست نہیں ہے ہاں خاوند پر چار مہینے

أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ

دس دن تک سوگ کرے دوسری یہ کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش پاس گئی جب انکے بھائی (عبداللہ یا عبیداللہ بن جحش) مر گئے تھے انہوں نے

بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ

خوشبو منگا کر لگائی پھر کہنے لگیں سنو خدا کی قسم (میں بیوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں مگر میں نے آنحضرت

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالے اور قیامت پر

الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

یقین رکھتی ہو وہ کسی میت پر تین رات سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے

قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

زینب نے کہا میں نے اپنی والدہ بی بی ام سلمہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُلُهَا

کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی (عاتکہ بنت نعیم) کا خاوند (مغیرہ) مر گیا اسکی آنکھیں دُکھ رہی ہیں کیا ہم اسکے سرمہ لگا سکتے ہیں

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

آپ نے فرمایا نہیں دوسری بار پوچھا تو فرمایا نہیں تیسری بار پوچھا تو بھی یہی فرمایا نہیں ف اسکے بعد آپ نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فرمایا (اسلام میں عدت کا زمانہ ایسا کیا بہت ہی) چار مہینے دس دن ہیں جاہلیت کے زمانہ میں تو عورتیں (خاوند مرنے پر) ایک سال تک بیٹھی رہتی تھیں

تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ

پھر سال پورا ہونے پر اونٹ کی مینگنی پھینکتیں حمید نے کہا میں نے زینب سے پوچھا یہ اونٹ کی مینگنی پھینکنے کا کیا قصہ ہے

الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ

اُنہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں (خراب دستور تھا) جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک جھونپڑے میں گھس جاتی (جو تنگ و تاریک تھا) اور بُرے سے بُرے

شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ

کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی (نہ اور کوئی زینت کرتی) یہاں تک کہ ایک سال اسی طرح (تکلیف سے) گذارتی جب سال پورا ہوتا تو کوئی جانور اسکے پاس لاتے جیسے گدھا یا بکری

فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي ثُمَّ تُرَاجِعُ

وہ عورت کیا کرتی (کمبخت) اپنی شرمگاہ اس جانور سے رگڑتی اکثر یہ جانور مر جاتا پھر ایک ف وہاں سے باہر آتی اسوقت اونٹ کی ایک مینگنی اسکے ہاتھ میں دیتے وہ (اپنے سامنے)

بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهِ قَالَ تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا

اب عورت خوشبو وغیرہ جو چاہے لگا سکتی ہے ف امام مالکؒ سے پوچھا حدیث میں جو ہے تفتض بہ اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا اپنا بدن اس جانور سے رگڑتی ف

بَابُ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ

باب سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا (منع ہے) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہمسے شعبہ نے کہا ہم سے حمید

بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوا عَيْنَيْهَا

بن نافع نے اُنہوں نے زینب بنت ام سلمہؓ سے اُنہوں نے اپنی والدہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک عورت کا خاوند مر گیا اسکی آنکھوں پر لوگ ڈرے

فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكَحَّلْ قَدْ

آخر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا نہیں سرمہ نہیں لگا سکتی ف (وہ پہلا تھا جب)

كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ

جاہلیت کے زمانہ میں) عورت ایک سال تک خراب سے خراب کپڑے (یا کملی) اور بُرے سے بُری جھونپڑی میں پڑی رہتی سال پورا ہونے پر اونٹ کی مینگنی اس وقت پھینکتی جب کتا

رمت ببعرة فلا حتى تمضي أربعة أشهر وعشر وسمعت زينب بنت أم سلمة تحدث

سامنے سے نکلتا اگر کتا نکلے تو پھر مینگنی پھینکتی دیکھو چار مہینے دس دن تک سرمہ نہ لگا حمید کہتے ہیں میں نے زینب بیٹی ام سلمہ سے سنا وہ

عن أم حبيبة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة مسلمة تؤمن بالله واليوم

ام المومنین ام حبیبہ سے نقل کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو

الآخر أن تحد فوق ثلاثة أيام إلا على زوجها أربعة أشهر وعشرا حدثنا مسدد

کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا

حدثنا بشر حدثنا سلمة بن علقمة عن محمد بن سيرين قالت أم عطية نهينا أن نحد

کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ ام عطیہ انصاریہ نے کہا ہم کو تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرنا

أكثر من ثلاث إلا بزوج باب القسط للحادة عند الطهر حدثني عبد الله بن

منع ہوا مگر خاوند پر باب سوگ والی عورت کو حیض سے پاک ہوتے وقت عود کا استعمال درست ہے (یعنے شرمگاہ پر بدبو دور کرنے کے لیے) مجھ سے عبداللہ بن

عبد الوهاب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن حفصة عن أم عطية قالت كنا

عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم کو کسی

ننهى أن نحد على ميت فوق ثلاث إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا ولا نكتحل

میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا تھا مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک (اس کے کرنے کا حکم ہوا) اور سوگ میں یہ حکم ہوا کہ سرمہ نہ لگائیں نہ

ولا نطيب ولا نلبس ثوبا مصبوغا إلا ثوب عصب وقد رخص لنا عند الطهر إذا

خوشبو نہ رنگین کپڑا پہنیں ہاں یمن کا کپڑا رنگین پہن سکتے ہیں (جو دھاری دار ہوتا ہے) اور حیض سے پاک ہوتے وقت یہ اجازت ملی کہ

اغتسلت إحدانا من محيضها في نبذة من كست أظفار وكنا ننهى عن اتباع الجنائز قال أبو عبد الله القسط و

غسل کے بعد ظفار کے عود کا ٹکڑا استعمال کریں اور جنازہ کے ساتھ جانے سے بھی ہم کو منع ہوا امام بخاری نے کہا قسط اور کست دونوں ایک ہیں

الكست مثل الكافور والقافور باب تلبس الحادة ثياب العصب حدثنا الفضل بن دكين حدثنا عبد

عود کو جیسے کافور اور قافور باب سوگ والی عورت یمن کے دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالسلام

السلام بن حرب عن هشام عن حفصة عن أم عطية قالت قال النبي صلى الله

بن حرب نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد فوق ثلاث إلا على

جو عورت اللہ تعالے اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اسکو خاوند کے سوا اور کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا روا نہیں

زوج فإنها لا تكتحل ولا تلبس ثوبا مصبوغا إلا ثوب عصب وقال الأنصاري

اور سوگ والی عورت سرمہ نہ لگائے نہ رنگین کپڑا پہنے مگر یمن کا دھاری دار کپڑا پہن سکتی ہے ف اور محمد بن عبداللہ انصاری (امام بخاری کے شیخ)

حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ہشام (بن حسان یا دستوائی) نے بیان کیا کہا ہم سے حفصہ بنت سیرین نے کہا مجھ سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور

وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ بَابُ وَالَّذِينَ

فرمایا کہ عورت خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہونے کے وقت جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود یا اظفار استعمال کر سکتی ہے باب (سورۂ بقرہ میں) والذین

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ

یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اخیر آیت تک یعنی وفات کی عدت کا بیان مجھ سے اسحاق بن منصور

مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ

نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شبل بن عباد نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا والذین

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا

یتوفون منکم ویذرون ازواجا اس آیت میں وفات کی عدت کا بیان ہے یہ عدت عورت پر اپنے خاوند کے گھر والوں پاس کرنا واجب ہے

وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللهُ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ

اس کے بعد اللہ نے یہ آیت اتاری والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم

مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ

متاعا الی الحول غیر اخراج فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسہن

مِنْ مَعْرُوفٍ قَالَ جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً

من معروف اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سات مہینے بیس دن بڑھا کر سال پورا کر دیا یعنے خاوند مرنے کے بعد ایک سال تک عورت کو اختیار دیا ہے

إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ

وصیت کے مطابق ایک سال تک خاوند کے گھر والوں پاس رہے چاہے تو وہاں سے نکل جائے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے کہ خاوند کے عزیزوں کو عورت کا نکال دینا

خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ

خود نکل جائے تو خاوند کے لوگوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا تو چار مہینے دس دن تک تو سسرال میں عدت کرنا واجب ہے اور باقی سات مہینے بیس دن عورت کا اختیار ہے ابن ابی

عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ابن عباس نے کہا اس آیت نے اس عدت کو منسوخ کر دیا جس کا ذکر متاعا الی الحول غیر اخراج کی آیت میں ہے اب عورت کو اختیار ملا

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ

اور یہ قول غیر اخراج بھی منسوخ ہو گیا عطاء نے یہ بھی کہا عورت کو اختیار ہے خواہ خاوند کے گھر میں عدت کرے جیسے اس نے

فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ

وصیت کی ہو خواہ وہاں سے نکل کر اور کہیں عدت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر عورتیں دستور کے موافق اپنے فائدے کی کوئی بات کریں تو خاوند کے وارثوں پر کوئی گناہ

ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

اسکے بعد پھر میراث کی آیت اتری اس نے خاوند کے گھر میں رہنے کو منسوخ کر دیا اب عورت (وفات کی) عدت جہاں چاہے پوری کرے اور ایسی عورت کے مسکن کا خرچ

بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ

ابن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے کہا مجھ سے حمید بن نافع نے بیان کیا

عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ

انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے انہوں نے جب ان کے والد ابوسفیان کی موت کی خبر آئی تو کیا کیا خوشبو

بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

منگوا کر اپنی بانہوں پر لگائی پھر کہنے لگیں میں خوشبو لگا کر کیا کروں گی میں تو کبھی نہ لگاتی اگر میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ

آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالے اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہیے

ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

البتہ خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے

بَابُ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

باب رنڈی کی خرچی اور نکاح فاسد کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ

اور امام حسن بصری نے کہا ف۳ اگر نہ جان کر کسی شخص نے اس عورت سے نکاح کر لیا جو محرم ہو ف۴ تو اس عورت کو نکاح سے جدا کر دینگے ف۵ اگر عورت مہر میں سے کچھ

لَهَا غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

لے چکی ہے تو بس وہی اسکو ملا اور کچھ نہیں ملیگا پھر اسکے بعد امام حسن بصری یہ کہنے لگے اسکو مہر مثل ملیگا ف۶ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتا بیچنے سے منع فرمایا

عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

کتے کی قیمت اور نجومی (پنڈت) کی شیرینی ف۷ اور رنڈی فاحشہ کی خرچی سے ف۸ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے

عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے والد ابوجحیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر

وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ حَدَّثَنَا

اور سود خوار پر اور سود کھلانے والے پر لعنت کی اور کتے کی قیمت اور چھنال کی خرچی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر بھی لعنت کی ہم سے

عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ

علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ابوحازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا وَكَيْفَ الدُّخُولُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کمائی سے (مثلاً زنا کرا کر) منع فرمایا ف باب جس عورت سے صحبت کی اُس کا پورا مہر واجب ہو جانا اور صحبت کیسے

أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ

ثابت ہوتی ہے ف اور دخول اور مساس سے پہلے طلاق دیدینے کا حکم ہمسے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہمکو اسمٰعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضہ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کسی نے اپنی جورو پر زنا کا الزام لگایا (تو اسکا کیا حکم ہے) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ

علیہ وسلم نے بنی عجلان کے جورو مرد کو جدا کر دیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر کوئی تم میں سے جو جھوٹا ہے

مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ

وہ توبہ کرتا ہے لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو تم دونوں میں سے جھوٹا ہے

مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْحَدِيثِ

وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں لیکن دونوں نے (توبہ سے) انکار کیا ف آخر آپ نے اُن دونوں کو جدا کر دیا ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا میں سمجھتا ہوں تم نے ایک بات

شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ

اس حدیث میں چھوڑ دی وہ یہ ہے کہ ف مرد کہنے لگا اب میرا مال ف مجھ کو واپس کرا دیجیے آپ نے فرمایا تیرا مال اب تجھ کو واپس کیونکر ملیگا ف یا تو تو سچا ہو (عورت نے

دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ بَابُ الْمُتْعَةِ الَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا

جب بھی تو اُس عورت پر داخل ہو چکا ہے ف اگر جھوٹا ہے تب تو تجھ کو بطریق اولی کچھ نہ ملنا چاہیے ف باب عورت کو متعہ ف جب اُسکا مہر نہ ٹھیرا ہو ف کیونکہ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ

اللہ تعالی نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو صحبت سے پہلے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دیدو تو انکو کچھ فائدہ پہنچاؤ (متعہ دو) مالدار اپنی مقدور

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلِهِ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ كَذٰلِكَ

ان اللہ بما تعملون بصیر تک ف اور اللہ نے (اسی سورت میں) فرمایا طلاق والی عورتوں کے لیے دستور کے موافق دینا پرہیزگاروں پر لازم ہے ف اور

يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ

لعان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں کیا جب مرد طلاق دے

مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ

(تو لعان والی عورت کو متعہ دینا ضرور نہیں) ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنیوالے مرد اور عورت سے کہا اب اللہ تم سے حساب لے گا ف

علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسول اللہ مالی قال لا مال لک

دو میں سے ایک تو جھوٹا ہے اب تجھ کو اس عورت سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا وہ کہنے لگا یارسول اللہ میرا مال کہاں گیا آپ نے فرمایا اب مال کیسے ملے گا

ان کنت صدقت علیہا فہو بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فذاک

اگر تو سچا ہے تو یہی مال اس کے بدلے میں گیا جو تو نے عورت کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا اور اگر جھوٹا ہے تب تو اور زیادہ تجھ کو

ابعد وابعد لک منہا

نہ ملنا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

كتاب النفقات

کتاب نفقہ (جورو بچوں کو خرچ) دینے کے بیان میں

باب فضل النفقة على الاهل ويسئلونك ماذا ينفقون قل العفو كذلك يبين الله

باب جورو بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت اور اللہ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں کہہ دے جو فالتو ہو اسی طرح اللہ تم کو حکم کھول کر

لكم الآيات لعلكم تتفكرون في الدنيا والآخرة وقال الحسن العفو الفضل

بیان کرتا ہے اس لیے کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی فکر کرو اور امام حسن بصری نے کہا اس آیت میں عفو سے وہ مال مراد ہے جو ضرورت سے زیادہ ہو

حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبة عن عدی بن ثابت قال سمعت

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے کہا

عبد الله بن يزيد الانصاري عن ابي مسعود الانصاري فقلت عن النبي فقال عن

عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا انہوں نے ابو مسعود انصاری سے (شعبہ یا عبداللہ بن یزید نے کہا) تم اس حدیث کو آنحضرت سے روایت کرتے ہو

النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا انفق المسلم نفقة على اهله وهو يحتسبها كانت

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان آدمی اپنی جورو بال بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو انہیں بھی اسکو صدقے کا

له صدقة حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن

ثواب ملیگا ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله انفق يا ابن آدم

ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے تو خرچ کرتا رہ

انفق عليك حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن ابي

میں تجھ کو دیے جاؤں گا ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے

عالموں کے موجود ہوتے ہوئے جاہل امام بن جاتے ہیں جو اپنی بھی نماز خراب کرتے ہیں دوسروں کی بھی کیا آخرت کی یہی اصلاح ہے مسلمانو تمہارے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے

الغیث عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الساعی علی الارملۃ و

ابو الغیث (سالم) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوؤں اور محتاجوں کی پرورش کے لیے کوشش کرے

والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار حدثنا

ف اسکا ثواب اتنا ہے جیسے کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے رات بھر نماز میں کھڑا دن کو روزہ رکھ رہا ہے ف ہم سے

محمد بن کثیر اخبرنا سفین عن سعد بن ابراہیم عن عامر بن سعد عن سعد رضہ

محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے (اپنے والد) سعد بن ابی

قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وانا مریض بمکۃ فقلت لی مال

انہوں نے کہا میں مکہ میں ف بیمار ہو گیا تھا آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مالدار ہوں ف

اوصی بمالی کلہ قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث و

کیا میں اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال کی آپ نے فرمایا بس تہائی

الثلث کثیر ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعہم عالۃ یتکففون الناس

مال کی تہائی مال بھی بہت ہی بات یہ ہے اگر تو اپنے (مرتے وقت) وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انکو محتاج بے نوا کر کے چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ

فی ایدیہم ومہما انفقت فہو لک صدقۃ حتی اللقمۃ ترفعہا فی امراتک

پسارتے پھریں اور دیکھ جو تو ف۵ خرچ کرے اس میں تجھ کو صدقے کا ثواب ملیگا اس لقمے میں بھی ثواب ملیگا تو جو تو اٹھا کر اپنی جورو کے منہ میں ڈالے

ولعل اللہ یرفعک ینتفع بک ناس ویضر بک آخرون باب وجوب النفقۃ

اور ف۶ اللہ تیرا درجہ بلند کرے (تجھ کو حاکم بنائے) تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کو) فائدہ ہو اور کچھ لوگوں کو (کافروں کو) نقصان پہنچے ف باب بیوی جورو

علی الاہل والعیال حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابی حدثنا الاعمش

بال بچوں کا خرچ دینا واجب ہے ف ہمسے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہمسے والد نے کہا ہم سے اعمش نے

حدثنا ابو صالح قال حدثنی ابو ہریرۃ رضہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا ہمسے ابو صالح (ذکوان) نے کہا ہم سے ابو ہریرہؓ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

افضل الصدقۃ ما ترک غنی والید العلیا خیر من الید السفلی وابدا بمن تعول

صدقہ وہ افضل ہے جس کو دے کر صدقہ دینے والا مالدار رہے ف۹ اور (ہر حال میں) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے ف۱۰ اور پہلے ان لوگوں

تقول المراۃ اما ان تطعمنی واما ان تطلقنی ویقول العبد اطعمنی واستعملنی ویقول

کا خرچ دے جنکا تو نگہبان ہے ف۱۱ جورو کہتی ہے مجھ کو خرچ دے نہیں تو طلاق دیدے غلام کہتا ہے میاں پیٹ کو روٹی دو مجھ سے کام کراؤ بیٹا کہتا ہے

الابن اطعمنی الی من تدعنی فقالوا یا ابا ہریرۃ سمعت ہذا من رسول اللہ

باوا مجھ کو کھانے کو دو تم مجھ کو کس پر چھوڑے جاتے ہو ف۱۲ لوگوں نے کہا ابو ہریرہؓ تم نے یہ کلام (یعنے جورو کہتی ہے اخیر تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هٰذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ

سنا ہے انھوں نے کہا نہیں یہ میں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے ف ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافر نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے

ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ

سعید بن مسیب سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمدہ خیرات وہی ہے جس کے

مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ بَابُ حَبْسِ نَفَقَةِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ

دینے پر آدمی مالدار رہے اور پہلے اُن لوگوں کو دو جو تیری پرورش میں ہیں باب آدمی اپنی جورو بچوں کا ایک سال کا خرچ رکھ لے سکتا

عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ

ہے اور جورو بچوں پر کیونکر خرچ کرے ف مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انھوں نے

ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ

سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے معمر نے کہا مجھ سے سفیان ثوری نے پوچھا تو نے اس شخص کے باب میں کچھ سنا ہے جو اپنے بال بچوں کے لیے

قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ

ایک سال یا کم کا خرچ رکھ چھوڑے معمر نے کہا مجھے اُس وقت کسی حدیث کا خیال نہیں آیا پھر مجھ کو وہ حدیث یاد آئی جو ابن شہاب نے مجھ سے

شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

بیان کی انھوں نے مالک بن اوس سے انھوں نے حضرت عمرؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی نضیر (یہودیوں)

يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ

کے باغ ف بیچ کر اسکی آمدنی میں سے اپنی بیبیوں کی ایک سال کی خوراک رکھ چھوڑتے تھے ف ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ

کہا مجھ سے امام لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب زہری سے کہا مجھ سے مالک بن

ابْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ

اوس بن حدثان نے بیان کیا (زہری نے کہا) ایسا ہوا کہ پہلے محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے مالک کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی

حَدِيثِهِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ

پھر میں خود مالک بن اوس پاس گیا اُن سے پوچھا تو انھوں نے کہا (ایک بار) ایسا ہوا میں گھر میں تھا اتنے میں حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک شخص مجھ کو بلانے آیا

انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَ

میں چلا اور حضرت عمرؓ پاس پہنچا اتنے میں اُن کا دربان یرفا نامی آیا اور کہنے لگا آپ عثمان بن عفان اور

کا کل رہتے مگر غیر معمولی مہمان وغیرہ کے آجانے سے وہ سال سے پیشتر ہی اٹھ جاتا تو قرض لینے کی ضرورت پڑتی قسطلانی نے کہا بال بچوں کے واسطے سال بھر کا خرچ یا غلہ فراہم کرنا اور رکھ چھوڑنا

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَاْذِنُوْنَ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ قَالَ فَدَخَلُوْا

عبدالرحمن بن عوف اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رض سے ملنا چاہتے ہیں یہ لوگ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں یرفا نے انکو اجازت دی

وَسَلَّمُوْا فَجَلَسُوْا ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيْلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِيْ عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ قَالَ

حضرت عمر رض کو سلام کیا بیٹھے یرفا تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر آیا اور کہنے لگا آپ علی رض اور عباس رض سے ملنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا

نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ

ہاں یرفا نے (ان کو بھی) اجازت دی وہ بھی اندر آئے سلام کرکے بیٹھ گئے اسوقت حضرت عباس رض نے کہا امیرالمومنین میرا اور علی رض کا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمٰنُ وَاَصْحَابُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا

فیصلہ کر دیجیے یہ سن کر دوسرے صاحبوں یعنے حضرت عثمان رض اور انکے ساتھیوں نے بھی کہا امیرالمومنین ہاں بہتر ہے ان کا فیصلہ کر دیجیے

وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ

دونوں کو آرام ہو جائے حضرت عمر رض نے کہا ٹھہرو (جلدی نہ کرو) میں تمکو اس خداوند کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم

وَالْاَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا

ہیں تم یہ جانتے ہو یا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال (اسباب) ہم چھوڑ جائیں

صَدَقَةٌ يُّرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ

وہ اللہ کی راہ میں خیرات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں اور دوسرے پیغمبروں کو مراد لیا حضرت عثمان اور انکے ساتھیوں نے کہا بیشک فرمایا

فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

پھر حضرت عمر رض علی رض اور عباس رض کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے میں تم دونوں کو بھی خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا

ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا بیشک آپ نے ایسا فرمایا ہے تب حضرت عمر رض نے کہا (ٹھہرو) اب میں تم سے اس جایداد کی حقیقت بیان کرتا ہوں جس

الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَّمْ

میں تم دونوں جھگڑ رہے ہو بات یہ ہے کہ اللہ نے خاص اپنے پیغمبر کے لیے یہ حکم رکھا تھا کہ جو جایداد کافروں کی بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے (یعنے فی) وہ پیغمبر کی

يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ اللّٰهُ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ

ہو گی دوسرے کسی کے لیے یہ حکم نہیں دیا فقط اللہ نے (سورہ حشر میں) فرمایا ما افاء اللہ علیہ من خیل ولا رکاب اخیر آیت علی کل شی قدیر تک تو یہ جایدادیں

هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا

فقط یہ خاص آنحضرت کی تھیں (اور کسی مسلمان کا انمیں حق نہ تھا) مگر آپ نے اس پر بھی ان جایدادوں میں سے کوئی دولت اپنی ذات کے لیے

اسْتَاْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ

نہیں جوڑی نہ ان کی آمدنی خاص اپنے لیے رکھی بلکہ وہ اسکو تم ہی لوگوں پر خرچ کرتے تھے تم ہی لوگوں کو دیتے تھے یہ وہی جایدادیں ہیں

فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچ رہی تھیں آپ ایسا کرتے کہ بی بی بیون کا سال بھر کا خرچہ ان میں سے کال لیتے اور جو بچ رہتا وہ مسلمانون

يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ

کے عام کامون مین خرچ کیا کرتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے

اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ

عثمان اور اُن کے ساتھ والو مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون یہ تم کو معلوم ہے یا نہین انہون نے کہا ہان معلوم ہے (اسکے بعد) حضرت عمر نے کہا

لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا

علی اور عباس مین تم کو بھی خدا کی قسم دیتا ہون تم کو یہ معلوم ہے یا نہین انہون نے کہا

نَعَمْ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

بیشک معلوم ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو (دنیا سے) اٹھا لیا تو ابو بکر نے کہا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہون

سَلَّمَ فَقَبَضَهَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمَا

ابو بکر نے اس جائداد کو اپنے قبضے مین کر کے اسی طرح خرچ کرتے رہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین خرچ کیا کرتے تھے

حِيْنَئِذٍ وَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ فِيْهَا

اسوقت علی اور عباس تم دونون یہ خیال کرتے تھے کہ ابو بکر نے ایسا ایسا کیا اور اللہ اس بات کا عالم ہے کہ ابو بکر نے جو کچھ اس جائداد کی نسبت

صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

کیا (وہ بجا کیا) وہ راست باز نیک بخت انصاف پسند حق پر چلنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کو (دنیا سے) اٹھا لیا مین نے کہا اب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ اَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور ابو بکر دونوں کا جانشین ہون مین نے بھی شروع شروع دو برس تک اس جائداد کو اپنے قبضے مین رکھا اور جو جو خرچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ جِئْتَنِيْ تَسْاَلُنِيْ

کیا کرتے تھے اُنہی مین خرچ کیا اُسکے بعد (علی اور عباس) تم دونون میرے پاس آئے اُسوقت تم دونون ملے جلے اور تم دونون کی بات ایک ہی تھی عباس تم نے

نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَاَتٰى هٰذَا يَسْاَلُنِيْ نَصِيْبَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا

تو یہ کہا میرے بھتیجے یعنی آنحضرت کے مال مین سے میرا حصہ دلا دو اور علی تم نے یہ دعوی کیا کہ میری بی بی (یعنے حضرت فاطمہ) کا حصہ ان کے والد کے مال میں سے مجھ کو دلا دو مین نے

دَفَعْتُهٗ اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ

تو مین یہ جائداد اس شرط پر تمہارے حوالے کیے دیتا ہون تم اللہ کا نام لیکر مضبوط عہد و پیمان کرو کہ تم اسکو انہی کامون مین خرچ کرو گے جن مین آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهٖ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ بِهٖ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيْتُهَا

صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق خرچ کرتے رہے اور جن مین مین خود اپنی شروع خلافت سے اب تک خرچ کرتا رہا

قالا فلا تكلماني فيها فقلتما ادفعها الينا بذلك فدفعتها اليكما بذلك انشدكم

اگر یہ قرار منظور ہو تب تو میں یہ جایداد تمہارے سپرد کیے دیتا ہوں ورنہ اس جایداد کی گفتگو چھوڑ دو تم نے کہا نہیں اسی شرط پر یہ جایداد ہم دونوں کے حوالے کر دیجیے

بالله هل دفعتها اليهما بذلك فقال الرهط نعم قال فاقبل على علي وعباس

تم دونوں کے حوالے کر دی کیوں عثمان اور انکے ساتھیو تم کو خدا کی قسم میں نے اسی شرط سے یہ جایداد علیؓ اور عباسؓ کے قبضے میں دی ہے انھوں نے کہا بیشک پھر علیؓ و عباسؓ

فقال انشدكما بالله هل دفعتها اليكما بذلك قالا نعم قال فتلتمسان مني

کیطرف مخاطب ہوئے کہنے لگے تم کو خدا کی قسم ہے سچ کہو تم دونوں کو اسی شرط پر یہ جایداد دی تھی یا نہیں انھوں نے کہا بیشک حضرت عمرؓ نے کہا تو اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو اور

قضاء غير ذلك فوالذي باذنه تقوم السماء والارض لا اقضي فيها قضاء

مجھ سے فیصلہ کرانا چاہتے ہو قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں میں قیامت تک اور کوئی دوسرا فیصلہ اس جایداد کی نسبت

غير ذلك حتى تقوم الساعة فان عجزتما عنها فادفعاها فانا اكفيكماها باب

کرنیوالا نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم سے اس جایداد کا انتظام نہیں ہو سکتا تو بہتر ہے جایداد پھر میرے حوالے کر دو میں اسکا بھی بندوبست آپ ہی کر لونگا باب

كتاب النفقات

وقال الله تعالى والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن اراد ان

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں جو شخص دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے اور (سورہ

يتم الرضاعة الى قوله بما تعملون بصير وقال وحمله وفصاله ثلثون

احقاف میں) فرمایا اسکا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا سب تیس مہینوں میں ہوتا ہے اور

شهرا وقال وان تعاسرتم فسترضع له اخرى لينفق ذو سعة من سعته ومن

(سورہ طلاق میں) فرمایا اور اگر تم دونوں جورو خاوند دودھ پلانے میں ضد اور تنگی کرو گے تو کوئی دوسری عورت اسکے بچے کو دودھ پلا دیگی جسکو اللہ نے گنجایش دی ہو وہ

قدر عليه رزقه الى قوله بعد عسر يسرا وقال يونس عن الزهري نهى الله ان

اپنی گنجایش کے موافق خرچ کرے اخیر آیت بعد عسر یسرا تک اور یونس نے زہری سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

تضار والدة بولدها وذلك ان تقول الوالدة لست مرضعته وهي امثل

لا تضار والدة بولدها یعنے عورت اپنے بچے کیوجہ سے باپ کو نقصان نہ پہونچاوے اسکی صورت یہ ہے مثلاً عورت اپنے بچہ کو دودھ پلانے سے انکار کر دے حالانکہ ماں کا

له غذاء واشفق عليه وارفق به من غيرها فليس لها ان تأبى بعد ان يعطيها

دودھ بچہ کی اچھی غذا ہے اور ماں کو جو اپنے بچہ پر شفقت اور محبت ہوتی ہے وہ دوسری عورت کو کہاں سے ہونے لگی تو ماں کو دودھ پلانے سے انکار نہیں پہونچتا جب بچہ کا باپ

من نفسه ما جعل الله عليه وليس للمولود له ان يضار بولده والدته فيمنعها

اس کا حق ادا کرے (روٹی کپڑا دے) اسی طرح فرمایا ولا مولود له بولده یعنے باپ اپنے بچہ کی وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہونچاوے اسکی صورت یہ ہے

ان ترضعه ضرارا لها الى غيرها فلا جناح عليهما ان يسترضعا عن طيب

مثلاً باپ بچہ کی ماں کو دودھ پلانے سے روک دے اور خواہ مخواہ دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے البتہ اگر ماں باپ دونوں اپنی خوشی سے کسی دوسری

نَفْسٌ الْوَالِدُ وَالْوَالِدَةُ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر ماں اور باپ دونوں اپنی خوشی سے مشورہ کرکے بچہ کا دودھ چھڑا دینا چاہیں تو بھی

بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فِصَالُهُ فِطَامُهُ بَابُ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ

ان پر کچھ گناہ نہ ہوگا (اگرچہ ابھی مدت رضاعت باقی ہو) فصالہ کا معنے دودھ چھڑانا یہ ابن عباس سے نقل کیا باب اگر خاوند غائب ہو تو عورت کیونکر

إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا

خرچ کرے اور اولاد کے خرچے کا بیان ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ

کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ نے کہا ہند ف۲ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ

پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں (انکے پیٹھ پیچھے) انکے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کیسا آپ نے فرمایا نہیں

الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

البتہ دستور کے موافق ان کے مال میں سے لے سکتی ہے ف۳ ہمسے یحیی (بن موسی یا یحیی بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہمسے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ

سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے

مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

بے اسکی اجازت کے (معمولی) خیرات کرے تو خاوند کو بھی آدھا ثواب ملیگا ف۴ باب عورت کا اپنے گھر میں کام کاج کرنا ف۵

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا

ہمسے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہمسے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے حکم بن عتیبہ نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی لیلی سے کہا ہم سے

عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي

حضرت علیؓ نے انہوں نے کہا حضرت سیدۃ النساء جناب فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں چکی پیستے پیستے جو ہاتھوں کا حال ہوگیا تھا اس

يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ

کی شکایت کرنے کو انکو خبر پہنچی تھی کہ آنحضرت پاس لونڈی غلام آئے ہیں ف۶ اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ملے انہوں نے حضرت عائشہؓ

فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ

جب آنحضرت تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے ذکر کیا حضرت علیؓ کہتے ہیں آنحضرت ہمارے پاس (رات کو) اسوقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر سونے کیلئے

عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ

جاچکے تھے ہم نے چاہا اٹھ کھڑے ہوں لیکن آپ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ پر رہو پھر آپ آئے میرے اور حضرت فاطمہؓ کے بیچ میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپکے پاؤں کی ٹھنڈک میرے پیٹ کو

محتاج ہو گو عورت اپنے گھر انکی امیر ہو بعضوں نے کہا جو کام عورت اپنے ماں باپ کے گھر میں کیا کرتی تھی وہی خاوند کے گھر میں بھی کرے امام مالکؒ نے کہا عورت گھر کے کام کاج پر مجبور

أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا

لونڈی غلام جو تم چاہتے ہو اُس سے بہتر بات میں تم کو بتلاؤں جب تم اپنے بستر پر سونے لگو یا بستر پر جا کر پڑ رہو تو ۳۳ بار

ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

سبحان اللہ کہو ۳۳ بار الحمد للہ کہو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو تو یہ لونڈی غلام سے تمہارے لیے بہتر ہے

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

باب کیا عورت اپنے گھر کے کاموں کے لیے کوئی ماما رکھنا ضرور ہے ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن

ابْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

ابی یزید نے انہوں نے مجاہد سے سنا انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے تھے

أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا

انہوں نے کہا جناب خاتون جنت حضرت فاطمہ زہراؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں ایک خادم مانگتی تھیں (جو گھر کا کام کاج

فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ

آپ نے فرمایا میں تجھ کو وہ بات نہ بتلا دوں جو تیرے لیے خادم سے بہتر ہے جب تو سونے لگے تو ۳۳ بار سبحان اللہ اور

تَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ

اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہہ لے پھر سفیان بن عیینہ (اس حدیث میں) یوں کہنے لگے

أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

ان تینوں کلموں میں سے کوئی کلمہ ۳۴ بار کہے (حضرت علیؓ کہتے ہیں میں ہر رات کو یہ کلمے (سوتے وقت) کہتا ہوں کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑا

بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

باب مرد اپنے گھر کے کام کاج کرے تو کیسا ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رض مَا كَانَ

حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا

صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر میں رہتے تو کیا کرتے انہوں نے کہا گھر کے کام کاج کرتے رہتے اذان

سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ بَابُ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ

کی آواز سن کر باہر نکلتے (نماز کو) باب اگر مرد اپنی عورت کا خرچہ نہ دے تو عورت بے اس کے خبر کیے اپنا اور اپنی

مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ

اولاد کا خرچہ اس کے مال میں سے لے سکتی ہے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ

کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہندہ عتبہ کی بیٹی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوسفیان (میرا خاوند)

رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ

ایک بخیل آدمی ہے اور میری ضرورت کے موافق نہیں دیتا اور میری اولاد کا خرچہ نہیں دیتا مگر جو میں اسکے بے خبری میں لے لیتی ہوں تو لے لیتی ہوں آپ نے فرمایا

خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ بَابُ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ

دستور کے موافق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیری اولاد کو کافی ہو باب عورت اپنے خاوند کے مال کا اور جو وہ خرچ کے لیے دے اسکا اچھی طرح بندوبست

وَالنَّفَقَةِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ

کرے (بے فائدہ نہ اڑا دے) ہمسے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا ہمسے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے

أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے والد اور ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى

جتنی عورتیں اونٹ کی سواری کرتی ہیں ان میں (یعنی عرب کی عورتوں میں) قریش کی عورتیں بہت عمدہ ہیں بچپنے میں اپنی اولاد پر مہربان

وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

اور خاوند کے مال اسباب کی بخوبی نگہبان اور معاویہ اور ابن عباسؓ نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا

بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے ف۱ باب عورتوں کو دستور کے موافق کپڑا دینا چاہیے ہمسے

حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ

حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہمسے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی کہا

سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے

حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي بَابُ

ایک ریشمی جوڑا (تحفہ کے طور پر) بھیجا ف۲ میں نے پہن لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرتؐ کے مبارک چہرہ پر غصہ ہے میں نے اسکو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو تقسیم کر دیا ف۳

عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

عورت اپنے خاوند کی مدد اسکی اولاد کی پرورش میں کر سکتی ہے ف۴ ہمسے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہمسے حماد بن زید نے انہوں نے

عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ

عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے (جنگ احد میں شہید ہوئے) اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے

فتزوجت امرأة ثيبا فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجت يا جابر

میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو خاوند کر چکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے

فقلت نعم فقال بكرا ام ثيبا قلت بل ثيبا قال فهلا جارية تلاعبها و

میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی

تلاعبك وتضاحكها وتضاحكك قال فقلت له ان عبد الله هلك وترك

تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے ہنسی دل لگی کرتی تو اس سے ہنسی دل لگی کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ مر گئے اور (چھوٹی چھوٹی) بیٹیاں

بنات واني كرهت ان اجيئهن بمثلهن فتزوجت امرأة تقوم عليهن و

چھوڑ گئے اور میں نے ایک اور لڑکی انہی کی طرح بیاہ کر لانا نامناسب سمجھا بلکہ میں نے ایسی عورت کی جو ان کی خبر رکھے اور

تصلحهن فقال بارك الله او خيرا باب نفقة المعسر على اهله حدثنا

ان کو درست کرے (ادب سکھلائے) آپ نے فرمایا اللہ تجھ کو برکت یا بھلائی عطا فرمائے باب مفلس آدمی کو بھی (جب کچھ ملے) تو اپنی بی بی کو کھلانا واجب ہے ہم سے

احمد بن يونس حدثنا ابراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن

احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے

عن ابي هريرة رض قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال هلكت قال ولم

انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص آیا (سلمہ یا سلمان بن صخر یا اور کوئی) اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیوں

قال وقعت على اهلي في رمضان قال فاعتق رقبة قال ليس عندي قال

کیا ہوا کہنے لگا میں رمضان میں اپنی بی بی پر چڑھ بیٹھا (یعنی دن کو روزے میں) آپ نے فرمایا تو (کفارہ میں) ایک بردہ آزاد کر وہ کہنے لگا بردہ کہاں مجھ کو مقدور نہیں

فصم شهرين متتابعين قال لا استطيع قال فاطعم ستين مسكينا قال لا

اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ وہ کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا وہ کہنے لگا اس کا بھی مجھ کو

اجد فاتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر فقال اين السائل قال ها

مقدور نہیں پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا آپ نے (لوگوں سے) پوچھا وہ مسئلہ پوچھنے والا کہاں گیا اس

انا ذا قال تصدق بهذا قال على احوج منا يا رسول الله فوالذي بعثك

نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ تھیلا لے جا اور (کفارہ میں) خیرات کر دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا اس کو خیرات کروں جو ہم سے بڑھ کر محتاج ہو قسم اس

بالحق ما بين لابتيها اهل بيت احوج منا فضحك النبي صلى الله عليه وسلم

پروردگار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں میں کوئی گھر والے ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہیں یہ سن کر آپ ہنس پڑے اتنا ہنسے کہ

حتى بدت انيابه قال فانتم اذا باب وعلى الوارث مثل ذلك وهل

آپ کی کچلیاں کھل گئیں اور فرمایا پھر تم ہی (میاں بی بی) اسکے زیادہ حقدار ہو باب اللہ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا کہ وارث پر بھی ایسا ہی (بچہ کا خرچہ)

عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ شَيْءٍ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

پر دینا لازم ہے ف۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اللہ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے ایک تو گونگا ہے کچھ قدرت نہیں رکھتا اخیر آیت صراط مستقیم تک

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب

ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ مِنْ اَجْرٍ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ

بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سلمہ (اپنے اگلے خاوند) کے بیٹوں پر کچھ خرچ کروں

اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكِ اَجْرُ

تو مجھ کو ثواب ملے گا میں ان کی خبرگیری کیسے چھوڑ دوں آخر وہ میرے بیٹے کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا بیشک تو جو ان پر خرچ کرے گی

مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

ثواب تجھ کو ملے گا ف۔ ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے

اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هِنْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيٰنَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ

اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ہندہ کہنے لگی یا رسول اللہ ابو سفیان (میرا خاوند) ایک بخیل آدمی ہے اگر میں اپنی اور اپنے

جُنَاحٌ اَنْ اٰخُذَ مِنْ مَّالِهٖ مَا يَكْفِيْنِيْ وَبَنِيَّ قَالَ خُذِيْ بِالْمَعْرُوْفِ بَابُ

بیٹوں کی ضرورت کے موافق اس کے مال میں سے لوں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق تو لے سکتی ہے ف۳ باب

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مر جائے اور قرض کا بوجھ یا بال بچے چھوڑ جائے تو ان کا بندوبست مجھ پر ہے ہم سے یحییٰ

بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ

بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے

هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ

ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جو

الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى

قرضدار مرتا تو آپ پوچھتے اس نے قرض ادا ہونے کے موافق جائداد چھوڑی ہے یا نہیں اگر لوگ کہتے چھوڑی ہے تو آپ اس پر (جنازے کی) نماز پڑھتے

وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى

ورنہ صحابہؓ سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو (آپ نہ پڑھتے) پھر جب اللہ نے آپ کو ملک فتح کرا دیے (اور دولت آئی) تو آپ نے فرمایا

بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ

مومنوں کا خیال مجھ کو ان کی ذات سے زیادہ ہے اب اگر کوئی مومن مر جائے اور قرضہ چھوڑ جائے (جائداد نہ چھوڑی) تو اس کا قرض میرے ذمہ اور جو

وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ حَدَّثَنَا

مرتے جایداد چھوڑ جائے وہ اسکے وارثوں کی ہے باب آزاد اور لونڈی دونوں انّا ہو سکتی ہیں (دودھ پلا سکتی ہیں) ہمسے

يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہمسے لیث بن سعد نے اُنہوں نے عقیل سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی اُن کو زینب

ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ

بنت ابی سلمہ نے اُن سے ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے بیان کیا میں نے کہا

يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ

یا رسول اللہ آپ میری بہن (عزہ) سے نکاح کر لیجیے جو ابوسفیان کی بیٹی ہے آپنے فرمایا کیا تجھ کو یہ پسند آئیگا میں نے جی ہاں میں تو آپکو اکیلی

لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي فَقَالَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا

تھوڑے ہی آپ کے پاس ہوں پھر اگر میری بہن ہو وے تو غیروں سے تو مجھ کو فائدہ پہنچے تو اچھا لگیگا آپنے فرمایا تیری بہن عزہ (تیری بہن) سے نکاح کرنا مجھ کو [illegible]

رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةَ

میں نے کہا پروردگار کی قسم ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ درّہ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا

أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ

ام سلمہ کی بیٹی سے میں نے کہا جی ہاں آپنے فرمایا (وہ تو میری ربیبہ ہے) اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لیے درست نہ ہوتی وہ تو میرے

أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا

دودھ بھائی کی بیٹی ہے مجھ کو اور ابوسلمہ دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے (جو ابولہب کی لونڈی تھی) تو ایسا مت کیا کرو اپنی بیٹیوں یا بہنوں کا

أَخَوَاتِكُنَّ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ

ذکر مجھ سے نہ کیا کرو عروہ نے کہا ثویبہ کو ابولہب نے (آنحضرتؐ کی ولادت کی خوشی میں) آزاد کر دیا تھا ف

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کتاب کھانوں کے بیان میں (یعنی کھانے کے آداب اور اقسام کے بیان میں) ف

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَقَوْلِهِ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهِ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمکو دی ہیں انکو کھاؤ اور (اسی سورت میں) فرمایا تم جو پاکیزہ مال کماؤ اُن میں سے

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ

اور (سورہ مؤمنون میں) فرمایا پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اعمال بجا لاؤ میں تمہارے کام خوب جانتا ہوں ہمسے محمد بن کثیر نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ قَالَ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ (پیاسے کو پانی پلاؤ) بیمار کی خبر لو (عیادت کو جاؤ) قیدی کو قید سے چھڑاؤ　سفیان نے

سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

کہا حدیث میں عانی سے مراد قیدی ہے　ہم سے یوسف بن عیسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے اپنے والد (فضیل) سے

عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ

انہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر آپ کی وفات تک ایسا زمانہ نہیں گذرا کہ تین

أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ

کھایا ہو وف اور (اسی سند سے) ابو حازم سے روایت ہے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا مجھے بہت بھوک لگی تو میں حضرت عمرؓ سے ملا

بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ

میں نے ان سے کہا قرآن کی فلاں آیت مجھ کو پڑھ کر سناؤ وہ اپنے گھر میں گئے اور وہ آیت مجھ کو پڑھ کر سنائی بھائی وف آخر میں وہاں سے چلا

غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھوڑی دور نہیں گیا تھا کہ بھوک کے مارے اوندھے منہ گر پڑا کیا دیکھتا ہوں　آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے

قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ

سرہانے کھڑے ہیں آپ نے فرمایا ابو ہریرہ　میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں آپ نے میرا ہاتھ

بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ

پکڑ کر مجھ کو اٹھایا آپ پہچان گئے کہ بھوک کے مارے میری یہ حالت ہوئی ہے آپ اپنے گھر مجھ کو لے گئے　اور دودھ کا پیالہ میرے لیے لانے کا حکم

لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُ

دیا میں نے دودھ پیا پھر فرمایا ابو ہریرہ پھر پی میں نے اور پیا پھر فرمایا ابو ہریرہؓ اور پی میں نے اور پیا　اتنا کہ

فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ

میرا پیٹ تن کر تیر کی طرح برابر ہو گیا وف ابو ہریرہؓ کہتے ہیں اسکے بعد میں پھر حضرت عمرؓ سے ملا اور ان سے اپنا حال بیان کیا وف میں نے ان سے

مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللهِ لَقَدِ

یہ بھی کہا اللہ تعالیٰ نے میری بھوک دور کرنے کے لیے ایسے شخص کو بھیج دیا جو تم سے زیادہ اس بات کے لائق تھے وف پروردگار کی قسم میں نے جو تم سے کہا تھا یہ آیت

اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ وَاللهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ

مجھ کو پڑھ کر سناؤ وف یہ آیت تم سے زیادہ مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ یہ سن کر کہنے لگے ابو ہریرہؓ خدا کی قسم اگر میں اسوقت تم کو اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلاتا

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِثْلُ حُمُرِ النَّعَمِ بَابُ التَّسْمِیَۃِ عَلَی الطَّعَامِ وَالْاَکْلِ

تھی میری ضیافت کی) تو لال لال (عمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی باب کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے

بِالْیَمِیْنِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنِیْ

کھانا ہمسے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہ ولید بن کثیر نے مجھ کو خبر دی

اَنَّہٗ سَمِعَ وَھْبَ بْنَ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ اَبِیْ سَلَمَۃَ یَقُوْلُ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ

اُنہوں نے وہب بن کیسان سے سنا اُنہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے وہ کہتے تھے میں (ابو سلمہ کے مرجانے کے بعد) بچہ تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

پرورش میں کھانے کے وقت میرا ہاتھ رکابی کے چاروں طرف گھومتا (کبھی ادھر سے کھاتا کبھی اُدھر سے) آپ نے فرمایا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ

ارے بچے بسم اللہ کہہ اور داہنے ہاتھ سے اپنے نزدیک سے کھا عمر نے کہا اُس کے بعد پھر میں ہمیشہ

طِعْمَتِیْ بَعْدُ بَابُ الْاَکْلِ مِمَّا یَلِیْہِ وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اسی طرح کھاتا رہا باب اپنے نزدیک سے کھانا (دوسروں کیطرف ہاتھ نہیں بڑھانا) اور انس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اُذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَلْیَاْکُلْ کُلُّ رَجُلٍ مِمَّا یَلِیْہِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ

اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا

قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَۃَ الدِّیْلِیِّ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ

کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے اُنہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے اُنہوں نے وہب بن کیسان سے اُنہوں نے

اَبِیْ نُعَیْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَھُوَ ابْنُ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عمر بن ابی سلمہ سے جو ام المومنین ام سلمہ کے (ابو سلمہ سے) بیٹے تھے

قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ نَوَاحِی

اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں نے (لڑکپن میں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو میں کیا کرتا رکابی کے چاروں طرف ہاتھ

الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

بڑھاتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے اپنے نزدیک سے کھا ہمسے عبداللہ

اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ابن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی اُنہوں نے ابو نعیم وہب بن کیسان سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَہٗ رَبِیْبُہٗ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ

علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا اُسوقت آپکے ساتھ آپکے ربیب عمر بن ابی سلمہ بھی تھے آپنے اُن سے فرمایا اللہ کا نام لے اور اپنے نزدیک

بِمَا يَلِيكَ بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً

سے کہا باب پیالے کے دوسری طرف بھی ہاتھ بڑھانا جب یہ معلوم ہو کہ ساتھ کھانے والے کو اس سے کراہت نہ ہوگی

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا اُنہوں نے امام مالکؒ سے اُنہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے اپنے چچا انس بن مالکؓ سے اُنہوں نے کہا

إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ

ایک درزی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) کھانا طیار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ

اس دعوت میں گیا میں نے دیکھا آپ کھانے وقت پیالے کے چاروں طرف ہاتھ بڑھاتے تھے کدو ڈھونڈھ کر

فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ حَدَّثَنَا

لے کدو کے قتلے نکال کر کھاتے انسؓ کہتے ہیں اُس دن سے کدو مجھ کو بہت بھانے لگا باب کھانے پینے وغیرہ میں داہنے ہاتھ کا استعمال کرنا ہمسے

عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ

عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو شعبہ نے اُنہوں نے اشعث بن سلیم سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے مسروق سے

عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي

اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ سے کام لیتے (یا داہنی طرف سے شروع کرتے) جہاں تک ہو سکتا طہارت

طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ بَابٌ

(وضو غسل) اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں شعبہ نے کہا اشعث نے اس حدیث کا راوی جب واسط میں تھا تو اُس نے اس حدیث میں یوں کہا تھا ہر ایک کام میں

مَنْ أَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

پیٹ بھر کھانا درست ہے ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے اُنہوں نے اسحٰق بن عبداللہ

ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ

ابن ابی طلحہ سے اُنہوں نے انس بن مالکؓ سے سُنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ نے (اپنی بی بی) اُم سلیم سے ذکر کیا (آج) میں نے آنحضرت

صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ

صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آواز سُنی اُس میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں (کھانا نہیں کھایا) تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے

فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ

اُم سلیم نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی سر بندھن کو نکال کر روٹیاں تلے اوپر اسمیں لپیٹ کر انسؓ کہتے ہیں مجھ کو دیں میرے کپڑے کے تلے دبا دیں

ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(تاکہ دوسرے لوگ نہ دیکھیں) اور کچھ کپڑا مجھ کو اوڑھا دیا اس حال میں مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا خیر میں

فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ

میں لے گیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں (چپکا) کھڑا ہو گیا

عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ

اچھے میں ہوا یا ہی سوچا کیا کروں اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا جی ہاں

قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا

آپ نے فرمایا کھانے کے لئے میں نے کہا جی ہاں آپ نے ان سب لوگوں سے جو آپ کے پاس بیٹھے تھے فرمایا اٹھو (ابو طلحہ کے پاس چلو تمہاری دعوت ہے)

فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ

آپ چلے اور سب ہی ساتھ چلے اور میں ان کے آگے تھا (گھبرا کر) آگے بڑھ کر ابو طلحہ کو خبر دی ابو طلحہ ام سلیم سے کہنے لگے ارے ام سلیم

قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیے آ رہے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو سب کو کافی ہو (اب کیا ہوگا بڑی ندامت ہوگی)

فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں انس کہتے ہیں تو ابو طلحہ (استقبال کے لیے) آگے بڑھے اور آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ

علیہ وسلم سے ملے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو طلحہ دونوں مل کر اندر آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ

ام سلیم سے فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے وہ لا ام سلیم وہی روٹیاں (جو انس کو دی تھیں) سامنے لے آئیں آپ نے

فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

فرمایا ان روٹیوں کو توڑ کر چورا کر دو پھر ام سلیم نے گھی کی کپی اس پر نچوڑی وہی گویا سالن ہوا اب آپ نے زبان سے وہ کلمے فرمائے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى

جو اللہ کو منظور تھا (برکت کی دعا کی) بعد اس کے ابو طلحہ سے فرمایا باہر سے دس آدمیوں کو بلاؤ انہوں نے بلایا وہ پیٹ بھر کر کھا کر

شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا

چلے گئے پھر اور دس آدمیوں کے بلانے کو کہا (وہ بھی آئے) پھر کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے

ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ

پھر اور دس آدمیوں کو بلایا وہ بھی آئے پس کھایا اور شکم سیر ہو کر چلے گئے پھر اور دس کو بلایا

فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا

اسی طرح سب لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو گئے یہ سب اسی آدمی تھے ف ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا ہم سے

٦٥

معتمر عن ابيه قال وحدث ابو عثمان ايضا عن عبد الرحمن بن ابى بكر قال

معتمر بن سلیمان بن طرخان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا اور ابو عثمان نہدی نے بھی عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا

كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلثين ومائة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل

ایسا ہوا ہم لوگ ایک سو تیس آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پوچھا تمہارے پاس

مع احد منكم طعام فاذا مع رجل صاع من طعام او نحوه فعجن ثم جاء رجل مشرك

کچھ کھانا بھی ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع یا اسکے قریب آٹا نکلا وہ خمیر کیا گیا اتنے میں ایک لمبا تڑنگا

مشعان طويل بغنم يسوقها فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابيع ام عطية او قال

هبة قال لا بل بيع قال فاشترى منه شاة فصنعت فامر نبي الله صلى الله

عليه وسلم بسواد البطن يشوى وايم الله ما من الثلثين ومائة الا قد حز له حزة من

سواد بطنها ان كان شاهدا اعطاها اياه وان كان غائبا خبأها له ثم جعل

فيها قصعتين فاكلنا اجمعون وشبعنا وفضل في القصعتين فحملته على البعير

او كما قال حدثنا مسلم حدثنا وهيب حدثنا منصور عن امه عن عائشة رض

توفي النبي صلى الله عليه وسلم حين شبعنا من الاسودين التمر والماء باب

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہم پانی اور کھجور سے سیر ہو گئے تھے باب

ليس على الاعمى حرج الى قوله لعلكم تعقلون حدثنا علي بن عبد الله

حدثنا سفين قال يحيى بن سعيد سمعت بشير بن يسار يقول حدثنا سويد

کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہ یحیی بن سعید انصاری نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے

ابن النعمن قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خيبر فلما كنا

ابن نعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے

بالصهباء قال يحيى وهي من خيبر على روحة دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بطعام
یحییٰ نے کہا صہبا خیبر سے دو پہر کی راہ ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا

فما أتي إلا بالسويق فلكناه فأكلنا منه ثم دعا بماء فمضمض ومضمضنا فصلى
لیکن صرف ستو آیا اور کوئی کھانا نہ تھا ہم نے اسی کو سوکھا پھانک لیا پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور مغرب

بنا المغرب ولم يتوضأ قال سفيان سمعته منه عودا وبدأ باب الخبز المرقق
کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا میں نے یحییٰ سے یہ حدیث بار بار سنی باب (میدہ کی) باریک

والأكل على الخوان والسفرة حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن قتادة
چپاتیاں اور خوان (میز) اور دستر خوان پر کھانا ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے

قال كنا عند أنس وعنده خباز له فقال ما أكل النبي صلى الله عليه وسلم خبزا
انہوں نے کہا ہم انس کے پاس بیٹھے تھے ان کا نانبائی بھی موجود تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک چپاتی (میدہ کی)

مرققا ولا شاة مسموطة حتى لقي الله حدثنا علي بن عبد الله حدثنا
کھائی اور نہ سموچی بکری بھنی ہوئی یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے مل گئے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن يونس قال علي هو الإسكاف عن قتادة
معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد (ہشام دستوائی) نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے علی بن مدینی نے کہا یہ یونس اسکاف ہیں انہوں نے قتادہ سے

عن أنس رض قال ما علمت النبي صلى الله عليه وسلم أكل على سكرجة قط ولا خبز له
انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشتری میں کبھی کھانا کھایا ہو اور نہ آپ نے کبھی باریک چپاتی کھائی

مرقق قط ولا أكل على خوان قيل لقتادة فعلى ما كانوا يأكلون قال على السفر
(مانڈے) اور نہ آپ نے کبھی میز پر کھانا کھایا لوگوں نے قتادہ سے پوچھا پھر کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے انہوں نے کہا دستر خوانوں پر

حدثنا ابن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر أخبرني حميد أنه سمع أنسا
ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس سے سنا

يقول قام النبي صلى الله عليه وسلم يبني بصفية فدعوت المسلمين إلى
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر سے مدینہ کو آتے ہوئے) حضرت صفیہ سے صحبت کی میں نے مسلمانوں کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا

وليمته أمر بالأنطاع فبسطت فألقي عليها التمر والأقط والسمن وقال عمرو
چمڑے کے دستر خوان بچھائے گئے ان پر کھجور پنیر گھی ڈال دیا عمرو بن ابی عمرو نے کہا

عن أنس بنى بها النبي صلى الله عليه وسلم ثم صنع حيسا في نطع حدثنا
انس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہ سے صحبت کی پھر ایک چمڑے کے دستر خوان پر حلوا بنایا (کھجور گھی پنیر ملا کر) ہم سے

محمد اخبرنا ابو معوية حدثنا هشام عن ابيه وعن وهب بن كيسان قال كان

محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) اور وہب بن کیسان سے انہوں نے کہا

اهل الشام يعيرون ابن الزبير يقولون يا ابن ذات النطاقين فقالت له اسماء يا

شام کے لوگ عبداللہ بن زبیر کو طعنہ مارتے تھے ان کو کہتے تھے دو کمربند والی کے بیٹے تو (اسماء بنت ابی بکر) نے کہا بیٹا

بني انهم يعيرونك بالنطاقين هل تدري ما كان النطاقين انما كان نطاقي شققته

شام والے تجھ پر طعنہ کرتے ہیں کہ تو دو کمربند والی کا بیٹا ہے تو جانتا ہے اس کا کیا مطلب ہے (جب آنحضرت ہجرت کرنے لگے) میرا ایک کمربند تھا میں نے اس کو

نصفين فاوكيت قربة رسول الله صلى الله عليه وسلم باحدهما وجعلت في سفرته اخر

دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑے سے تو آپ کا مشکیزہ (پانی کا) باندھا اور ایک ٹکڑے کو آپ کے دستر خوان میں باندھا

قال فكان اهل الشام اذا عيروه بالنطاقين يقول ايها والاله تلك شكاة ظاهر عنك

کہتے ہیں پھر جب شام والے عبداللہ بن زبیر کو طعنہ مارتے دو کمربند والی کا بیٹا ہے تو وہ کہتے بیشک سچ ہے خدا کی قسم یہ تو وہ طعنہ ہے جو تم پر کچھ عیب نہیں

عارها — حدثنا ابو النعمن حدثنا ابو عوانة عن ابي بشر عن سعيد بن جبير

تو اس کا طعنہ ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

عن ابن عباس ان ام حفيد بنت الحرث بن حزن خالة ابن عباس اهدت الى

انہوں نے ابن عباس سے کہ ام حفید بنت حارث بن حزن نے جو ابن عباس کی خالہ تھیں آنحضرت صلے اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم سمنا واقطا واضبا فدعا بهن فاكلن على مائدته وتركهن

علیہ وسلم کے پاس گھی پنیر اور (بھنے ہوئے) گھوڑ پھوڑ کا حصہ بھیجا آپ کے دستر خوان پر لوگوں نے ان کو کھایا لیکن آپ نے

النبي صلى الله عليه وسلم كالمتقذر لهن ولو كن حراما ما اكلن على مائدة النبي

نہیں کھایا آپ کو نفرت آئی (چونکہ آپ کے ملک میں ان کے کھانے کی عادت نہ تھی) اگر گھوڑ پھوڑ حرام ہوتا تو آپ کے دستر خوان پر لوگ کیوں کھاتے؟ آپ لوگوں کو

صلى الله عليه وسلم ولا امر باكلهن باب السويق حدثنا سليمن بن حرب

ان کے کھانے کا حکم دیتے باب ستو کھانے کے بیان میں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا

حدثنا حماد عن يحيى عن بشير بن يسار عن سويد بن النعمن انه اخبره انهم

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سوید بن نعمان سے

كانوا مع النبي صلى الله عليه وسلم بالصهباء وهي على روحة من خيبر فحضرت

وہ صہبا میں جو خیبر سے ایک منزل پر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کا وقت

الصلوة فدعا بطعام فلم يجده الا سويقا فلاك منه فلكنا معه ثم دعا بماء

آگیا تھا آپ نے کھانا مانگا بجز ستو کے اور کوئی کھانا نہ ملا آخر آپ نے اسی کو پھانک لیا ہم نے بھی پھانکا پھر آپ نے پانی منگوایا

فتمضمض ثم صلى وصلينا ولم يتوضأ باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم

کلی کی نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی اپنے (دوبارہ) وضو نہیں کیا باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا (جو پہچانا نہ جاتا)

لا يأكل حتى يسمى له فيعلم ما هو حدثنا محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا عبد الله

نہ کھاتے جب تک لوگ بیان نہ کرتے کہ فلانا کھانا ہے اور آپ کو معلوم نہ ہو جاتا ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی

أخبرنا يونس عن الزهري قال أخبرني أبو أمامة بن سهل بن حنيف الأنصاري

کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری نے

أن ابن عباس أخبره أن خالد بن الوليد الذي يقال له سيف الله أخبره أنه

ان کو ابن عباسؓ نے ان سے خالد بن ولیدؓ نے جن کا لقب سیف اللہ تھا بیان کیا وہ

دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ميمونة وهي خالته وخالة ابن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ پاس گئے میمونہؓ خالد اور ابن عباس دونوں کی

عباس فوجد عندها ضبا محنوذا قد قدمت به أختها حفيدة بنت الحارث

خالہ تھیں وہاں دیکھا تو تلے ہوئے گھڑپھوڑ رکھے ہیں جو میمونہ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے لے کر

من نجد فقدمت الضب لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكان قلما يقدم يده

آئی تھیں میمونہؓ نے گھڑپھوڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے آپ کی اکثر عادت تھی جب تک لوگ بیان نہ کرتے یہ فلانا کھانا ہے تو آپ ہاتھ نہ

لطعام حتى يحدث به ويسمى له فأهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يده

بڑھاتے غرض آپ نے اپنا ہاتھ گھڑپھوڑ پر (کھانے کے لیے) بڑھایا

إلى الضب فقالت امرأة من النسوة الحضور أخبرن رسول الله صلى الله عليه

اس وقت جو عورتیں موجود تھیں ان میں سے ایک نے کہا آپ کو بتلا تو دو

وسلم ما قدمتن له هو الضب يا رسول الله فرفع رسول الله صلى الله عليه و

کیا چیز آپ کے سامنے (کھانے کو) رکھ دی ہے یا رسول اللہ یہ گھڑپھوڑ ہے آپ نے سنتے ہی

سلم يده عن الضب فقال خالد بن الوليد أحرام الضب يا رسول الله قال لا

ہاتھ کھینچ لیا خالد بن ولیدؓ نے پوچھا کیا گھڑپھوڑ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا حرام نہیں ہے

ولكن لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه قال خالد فاجتررته فأكلته و

لیکن میرے ملک میں یہ جانور نہیں ہوتا (لوگ نہیں کھاتے) اس وجہ سے مجھ کو نفرت آتی ہے خالدؓ نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور

رسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر إلى باب طعام الواحد يكفي الاثنين

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے میں نے اس کو کھایا ف باب ایک آدمی کا (پورا) کھانا دو آدمیوں کو کفایت کر سکتا ہے

ف ۱ خالد کی والدہ لبابہ صغریٰ تھیں اور ابن عباسؓ کی والدہ لبابہ کبریٰ دونوں حارث کی بیٹیاں تھیں اور میمونہ کی بہن ۱۲ منہ

ف ۲ اس سے صاف گوہ کی حلت نکلتی ہے قسطلانی نے کہا امام اربعہ اس کی حلت کے قائل ہیں اور طحاوی نے جو حنفی ... [illegible]

حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك ح وحدثنا إسمعيل قال حدثني مالك

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی دوسری سند امام بخاری نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے

عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رض أنه قال قال رسول الله صلى

انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الله عليه وسلم طعام الاثنين كافي الثلاثة وطعام الثلاثة كافي الأربعة باب

دو آدمیوں کا (پورا) کھانا تین آدمیوں کو بس کرتا ہے اور تین آدمیوں کا (پورا) کھانا چار کو بس کرتا ہے ف باب

المؤمن يأكل في معى واحد حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الصمد حدثنا

مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا ہم سے

شعبة عن واقد بن محمد عن نافع قال كان ابن عمر لا يأكل حتى يؤتى بمسكين

شعبہ بن حجاج نے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرؓ کی عادت تھی وہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے جب تک ایک

يأكل معه فأدخلت رجلا يأكل معه فأكل كثيرا فقال يا نافع لا تدخل هذا

محتاج شخص ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوتا نافع کہتے ہیں ایک دن ایسا ہوا میں نے ان کے لئے ایک محتاج شخص کو بٹھا دیا وہ بہت کھا گیا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا

علي سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول المؤمن يأكل في معى واحد والكافر

میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر

يأكل في سبعة أمعاء حدثنا محمد بن سلام أخبرنا عبدة عن عبيد الله عن

سات آنتوں میں کھاتا ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے

نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المؤمن

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک

يأكل في معى واحد وإن الكافر أو المنافق فلا أدري أيهما قال عبيد الله يأكل

آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق عبدہ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں عبید اللہ نے کون سا لفظ کہا سات آنتوں

في سبعة أمعاء وقال ابن بكير حدثنا مالك عن نافع عن ابن عمر عن النبي

میں کھاتا ہے اور یحییٰ بن بکیر نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت

صلى الله عليه وسلم بمثله حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين عن عمرو

صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی ف ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے

قال كان أبو نهيك رجلا أكولا فقال ابن عمر إن رسول الله صلى الله عليه و

انہوں نے کہا ابو نہیک (مکہ کا ایک شخص) بڑا کھانے والا تھا تو عبد اللہ بن عمرؓ نے اس سے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلم قال إن الكافر يأكل في سبعة أمعاء فقال فأنا أؤمن بالله ورسوله حدثنا

کافر سات آنتوں میں (بھر کر) کھاتا ہے تو ابو نہیک کہنے لگا میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں ف ہم سے

إسمعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رض قال قال

اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل المسلم في معى واحد والكافر يأكل في سبعة

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں

أمعاء حدثنا سليمن بن حرب حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن أبي حازم

میں ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابو حازم سے

عن أبي هريرة أن رجلا كان يأكل أكلا كثيرا فأسلم فكان يأكل أكلا قليلا

انہوں نے ابوہریرہ سے ایک شخص ف کفر کی حالت میں بہت کھایا کرتا تھا پھر مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا

فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال إن المؤمن يأكل في معى واحد

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا ف آپ نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے

والكافر يأكل في سبعة أمعاء باب الأكل متكئا حدثنا أبو نعيم

اور کافر سات آنتوں میں باب تکیہ لگا کر کھانا کیسا ہے ف ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا

حدثنا مسعر عن علي بن الأقمر سمعت أبا جحيفة يقول قال رسول الله صلى

کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے کہا میں نے ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ سوائیؓ) سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ

الله عليه وسلم لا آكل متكئا حدثني عثمان بن أبي شيبة أخبرنا جرير عن

علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا ف مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے

منصور عن علي بن الأقمر عن أبي جحيفة قال كنت عند النبي صلى الله عليه

منصور سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابو جحیفہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا

وسلم فقال لرجل عنده لا آكل وأنا متكئ باب الشواء وقول الله تعالى

آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس بیٹھا تھا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا باب بھنا ہوا

فجاء بعجل حنيذ أي مشوي حدثنا علي بن عبد الله حدثنا هشام بن

گوشت کھانا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن

يوسف أخبرنا معمر عن الزهري عن أبي أمامة بن سهل عن ابن عباس عن

یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے

خالد بن الوليد قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بضب مشوي فأهوى إليه ليأكل

خالد بن ولید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس بھنا ہوا گوہ لایا گیا آپ نے گوہ کے کھانے کو ہاتھ بڑھایا اتنے

فقيل له إنه ضب فأمسك يده فقال خالد أحرام هو قال لا ولكنه لا يكون

میں کسی نے کہہ دیا یا رسول اللہ یہ گوہ ہے آپ نے ہاتھ کھینچ لیا خالد نے پوچھا کیا گوہ حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ میرے ملک میں جانور نہیں ہوتا

بأرض قومي فأجدني أعافه فأكل خالد ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر

میں سمجھتا ہوں مجھ کو نفرت سی معلوم ہوتی ہے پھر خالد نے اس کو کھایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے

قال مالك عن ابن شهاب بضب محنوذ باب الخزيرة قال النضر الخزيرة من

امام مالک نے زہری سے اس روایت میں بھنی کی جگہ محنوذ کا لفظ نقل کیا ہے باب خزیرہ کا بیان اور نضر بن شمیل نے کہا خزیرہ بھوسی سے بنایا جاتا

النخالة والحريرة من اللبن حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل

ہے اور حریرہ دودھ سے (آٹے کا حریرہ آٹے سے بنایا جاتا ہے) مجھ سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے

عن ابن شهاب قال أخبرني محمود بن الربيع الأنصاري أن عتبان بن مالك

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے محمود بن ربیع انصاری نے بیان کیا انہوں نے عتبان بن مالک سے

وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ممن شهد بدرا من الأنصار أنه

وہ ان انصاری صحابیوں میں سے تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ

أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أنكرت بصري

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میری بینائی میں فرق آ گیا ہوں (اندھا ہو گیا ہوں یا کم سوجھتا ہے)

وأنا أصلي لقومي فإذا كانت الأمطار سال الوادي الذي بيني وبينهم لم

اور میں اپنی قوم کا پیش امام ہوں لیکن جب مینہ برستا ہے تو میرے گھر اور ان کے گھروں کے بیچ میں ایک نالہ ہے اس میں پانی بہنے لگتا ہے

أستطع أن آتي مسجدهم فأصلي لهم فوددت يا رسول الله أنك تأتي فتصلي في بيتي

اس وقت میں ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا کہ ان کی امامت کروں میری آرزو یہ ہے کہ ایک بار آپ تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ

فأتخذه مصلى فقال سأفعل إن شاء الله قال عتبان فغدا رسول الله صلى الله

دیجئے تو میں اسی جگہ کو نماز گاہ بنالوں آنحضرت نے فرمایا انشاء اللہ میں آؤں گا عتبان کہتے ہیں دوسرے روز دن چڑھے پر آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم وأبو بكر حين ارتفع النهار فاستأذن النبي صلى الله عليه وسلم فأذنت

علیہ وسلم ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر تشریف لائے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی

له فلم يجلس حتى دخل البيت ثم قال لي أين تحب أن أصلي من بيتك فأشرت

اندر آتے ہی آپ بیٹھے بھی نہیں مجھ سے پوچھنے لگے کہ تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھ دوں میں نے

إلى ناحية من البيت فقام النبي صلى الله عليه وسلم فكبر فصففنا فصلى

گھر کا ایک کونا بتا دیا آپ (نماز کیلئے) کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے

ركعتين ثم سلم وحبسناه على خزير صنعناه فثاب في البيت رجال من

دو رکعتیں (نفل) پڑھ کر سلام پھیر دیا ہم نے (اپنے کہا ٹھہر رہیے) ایک خزیرہ جو ہم نے بنایا تھا اُسکے پینے کیلئے آپ کو روک لیا اتنے میں محلہ کے بہت

أهل الدار ذوو عدد فاجتمعوا فقال قائل منهم أين مالك بن الدخشن فقال

سے لوگ ہمارے گھر میں جمع ہوگئے اُن میں ایک کہنے لگا کہ مالک بن دخشن نہیں آیا دوسرا بولا

بعضهم ذلك منافق لا يحب الله ورسوله قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقل

وہ تو منافق ہے اُس کو اللہ اور رسول سے کچھ الفت نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہہ

ألا تراه قال لا إله إلا الله يريد بذلك وجه الله قال الله ورسوله أعلم قال

کیا وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اللہ کی رضامندی نہیں چاہتا اُس نے کہا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتے ہیں (اصل حال کیا ہے) مگر ہم لوگ تو ظاہر

قلنا فإنا نرى وجهه ونصيحته إلى المنافقين فقال فإن الله حرم على النار

میں یہی دیکھتے ہیں کہ اُسکی توجہ منافقوں ہی کیطرف رہتی ہے اُنہی کی بھلائی کا طالب ہے آنحضرت نے فرمایا (کچھ بھی ہو) اللہ نے دوزخ کو اُس شخص پر حرام

من قال لا إله إلا الله يبتغي بها وجه الله قال ابن شهاب ثم سألت الحصين

کر دیا ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیے خالص نیت سے لا الٰہ الا اللہ کہے ف ابن شہاب نے کہا میں نے محمود سے یہ حدیث سن کر حصین

ابن محمد الأنصاري أحد بني سالم وكان من سراتهم عن حديث محمود

ابن محمد انصاری سے جو بنی سالم کے شریف لوگوں میں سے تھا اُسکو پوچھا محمود

فصدقه باب الأقط وقال حميد سمعت أنسا بنى النبي صلى الله عليه و

تو اُنہوں نے کہا سچا ہے باب پنیر کا بیان اور حمید نے کہا میں نے انس رضہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

سلم بصفية فألقى التمر والأقط والسمن وقال عمرو بن أبي عمرو عن أنس

حضرت صفیہ رضہ سے صحبت کی تو (ولیمہ کی دعوت میں) کھجور پنیر گھی (دسترخوان پر) رکھا ف۲ اور عمرو بن ابی عمرو نے انس رضہ سے روایت کی کہ

صنع النبي صلى الله عليه وسلم حيسا حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا

آنحضرت نے حیس (حلوا) بنایا (یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گذر چکی ہے) ہمسے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے

شعبة عن أبي بشر عن سعيد عن ابن عباس رض قال أهدت خالتي إلى

شعبہ نے اُنہوں نے ابو بشر سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس رضہ سے اُنہوں نے کہا میری خالہ (میمونہ) نے

النبي صلى الله عليه وسلم ضبابا وأقطا ولبنا فوضع الضب على مائدته فلو كان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گھر پھوڑ اور پنیر اور دودھ کا حصہ بھیجا تو گھر پھوڑ آپ کے دسترخوان پر رکھا گیا (صحابہ نے کھایا) اگر

حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ بَابُ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى

حرام ہوتا تو کبھی نہ کھایا جاتا اور آپنے دودھ پیا پنیر بھی تناول فرمایا باب چقندر اور جو کا بیان ہم سے یحییٰ نے

ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

ابن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ہم

إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ

ہم جمعہ کا دن آنے سے خوش ہوجاتے وجہ یہ تھی ایک بڑھیا (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) چقندر کی جڑیں لے کر ایک ہانڈی میں پکاتی اور پر

لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ

سے جو کے کچھ دانے ڈالدیتی اور ہم جب جمعہ کی نماز پڑھ آتے تو اسکے پاس جاتے وہ یہی چقندر اور جو ہمارے سامنے رکھتی جمعہ کے دن

الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللّٰهِ مَا فِيهِ

ہم کو اسی کھانے کی خوشی ہوتی اور جمعہ کے دن ہم کھانا اور سونا سب نماز کے بعد کرتے پروردگار کی قسم اس چقندر اور جو میں کچھ چربی کا نام

شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ بَابُ النَّهْسِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

ہوتا نہ چکنائی ہم مزے سے اس کو کھاتے باب ہڈی سے نکال کر اور منہ سے نوچ کر کھانا ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَعَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

دست کا گوشت نوچ کر کھایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا اور (اسی سند سے) ایوب سختیانی اور عاصم بن سلیمان احول سے بھی منقول ہے انہوں نے عکرمہ سے

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى

ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہانڈی سے گوشت کی ہڈی نکالی (اس پر گوشت لگا ہوا تھا) اور اسکو کھایا پھر نماز پڑھ لی

وَلَمْ يَتَوَضَّأْ بَابُ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ

اور وضو نہیں کیا باب بازو کا گوشت نوچ کر کھانا مجھ سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا مجھ سے عثمان

ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ

ابن عمر نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے

عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حدیبیہ کے سال) مکہ کی طرف نکلے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے

الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے

قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

قتادہ سلمی سے سُنا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک دن ایسا ہوا ایک دن میں اور اصحاب کے ساتھ بیٹھا تھا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ واقعہ ایک منزل کا ہے مکہ کے رستے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے

نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ

آگے بڑھ کر ایک مقام میں اُترے ہوئے تھے میرے ساتھی سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام نہیں باندھے تھا ان لوگوں نے ایک گورخر دیکھا اُس وقت میں اپنا جوتا

أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ

ٹانکنے میں مشغول تھا انہوں نے مجھ کو خبر نہیں دی لیکن وہ دل سے چاہتے تھے کاش میں اس گورخر کو دیکھ لیتا پھر میں نے دیکھا تو میں نے اُٹھ کر

إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي

دکھلائی دیا میں جھٹ پٹ اُٹھا گھوڑے پر زین رکھا سوار ہو گیا لیکن کوڑا اور بھالا لینا بھول گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا میرا کوڑا اور بھالا

السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا

تو اُٹھا دو وہ کہنے لگے واہ واہ اللہ کی سوں ہم تو کچھ بھی تمہاری مدد (جانور کا شکار کرنے میں) نہیں کرنے کے مجھ کو (اُنکی بات پر) غصہ آیا آخر میں نے

ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ

خود گھوڑے سے اُتر کر کوڑا اور بھالا لے لیا اور سوار ہو کر گورخر کا پیچھا کیا اُسکو زخمی کر ڈالا یہ اُن کے پاس لے آیا اُسوقت وہ مر گیا تھا جب اُسکا گوشت پکایا گیا تو لگے

يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي

سب کے سب کھانے پھر اُن کو شک پیدا ہوا کہ احرام کی حالت میں ایسا گوشت کھانا درست ہے یا نہیں اور ہم اس منزل سے روانہ ہوئے میں نے اُسکا بازو اپنے پاس چھپا رکھا

فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اُس کا گوشت کچھ تمہارے پاس باقی ہے

شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي

میں نے وہی بازو جو چھپا کر رکھا تھا نکال کر آپ کو دیا آپ نے اُسکو دانتوں سے نوچ نوچ کر صاف کر دیا اور آپ اُسوقت احرام باندھے ہوئے تھے محمد بن جعفر نے کہا

زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ بَابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

زید بن اسلم نے بھی بیان کی انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو قتادہ سے باب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ

ہمسے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے

أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ

انہوں نے اپنے والد عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بکری کے دست میں سے گوشت کاٹ رہے تھے (کھانے کے لیے)

فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

اتنے میں نماز کیطرف بلائے گئے آپ نے چھری ہاتھ سے پھینک دی جس سے گوشت کاٹ رہے تھے اور کھڑے ہوکر نماز پڑھ لی وضو نہیں کیا ف

بَابُ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کو برا نہیں کہا (یا کھایا یا چھوڑ دیا) ہمسے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو

أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى

سفیان ثوری نے خبر دی اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابو حازم (سلمان اشجعی) اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ بَابُ النَّفْخِ فِي

نے کسی کھانے کو کبھی برا نہیں کہا اگر جی چاہا تو کھا لیا جی نہ چاہا تو چھوڑ دیا، خاموش رہے) ف باب جَو کو پیس کر نہ سے

الشَّعِيْرِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ

پھونک کر اسکا بھوسہ اڑا دینا ہمسے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہمسے ابو غسان (محمد بن مطرف لیثی) نے کہا مجھسے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے

أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَقُلْتُ

اُنہوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میدہ (مانڈہ) دیکھا تھا اُنہوں نے کہا نہیں ف۳ میں نے کہا

كُنْتُمْ تَنْخُلُوْنَ الشَّعِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اچھا تم جَو کو (پیس کر چھلنی میں) چھانتے تھے یا نہیں اُنہوں نے کہا ہم چھلنی میں نہیں چھانتے تھے (پیس کر) مُنہ سے پھونک کر ف۴ باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے

وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ يَأْكُلُوْنَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ

صحابہؓ کی خوراک کا بیان ہمسے ابو النعمان (محمد بن عارم ابو الفضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہمسے حماد بن زید نے اُنہوں نے عباس (بن فروخ)

الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمٰنَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جریری سے اُنہوں نے ابو عثمان (عبدالرحمٰن بن مل) نہدی سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهٖ تَمْرًا فَأَعْطٰى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِيْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ

اپنے اصحاب کو کھجوریں بانٹیں تو ہر شخص کو سات سات کھجوریں دیں مجھ کو بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں

إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِيْ مَضَاغِيْ ۝

اُن میں ایک کھجور خراب قسم کی بڑی سخت تھی عجیب کھجور تھی اُسکا چبانا مجھ کو مشکل ہوگیا ف۵

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ

ہمسے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہمسے شعبہ نے اُنہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُنہوں نے قیس بن ابی حازم سے اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص سے اُنہوں نے کہا میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے جب (مسلمان کل سات ف۶ تھے) میں آنحضرت کیساتھ ساتواں آدمی تھا

اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ ۱۲ منہ

مالنا طعام إلا ورق الحبلة أو الحبلة حتى يضع أحدنا ما تضع الشاة ثم

ہم کو کھانے کے لیے ببول کے پھل یا پتّے کے سوا اور کچھ میسر نہ ہوتا ... یہ کھاتے کھاتے ہم لوگوں کا پاخانہ بکری کی مینگنیوں کی طرح ہو گیا تھا

أصبحت بنو أسد تعزرني على الإسلام خبت إذًا وضل سعيي حدثنا

اب بنی اسد قبیلے کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھلاتے ہیں ... تب تو میں تباہ ہو گیا

قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب عن أبي حازم قال سألت سهل بن سعد فقلت هل

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ہم سے یعقوب نے انہوں نے ابو حازم سے کہا میں نے سہل بن سعد رض سے پوچھا کیا آنحضرت

أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي فقال سهل ما رأى رسول الله صلى

صلے اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم النقي من حين ابتعثه الله حتى قبضه الله قال فقلت هل كانت

تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک میدہ دیکھا تک نہیں میں نے پوچھا آنحضرت

لكم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مناخل قال ما رأى رسول الله صلى

صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم منخلا من حين ابتعثه الله حتى قبضه قال قلت كيف

نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک چھلنی دیکھی تک نہیں میں نے کہا پھر تم جب چھلنی نہ تھی تو

كنتم تأكلون الشعير غير منخول قال كنا نطحنه وننفخه فيطير ما طار وما بقي

جو کی روٹی کیسے کھاتے تھے ... انہوں نے کہا جو کو پیس کر ہم منہ سے پھونکتے تھے ...

ثريناه فأكلناه حدثني إسحاق بن إبراهيم أخبرنا روح بن عبادة حدثنا

... اس کو گوندھ کر (روٹی پکاتے) پھر کھاتے مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے

ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رض أنه مر بقوم بين أيديهم

ابن ابی ذئب نے بیان کیا انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے وہ کچھ لوگوں پر سے گذرے جن کے سامنے

شاة مصلية فدعوه فأبى أن يأكل قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم

بھنی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے ابو ہریرہ کو بھی کھانے کو بلایا لیکن ابو ہریرہ نے انکار کیا کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے

من الدنيا ولم يشبع من خبز الشعير حدثنا عبد الله بن أبي الأسود حدثنا

تشریف لے گئے اور جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے

معاذ حدثني أبي عن يونس عن قتادة عن أنس بن مالك قال ما أكل النبي صلى

معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہ علیہ وسلم علی خوانٍ ولا فی سُکُرُّجَۃٍ ولا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ قُلتُ لِقَتَادَۃَ علیٰ مَا

نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طشتری میں (اچار وغیرہ رکھ کر) اور نہ کبھی ہانڈی کھائے (باریک چپاتیاں) یونس نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا

یَاکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ

پھر کاہے پر کھاتے تھے انہوں نے کہا دستر خوان پر ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ

انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والے جب سے آپ مدینہ تشریف لائے

الْمَدِیْنَۃَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلٰثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حَتّٰی قُبِضَ بَابُ التَّلْبِیْنَۃِ

تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے باب تلبینہ (یعنے حریرہ) کے بیان میں

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ

ہمسے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہمسے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے

عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا کَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ مِنْ اَہْلِہَا

حضرت عائشہ ام المؤمنین سے　ان کی عادت تھی جب ان کے عزیزوں میں کوئی　مرجاتا

فَاجْتَمَعَ لِذٰلِکَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَہْلَہَا وَخَاصَّتَہَا اَمَرَتْ بِبُرْمَۃٍ مِنْ

اور عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں مگر گھر والے رہ جاتے اور خاص خاص لوگ　تو وہ حکم دیتیں تلبینہ　کی

تَلْبِیْنَۃٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِیْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِیْنَۃُ عَلَیْہَا ثُمَّ قَالَتْ کُلْنَ مِنْہَا

ایک ہانڈی پکائی جاتی پھر ثرید بناکر تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا حضرت عائشہ عورتوں سے کہتیں یہ کھاؤ میں نے

فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ التَّلْبِیْنَۃُ مُجِمَّۃٌ لِفُؤَادِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے　آپ فرماتے تھے تلبینہ　سے بیمار کے　دل کو

الْمَرِیْضِ تَذْہَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ بَابُ الثَّرِیْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

تسکین ہوتی ہے اسکا غم کسی قدر غلط ہوتا ہے　باب ثرید کے بیان میں　ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہمسے

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ الْجَمَلِیِّ عَنْ مُرَّۃَ الْہَمْدَانِیِّ عَنْ

غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہمسے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ جملی سے انہوں نے مرہ ہمدانی سے　انہوں نے

اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ

ابو موسیٰ اشعری سے　انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے　آپ نے فرمایا　مردوں میں تو بہت کامل لوگ گذرے

کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ

ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران　اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا اور کوئی کامل نہیں گذری

عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ

اور عائشہ رضؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر **ف** ہمسے عمرو بن عون نے بیان کیا

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انھوں نے ابوطوالہ (عبد اللہ بن عبد الرحمن بن حزم انصاری) سے انھوں نے انس رضؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا

سے آپ نے فرمایا عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر ہمسے

عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ

عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا انھوں نے ابوحاتم اشہل سے سنا کہا ہمسے عبد اللہ بن عون نے بیان کیا انھوں نے ثمامہ

ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ

ابن انس رضؓ سے انھوں نے انس رضؓ سے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام پاس گیا جو درزی کا پیشہ

فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کرتا تھا **ف** اس نے ایک ثرید کا کٹورہ (کھانے کے لیے) آپ کے سامنے رکھا اور اپنے کام (سینے پرونے) میں مشغول ہوگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے

وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ

میں (چاروں طرف) کدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانے لگے انس رضؓ کہتے ہیں میں نے یہ حال دیکھ کر کیا کیا تو کٹوری میں سے کدو کے قتلے سب چن چن کر آپکے سامنے رکھنے **ف**

بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَابُ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ وَالْكَتِفِ وَالْجَنْبِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ

انس کہتے ہیں اس دن سے مجھ کو برابر کدو پسند ہے **ف** **باب** کھال سمیت بھنی ہوئی بکری اور دست اور پسلی کے گوشت کا بیان ہمسے ہدبہ

ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ

ابن خالد نے بیان کیا کہا ہمسے ہمام بن یحییٰ نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے کہا ہم انس بن مالک رضؓ پاس جاتے ان کا نانبائی سامنے

قَائِمٌ قَالَ كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ

کھڑا ہوتا (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) انس رضؓ (لوگوں سے کہتے) کھاؤ میں تو نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وفات تک پتلی چپاتی دیکھی ہی ہو

بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا

اور نہ کبھی سموچی دم پخت بکری دیکھی ہمسے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو

عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ

عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انھوں نے زہری سے انھوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انھوں نے اپنے والد سے

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ

انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کے دست کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر کھایا پھر نماز کیلیے

إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ **بَابُ** مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُوْنَ

بلائے گئے تو چھری ڈال دی اور نماز پڑہائی وضو نہیں کیا **ف باب** اگلے لوگ سفر میں اپنے گہروں

فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى

میں جو کہانا گوشت وغیرہ جمع کرتے اس کا بیان اور حضرت عائشہؓ اور اسماء ابوبکر صدیق کی صاحبزادیوں نے کہا ہم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ سُفْرَةً حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ

(ہجرت کے وقت) ابوبکرؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے توشہ تیار کیا ہمسے خلاد بن یحیے نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان ثوری نے انہوں نے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبدالرحمن بن عابس سے انہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ) سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا قربانی کا گوشت آنحضرت

وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِيْ عَامٍ جَاعَ النَّاسُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ تک کہانے سے منع کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے اس سال ایسا کرنے سے منع کیا تہا جب لوگ

فِيْهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ

محتاج تہے (ان کو کہانا میسر نہ ہوتا) آپ کا مطلب یہ حکم دینے سے یہ تہا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو (یہ گوشت) کہلادیں (جو بہ کہیں) اور ہم تو بکری کے پائے

قِيْلَ مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

اُس کو کہاتے عابسؓ نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت تہی **ف** یہ سن کر حضرت عائشہؓ ہنس دین **ف** پہر کہنے لگیں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر والوں

خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُوْمٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا

کو کبہی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی سالن کہانے کو نہیں ملی یہانتک کہ آپ کی وفات ہوگئی امام بخاری نے کہا محمد بن کثیر نے اسحدیث میں یوں کہا ہمکو سفیان

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ

عبدالرحمن بن عابس نے **ف** مجہہ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے

عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْهَدْيِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو قربانیاں مکہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ

میں لے جاتے اُن کا گوشت رکہہ کر مدینہ تک آتے عبداللہ بن محمد کے ساتہہ اسحدیث کو محمد بن سلام نے بہی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا **ف** اور ابن جریج نے کہا

أَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَا **بَابُ** الْحَيْسِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا

کیا جابر نے یوں کہا کہ ہم مدینہ تک آتے انہوں نے کہا نہیں **ف** **باب** حیس کا بیان **ف** ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہمسے

إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ

اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے غلام تہے

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ

اُنھون نے انس بن مالک رضؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے (جو میری والدہ ام سلیم کے شوہر تھے) فرمایا

الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ......

اپنے لڑکون مین سے ایک لڑکا ہماری خدمت کے لیے تلاش کرو ابوطلحہ مجھ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر لے گئے (اور آنحضرتؐ کی خدمت مین دیدیا)

فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ

مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ (منزل مین) اُترتے مین نے سُنا آپ اکثر یہ دعا کرتے

أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَ

یا اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون فکر اور غم سے اور ساندگی اور سستی (کاہلی ایدی بیتے) سے اور بخیلی اور

الْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ

نامردی سے اور قرضداری کے بوجھ اور قرضخواہون کے تقاضے (یا دشمنون کے غلبے) سے خیبر مین (سفر مین برابر) آپ کی خدمت کرتا رہا یہانتک کہ ہم

وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ

آپ صفیہ کو لے کر آئے جنکو جنگ خیبر مین پکڑ لیا تھا مین (راستے مین) دیکھتا تھا آپ ان کے لیے اپنے پیچھے (اونٹ پر) ایک کول گردہ چادر یا کمل سے بنا دیتے

ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ

جب ہم صہبا مین پہنچے (خیبر سے ایک منزل پر) تو آپ نے ایک چمڑے کے دسترخوان پر حیس طیار کیا اور مجھکو (دعوت دینے کے لیے) بھیجا مین نے

رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ

کئی لوگون کو دعوت دی انھون نے ہی حیس کھایا اور یہی صفیہ کا ولیمہ تھا پھر آپ (مدینہ مین) آئے جب احد پہاڑ دکھلائی دیا تو فرمایا ہم اس پہاڑ سے

يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا

محبت کرتے ہین اور یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہو ف۱ جب مدینہ کا شہر دکھائی دینے لگا تو فرمایا یا اللہ مین مدینہ کو حرم کرتا ہون دونون پہاڑیون کے درمیان

مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ بَابُ الْأَكْلِ

جیسے ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم کیا تھا یا اللہ مدینے والون کے مد اور صاع مین برکت دے ف۱۳ باب جس برتن پر چاندی

فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

چڑھی ہو ف۱ اسمین کھانا دینا کیسا ہے ہمسے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہمسے سیف بن ابی سلیمان نے کہا مین نے مجاہد سے

مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى

سُنا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمن بن ابی لیلے نے بیان کیا ہم لوگ حذیفہ بن یمان صحابی پاس بیٹھے ہوئے تھے انھون

فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ

اُنھون نے پینے کا پانی مانگا ایک پارسی ف۵ پانی لایا حذیفہ کے ہاتھ مین دیا انھون نے ہاتھ مین لیتے ہی وہ گلاس اس پارسی پر پھینک مارا اور کہنے لگے اگر

مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

ایک بار یا دو بار گویا اُن کے مونہہ پر نہ مارتا لیکن میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا

حریر اور دیبا (ریشمی کپڑے) نہ پہنو نہ سونے چاندی کے برتن میں پانی پیو نہ سونے چاندی کی رکابیوں میں کھانا کھاؤ

فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ بَابُ ذِكْرِ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا

کیونکہ سونے چاندی کے برتن دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں باب کھانے کا بیان ہمسے

قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہمسے ابو عوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے اُنہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے اُنہوں نے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہو (اس پر عمل کرتا ہو) اسکی مثال ترنج (میٹھے لیموں) کی سی ہے

رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ

بو بھی اچھی نفیس مزہ بھی عمدہ شیریں اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اسکے احکام پر عمل نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے

لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا

خوشبو تو اس میں نہیں مگر مزہ میٹھا ہے اور جو منافق ہے (زبان سے) قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان کی سی ہے جس میں خوشبو

طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ

ہے لیکن مزا کڑوا اور جو منافق (نفاق کے ساتھ کمبخت) قرآن بھی نہیں پڑھتا وہ سب سے بدتر اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے

لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ

خوشبو بھی نہیں (بلکہ بدبو) اور مزا بھی کڑوا ہمسے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہمسے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہمسے ابو طوالہ عبداللہ بن

الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

عبدالرحمن نے اُنہوں نے انسؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے

الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي

ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ہمسے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہمسے امام مالکؒ نے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

ابو صالح ذکوان سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفر کیا ہے ایک طرح کا عذاب ہے

يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ

سفر میں سونا اچھی طرح نہیں ملتا نہ کھانا پھر جب کوئی تم سے اپنا مطلب (جو سفر سے رکھتا ہو) پورا کرے تو جلدی اپنے گھر چلا آوے

بقیہ حواشی بر صفحہ ٨٢

بَابُ الْاُدُمِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ اَنَّهُ

باب سالنوں کے بیان میں ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا اسمعیل بن جعفر مدنی سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے

سَمِعَ الْقٰسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تَشْتَرِيَهَا

قاسم بن محمد بن ابی بکر رض سے سنا وہ کہتے تھے بریرہ (لونڈی) کی وجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں حضرت عائشہ رض نے اسکو خریدنا چاہا

فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ اَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور آزاد کرنا تو اسکے مالک کہنے لگے اچھا اس شرط پر (ہم بیچتے ہیں) کہ اسکا ترکہ (ولا) ہم لینگے حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا

فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَ وَاُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي اَنْ

آپ نے فرمایا تو اگر چاہتی ہے تو ولا کی شرط انہی کے لیے کرلے وہ لغو ہوگی ولا تو اسی کو ملیگی جو (لونڈی غلام) آزاد کرے قاسم نے کہا دوسری بات یہ کہ بریرہ جب آزاد ہوئی

تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا اَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَ

اپنے اگلے خاوند (مغیث) کی بیوی بنی رہے یا اس سے الگ ہوجاوے تیسری بات یہ کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رض کے گھر میں آئے

عَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَاُتِيَ بِخُبْزٍ وَاُدُمٍ مِّنْ اُدُمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ

دیکھا تو ہانڈی آگ پر چڑھی ابل رہی ہے آپنے کھانا مانگا حضرت عائشہ رض روٹی اور گھر میں کا کچھ (روکھا سوکھا) سالن لیکر آئیں آپنے فرمایا واہ میں نے تو خود دیکھا ہے

لَحْمًا قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ فَاَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ

گوشت پک رہا تھا ہانڈی میں انہوں نے کہا بیشک ارشاد ہوا یا رسول اللہ مگر وہ خیرات کا گوشت ہے جو بریرہ کو کسی نے دیدیا تھا وہ تحفہ کے طور پر ہمارے پاس لائی ہے آپنے فرمایا

صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا بَابُ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيمَ

بریرہ کے لیے یہ گوشت خیرات تھا اور ہمارے لیے تو تحفہ ہے (ہم اسکو کھا سکتے ہیں) باب میٹھے اور شہد کا بیان مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے

الْحَنْظَلِيُّ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ

بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ

صلے اللہ علیہ وسلم میٹھے اور شہد کو پسند کرتے تھے ف ہم سے عبد الرحمن بن شیبہ نے بیان کیا

قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

کہا مجھ کو محمد بن اسمعیل بن ابی فدیک نے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا

كُنْتُ اَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا اَلْبَسُ الْحَرِيرَ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلیے لگا رہتا تھا کہ پیٹ بھری (آپکی طفیل سے کہیں کھانا مل جاوے) ف وہ زمانہ وہ تھا جب خمیری روٹی کھانے کو نہ تھی

وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَاُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ

اور نہ ریشمی کپڑا پہننے کو ملتا تھا نہ کوئی غلام تھا میرے پاس نہ کوئی لونڈی (اپنا کام آپ کرتا تھا) مارے بھوک کے پیٹ سے کنکریاں لگاتا اور کسی آدمی سے آیت پڑھنے کو کہتا

وهي معي كي ينقلب بي فيطعمني وخير الناس للمساكين جعفر بن أبي طالب ينقلب

حالانکہ وہ مجھ کو یاد ہوتی اس سے میری غرض یہ ہوتی کہ وہ مجھ کو ساتھ لیکر اپنے گھر لوٹے اور کھانا کھلاوے اور سب لوگون سے زیادہ محتاجون کے حق مین بہتر جعفر بن ابی طالب تھے

بنا فيطعمنا ما كان في بيته حتى إن كان ليخرج إلينا العكة ليس فيها شيء

وہ ہم لوگون کو اپنے گھر لیجاتے اور جو کچھ اُن کے گھر مین ہوتا وہ کھلاتے کبھی ایسا ہوتا کہ وہ (گھی کی) کپی نکال لاتے جس مین کچھ نہ ہوتا ہم اُسکو

فنشتقها فنلعق ما فيها باب الدباء حدثنا عمرو بن علي حدثنا أزهر

پھاڑ کر جو کچھ اسمین ہوتا وہ چاٹ لیتے باب کدو کے بیان مین ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ازہر

ابن سعد عن ابن عون عن ثمامة بن أنس عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه

ابن سعد نے انہون نے عبداللہ بن عون سے انہون نے ثمامہ بن انس سے انہون نے انس بن مالک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم أتى مولى له خياطا فأتي بدباء فجعل يأكله فلم أزل أحبه منذ رأيت رسول

اپنے ایک غلام کے پاس تشریف لے گئے جسکو آزاد کر دیا تھا وہ درزی کا پیشہ کرتا تھا آپ کے سامنے کدو لایا گیا تو آپ اسکو کھانے لگے انس کہتے ہین جب سے مین نے آپ کو

الله صلى الله عليه وسلم يأكله باب الرجل يتكلف الطعام لإخوانه حدثنا

دیکھا کہ آپ کدو (اس طرح شوق سے) کھاتے ہین تو مجھ کو کدو کی محبت ہو گئی باب (اپنے دوستون اور) مسلمان بھائیون کی دعوت کیلئے کھانا تکلف سے تیار کرنا ہم سے

محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن أبي مسعود الأنصاري

محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہون نے اعمش سے انہون نے ابو وائل سے انہون نے ابو مسعود انصاری سے

قال كان من الأنصار رجل يقال له أبو شعيب وكان له غلام لحام فقال اصنع لي

انہون نے کہا انصار کے لوگون مین ایک شخص تھا (ابو شعیب) اُسکا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا (اسکا نام معلوم نہین ہوا) خیر ابو شعیب نے اُس غلام سے کہا

طعاما أدعو رسول الله صلى الله عليه وسلم خامس خمسة فدعا رسول الله صلى الله

تو پانچ آدمیون کا کھانا تیار کر دے چار صحابی اور پانچوین آنحضرت کا (مین نے دیکھا آپ کے چہرے پر بھوک کا نشان تھا) پھر اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم خامس خمسة فتبعهم رجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنك دعوتنا

سمیت پانچ آدمیون کی دعوت دی لیکن ایک اور (چھٹا) شخص اُن کے ساتھ چلا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو شعیب کے مکان پر پہونچے تو فرمایا ابو شعیب

خامس خمسة وهذا رجل قد تبعنا فإن شئت أذنت له وإن شئت تركته

تو نے ہم پانچ آدمیون کو دعوت دی تھی لیکن یہ (چھٹا) شخص بھی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب تیرا اختیار ہے چاہے اُسکو اذن دے چاہے نہ دے (اسکو لوٹا دے)

قال بل أذنت له باب من أضاف رجلا إلى طعام وأقبل هو على عمله حدثني

ابو شعیب نے کہا مین نے اُسکو اذن دیا باب صاحب خانہ کو یہ ضرور نہین ہے کہ مہمان کے ساتھ آپ بھی کھائے مجھ سے

عبد الله بن منير سمع النضر أخبرنا ابن عون قال أخبرني ثمامة بن عبد الله

عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہون نے نضر بن شمیل سے سنا کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی کہا مجھ کو ثمامہ بن عبداللہ

دستر خوان والے دوسرے دستر خوان والون کو کوئی کھانا اُٹھا کر نہین دے سکتے البتہ ایک دستر خوان والے آپس مین ایک دوسرے کو دین یا چھوڑ دین ۱۲ منہ

ابن انس عن انس قال کنت غلاما امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن انسؓ سے اُنہوں نے اپنے دادا انس بن مالکؓ سے اُنہوں نے کہا (آنحضرتؐ کے زمانہ میں) میں ایک چھوکرا تھا آپ کے ساتھ (دعوت وغیرہ میں) چلا جاتا

فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی غلام لہ خیاط فاتاہ بقصعۃ فیھا

ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام پاس گئے جو درزی کا پیشہ کرتا تھا وہ ایک کھانے کا کٹورہ آپ کے سامنے لایا جس میں ثرید

طعام وعلیہ دباء فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء قال فلما

تھا اوپر کدو کے قتلے رکھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈھونڈنے لگے (چاروں طرف کٹورے میں) ڈھونڈ ڈھونڈ کر انسؓ نے کہا میں یہ حال

رایت ذلک جعلت اجمعہ بین یدیہ قال فاقبل الغلام علی عملہ قال انس

دیکھ کر سب قتلے اکٹورے میں سے جمع کر کے آپ کے سامنے رکھنے لگا اور غلام اپنے کام میں (اپنے پیشے میں) الگ گیا۔ انسؓ کہتے ہیں

لا ازال احب الدباء بعد ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ما صنع

جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو اس شوق سے کھاتے دیکھا تو مجھ کو کدو پسند ہو گیا آج تک برابر پسند ہے

باب المرق حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن اسحق بن عبد اللہ

باب شوربے کا بیان ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے اُنہوں نے اسحاق بن عبد اللہ

ابن ابی طلحۃ انہ سمع انس بن مالک ان خیاطا دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ابی طلحہ سے اُنہوں نے اپنے چچا انس بن مالکؓ سے ایک درزی نے کھانا طیار کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

لطعام صنعہ فذھبت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب خبز شعیر ومرقا فیہ

دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں کھانا کیا تھا جو کی روٹی اور کدو کا

دباء وقدید فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی

شوربا اور سوکھا گوشت میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیالے کے کناروں سے کدو کے قتلے ڈھونڈھ ڈھونڈھ

القصعۃ فلم ازل احب الدباء بعد یومئذ باب القدید حدثنا

کھا رہے تھے اس روز سے برابر مجھ کو کدو سے محبت ہو گئی باب سوکھائے ہوئے گوشت کا بیان ہمسے

ابو نعیم حدثنا مالک بن انس عن اسحق بن عبد اللہ عن انس قال رایت النبی

ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہمسے امام مالکؒ نے اُنہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُنہوں نے انس بن مالکؓ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمرقۃ فیھا دباء وقدید فرایتہ یتتبع الدباء یاکلھا

صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے سامنے شوربا آیا اس میں کدو تھا اور سوکھایا ہوا گوشت آپ کدو ڈھونڈھ ڈھونڈ کر کھاتے

حدثنا قبیصۃ حدثنا سفین عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیہ عن عائشۃ

ہمسے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان ثوری نے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عابس سے اُنہوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ نخعی) سے اُنہوں نے حضرت عائشہؓ

ف: انسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہیں کھایا ہے

قالت ما فعله الا في عام جاع الناس اراد ان يطعم الغني الفقير وان كنا

انہوں نے کہا آپ نے جو منع فرمایا تو یہ اُس سال منع فرمایا جب لوگ بھوکے تھے آپ کا مطلب تھا مالدار لوگ محتاجوں کو (گوشت) کھلا دیں اور ہم تو کبھی

لنرفع الكراع بعد خمس عشرة وما شبع آل محمد صلى الله عليه وسلم من خبز بر

اور ہم تو بکری کا پایہ اُٹھا رکھتے پندرہ پندرہ دن کے بعد کھاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی اور سالن

مادوم ثلثا باب من ناول او قدم الى صاحبه على المائدة شيئا قال وقال

پیٹ بھر کر نہیں کھایا باب اگر دسترخوان پر ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز اُٹھا کر دے (تو اس میں قباحت نہیں) اور عبداللہ بن مبارک نے

ابن المبارك لا باس ان يناول بعضهم بعضا ولا يناول من هذه المائدة الى

کہا کچھ قباحت نہیں اگر ایک دسترخوان والے دوسرے کو (جو اسی دسترخوان پر ہوں) کوئی چیز دیں لیکن دوسرے دسترخوان والوں

مائدة اخرى حدثنا اسمعيل قال حدثني مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي

کو نہیں دے سکتے ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ

طلحة انه سمع انس بن مالك يقول ان خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم

سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے کھانا تیار کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی

لطعام صنعه قال انس فذهبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ذلك

انسؓ کہتے ہیں میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا

الطعام فقرب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم خبزا من شعير ومرقا فيه دباء

اُس نے جو کی روٹی اور شوربا کدو کا اور سوکھا گوشت

وقديد قال انس فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء من

سامنے رکھا انسؓ نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شوربے کے کناروں سے کدو کے قتلے ڈھونڈھ

حول الصحفة فلم ازل احب الدباء من يومئذ وقال ثمامة عن انس فجعلت

ڈھونڈھ کر لے رہے تھے اُس روز سے کدو مجھ کو پسند ہو گیا برابر اب تک پسند ہے ثمامہ کی روایت میں انسؓ سے یہ بھی ہے میں کدو کے

اجمع الدباء بين يديه باب الرطب بالقثاء حدثنا عبد العزيز بن

قتلے آنحضرتؐ کے آگے اکٹھا کرنے لگا باب کھجور ککڑی (یا کھیرا) ملا کر کھانا ہمسے عبدالعزیز بن عبداللہ

عبد الله قال حدثني ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عبد الله بن جعفر بن ابي طالب

اویسی نے بیان کیا کہا ہمسے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف) سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے

قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم ياكل الرطب بالقثاء باب الحشف حدثنا

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تر کھجور اور ککڑی ملا کر کھا رہے تھے باب خراب ردی کھجور کھانے کے بیان میں ہمسے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے اُنہوں نے عباس بن فروخ جریری سے اُنہوں نے ابو عثمان نہدی سے اُنہوں نے کہا میں ابو ہریرہؓ پاس سات

سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا يُصَلِّي هَذَا ثُمَّ يُوقِظُ

راتوں تک مہمان رہا وہ اور اُن کی بی بی (بسرہ بنت غزوان) اور اُن کا غلام (اُسکا نام معلوم نہیں ہوا) رات کو باری باری تہائی تہائی رات تک عبادت کرتے

هَذَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي

جگا دیتا اور میں نے ابو ہریرہؓ سے سُنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کو کھجوریں تقسیم کیں تو میرے

سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حصے میں بھی سات کھجوریں آئیں ان میں ایک خراب (سخت) کھجور تھی۔ ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن

زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زکریا نے اُنہوں نے عاصم احول سے اُنہوں نے ابو عثمان نہدی سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو

بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ

کھجوریں تقسیم کیں میرے حصے میں پانچ کھجوریں آئیں ان میں بھی ایک خراب ردی کھجور تھی وہ ردی کھجور ایسی سخت تھی میرے دانتوں کو اُسکا

أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي بَابُ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ

چبانا دشوار ہو گیا ف۱ باب تر اور خشک کھجور کھانا اور اللہ تعالےٰ نے (سورۂ مریم میں) فرمایا تو کھجور کی جڑ پکڑ کر ہلا تجھ پر تازہ

النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

تازہ پکی کھجوریں گر پڑیں گی ف۲ اور محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے منصور بن

صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صفیہ سے کہا مجھ سے میری والدہ نے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے

وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو

ہم کھجور اور پانی سے سیر ہو گئے تھے ف۳ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے

غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے اُنہوں نے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ

رَبِيعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رض قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي

سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے اُنہوں نے کہا مدینہ میں ایک یہودی تھا (شاید اُسکا نام ابو الشحم ہو) وہ میرے باغ کی کھجوریں

تَمْرِي إِلَى الْجِدَادِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا

اُترنے تک مجھ کو قرض دیا کرتا ف۴ میری پاس وہ زمین تھی جو بیر رومہ کے رستہ پر واقع ہے ف۵ ایک سال خالی گیا اُس زمین میں کھجور پیدا نہ ہوئی ف۶

فجاء في اليهودي عند الجداد ولم أجد منها شيئا فجعلت أستنظره إلى قابل

میوہ کٹنے کے وقت وہ یہودی (حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے کو) آیا لیکن اس کا ثمرہ بار ان تھا کیا آخر میں اس سے دو سال آئندہ تک کی مہلت مانگنے لگا لیکن

فيأبى فأخبر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لأصحابه امشوا نستنظر

اس نے نہ دی کہا میرا قرض ابھی دو تمہارا وعدہ ہو گیا یہ خبر آنحضرت کو پہنچی (کہ یہودی جابر کو اس طرح مجبور کر رہا ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا چلو ہم یہودی سے

لجابر من اليهودي فجاءوني في نخلي فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يكلم اليهودي

کہیں جابر کو مہلت دیوے (آ تا ہے) آپ مع اصحاب میرے باغ پر تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کرنے لگے

فيقول أبا القاسم لا أنظره فلما رأى النبي صلى الله عليه وسلم قام فطاف في النخل

وہ کہنے لگا ابو القاسم میں تو جابر کو مہلت نہیں دینے کا (تمہاری سفارش نہیں سننے کا) جب آپ نے اس یہودی کی یہ (بیہودی) گفتگو سنی تو آپ کھڑے ہوئے

ثم جاءه فكلمه فأبى فقمت فجئت بقليل رطب فوضعته بين يدي النبي

کھجور کے درختوں میں ایک پھیرا لگایا پھر اس یہودی سے فرمایا مہلت دو اس نے نہ مانا آخر جابر کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور باغ میں سے تھوڑی تازی کھجور لا کر آپ کے سامنے

صلى الله عليه وسلم فأكل ثم قال أين عريشك يا جابر فأخبرته فقال افرش لي

رکھی آپ نے تناول فرمائی اس کے بعد پوچھا جابر اس باغ میں تیرا مسند وہ کہاں ہے (جس میں تو بیٹھا ہی آرام کرتا ہے) میں نے عرض کیا وہ ہے آپ نے فرمایا جا

فيه ففرشته فدخل فرقد ثم استيقظ فجئته بقبضة أخرى فأكل منها ثم

میں نے بچھونا بچھایا آپ جا کر اس میں سو رہے پھر بیدار ہوئے تو میں اور ایک مٹھی بھر تازہ کھجور لے کر آیا آپ نے وہ بھی کھائی پھر کھڑے

قام فكلم اليهودي فأبى عليه فقام في الرطاب في النخل الثانية ثم قال يا

ہوئے اور یہودی کو سمجھایا بجھایا اس (خبیث) نے نہ مانا تھا نہ مانا آخر آپ (مجبور ہو کر) دوسری بار ان درختوں کے تلے کھڑے ہوئے اور مجھ سے فرمایا

جابر جد واقض فوقف في الجداد فجددت منها ما قضيته وفضل مثله

جابر تو کھجور کاٹنا شروع کر اور یہودی کا قرضہ ادا کر دے میں نے کھجور کاٹنا شروع کی آپ وہیں ٹھہرے رہے اور یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا کچھ کھجور بچ رہی

فخرجت حتى جئت النبي صلى الله عليه وسلم فبشرته فقال أشهد أني رسول الله

میں لوٹ کر آپ پاس آیا آپ کو یہ خوشخبری سنائی (کہ یہودی کا سارا قرضہ چک گیا بلکہ کھجور بچ رہی) آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں

باب أكل الجمار

حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا

باب کھجور کا گابھ کھانا ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے

الأعمش قال حدثني مجاهد عن عبد الله بن عمر رض قال بينا نحن عند النبي

اعمش نے کہا مجھ سے مجاہد نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم جلوس إذ أتي بجمار نخلة فقال النبي صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کھجور کا گابھ کوئی لے کر آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال أبو عبد الله عروش وعريش بناء وقال ابن عباس معروشات ما يعرش من الكروم وغير ذلك يقال عروشها أبنيتها

امام بخاری نے کہا (حدیث میں جو عریش کا لفظ ہے تو) عروش اور عریش چھت کو کہتے ہیں اور ابن عباس نے کہا (جیسے سورۂ انعام کی تفسیر میں گذرا) معروشات سے بیلیں انگور وغیرہ کی

إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ

دیکھو درختوں میں ایک درخت مسلمان آدمی کی طرح برکت دار ہے ف۱ میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے میں

أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ

کہدوں یا رسول اللہ وہ کھجور کا درخت ہے پھر کیا دیکھتا ہوں دس آدمی جو وہاں بیٹھے تھے اُن سب میں میں کم عمر ہوں ف۲

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ بَابُ الْعَجْوَةِ حَدَّثَنَا جُمُعَةُ بْنُ

آخر آپ نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے ف۳ باب عجوہ کھجور کا بیان (جو مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) ہمسے جمعہ بن

عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

عبداللہ نے بیان کیا ف۴ کہا ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم نے خبر دی کہا ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ

انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے اُس

يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ حَدَّثَنَا آدَمُ

دن کوئی زہر یا جادو اُس پر اثر نہ کریگا باب دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانا (منع ہے جب دوسرے لوگوں کے ساتھ کھا رہا ہو) ف۵ ہمسے آدم نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ

کہا ہمسے شعبہ نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے انہوں نے کہا ابن زبیر کی خلافت میں ایک سال ہم پر قحط آیا

رَزَقَنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ

وہ ہم کو کھانے کے لیے کھجور دیا کرتے تھے تو عبداللہ بن عمر ہمارے سامنے سے گذرتے ہم کھجوریں کھاتے ہوتے وہ کہتے دیکھو دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ اسلیے کہ آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے ف۶ شعبہ نے کہا اسکے بعد عبداللہ بن عمر یوں کہتے البتہ دو دو کھجوریں ملا کر اُسوقت کھا سکتا ہے

شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ بَابُ الْقِثَّاءِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ

جب اپنے بھائی سے (جو ساتھ کھا رہا ہو) اجازت لے لے باب ککڑی کھانے کا بیان ہمسے اسمٰعیل بن عبداللہ نے

اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ

بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن جعفر سے سُنا وہ کہتے تھے

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ بَابُ بَرَكَةِ النَّخْلِ

میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تازی کھجور اور ککڑی ملا کر کھاتے باب کھجور کا درخت بڑی برکت کا درخت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ

ہمسے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے انہوں نے زبید بن حارث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے سُنا انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ بَابُ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جو مسلمان آدمی کی طرح (برکت والا) ہے وہ کھجور کا درخت ہے باب

جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ

دو طرح کے کھانے ... کا کھانا ملا کر کھانا درست ہے ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابراہیم

ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ بَابُ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَ

آپ تازی کھجور اور ککڑی ملا کر کھا رہے تھے باب دس دس مہمانوں کو ایک ایک بار

الْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

بلانا کھانے پر بٹھانا ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید

زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي

نے انہوں نے ابو عثمان جعد بن دینار یشکری سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند اور حماد بن زید نے اس حدیث کو ہشام بن حسان ازدی سے انہوں نے

رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ

... سنان ... انس سے بھی روایت کیا کہ ام سلیم ان کی ماں نے ایک مد جو لیے ان کو موٹا موٹا پیس کر آش سا

مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ

اس میں گھی کی کپی جو ان کے پاس تھی نچوڑ دی پھر مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا (آپ کو بلانے کے لیے) میں جو پہنچا

وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ وَمَنْ مَعِي

تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں میں نے آپ کو دعوت دی آپ نے پوچھا اور میرے ساتھ جو لوگ ہیں ان کی بھی دعوت ہے میں لوٹ کر والدہ

فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ

ہماری بات سن کر ابوطلحہ آنحضرت کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہاں تو تھوڑا سا کھانا ہے جو ام سلیم نے تیار کیا ہے آنحضرت تشریف لائے

فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ

اور وہ کھانا سامنے لایا گیا آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اندر بلاؤ وہ اندر آئے اور پیٹ بھر کر کھا چکے پھر فرمایا اور دس آدمیوں

عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ

کو بلاؤ اسی طرح چالیس آدمیوں کا شمار کیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا پھر آپ اٹھے انس کہتے ہیں میں

أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ فِيهِ عَنْ

کھانے کو دیکھنے لگا دیکھوں کھانا کچھ کم ہوا تھا نہیں ف باب لہسن اور دوسری بدبودار ترکاریاں (جیسے پیاز مولی وغیرہ) کھانے کی کراہت اس باب میں

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن

ابن عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف۔ ہمسے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انھوں نے

عبد العزیز قال قیل لانس ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الثوم فقال من اکل

عبد العزیز بن صہیب سے انھوں نے کہا انسؓ سے پوچھا ہم نے لہسن کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے انھوں نے کہا آپ نے فرمایا جو شخص لہسن

فلا یقربن مسجدنا حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا ابو صفوان عبد اللہ

کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے ف۔ ہمسے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان عبد اللہ

ابن سعید اخبرنا یونس عن ابن شہاب قال حدثنی عطاء ان جابر بن عبد اللہ

ابن سعید نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے تھے

زعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ رہے یا یوں فرمایا (ابن شہاب کو شک ہے) ہماری مسجد سے

مسجدنا باب الکباث وھو ثمر الاراک حدثنا سعید بن عفیر حدثنا

الگ رہے باب پیلو کے پھلوں کا بیان ہمسے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہمسے

ابن وھب عن یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی ابو سلمۃ قال اخبرنی جابر بن

عبد اللہ بن وہب نے انھوں نے یونس بن یزید ایلی سے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہا مجھ کو جابر بن عبد اللہ

عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظھران نجنی الکباث

انصاری نے انھوں نے کہا ہم مر الظہران میں آنحضرت کے ساتھ تھے (جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک منزل پر) پیلو کے پھل چن رہے تھے

فقال علیکم بالاسود منہ فانہ ایطب فقال اکنت ترعی الغنم قال نعم وھل

آپ نے فرمایا کالے کالے دیکھ چنو وہ خوش مزہ ہوتے ہیں لوگوں نے کہا (یا جابرؓ نے کہا) یا رسول اللہ کیا آپ نے بکریاں بھی چرائی ہیں ف آپ نے فرمایا ہاں

من نبی الا رعاھا باب المضمضۃ بعد الطعام حدثنا علی حدثنا

کیوں نہیں کوئی پیغمبر ایسا گذرا ہی جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں باب کھانے کے بعد کلی کرنا ہمسے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا

سفین سمعت یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سوید بن النعمن قال

سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا انھوں نے بشیر بن یسار سے انھوں نے سوید بن نعمان سے انھوں نے کہا

خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فلما کنا بالصھباء دعا بطعام

ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہونچے (جو خیبر کے قریب ہی) تو آپ نے کھانا منگوایا

فما اتی الا بسویق فاکلنا فقام الی الصلاۃ فتمضمض ومضمضنا قال

لیکن صرف ستو آئے (اور کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو کھایا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی ف یحییٰ نے کہا

يحيى سمعت بشيرا يقول حدثنا سويد خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه

یحییٰ نے بشیر سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سوید نے بیان کیا ہم خیبر کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم إلى خيبر فلما كنا بالصهباء قال يحيى وهي من خيبر على روحة دعا بطعام

کے ساتھ نکلے جب صہبا میں پہنچے (یحییٰ نے کہا صہبا خیبر سے دو پہر کی راہ ہے) تو آپ نے کھانا منگوایا

فما أتي إلا بسويق فلكناه فأكلنا معه ثم دعا بماء فمضمض ومضمضنا

لیکن فقط ستو آئے ہم نے اسی کو پھانکا کھایا اور کھایا پھر آپ نے پانی منگوایا کلی کی ہم نے بھی کلی کی

معه ثم صلى بنا المغرب ولم يتوضأ وقال سفين كأنك تسمعه من يحيى

آپ کے ساتھ پھر مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے علی بن مدینی سے کہا گویا تم نے خود یحییٰ سے (بلاواسطہ) سُنی

باب لعق الأصابع ومصها قبل أن تمسح بالمنديل حدثنا علي بن

باب انگلیوں کا چاٹنا چوسنا اس سے پہلے کہ رومال سے پونچھنا ہم سے علی بن عبد اللہ نے

عبد الله حدثنا سفين عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس رض أن

بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ

النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده حتى يلعقها

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی کھانا کھائے تو ہاتھ نہ پونچھے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے

أو يلعقها باب المنديل حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثني محمد

یا کسی دوسرے کو چٹا نہ دے باب رومال کے بیان میں ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد

ابن فليح قال حدثني أبي عن سعيد بن الحارث عن جابر بن عبد الله رض أنه

بن فلیح نے کہا مجھ سے والد (فلیح بن سلیمان) نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رض سے پوچھا

سأله عن الوضوء مما مست النار فقال لا قد كنا زمان النبي صلى الله عليه

کیا جو کھانا آگ سے پکا ہو اس کو کھا کر وضو کرنا چاہیے انہوں نے کہا نہیں بات یہ تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

وسلم لا نجد مثل ذلك من الطعام إلا قليلا فإذا نحن وجدناه لم يكن لنا

ایسا پکا ہوا کھانا ہم کو کم ملتا (اکثر کھجور یا دودھ پر اکتفا کرتے) اور جب ملتا بھی تو ہم لوگوں کے پاس

مناديل إلا أكفنا وسواعدنا وأقدامنا ثم نصلي ولا نتوضأ باب ما

رومال نہ تھے یہی ہماری ہتھیلیاں تھیں بازو پاؤں وغیرہ (انہیں پر ہاتھ رگڑ لیتے) پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے باب کھانے

يقول إذا فرغ من طعامه حدثنا أبو نعيم حدثنا سفين عن ثور عن خالد

سے فارغ ہو کر آدمی کیا کہے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد

ابن معدان عن أبي أمامة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا رفع مائدته

(یعنی) معدان سے انہوں نے ابو امامہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان جب اٹھایا جاتا

قال الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا

تو آپ فرماتے ہمارے پروردگار اللہ کا شکر بہت سا شکر پاکیزہ شکر برکت والا ایسا شکر نہیں جو ایک بار کر کے رہ جائے نہ ختم ہو جائے نہ اس کی حاجت نہ رہے

حدثنا أبو عاصم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن أبي أمامة

ہمسے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابو امامہ سے

أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا فرغ من طعامه وقال مرة إذا رفع مائدته قال

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے (کبھی راوی نے یوں کہا) جب آپ کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ کہتے

الحمد لله الذي كفانا وأروانا غير مكفي ولا مكفور وقال مرة الحمد لله ربنا غير

اللہ کا شکر جس نے ہم کو پیٹ بھر کھلایا پلایا شکر ایسا نہیں جو ایک بار کر کے ختم ہو جائے یا بے ناشکری کی جائے اور کبھی یوں فرماتے پروردگار ہمارے تیرا شکر ہے ایسا

مكفي ولا مودع ولا مستغنى ربنا باب الأكل مع الخادم حدثنا

شکر نہیں جو ایک بار ہو کر رہ جائے یا چھوڑ دیا جائے یا پھر اس کی احتیاج نہ رہے پروردگار ہمارے باب اپنے غلام لونڈی یا خدمتگار کے ساتھ کھانا ہمسے

حفص بن عمر حدثنا شعبة عن محمد هو ابن زياد قال سمعت أبا هريرة عن النبي

حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہمسے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال إذا أتى أحدكم خادمه بطعامه فإن لم يجلسه معه

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خدمتگار کھانا پکا کر لائے تو اگر اس کو اپنے ساتھ کھانے کو نہ بٹھائے

فليناوله أكلة أو أكلتين أو لقمة أو لقمتين فإنه ولي حره وعلاجه باب

تو بھی ایک دو نوالے یا ایک دو لقمے اس کو دیدے کیونکہ اسی نے اس کی گرمی اور محنت اٹھائی ہے باب

الطاعم الشاكر مثل الصائم الصابر فيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم باب الرجل يدعى إلى طعام

کھانا کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا ثواب میں صابر روزہ دار کے برابر ہے اس باب میں ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلعم سے روایت کی ہے باب کوئی شخص دعوت میں بلایا جائے

فيقول وهذا معي وقال أنس إذا دخلت على مسلم لا يتهم فكل من طعامه واشرب من

اور کہے یہ میرے ساتھ ہے اور انس نے کہا جب تو کسی ایسے مسلمان کے پاس جائے جس پر کوئی الزام نہیں تو اس کا کھانا کھا اور پانی

شرابه حدثنا عبد الله بن أبي الأسود حدثنا أبو أسامة حدثنا الأعمش

پی ہمسے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہمسے ابو اسامہ نے کہا ہمسے اعمش نے

حدثنا شقيق حدثنا أبو مسعود الأنصاري قال كان رجل من الأنصار

کہا ہمسے شقیق بن سلمہ نے کہا ہمسے ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری نے انہوں نے کہا انصار میں سے ایک شخص تھا

يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَعَرَفَ

ابو شعیب اُس کا ایک غلام تھا قصائی یہ ابو شعیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا جو اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اُس نے

الْجُوْعَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ اِلٰى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ

آپ کے چہرے پر بھوک کا نشان پایا تو وہ اپنے قصائی غلام پاس گیا اُس سے بولا تو اتنا کھانا

طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيِّمًا

میرے لیے تیار کر جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دعوت دونگا آپ سمیت پانچ آدمیوں کو اُس نے یہ مختصر سا کھانا تیار کیا

ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا

اور ابو شعیب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو (مع اور چار آدمیوں کے) دعوت دی لیکن ان کے ساتھ ایک اور (چھٹا) شخص بھی ہو لیا تو آنحضرت نے فرمایا ابو شعیب

تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ بَابٌ

ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب تو چاہے اُس کو اذن دے چاہے واپس کر دے اُس نے کہا نہیں میں نے اذن دیا بات ۳ باب

اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهٖ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

اگر رات کا کھانا سامنے آ گیا اُدھر عشا کی (مغرب کی) نماز طیار ہو تو پہلے کھانا کھا لے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمسے شعیب نے اُنہوں نے

الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو

زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا اُنہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ

بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی اُن کو اُن کے والد عمرو بن امیہ ضمری نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بکری کے

يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ كَانَ يَحْتَزُّ

دست میں سے کاٹ کاٹ کر گوشت کھا رہے تھے اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے تو دست اور چھری جس سے کاٹ رہے تھے دونوں کو ڈال دیا

بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوْبَ

پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا ہمسے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہمسے وہیب بن خالد نے اُنہوں نے ایوب سختیانی سے

عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

اُنہوں نے ابو قلابہ سے اُنہوں نے انس رضی سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب

وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

رات کا کھانا سامنے رکھا جائے اُدھر نماز کی (یعنے مغرب کی نماز کی) تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو اور (اسی سند سے) ایوب سختیانی سے روایت ہے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ابن عمر رض سے اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی اور (اسی سند سے) ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر رضی سے

حدیث شروع میں لا کر اسطرف اشارہ کیا ہو کہ منش (؟) اور عائشہ کی حدیثیں اُس شخص سے متعلق ہیں جو امام نہ ہو جس کے بغیر لوگ نماز پڑھ سکتے ہوں اگر امام ہو تو پہلے نماز کے لیے جانا بہتر ہے ورنہ دوسرے

أَنَّهُ تَعَشّٰى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

کہ ایک بار ابن عمر رضی اللہ عنہ شام کا کھانا کھا رہے تھے اور امام کی قرأت سن رہے تھے (وہ نماز پڑھا رہا تھا) ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ

جب نماز کی تکبیر ہو اور ادھر کھانا سامنے لا یا جاوے تو پہلے کھانا کھا لو وہیب اور یحییٰ بن سعید کی

سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِذَا طَعِمْتُمْ

روایتوں میں ہشام سے بجائے حضر العشاء کے وضع العشاء ہے (مطلب ایک ہی ہے) ف١ باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ احزاب میں) یہ فرمانا جب تم کھانا

فَانْتَشِرُوا حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

چکو تو پھیل جاؤ (یعنی اپنی اپنی جگہ پر وہاں بیٹھے نہ رہو) مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ

مجھ سے والد ف٢ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ انس بن مالک کہتے ہیں میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کا حال جانتا ہوں

كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ

ہوں ابی بن کعب (حالانکہ بڑے درجے کے صحابی تھے) مجھ سے پردے کا حال دریافت کرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوشاہ تھے زینب

ابْنَةِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ

مدینہ میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا اور لوگوں کو کھانے کی دعوت اس وقت دی جب دن چڑھ گیا تھا تو سب لوگ کھانا کھا کر چلے

النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ

گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت زینب کے حجرے میں) بیٹھے رہے ف٣ اور آپ کے ساتھ اور بھی کئی آدمی (باتیں کرتے ہوئے) بیٹھے

حَتّٰى قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ

آپ اٹھ کر وہاں سے چلے میں بھی آپ کے ساتھ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ

حجرے پر پہنچ کر آپ نے یہ خیال کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہونگے لوٹ آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا دیکھا تو وہ لوگ وہیں اپنی جگہ بیٹھے ہیں (یا اللہ

وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا

پھر آپ واپس تشریف لے گئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے تو پھر لوٹ آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا اس وقت

هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ

دیکھا تو وہ لوگ چلے گئے تھے پھر آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور پردے کا حکم اترا ف٤

ف١ وہیب کی روایت کو اسمٰعیلی نے اور یحییٰ بن سعید قطان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے۔

ف٢ یعنی ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف۔

ف٣ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... شرم کی وجہ سے ... ان سے یہ نہ فرما سکے ... اس بات میں اس لیے ... لوگوں کا استقبال ... کو جب کھانے سے فارغ ہوں ... تو اپنے گھر چلے جایا کریں ... وہاں بیٹھے نہ رہا کریں۔

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

كتاب العقيقة

کتاب عقیقہ کے بیان میں

باب تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق وتحنيكه حدثني إسحاق

باب جو شخص عقیقہ کرنا نہ چاہے وہ بچہ کا نام پیدا ہوتے ہی رکھ دے اور جب بچہ پیدا ہو تو کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز چبا کر اسکے منہ میں ڈالے مجھ سے اسحاق

نصر حدثنا أبو أسامة قال حدثني بريد عن أبي بردة عن أبي موسى رض قال ولد لي غلام

ابن نصر نے بیان کیا کہا ہمسے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے برید بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرا لڑکا

فأتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه إبراهيم فحنكه بتمرة ودعا له بالبركة

پیدا ہوا میں اس کو پیدا ہوتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آیا آپ نے اسکا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اسکے منہ میں دی اور برکت کی دعا کی

ودفعه إلي وكان أكبر ولد أبي موسى حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن هشام

پھر بچہ مجھ کو دیدیا ابو موسیٰ کی اولاد میں سب سے بڑا لڑکا یہی تھا ہمسے مسدد نے بیان کیا کہا ہمسے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے

عن أبيه عن عائشة رض قالت أتي النبي صلى الله عليه وسلم بصبي يحنكه فبال

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ایک بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے تاکہ آپ کچھ چبا کر اسکے منہ میں دیں اس نے

عليه فأتبعه الماء حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا أبو أسامة حدثنا هشام بن

آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اس مقام پر پانی بہا دیا ہمسے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہمسے ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ

عروة عن أبيه عن أسماء بنت أبي بكر رض أنها حملت بعبد الله بن الزبير

نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے ان کو مکہ میں عبد اللہ بن زبیر کا پیٹ

بمكة قالت فخرجت وأنا متم فأتيت المدينة فنزلت قباء فولدت بقباء

رہا وہ پورے دنوں کہ سے نکلیں جب مدینہ میں آئیں تو قباء میں اتریں وہاں عبد اللہ پیدا ہوئے

ثم أتيت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته في حجره ثم دعا بتمرة

اسماء کہتی ہیں میں عبد اللہ کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ کی گود میں بٹھا دیا آپ نے ایک کھجور منگوائی

فمضغها ثم تفل في فيه فكان أول شيء دخل جوفه ريق رسول الله صلى

اور چبا کر اسکے منہ میں تھوک ڈالا پہلی چیز جو عبد اللہ کے پیٹ میں اتری وہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

الله عليه وسلم ثم حنكه بالتمرة ثم دعا له فبرك عليه وكان أول مولود

تھوک تھا پھر بھی ہوئی کھجور اس کے تالو میں لگائی اور برکت کی دعا دی ہجرت کے بعد عبد اللہ پہلے

کتاب العقیقہ

وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ

بچے ہو جو اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوا تو مسلمانوں کو اس کے پیدا ہونے سے بہت خوشی ہوئی کیونکہ لوگوں نے ان سے کہہ رکھا تھا کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے

فَلَا يُولَدُ لَكُمْ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

اب تمہارے اولاد نہیں پیدا ہوگی ف۱ ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے عبداللہ

ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ

ابن عون نے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ابو طلحہ کا ایک بیٹا

يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ

بیمار تھا ابو طلحہ باہر گئے ہوئے تھے اس وقت وہ بچہ گذر گیا جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو بچہ کا حال پوچھا ام سلیم

أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا

نے کہا اب اس کو آرام ملا ہے خیر ام سلیم رات کا کھانا ان کے سامنے لائیں انہوں نے کھایا پھر ام سلیم سے صحبت کی جب

فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا بچہ کو گاڑ دو (وہ مرگیا ہے) صبح کو ابو طلحہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس سے

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ

اور اپنی بی بی کا حال بیان کیا ف۳ آپ نے فرمایا کیا اس رات کو تم جورو سے صحبت کی انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے دعا کی یا اللہ ان کو برکت دے ف۴ ام سلیم کا بچہ

لِي أَبُو طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ

ابو طلحہ نے مجھ سے کہا تو اس بچہ کو حفاظت سے آنحضرت کے پاس لیجا (کیونکہ یہ آپ ہی کی دعا سے پیدا ہوا ہے) انس اس کو آنحضرت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس لائے ام سلیم نے چند کھجوریں بھی اس کے ساتھ کر دیں تھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لے لیا اور پوچھا

أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ

اس کے ساتھ کچھ اور بھی ہے انس نے کہا جی ہاں کھجوریں ہیں آپ نے ان کو لیکر چبایا اور اپنے

مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

منہ میں سے نکال کر بچہ کے مونہہ میں دیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا ف۵ ہم سے محمد

ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

ابن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے یہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری

بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا

باب عقیقہ کے دن بچہ کے بال مونڈنا (یا ختنہ کرنا) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ وَقَالَ

حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے جو صحابی تھے انہوں نے کہا لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے اور

حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ

حجاج بن منہال نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو ایوب سختیانی اور قتادہ اور ہشام بن حسان اور حبیب بن شہید نے خبر دی انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کئی لوگوں نے عاصم اور ہشام سے روایت کی انہوں نے حفصہ بنت

سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کو یزید بن ابراہیم نے

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ

محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان سے موقوفاً روایت کیا اور اصبغ بن فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے جریر بن حازم سے

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ

انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا ہم سے سلمان بن عامر ضبی نے بیان کیا میں نے سنا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لڑکے کے ساتھ اس کا عقیقہ لگا ہوا ہے تو اس کی طرف سے قربانی کرو اور بال وغیرہ دور کرو

عَنْهُ الْأَذَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ

سر منڈاؤ یا ختنہ کرو ف مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے قریش بن انس نے انہوں نے

حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ

حبیب بن شہید سے مجھ کو محمد بن سیرین نے حکم دیا میں امام حسن بصری رح سے پوچھوں عقیقہ کی حدیث انہوں نے کس سے

الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ بَابُ الْفَرَعِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ

سنی ہے میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا سمرہ بن جندب رض سے ف باب فرع کے بیان میں ف ہم سے عبداللہ بن عثمان مروزی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ فرع تو پہلوٹا بچہ اونٹنی کا جس کو مشرک لوگ اپنے بتوں

يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ بَابُ الْعَتِيرَةِ حَدَّثَنَا

کے نام پر کاٹتے اور عتیرہ رجب کی قربانی (جس کو رجبیہ بھی کہتے ہیں) ف باب عتیرہ کا بیان اس کا معنے اوپر گذر چکا ہم سے

عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ
علی بن عبداللہ مدینی (مدینہ کے بڑے عالم اور محدث) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے کہا ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ
انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ عتیرہ فرع تو پہلوٹا
اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ یُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا یَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِیْتِهِمْ وَالْعَتِیْرَةُ فِیْ رَجَبٍ
بچہ اونٹنی کا جس کو مشرک لوگ اپنے بتوں کے نام پر کاٹتے اور عتیرہ (وہ قربانی) رجب کے مہینے میں کیا کرتے (پھر اسکی کھال درخت پر ڈال دیتے) اول

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ وَیَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

شکر خدا کا پارہ بائیسواں تمام ہوا اب تیئیسواں پارہ شروع ہوتا ہے اسکے فضل و کرم کے بھروسے پر یا اللہ [illegible] کتاب کو تمام کرا دے۔ آمین یارب العالمین

فہرست مضامین پارہ بست و دوم تیسیر الباری ترجمہ و شرح اردو صحیح البخاری

تمت

جملہ حقوق رجسٹری ہیں

پارہ بیسواں

نیاز مند کے کارخانہ سے ہر ایک قسم کی کتاب بہ کفایت مل سکتی ہے المشتہر خاکسار شیخ احمد ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب مالک مطبع احمدی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمون سے اتفاق کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے

أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَمَا

اسکی ترغیب دی ہے اور مکہ اور مدینہ کے عالمون کے اجماع کا بیان ف اور مدینہ میں جو

كَانَ بِهَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِينَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین انصار کے متبرک

وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْبَرِ

مقامات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز گاہ اور منبر اور قبر کا

وَالْقَبْرِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

بیان ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن منکدر سے

الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ

انہون نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے ایک گنوار (قیس بن ابی حازم یا قیس بن حازم یا اور کوئی) نے آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ

صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر مدینہ میں اسکو تپ

وُعِكَ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

آنے لگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ

اللهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي

میری بیعت فسخ کر دیجیے آپ نے انکار کیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری

بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ

بیعت فسخ کر دیجیے آپ نے انکار کیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری بیعت فسخ کر دیجیے آپ نے انکار کیا آخر وہ مدینہ سے نکل (یعنی گنوار)

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا حَدَّثَنَا

گیا (چلدیا) اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح میل کچیل کو چھانٹ ڈالتا ہے اور کھرا پاکیزہ مال کو رکھ لیتا ہے

مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ

ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ

عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا

بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں عبدالرحمن بن عوف رض کو قرآن پڑھایا کرتا جب حضرت عمر رض نے (اپنی خلافت میں) آخری

كَانَ آخِرَ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِمِنًى لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

حج کیا تو عبدالرحمن بن عوف منا میں مجھ سے کہنے لگے ابن عباس رض کاش تم (آج کے دن) امیر المومنین پاس ہوتے وہ یہ کہ ایک شخص

أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ

(نام نامعلوم) اُن کے پاس آیا کہنے لگا فلان شخص (نام نامعلوم) کہتا ہے اگر عمر مر جائیں تو ہم فلان شخص ف سے بیعت کر لینگے یہ سنکر امیر المومنین

لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرُ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوهُمْ

نے کہا میں آج سہ پہر کو کھڑے ہو کر خطبہ سناؤنگا اور ان لوگوں کو ڈراؤنگا جو (عام مسلمانوں کا حق) غصب کرنا چاہتے ہیں ف میں نے کہا

قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلٰى مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ

نہیں امیر المومنین ایسا نہ کرو (یہاں یہ خطبہ نہ سناؤ) کیونکہ یہ حج کا موسم ہے یہاں ہر قسم کے (شریف) رذیل لوگ جمع ہیں یہ سب کثرت سے آپ کی مجلس میں

أَنْ لَا يُنْزِلُوهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَيُطَيِّرُ بِهَا كُلُّ مُطَيِّرٍ فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ

اکٹھا ہو جا بیٹھینگے اور میں ڈرتا ہوں کہیں آپکے کلام کا مطلب سمجھ کر نہ کرلیں اور نہ معنے [illegible] آپ ٹھیر جایئے جب مدینہ

دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ

میں پہنچیے جو ہجرت اور سنت نبوی کا مقام ہے وہاں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور

الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَقَالَ وَاللهِ

انصار خالص ایسے ہی لوگ ملینگے جو آپ کا کلام یاد رکھینگے اور اسکا مطلب بھی ٹھیک بیان کرینگے وہاں فرصت سے خطبہ سنا لیجیے امیر المومنین نے

لا تؤمن به فى اول مقام اقومه بالمدينة قال ابن عباس فقدمنا المدينة

میں مدینہ میں پہنچکر جو پہلا خطبہ جمعہ کا سناؤنگا اس میں اسکا بیان کرونگا ابن عباسؓ کہتے ہیں پھر ہم مدینہ پہنچے اور حضرت عمرؓ جمعہ کے دن منبر پر آئے

فقال ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب فكان

ہوئے اور خطبہ سنایا انہوں نے کہا اللہ تعالی نے حضرت محمد کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اور آپ پر قرآن اتارا اس قرآن میں رجم کی آیت بھی تھی اخیر تک (جو کتاب

فيما انزل آية الرجم حدثنا سليمن بن حرب حدثنا حماد عن ايوب عن محمد

الحدود میں مفصل طور سے گزر چکا ہے) ف۱ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن

قال كنا عند ابى هريرة وعليه ثوبان ممشقان من كتان فتمخط فقال

سیرین سے انہوں نے کہا ہم ابوہریرہؓ کے پاس بیٹھے تھے وہ کتان کے دو کپڑے گیروے رنگے ہوئے پہنے تھے اتنے میں انہوں نے انہی کپڑوں میں ناک سنکی

بخ بخ ابو هريرة يتمخط فى الكتان لقد رأيتنى وانى لاخر فيما بين منبر

اور کہنے لگے واہ واہ ابوہریرہؓ کو دیکھو کتان کے کپڑوں میں ناک سنکتا ہے (ایسا مالدار ہو گیا) اور میں نے ایک زمانہ میں خود اپنے تئیں دیکھا ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حجرة عائشة مغشيا على فيجئ الجائى

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان (جہاں اب آپ کی قبر شریف ہے) بیہوش پڑا رہتا تھا کبھی کوئی آنے والا آتا تو اپنا پاؤں

فيضع رجله على عنقى ويرى انى مجنون وما بى من جنون ما بى الا الجوع

میری گردن پر رکھ دیتا وہ سمجھتا میں دیوانہ ہوں حالانکہ میں دیوانہ نہ تھا بھوک کے مارے میرا یہ حال ہو جاتا ف۲

حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفين عن عبد الرحمن بن عابس قال سئل

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے عبد الرحمن بن عابس سے انہوں نے کہا ابن عباسؓ سے پوچھا گیا

ابن عباس اشهدت العيد مع النبى صلى الله عليه وسلم قال نعم ولولا

تم عید کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے انہوں نے کہا ہاں اور میں اس وقت کم سن تھا

منزلتى منه ما شهدته من الصغر فاتى العلم الذى عند دار كثير بن

اگر آنحضرتؐ سے مجھکو اتنا نزدیکی کا رشتہ نہ ہوتا اور میں کم سن نہ ہوتا تو آپ کے ساتھ کبھی نہیں رہ سکتا ف۳ آنحضرت گھر سے نکلکر اس نشان کے پاس آئے

الصلت فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة ثم امر بالصدقة

جو کثیر بن صلت کے گھر کے قریب ہے وہاں عید کی نماز پڑھائی اس کے بعد خطبہ سنایا ابن عباسؓ نے عید کی نماز میں اذان اور اقامت کا بیان نہیں کیا پھر خیر خیرات

فجعل النساء يشرن الى اذانهن وحلوقهن فامر بلالا فاتاهن ثم رجع

عورتیں اپنے کان اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں آپ نے بلال کو حکم دیا وہ عورتوں پاس آئے ف۴ اس کے بعد بلال لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ

الى النبى صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو نعيم حدثنا سفين عن عبد الله

علیہ وسلم پاس آ گئے ف۵ ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے

ابن دينار عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأتي قباء ماشيا

انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبا کی مسجد میں (جو مدینہ سے دو میل پر ہے) پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح آیا کرتے

وراكبا حدثنا عبيد بن اسمعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عن عائشة قالت لعبد الله بن الزبير ادفني مع صواحبي ولا تدفني مع

انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے (مرتے وقت) عبداللہ بن زبیر کو یہ وصیت کی مجھ کو میری سوکنوں کے ساتھ (البقیع میں) گاڑ دینا اور حجرے میں

النبي صلى الله عليه وسلم في البيت فاني اكره ان ازكى وعن هشام عن ابيه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گاڑنا میں نہیں چاہتی کہ آپ کی دوسری بی بیوں سے زیادہ لوگ میری تعریف کریں ف اور اسی سند سے ہشام سے

ان عمر ارسل الى عائشة ائذني لي ان ادفن مع صاحبي فقالت اي والله

مروی ہے انہوں نے اپنے والد سے کہ حضرت عمر رضہ نے حضرت عائشہ رضہ کے پاس (جب وہ زخمی ہوئے تھے) کسی کو بھیجا اور اپنے دونوں ساتھیوں ف کے پاس گڑنے

قال وكان الرجل اذا ارسل اليها من الصحابة قالت لا والله لا اوثرهم باحد

عروہ کہتے ہیں دوسرے صحابہ جب حضرت عائشہ رضہ سے یہ اجازت مانگتے تو وہ کہتیں نہیں خدا کی قسم میں انکے ساتھ کسی اور کو نہیں گڑنے دونگی

ابدا حدثنا ايوب بن سليمان حدثنا ابو بكر بن ابي اويس عن سليمان

ہم سے ایوب بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال

ابن بلال عن صالح بن كيسان قال ابن شهاب اخبرني انس بن مالك ان

سے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي العصر فيأتي العوالي والشمس مرتفعة

صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر آپ (عصر کی نماز پڑھ کر) ان گاؤں میں جاتے جو مدینہ کی بلندی پر واقع ہیں وہاں پہنچ جاتے اور سورج بلند

وزاد الليث عن يونس وبعد العوالي اربعة اميال او ثلثة حدثنا عمرو

رہتا ف لیث نے بھی اس حدیث کو یونس سے روایت کیا ف اس میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ گاؤں مدینہ سے تین یا چار میل پر واقع ہیں ہم سے عمرو بن

ابن زرارة حدثنا القسم بن مالك عن الجعيد سمعت السائب بن يزيد

زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے قاسم بن مالک نے انہوں نے جعید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا

يقول كان الصاع على عهد النبي صلى الله عليه وسلم مدا وثلثا بمدكم

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صاع ایسا تھا جیسے تمہارے وقت کا ایک مد اور تہائی مد یہ صاع کا مقدار بڑھ گیا ف امام بخاری

اليوم وقد زيد فيه حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن اسحق

نے کہا قاسم بن مالک نے جعید بن عبدالرحمن کو سنا ہے ف ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو دعا

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ

دی فرمایا یا اللہ ان کے ماپ میں برکت دے ان کے صاع اور مد میں

يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا

برکت دی ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ (انس بن عیاض) نے کہا ہم سے

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے یہودی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک مرد اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ

ایک عورت (بسرہ) کو لیکر آئے جنہوں نے زنا کی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ دونوں مسجد کے قریب اس مقام میں سنگسار

الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى

کیے گئے جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو

الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ

مطلب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو (سفر سے لوٹتے وقت) احد پہاڑ دکھلائی دیا

فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا

آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے ہم اسکو چاہتے ہیں یا اللہ ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرم بنایا تھا میں مدینہ کو دونوں پتھریلے

بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ حَدَّثَنَا

کناروں کے بیچ میں حرم بناتا ہوں انس بن مالک رضہ کے ساتھ اس حدیث کو سہل بن سعد صحابی نے بھی آنحضرت سے روایت کیا مگر اس میں صرف احد پہاڑ

ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ

سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے

بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ حَدَّثَنَا

انہوں نے کہا مسجد کے قبلے کی دیوار اور منبر کے بیچ میں اتنا فاصلہ تھا کہ اس میں سے بکری نکل جائے ہم سے

عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبِ

عمرو بن علی فلاس نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے خبیب بن عبد الرحمن

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی

میرے حجرے (یا قبر) اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے ف اور منبر میرا قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا

حوضی حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا جویریۃ عن نافع عن عبد اللہ

جائیگا ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

قال سابق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین الخیل فارسلت التی ضمرت منہا و

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی اب جو گھوڑے شرط کے لیے طیار کیے گئے تھے انکی دوڑ حفیاء

امدہا الی الحفیاء الی ثنیۃ الوداع والتی لم تضمر امدہا ثنیۃ الوداع الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ

ثنیۃ الوداع تک رکھی (دونوں مقاموں کے نام ہیں) اور جو شرط کے لیے طیار نہیں کیے گئے تھے انکی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک رکھی اور

کان فیمن سابق حدثنا قتیبۃ عن لیث عن نافع عن ابن عمر ح وحدثنی

شرط کے گھوڑے دوڑانے والے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے دوسری سند

اسحق اخبرنا عیسی وابن ادریس وابن ابی غنیۃ عن ابی حیان عن الشعبی

امام بخاری نے کہا اور مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی اور عبداللہ بن ادریس اور یحییٰ بن عبد الملک بن حمید بن ابی غنیہ نے

عن ابن عمرؓ قال سمعت عمر علی منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا

انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا ف ہم سے

ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزہری اخبرنی السائب بن یزید سمع عثمان

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے حضرت عثمان کو

بن عفان خطبنا علی منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمد بن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھتے سنا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

بشار حدثنا عبد الاعلی حدثنا ہشام بن حسان ان ہشام بن عروۃ

کہا ہم سے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے ہشام بن حسان ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا

حدثہ عن ابیہ ان عائشۃ قالت کان یوضع لی ولرسول اللہ صلی

انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (نہانے کے) لیے یہ لگن رکھی جاتی

اللہ علیہ وسلم ہذا المرکن فنشرع فیہ جمیعا حدثنا مسدد حدثنا

تھی ہم دونوں اس میں پانی لیتے جاتے (اور نہاتے) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے

عباد بن عباد حدثنا عاصم الاحول عن انس قال حالف النبی صلی اللہ علیہ

عباد بن عباد نے کہا ہم سے عاصم احول نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار

وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى

بیچ مین کہ گھر مین بہائی چارہ کرایا مدینہ مین اور آپ ایک مہینہ تک (رکوع کے بعد نماز مین) قنوت پڑہتے رہے بنی سلیم کے چند قبیلون پر بددعا کرتے تھے

أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ

ف مجھسے ابوکریب نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي

انہون نے ابوبردہ سے انہون نے کہا مین مدینہ مین آیا تو عبداللہ بن سلام رضہ مجھسے ملے کہنے لگے میرے ساتھ گھر کو

انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

چلو مین تمکو اُس پیالہ مین پلاؤن گا جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہے

وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ

اور تم اس جگہ نماز بھی پڑہنا جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑہی تھی یہ سنکر مین انکے ساتھ گیا

فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

انہون نے مجھکو ستو پلائے اور کہجورین کہلائین اور اُن کی نماز کی جگہ میں نماز پڑہی ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا

الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ

کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہون نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھسے عکرمہ نے بیان کیا انہون نے ابن عباس

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رض حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي

رضہ سے اُن سے حضرت عمر رضہ نے وہ کہتے تھے مجھسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا رات کو ایک فرشتہ پروردگار

اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَ

کے پاس سے میرے پاس آیا اُس وقت مین عقیق مین تہا اُس نے کہا اس برکت والے میدان مین نماز پڑہو اور کہو عمرہ اور حج (دونون کی

قُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ حَدَّثَنَا

نیت کرتا ہون) ف۲ اور ہارون بن اسمعیل نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا یہی حدیث نقل کی اس مین یون ہے کہ عمرہ حج مین شریک ہو گیا

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ

محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہون نے عبداللہ بن دینار سے انہون نے عبداللہ بن عمر رضہ سے انہون نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد والون کا میقات قرن اور شام والون کا جحفہ اور مدینہ والون کا ذوالحلیفہ مقرر

لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ

کیا ابن عمر رضہ کہتے تھے یہ تینون تو مین نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور دوسرے شخص کے ذریعے سے مجھکو

النبي صلى الله عليه وسلم قال ذا أهل اليمن يلملم وذكر العراق فقال لم يكن عراق

یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کا میقات یلملم مقرر کیا پھر عراق کا والوں کا ذکر آیا ف ۱ انہوں نے کہا عراق آنحضرت صلی اللہ

يومئذ حدثنا عبد الرحمن بن المبارك حدثنا الفضيل حدثنا موسى بن عقبة

علیہ وسلم کے زمانہ میں کہاں فتح ہوا تھا ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے

حدثني سالم بن عبد الله عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه أري وهو في

کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ذوالحلیفہ میں اخیر رات میں اترے

معرسه بذي الحليفة فقيل له إنك ببطحاء مباركة باب قول الله تعالى

ہوئے تھے وہاں خواب میں آپ سے کہا گیا تم برکت والے میدان میں ہو ف ۳ باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ آل عمران میں) فرمانا

ليس لك من الأمر شيء حدثنا أحمد بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري

پیغمبر تجھ کو اس کام میں کوئی دخل نہیں اخیر آیت تک ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے

عن سالم عن ابن عمر أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول في صلاة الفجر رفع

زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فجر کی نماز میں اخیر رکعت میں رکوع کر

رأسه من الركوع قال اللهم ربنا ولك الحمد في الأخيرة ثم قال اللهم العن فلانا

سر اٹھا کر یوں فرمایا اللہم ربنا ولک الحمد یا اللہ فلانے کافر پر لعنت کر فلانے

وفلانا فأنزل الله عز وجل ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم فإنهم

کافر پر لعنت کر اس وقت یہ آیت اتری لیس لک من الامر شئے او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم

ظالمون باب قوله تعالى وكان الإنسان أكثر شيء جدلا وقوله تعالى

ظلمون باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ کہف میں) یہ فرمانا آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے (اور سورہ عنکبوت میں) یوں فرمانا کتاب والوں

ولا تجادلوا أهل الكتاب إلا بالتي هي أحسن حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري

یہود اور نصاریٰ سے جھگڑا نہ کرو مگر اچھی طرح سے ف ۳ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری

ح حدثني محمد بن سلام أخبرنا عتاب بن بشير عن إسحق عن الزهري أخبرني علي

سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عتاب بن بشیر نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن

ابن حسين أن حسين بن علي أخبره أن علي بن أبي طالب قال إن رسول الله صلى

علی بن حسین علیہ السلام نے انکو انکے والد ماجد امام حسین علیہ السلام نے انہوں نے کہا حضرت علی کہتے تھے ایک رات ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم طرقه وفاطمة عليها السلام بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

رات کو سوتے اور حضرت فاطمہ زہرا اپنی صاحبزادی علیہا السلام کے پاس تشریف لائے فرمایا

ثُمَّ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ

تم تہجد کی نماز نہیں پڑھتے کیا ساری رات سویا ہی کرتے ہو حضرت علی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانیں سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب

اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهٗ ذٰلِكَ وَلَمْ

جگانا چاہیگا تو ہمکو جگا دیگا ہم نماز پڑھیں گے یہ جونہی میں نے یہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ موڑ کر چلے اور کچھ جواب نہ دیا اب پیٹھ موڑ کر جب جا رہے تھے

يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعَهٗ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

تو میں نے سنا آپ اپنی ران پر ہاتھ مارتے اور کہتے جاتے تھے آدمی سب سے زیادہ

اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۔ مَا اَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ وَيُقَالُ الطَّارِقُ النَّجْمُ وَالثَّاقِبُ

جھگڑالو ہے ف امام بخاری نے کہا رات کو جو شخص تیرے پاس آئے اسکو طارق کہتے ہیں اور قرآن میں جو والطارق کا لفظ آیا ہے اس

الْمُضِيْءُ يُقَالُ اَثْقِبْ نَارَكَ لِلْمُوْقِدِ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ

سے مراد تارا ہے اور ثاقب روشن کو کہتے ہیں آگ سلگانے والے سے کہتے ہیں اثقب نارک یعنی آگ روشن کر ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مقبری سے انہوں نے اپنے والد (ابو سعید کیسان) سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک مرتبہ ہم مسجد نبوی میں بیٹھے تھے اتنے میں

فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

فرمایا چلو یہودیوں کے پاس چلو ہم آپکے ساتھ روانہ ہوئے جب انکے مدرسہ پر پہونچے تو آپ کھڑے ہو گئے انکو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا بَلَّغْتَ يَا اَبَا

آواز دی فرمایا یہودیو مسلمان ہو جاؤ پھر آفت سے بچے رہو گے وہ کہنے لگے ابو القاسم تم نے (اللہ کا)

الْقَاسِمِ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا

پیغام پہونچا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا یہی مطلب تھا کہ تم اقرار کرلو کہ میں نے اللہ کا حکم تم کو پہونچا دیا پھر آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان

فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ ثُمَّ

وہ کہنے لگے ابو القاسم تم نے (اللہ کا) پیغام پہونچا دیا آپ نے فرمایا میرا مطلب یہی تھا پھر

قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ

تیسری بار آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ اسکے بعد فرمایا یہ سمجھ رکھو ساری زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے اور میں تمکو اس ملک سے

مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ

باہر کرنیوالا ہوں اگر کسی شخص کو تم میں سے اسکی جایداد کی قیمت ملتی ہو تو بیچ ڈالے ورنہ چھوڑ کر جانا ہوگا

وَرَسُوْلِهٖ ۔ بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا وَمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

باب اللہ تعالی کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا ہمنے تمکو اے مسلمانو اس طرح بیچ کی ایک امت بنا دیا یعنی معتدل اور سیدھی راہ پر چلنیوالی

اللہ علیہ وسلم بلزوم الجماعۃ وھم اھل العلم حدثنا اسحٰق بن منصور حدثنا

کا یہ فرمایا کہ جماعت کے ساتھ رہو جماعت سے مراد اس امت کے عالم لوگ ہیں ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے

ابو اسامۃ حدثنا الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابی سعید الخدری قال قال رسول

ابو اسامہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح (ذکوان) نے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بنوح یوم القیمۃ فیقال لہ ھل بلغت فیقول نعم

نے فرمایا قیامت کے دن ایسا ہوگا فرشتے حضرت نوح پیغمبر کو لیکر آئینگے ان سے کہا جائیگا کیا تم نے اللہ کا پیغام اپنی امت کو پہنچا دیا تھا وہ کہینگے جی ہاں

یا رب فتسئل امتہ ھل بلغکم فیقولون ما جاءنا من نذیر فیقول من شھودک

پروردگار۔ انکی امت سے پوچھا جائیگا تو وہ مکر جائینگی کہینگی (دنیا میں تو) ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا پیغمبر آیا ہی نہیں اللہ تعالیٰ حضرت نوح سے

فیقول محمد وامتہ فیجاء بکم فتشھدون ثم قرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عرض کرینگے میرے گواہ حضرت محمد اور انکی امت کے لوگ ہیں پھر تم مسلمانوں کو فرشتے لیکر آئینگے اور تم گواہی دوگے اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وکذلک جعلناکم امۃ وسطا قال عدلا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول

نے یہ آیت پڑھی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا ۔ وسطا کا معنے عادل (درمیانہ رو) تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو

علیکم شھیدا وعن جعفر بن عون حدثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید

اور پیغمبر تم پر گواہ بنے ف۔ اسحاق بن منصور نے اس حدیث کو جعفر بن عون سے بھی روایت کیا انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابو صالح سے

الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا باب اذا اجتھد العامل او الحاکم

انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ باب۔ اگر قاضی یا حاکم یا اور کوئی عہدہ دار

فاخطا خلاف الرسول من غیر علم فحکمہ مردود لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے مقدور بھر کوشش کرکے رائے دے لیکن کم علمی کی وجہ سے وہ رائے حدیث کے خلاف نکلے تو منسوخ کر دیجائیگی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد حدثنا اسمعیل عن اخیہ عن سلیمان

فرمایا جو شخص ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے ف ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی (ابو بکر)

بن بلال عن عبد المجید بن سھیل بن عبد الرحمن بن عوف انہ سمع سعید بن

ابن بلال سے انہوں نے عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

المسیب یحدث ان ابا سعید الخدری وابا ھریرۃ حدثاہ ان رسول اللہ صلی

سنا وہ کہتے تھے ان سے ابو سعید خدری رض اور ابو ہریرہ رض دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی

اللہ علیہ وسلم بعث اخا بنی عدی الانصاری واستعملہ علی خیبر فقدم بتمر

کے ایک شخص (سواد بن غزیہ) انصاری کو خیبر کا تحصیلدار بنایا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لیکر آیا

عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ

عبید بن عمیر سے انہوں نے کہا ابوموسیٰ اشعری نے حضرت عمرؓ کے پاس جانیکی اجازت مانگی لیکن اجازت نہ ملی ابوموسیٰ یہ سمجھ کر کہ حضرت عمرؓ کسی کام میں مشغول

أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ

ہیں لوٹ کر چلے گئے تھوڑی دیر میں حضرت عمرؓ نے (لوگوں سے) کہا ابوموسیٰ کی آواز آئی تھی نا۔ انکو اندر آنیکی اجازت دو اور کہا تم چلے کیوں گئے

إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ فَأْتِنِي عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ

یہی حکم ملا ہے ف حضرت عمرؓ نے کہا تم اس بات پر کسی اور کو گواہ لاؤ ورنہ میں تمکو سزا دونگا ف ابوموسیٰ یہ سنکر انصار کی مجلس میں گئے اور ان

مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا

سے یہ قصہ بیان کیا اس وقت ابوسعید خدری رضہ انکے ساتھ کھڑے ہو انہوں نے بھی جاکر حضرت عمرؓ سے کہا بیشک آنحضرتؐ کی طرف سے ہم

نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ

کو ایسا حکم ہوا تھا حضرت عمرؓ کہنے لگے ہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں سنی مجھ پر پوشیدہ رہی بات یہ ہے بازاروں میں

بِالْأَسْوَاقِ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْرَجِ

غافل ہو گیا ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھسے زہری نے انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز

يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

اعرج سے سنا وہ کہتے تھے مجھکو ابوہریرہ رضہ نے وہ لوگوں سے کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابوہریرہ رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حدیثیں نقل کرتا ہے ف خیر اللہ تعالیٰ ہے ایک روز ملنا ہے (اسوقت جو جھوٹا ہے معلوم ہو جائیگا) بات یہ ہے کہ میں ایک فقیر محتاج آدمی تھا پیٹ بھرنے کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ

پیچھے آنحضرتؐ کا ساتھ نہ چھوڑتا اور دوسرے مہاجرین بازاروں میں اپنے لین دین میں پھنسے رہتے اور انصاری لوگ اپنی کھیتی

الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باڑی کے کام میں لگے رہتے ایک دن ایسا ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا

وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ

آپ نے فرمایا جب تک میں اپنی تقریر ختم کروں اس وقت تک اگر کوئی اپنی چادر بچھائے رکھے اور میری تقریر ختم ہونے پر اس کو سمیٹ لے

يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ

تو وہ کوئی بات جو مجھ سے سنی ہو نہیں بھولیگا میں نے یہ سنکر اپنی چادر بچھا دی ف قسم خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں آپکی کوئی

شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَابُ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةً

بات نہیں بھولا جو آپ سے سنی تھی ف باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بات کیجائے اور آپ [illegible] انکار نہ کریں (جسکو تقریر کہتے ہیں) تو

لأمر من غير الرسول حدثنا حماد بن حميد حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي

اور کسی کی تقریر حجت نہیں ہم سے حماد بن حمید نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے کہا ہم سے والد (معاذ بن حسان) نے

حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن محمد بن المنكدر قال رأيت جابر بن عبد

کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا

الله يحلف بالله أن ابن الصائد الدجال قلت تحلف بالله قال إني سمعت

وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے میں نے کہا آپ قسم کیوں کھاتے ہو انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو

عمر يحلف على ذلك عند النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكره النبي صلى الله عليه

دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات پر قسم کھاتے تھے اور آپ نے انکار نہیں کیا

وسلم باب الأحكام التي تعرف بالدلائل وكيف معنى الدلالة وتفسيرها

باب دلائل شرعیہ سے احکام کا نکالا جانا اور دلالت کے کیا معنے ہیں اور

وقد أخبر النبي صلى الله عليه وسلم أمر الخيل وغيرها ثم سئل عن الحمر فدلهم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں وغیرہ کے احکام بیان کیے پھر آپ سے گدھوں کا حکم پوچھا گیا تو یہ آیت بتائی

على قوله تعالى فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره وسئل النبي صلى الله عليه

فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ (یہ حدیث آگے آتی ہے یہ دلالت کی مثال ہے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا

وسلم عن الضب فقال لا آكله ولا أحرمه وأكل على مائدة النبي صلى الله

گوہ کیسی ہے آپ نے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں مگر دوسرے صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر اس کو

عليه وسلم الضب فاستدل ابن عباس بأنه ليس بحرام حدثنا إسمعيل

کھایا اس سے ابن عباس نے یہ نکالا کہ وہ حرام نہیں ہے (یہ بھی دلالت کی مثال ہے یہ حدیث بھی آگے آتی ہے) ہم سے اسمعیل بن

حدثني مالك عن زيد بن أسلم عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة رض أن رسول

ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله صلى الله عليه وسلم قال الخيل لثلاثة لرجل أجر ولرجل ستر وعلى رجل

وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں کسی کے لیے تو ثواب اور اجر ہیں کسی کے لیے برابر سرابر (نہ ثواب نہ عذاب) کسی کے لیے عذاب ہیں جو

وزر فأما الذي له أجر فرجل ربطها في سبيل الله فأطال في مرج أو روضة فما

شخص گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے باندھے پھر کسی رسنے یا چمن میں اُن کی رسی لمبی کر دے وہ اُس رسی

أصابت في طيلها ذلك المرج والروضة كان له حسنات فلو أنها قطعت

کے لنباؤ میں اُس رسنے یا چمن میں جہاں تک چریں اسکو نیکیاں ہی نیکیاں ملینگی اگر گھوڑوں نے رسی تڑا لی

فَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَ

اور ایک یا دو زقندیں ماریں تو ان کے ٹاپوں کے نشان ان کی لیدیں سب اس کے لیے نیکیاں ہیں ہوں گی اگر کسی

أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَ

پر جا کر پانی پی لیں لیکن مالک کی نیت پانی پلانے کی نہ ہو جب بھی اس کے لیے نیکیاں ہیں

هِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا

اور جو شخص گھوڑے اپنی ضرورت کام کاج کے لیے باندھے تاکہ دوسروں سے سواری مانگنے کی ضرورت نہ پڑے اور اس کا جو حق ان کی گردن

وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ

اور پیٹھ میں ہے وہ بھی نہ بھولے تو اس کے لیے نہ ثواب ہیں نہ عذاب اور جو شخص فخر اور دکھاوے کے لیے گھوڑے باندھے اس کے لیے عذاب ہیں

وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گدھوں کے باب میں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا ۳ ایک ہی

هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ

اکیلی (بے نظیر) اور جامع آیت اتری ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

ذرۃ شرا یرہ ہم سے یحییٰ بن جعفر بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن صفیہ سے

صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا

انہوں نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ ایک عورت (اسماء بنت شکل) نے آنحضرت سے پوچھا دوسری سند

مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا

امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے

مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ

منصور بن عبدالرحمن نے کہا مجھ سے والدہ (صفیہ بنت شیبہ) نے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ فِرْصَةً

وسلم سے حیض کو پوچھا یعنی حیض کا غسل کیونکر کرے آپ نے فرمایا ایک لتہ مشک لگا ہوا لے

مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

اس سے پاکی کر لے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پاکی کیونکر کروں آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

اری پاکی کر لے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پاکی کیونکر کروں آپ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوْمِنِيْنَ بِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِىْ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ادہر بولی کہ حضرت عائشہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ گئی میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا اِلَىَّ فَعَلَّمْتُهَا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ

نے اسکو پکڑ کر کھینچ لیا اور سمجھا دیا ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر

اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ اَهْدَتْ

سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہ ام حفید بنت حارث بن حزن نے (جو ام المؤمنین میمونہ کی بہن تھیں)

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَّاَقِطًا وَّاَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی اور پنیر اور گوہ بطور تحفہ بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منگوا بھیجا

وَسَلَّمَ فَاُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُ وَلَوْ

پھر یہ گوہ بھی آنحضرت ص کے دستر خوان پر کھائی گئی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کوئی نفرت کرتا ہے انکو چھوڑ دیا (یہ نفرت طبعی تھی)

كُنَّ حَرَامًا مَّا اُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا اَمَرَ بِاَكْلِهِنَّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا

اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے دستر خوان پر ہرگز نہ کھائی جاتی نہ آپ دوسرے صحابہ کو انکے کھانے کا حکم دیتے ف ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا

ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ

کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے کہا مجھکو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے (بے پکے) وہ ہم سے الگ رہے یا یوں فرمایا

اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِىْ بَيْتِهِ وَاَنَّهُ اُتِىَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِىْ طَبَقًا

ہماری مسجد سے الگ رہے اپنے گھر میں بیٹھا رہے (جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہو جب تک اس کے منہ میں بدبو رہے) جابر نے یہ بھی کہا آنحضرت ص کے پاس

فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَسَاَلَ عَنْهَا فَاُخْبِرَ بِمَا فِيْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ

ایک طباق لایا گیا اس میں کچھ ہرے ساگ (ترکاریاں) تھیں آپ نے دیکھا تو اس میں بو آتی ہے پوچھا تو لوگوں نے بیان کر دیا فلاں فلاں

قَالَ قَرِّبُوْهَا فَقَرَّبُوْهَا اِلَى بَعْضِ اَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَاٰهُ كَرِهَ اَكْلَهَا قَالَ

آپ نے فرمایا اسکے پاس لیجاؤ (یعنی ابو ایوب انصاری کے پاس) جو آپکے ساتھ رہتے تھے ف ابو ایوب نے جب یہ دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے اسکو نہیں کھایا

كُلْ فَاِنِّىْ اُنَاجِىْ مَنْ لَّا تُنَاجِىْ وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ

تو انہوں نے بھی اسکا کھانا پسند نہیں کیا لیکن آنحضرت ص نے ان سے فرمایا تم کھاؤ میری اور بات ہے میں ان (فرشتوں) سے سرگوشی کرتا ہوں

وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَاَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا اَدْرِىْ هُوَ مِنْ قَوْلِ

اور لیث اور ابو صفوان (عبداللہ بن سعید اموی) نے بھی اس حدیث کو یونس سے روایت کیا انہوں نے ہانڈی کا قصہ نہیں بیان کیا اب میں نہیں جانتا

الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي

کہ زہری کا قصہ حدیث میں داخل ہے یا زہری نے بڑھا دیا ہے ف مجھ سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہمارے والد (سعد) اور چچا

وَعَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

ف نے ان دونوں نے کہا ہم سے والد نے بیان کیا ابراہیم بن سعد نے کہا مجھ کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی انکو والد جبیر بن مطعم نے

أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا

ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کسی مقدمہ میں کچھ گفتگو کی آپ نے کچھ حکم بھی دیا

بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ

وہ کہنے لگی یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (تو کیا کروں) آپ نے فرمایا ابوبکر کے پاس آ جیو

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ

امام بخاری نے کہا حمیدی نے اس روایت میں ابراہیم بن سعد سے اتنا بڑھایا ہے آپ کو نہ پاؤں اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کی وفات ہو جائے ف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَقَالَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اہل کتاب (یہود و نصاری) سے دین کی کوئی بات نہ پوچھو ابو الیمان

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ

نے کہا جو امام بخاری کے شیخ ہیں ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو حمید بن عبد الرحمن نے خبر دی انہوں نے معاویہ

يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ

سے سنا وہ قریش کے کئی لوگوں سے جو مدینہ میں تھے حدیث بیان کرتے تھے ف معاویہ نے کعب احبار کا ذکر کیا اور کہنے لگے جتنے لوگ

هَٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَٰلِكَ لَنَبْلُو

اہل کتاب سے حدیثیں نقل کرتے ہیں ان سب میں کعب احبار بہت سچے تھے اور باوجود اس کے کبھی کبھی انکی بات جھوٹ نکلتی تھی (یعنی

عَلَيْهِ الْكَذِبَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ

غلط نکلتی تھی یہ مطلب نہیں ہے کہ کعب احبار جھوٹ بولتے تھے) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم کو عثمان بن عمر نے کہا ہمکو علی بن مبارک

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ

نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا کتاب والے (یہود) توراۃ کو عبرانی

التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

زبان میں پڑھتے اور عربی میں ترجمہ کر کے مسلمانوں کو سمجھاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الله عليه وسلم لا تصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل

اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا بلکہ یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اُس پر جو ہم پر اترا یعنے قرآن اور اس پر جو تم پر اترا (توراۃ وغیرہ) اخیر آیت تک

الينا وما انزل اليكم الآية حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابراهيم اخبرنا ابن

(جو سورہ بقرہ میں ہے) ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے

شهاب عن عبيد الله ان ابن عباس رض قال كيف تسألون اهل الكتاب عن شيء

خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ ابن عباس رض نے کہا تم اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) سے کیا پوچھتے ہو تمہاری

وكتابكم الذي انزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم احدث تقرؤنه محضا لم

کتاب تو ابھی نئی اللہ کے پاس سے اتری ہے ترو تازہ اس کو تم پڑھتے ہو اس میں کچھ ملونی نہیں ہوئی اور

يشب وقد حدثكم ان اهل الكتاب بدلوا كتاب الله وغيروه وكتبوا بايديهم

اللہ نے تم سے فرمادیا کہ کتاب والوں نے اپنا دین بدل ڈالا اور وہ اپنے ہاتھ سے ایک کتاب لکھتے تھے

الكتاب وقالوا هو من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا الا ينهاكم ما جاءكم

اس میں کیا کیا ملاتے تھے پھر کہتے تھے یہ اللہ کے پاس سے اتری ہے انکا مطلب یہ تھا دنیا کا تھوڑا سا مول کما لیں دیکھو تم کو جو اللہ نے

من العلم عن مسألتهم لا والله ما رأينا منهم رجلا يسألكم عن الذي انزل عليكم

علم دیا (قرآن اور حدیث) اس میں اسکی ممانعت ہو کر تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) پوچھو خدا کی قسم ہم نے اہل کتاب میں سے ایک شخص

باب كراهية الخلاف حدثنا اسحق اخبرنا عبد الرحمن بن مهدي عن

باب احکام شرعیہ میں جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے

سلام بن ابي مطيع عن ابي عمران الجوني عن جندب بن عبد الله قال قال رسول

سلام بن ابی مطیع سے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے جندب بن عبد اللہ بجلی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا القرآن ما ائتلفت قلوبكم فاذا اختلفتم فقوموا عنه

فرمایا قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے دل ملے رہیں پس جب اختلاف کرو تو اٹھ کھڑے ہو

حدثنا اسحق اخبرنا عبد الصمد حدثنا همام حدثنا ابو عمران الجوني

ہم سے اسحاق بن منصور یا حنظلی نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ بصری نے کہا ہم سے ابو عمران جونی

عن جندب بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اقرؤا القرآن ما

انہوں نے جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھا کرو جب تک تمہارے

ائتلفت عليه قلوبكم فاذا اختلفتم فقوموا عنه وقال يزيد بن هارون عن

دل ملے رہیں پس جب اختلاف واقع ہو تو اٹھ جاؤ اور یزید بن ہارون واسطی نے کہا انہوں نے

هٰرُوْنَ الْاَعْوَرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہارون اعور سے روایت کی کہا ہم سے عمران نے جندب سے بیان کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسکو دارمی نے وصل کیا)

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

ہم سے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ

عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت ہوا اس وقت گھر میں چند لوگ تھے

رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ قَالَ عُمَرُ

جن میں حضرت عمر بھی تھے حضرت نے فرمایا میرے پاس (لکھنے کا سامان) لاؤ میں تمہیں ایسی نوشتہ لکھدوں جسکے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَاخْتَلَفَ

حضرت عمر رضہ نے کہا کہ آپ پر بیماری کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے تو قرآن ہمیں (گمراہی سے بچنے کے لیے) کافی ہے (آپ کو

اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہیں) اور جو لوگ گھر میں موجود تھے انہوں نے اختلاف کیا اور آپس میں جھگڑنے لگے بعض تو کہتے تھے

وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَ

لکھوا دیں جسکے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو اور بعضے وہی بات کہتے تھے جو حضرت عمر رضہ نے کہی جب جھگڑا اور شور آنحضرت

الْاِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ ہوا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ عبید اللہ نے کہا ف ابن عباس رضہ

ابْنُ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کرتے تھے بھاری مصیبت تو وہ تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس

وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ

نوشتہ لکھوانے کے درمیان حائل ہوئی یعنی جھگڑا اور شور باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْمِ اِلَّا مَا تُعْرَفُ اِبَاحَتُهٗ وَكَذٰلِكَ اَمْرُهٗ نَحْوُ قَوْلِهٖ حِيْنَ

کام سے منع کریں وہ حرام ہوگا مگر جسکا مباح ہونا (قرآن یا دوسری دلیلوں سے) معلوم ہو جائے اسی طرح آپ جس کام کا حکم کریں ف جیسے (حجۃ الوداع میں)

اَحِلُّوْا وَاَصِيْبُوْا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ

جب صحابہ نے احرام کھولڈالا تھا تو آپنے فرمایا عورتوں سے صحبت کرو جابر نے کہا کہ صحبت کرنا آپ نے واجب نہیں کردیا بلکہ مطلب تھا کہ صحبت کرنا انکو مباح

نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

جانے سے منع کیا گیا لیکن حرام نہیں ہوا (یہ حدیث کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے) ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہ عطاء

عطاء قال جابر قال أبو عبد الله وقال محمد بن بكر حدثنا ابن جريج قال أخبرني

ابن ابی رباح نے کہا جابر نے کہا اور دوسری سند امام بخاری نے کہا محمد بن بکر برسانی نے کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو عطاء بن ابی

عطاء سمعت جابر بن عبد الله في أناس معه قال أهللنا أصحاب رسول الله صلى

رباح نے خبر دی کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا اس وقت میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے وہ کہتے تھے ہم صحابہ نے خالص حج کی نیت سے احرام

الله عليه وسلم في الحج خالصا ليس معه عمرة قال عطاء قال جابر فقدم النبي صلى الله

باندھا عمرے کی نیت نہ تھی عطاء نے کہا جابر نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ صبح

عليه وسلم صبح رابعة مضت من ذي الحجة فلما قدمنا أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم

کو مدینہ میں تشریف لائے جب ہم لوگ مدینہ پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو احرام کھول

أن نحل وقال أحلوا وأصيبوا من النساء قال عطاء قال جابر ولم يعزم عليهم و

ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا احرام کھول ڈالو اور عورتوں سے صحبت کرو عطاء نے کہا جابر نے کہا لیکن آپ نے کچھ صحبت کرنا واجب نہ کیا

لكن أحلهن لهم فبلغه أنا نقول لما لم يكن بيننا وبين عرفة إلا خمس أمرنا أن

پھر آپ کو یہ خبر پہونچی ہم لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ عرفہ کے دن میں صرف پانچ دن باقی ہیں کیا ہم اپنی عورتوں سے صحبت

نحل إلى نسائنا فنأتي عرفة تقطر مذاكيرنا المذي قال ويقول جابر بيده

کریں اور عرفات میں اس حال میں جائیں کہ ہمارے ذکر سے مذی یا منی ٹپک رہی ہو عطاء نے کہا جابر نے ہاتھ سے اشارہ کیا

هكذا وحركها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قد علمتم أني أتقاكم

کہ اس طرح مذی ٹپک رہی ہو اسکو ہلایا آخر آنحضرت صلعم (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا لوگو تم جانتے ہو کہ میں تم سب میں اللہ سے زیادہ

لله وأصدقكم وأبركم ولولا هديي لحللت كما تحلون فحلوا فلو استقبلت من أمري

ڈرنے والا ہوں اور تم سب میں زیادہ سچا اور زیادہ نیک ہوں اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول ڈالتا

ما استدبرت ما أهديت فحللنا وسمعنا وأطعنا حدثنا أبو معمر حدثنا

اور اگر مجھ کو پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا جابر کہتے ہیں آنحضرت صلعم کے اس ارشاد پر ہم لوگوں نے احرام کھول

عبد الوارث عن الحسين عن ابن بريدة حدثني عبد الله المزني عن النبي

عبد الوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے کہا مجھ سے عبداللہ بن مغفل نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم قال صلوا قبل صلوة المغرب قال في الثالثة لمن شاء كراهية

وسلم سے آپ نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے (نفل کا دوگانہ) پڑھو تین بار یہی فرمایا) تیسری بار میں یوں فرمایا جو کوئی چاہے آپ کو برا معلوم

أن يتخذها الناس سنة باب قول الله تعالى وأمرهم شورى بينهم وشاورهم

ہوا کہیں لوگ اسکو لازمی سنت نہ سمجھ لیں ف ۲ باب اللہ تعالی کا (سورہ شوریٰ میں) فرمانا مسلمانوں کا کام آپس کی صلاح اور مشورے سے

فی الامر وان المشاورة قبل العزم والتبین لقوله فاذا عزمت فتوکل علی

جناب سے اور سورہ آل عمران میں فرمایا اے پیغمبر ان سے کاموں میں مشورہ لے اور یہ بھی بیان ہے کہ مشورہ ایک کام کا مصمم عزم اور اسکا بیان کرنے سے پہلے

الله فاذا عزم الرسول صلی الله علیه وسلم لم یکن لبشر التقدم علی الله ورسوله

لینا چاہیے جیسے اسی سورت میں فرمایا پھر جب ایک بات ٹھیرا لے (یعنی صلاح و مشورے کے بعد) تو اللہ پر بھروسا کر (اسکو کر گذر) پھر جب آنحضرت صلعم مشورے کے

وشاور النبی صلی الله علیه وسلم اصحابه یوم احد فی المقام والخروج فرأوا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں اپنے اصحاب سے مشورہ لیا کہ مدینہ ہی میں رہ کر لڑیں یا باہر نکلکر جب انہوں نے

له الخروج فلما لبس لأمته وعزم قالوا اقم فلم یمل الیهم بعد العزم وقال لا

زرہ پہن لی اور باہر نکلکر لڑنا ٹھیرا لیا اب بعضے لوگ کہنے لگے مدینہ ہی میں رہنا اچھا ہے آپ نے انکے قول کی طرف التفات نہیں کیا کیونکہ مشورے

ینبغی لنبی یلبس لأمته فیضعها حتی یحکم الله وشاور علیا واسامة فیما رمی

کے بعد آپ ایک بات ٹھیرا چکے تھے آپ نے فرمایا جب پیغمبر لڑائی پر مستعد ہو کر اپنی زرہ پہن لے (ہتھیار وغیرہ باندھکر لیس ہو جائے) اب بغیر اللہ کے

اهل الافک عائشة فسمع منهما حتی نزل القرآن فجلد الرامین ولم یلتفت

تہمت کے مقدمہ میں مشورہ کیا اور انکی رائے سنی یہاں تک کہ قرآن اترا اور آپ نے تہمت لگانیوالوں کو کوڑے مارے اور علی اور اسامہ میں جو اختلاف رائے

الی تنازعهم ولکن حکم بما امره الله وکانت الائمة بعد النبی صلی الله علیه وسلم

تھا اسپر کچھ التفات نہیں کیا (علی کہتے تھے حضرت عائشہ کو چھوڑ دیجیے) بلکہ آپ نے اللہ کے ارشاد کے موافق حکم دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

یستشیرون الامناء من اهل العلم فی الامور المباحة لیأخذوا باسهلها فاذا

کے بعد جتنے امام اور خلیفے ہوئے وہ ایماندار لوگوں سے اور عالموں سے مباح کاموں میں مشورہ لیا کرتے تاکہ جو کام آسان ہو اسکو اختیار کریں پھر

وضح الکتاب او السنة لم یتعدوه الی غیره اقتداء بالنبی صلی الله علیه وسلم

جب انکو قرآن اور حدیث کا حکم ملجاتا تو اسکے خلاف کسی کی نہ سنتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سب پر مقدم ہے اور حضرت

ورأی ابو بکر قتال من منع الزکاة فقال عمر کیف تقاتل وقد قال رسول الله

ابوبکر صدیق رض نے ان لوگوں سے جو زکوٰۃ نہیں دیتے تھے لڑنا مناسب سمجھا تو حضرت عمرؓ نے کہا تم ان لوگوں سے کیسے لڑوگے آنحضرت

صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فاذا قالوا لا اله

نے تو یہ فرمایا ہے مجھکو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو اپنی جانوں اور

الا الله عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحقها فقال ابو بکر والله لاقاتلن من

مالوں کو مجھ سے بچا لیا ابوبکرؓ نے یہ جواب دیا میں تو ان لوگوں سے ضرور لڑونگا جو ان فرضوں کو جدا کریں

فرق بین ما جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم تابعه بعد عمر فلم یلتفت ابو بکر الی

جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکساں رکھا اسکے بعد عمر کی بھی وہی رائے ہوگئی غرض ابوبکرؓ نے عمر کے مشورے پر کچھ التفات نہ کیا

مَشُورَةً إِذَا كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَ الصَّلٰوةِ

کیونکہ ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود تھا کہ جو لوگ نماز اور زکوۃ میں فرق کریں دین کو

وَالزَّكَاةِ وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ

احکام اور ارکان کو بدل ڈالیں اُن سے لڑنا چاہیے (وہ کافر ہو گئے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے

دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا وَكَانَ

(اسلام سے پھر جائے) اسکو مار ڈالو اور حضرت عمر کے مشورے میں وہی صحابہ شریک ہوتے جو قرآن کے قاری تھے (یعنی عالم لوگ) جوان ہوں یا

وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ

بوڑھے اور آپ اللہ کی کتاب کے موافق عمل کرتے اُس کے خلاف کسی کا مشورہ نہ سنتے ف ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے

ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ

کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہ سے بہتان کا قصہ روایت کیا

حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ

کہا حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضہ اور اسامہ بن زید کو بلا بھیجا

أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي

کیونکہ وحی اترنے میں دیر ہوئی آپ نے اُن دونوں کی رائے پوچھی اُن سے مشورہ لیا کیا میں اس بی بی

فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ

سے جدا ہو جاؤں (اس کو طلاق دیدوں) اسامہ تو جو جانتے تھے کہ آپکی بی بی ایسی ناپاک باتوں سے پاک ہیں ویسا ہی انہوں نے مشورہ

لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ

دیا آپ پر تنگی نہیں کی عائشہ کے سوا بہت سی عورتیں ہیں آپ ذرا بریرہ سے تو پوچھیے وہ سچ سچ عائشہ کا حال بیان کر دیگی آخر آپ

هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ

نے بریرہ رضہ کو بلوا بھیجا اور اُس سے فرمایا عائشہ کی تو نے کبھی کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے بدگمانی پیدا ہو وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے کوئی

السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ

بات نہیں دیکھی صرف اتنی بات ہے کہ حضرت عائشہ کم عمر لڑکی ہیں کم سن چھوکری ہیں آٹا گندھا چھوڑ کر سو جاتی ہیں بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے ف یہ سنکر ہی آپ منبر پر کھڑے ہوئے

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ

فرمایا مسلمانو اگر میں اُس شخص سے بدلہ لوں جس نے میری بی بی پر یہ تہمت اٹھا کر مجھکو ستایا تو کون کون لوگ مجھکو معذور رکھینگے ف خدا کی قسم

عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ

میں تو اپنی بی بی کو نیک ہی (با عصمت) سمجھتا ہوں اور حضرت عائشہ کی پاکدامنی کا قصہ بیان کیا ف اور ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے نقل

ابن حرب حدثنا یحیی بن ابی زکریاء الغسانی عن هشام عن عروة عن عائشة

امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن ابی زکریا غسانی نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب الناس فحمد الله واثنی علیه وقال ما

عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہنے لگے تم لوگ کیا رائے دیتے ہو میں ان

تشیرون علی فی قوم یسبون اهلی ما علمت علیهم من سوء قط وعن عروة

لوگوں کی سزا دوں جو میری بی بی کو بدنام کرتے ہیں میں نے تو اسکی کوئی برائی کبھی نہیں دیکھی اور عروہ سے روایت ہے انہوں نے

قال لما اخبرت عائشة بالامر قالت یا رسول الله اتاذن لی ان انطلق

کہا جب حضرت عائشہ کو اس بہتان کی خبر ہوئی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو اپنے گھر والوں میں جانے کی ذرا اجازت دیتے ہیں

الی اهلی فاذن لها وارسل معها الغلام وقال رجل من الانصار سبحانك

آپ نے فرمایا جا اور ایک چھوکرا ان کے ساتھ کر دیا انصار کے ایک آدمی (ابو ایوب) کہنے لگے سبحانک ما یکون لنا ان نتکلم بهذا سبحانك

ما یکون لنا ان نتکلم بهذا سبحانك هذا بهتان عظیم

هذا بهتان عظیم (اللہ تعالی نے ایسا ہی فقرہ قرآن میں اتارا)

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب التوحید والرد علی الجهمیة وغیرهم

کتاب اللہ تعالی کی توحید اسکی ذات اور صفات کے بیان میں اور جہمیوں وغیرہ کا رد

باب ما جاء فی دعاء النبی صلی الله علیه وسلم امته الی توحید الله تبارك و

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو توحید خداوندی کی طرف بلانا

تعالی حدثنا ابو عاصم حدثنا زکریاء بن اسحق عن یحیی بن عبد الله بن صیفی

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے انہوں نے یحیی بن عبد اللہ بن صیفی سے

عن ابی معبد عن ابن عباس رض ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث معاذا الی الیمن

انہوں نے ابو معبد سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا

وحدثنی عبد الله بن ابی الاسود حدثنا الفضل بن العلاء حدثنا اسمعیل

دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن علاء نے کہا ہم سے اسمعیل

ابن امیة عن یحیی بن عبد الله بن محمد بن صیفی انه سمع ابا معبد مولی ابن

ابن امیہ نے انہوں نے یحیی بن محمد بن عبد اللہ بن صیفی سے انہوں نے ابو سعید سے سنا جو عبد اللہ بن عباس کے غلام تھے

عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ

انہوں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو (حاکم بنا کر) یمن کی طرف بھیجا

الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا

تو اُن سے فرمایا دیکھو تمکو اہل کتاب کے کچھ لوگ ملینگے تو پہلے اُن کو اللہ کی توحید کی طرف بلا نیو

اللهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ

ف جب وہ یہ توحید سمجھ لیں (اسکو مان لیں) تو اب اُن کو یہ کہیو اللہ نے اُنپر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ نماز بھی پڑھنے

فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ

لگیں تو اب اُن کو کہیو اللہ نے اُن کے مالوں میں زکوٰۃ بھی فرض کی ہے اُن میں جو مالدار رہے اُس سے لیجائیگی اور

فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ حَدَّثَنَا

اُن میں جو محتاج ہے اُسکو دیدی جائیگی جب وہ اس کو بھی مان لیں تو اُن سے زکوٰۃ وصول کر اور زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال لینے سے بچارہ

مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم اسدی) اور اشعث بن

سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ

سلیم سے اُن دونوں نے اسود بن ہلال سے سُنا انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ تو جانتا

أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا

ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے معاذ نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اُسکی پوجا کریں

بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ حَدَّثَنَا

اُسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں پھر فرمایا معاذ تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا بندوں کا حق

إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے

صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے دوسرے شخص (قتادہ

هُوَ اللهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ

بن نعمان) کو سنا وہ بار بار قل ہو اللہ احد پڑھ رہا تھا صبح کو سننے والا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے بیان کیا وہ قل

وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا

ہو اللہ کا پڑھنا ایک کم درجہ کی عبادت سمجھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اُس پروردگار کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے

لتعدل ثلث القرآن زاد اسمٰعيل بن جعفر عن مالك عن عبد الرحمن عن ابيه

قل ہو اللہ احد (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے ف اسمٰعیل بن جعفر نے امام مالک سے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے والد سے

عن ابي سعيد اخبرني اخي قتادة بن النعمن عن النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے ابو سعید سے یوں روایت کیا میرے بھائی قتادہ بن نعمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو قتادہ بن نعمان

حدثنا محمد حدثنا احمد بن صالح حدثنا ابن وهب حدثنا عمرو عن

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی نے بیان کیا کہا ہم سے احمد بن صالح نے کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا ہم سے عمرو بن حارث مصری نے

ابن ابي هلال ان ابا الرجال محمد بن عبد الرحمن حدثه عن امه عمرة بنت

انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے ان سے ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمن سے

عبد الرحمن وكانت في حجر عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن عائشة ان

جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں انہوں نے حضرت عائشہ سے

النبي صلى الله عليه وسلم بعث رجلا على سرية وكان يقرأ لاصحابه في صلاتهم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (کلثوم بن زہدم یا اور کسی) کو ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجا وہ نماز میں ہر رکعت میں اپنی

فيختم بقل هو الله احد فلما رجعوا ذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال

قرارت قل ہو اللہ احد پر ختم کرتا جب لشکر کے لوگ (مدینہ میں) لوٹ کر آئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے

سلوه لاي شيء يصنع ذلك فسالوه فقال لانها صفة الرحمن وانا احب

فرمایا اس سے پوچھو ایسا کیوں کرتا ہے لوگوں نے پوچھا وہ کہنے لگا اس سورت میں اللہ کی صفتیں مذکور ہیں مجھکو اسکا پڑھنا اچھا

ان اقرأها فقال النبي صلى الله عليه وسلم اخبروه ان الله يحبه باب قول

لگتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کہو اللہ تجھ سے محبت رکھتا ہے باب اللہ تعالیٰ کا یہ

الله تبارك وتعالى قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء

فرمانا (سورۂ بنی اسرائیل میں) اے پیغمبر لوگوں سے کہدے اللہ کو اللہ کہکر پکارو یا رحمن کہکر پکارو جس نام سے پکارو اسکے تو سب نام

الحسنى حدثنا محمد اخبرنا ابو معوية عن الاعمش عن زيد بن وهب وابي

اچھے ہیں ف ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو ابو معاویہ (محمد بن حازم) نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب

ظبيان عن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرحم

سے اور ابو ظبیان سے انہوں نے جریر بن عبد اللہ بجلی رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ان لوگوں پر رحم

الله من لا يرحم الناس حدثنا ابو النعمن حدثنا حماد بن زيد عن عاصم

نہیں کرتا یا آخرت میں رحم نہیں کریگا جو اسکے بندوں پر (دنیا میں) رحم نہیں کرتے ف ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے

الاحول عن ابی عثمٰن النهدی عن اسامة بن زید قال کنا عند النبی صلی
انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے

الله علیه وسلم اذ جاءه رسول احدی بناته یدعوه الی ابنها فی الموت فقال النبی
اتنے میں آپ کی ایک صاحبزادی (غالباً حضرت زینب) کی طرف سے ایک شخص آپ کو بلانے کو آیا عرض کرنے لگا ان کا بیٹا مرنے کے قریب ہو رہا

صلی الله علیه وسلم ارجع فاخبرها ان لله ما اخذ وله ما اعطی وکل شیء عنده
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ زینب سے کہہ دے اللہ ہی کا سب مال ہے جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے دے اور ہر ایک روح کی حیات کا ایک

باجل مسمی فمرها فلتصبر ولتحتسب فاعادت الرسول انها اقسمت لتاتینها
کے پاس ایک وقت مقرر ہے وہ نا حق بیچ کا اس سے کہہ دے کہ صبر کرے اور صبر کا ثواب مانگے لیکن حضرت زینب نے دوبارہ اسکو بھیجا

فقام النبی صلی الله علیه وسلم وقام معه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل
کھڑے ہو گئے — آپ کے ساتھ — سعد بن عبادہ — اور معاذ بن جبل بھی گئے

فدفع الصبی الیه ونفسه تقعقع کانها فی شن ففاضت عیناه فقال له
حضرت زینب نے بچہ کو (آپ کی گود میں) ڈال دیا اسکی جان نکل رہی تھی (دم ٹوٹ رہا تھا) جیسے پرانی مشک کا حال ہوتا ہے یہ کیفیت

سعد یا رسول الله ما هذا قال هذه رحمة جعلها الله فی قلوب عباده وانما یرحم الله
دیکھ کے سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا آپ نے فرمایا یہ رونا رحم کی وجہ سے ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے اور اللہ

من عباده الرحماء باب قول الله تعالی انا الرزاق ذو القوة المتین حدثنا
انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ والذاریات میں) یوں فرمانا روزی دینے والا میں ہوں

عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن سعید بن جبیر عن ابی عبد الرحمن السلمی
عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے

عن ابی موسی الاشعری قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ما احد اصبر علی اذی
انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے زیادہ تکلیف کی بات سن کر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے کمبخت مشرک کہتے

سمعه من الله یدعون له الولد ثم یعافیهم ویرزقهم باب قول الله تعالی عالم
ہیں اللہ اولاد رکھتا ہے باوجود ایسی باتوں کے وہ ان مشرکوں کو چنگا بھلا کرتا ہے انکو روزی دیتا ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ جن میں)

الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا وان الله عنده علم الساعة وانزله بعلمه
فرمانا غیب کا جاننے والا وہ اپنا غیب کسی پر نہیں کھولتا اور (سورۂ لقمان میں) فرمانا اللہ ہی کو معلوم ہے قیامت کب آئیگی اور سورۂ

وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمه الیه یرد علم الساعة قال یحیی الظاهر
نساء میں) فرمانا اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے جو اس نے تجھ پر اتارا وہ جان بوجھ کر (یعنی علم کے ساتھ) اسکو اتارا اور (سورۂ حم سجدہ میں) فرمانا اور کسی

على كل شيء علما والباطن على كل شيء علما حدثنا خالد بن مخلد حدثنا

یعنے علم کی وجہ سے اور ہر چیز سے باطن ہے یعنے علم کی وجہ سے ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے

سليمان بن بلال حدثني عبد الله بن دينار عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله

سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

عليه وسلم قال مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله لا يعلم ما تغيض الارحام الا الله ولا

آپ نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنکو اللہ ہی جانتا ہے پیٹوں کا گھٹنا (یعنے) ایک بچہ ہے یا زیادہ پورا ہے یا ادھورا اسکے سوا کوئی

يعلم ما في غد الا الله ولا يعلم متى يأتي المطر احد الا الله ولا تدري نفس

نہیں جانتا کل کیا ہوگا اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا مینہ کب برسیگا اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جاندار کس سرزمین میں مرے گا

بأي ارض تموت الا الله ولا يعلم متى تقوم الساعة الا الله حدثنا محمد بن

اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ف ١ ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان

يوسف حدثنا سفين عن اسمعيل عن الشعبي عن مسروق عن عائشة رض

کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد بجلی سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

قالت من حدثك ان محمدا صلى الله عليه وسلم رأى ربه فقد كذب وهو يقول

انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا وہ جھوٹا ہے اللہ تعالی تو (سورہ انعام

لا تدركه الابصار ومن حدثك انه يعلم الغيب فقد كذب وهو يقول لا يعلم

میں) فرماتا ہے آنکھیں اسکو نہیں پا سکتیں ف ٢ اور جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ حضرت محمد غیب کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے اللہ تعالی (سورۂ

الغيب الا الله باب قول الله تعالى السلام المؤمن حدثنا احمد بن يونس

نمل میں) فرماتا ہے خدا کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا ف ٣ باب اللہ تعالی کا (سورۂ حشر میں) فرمانا وہ سلام ہے یعنے تمام عیبوں سے پاک اور مومن ہے ف ٤ ہم سے احمد بن

حدثنا زهير حدثنا مغيرة حدثنا شقيق بن سلمة قال قال عبد الله كنا نصلي خلف النبي

یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ جعفی نے کہا ہم سے مغیرہ بن مقسم نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے کہ عبداللہ بن مسعود رض نے کہا ہم

صلى الله عليه وسلم فنقول السلام على الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله هو السلام ولكن قولوا التحيات لله

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو یوں کہتے (یعنے تشہد میں) اللہ پر سلام آنحضرت صلعم نے (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا

والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام

بلکہ یوں کہا کرو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا

علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و

وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

وَرَسُولِهِ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالیٰ مَلِكِ النَّاسِ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ناس میں) فرمانا ملک الناس یعنی سب آدمیوں کا بادشاہ اس باب میں ابن عمر رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ
روایت کی ہے ف ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھکو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ
سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ
زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ پر لپیٹ لیگا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے (جھوٹے) بادشاہ کہاں

وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
اس حدیث کو شعیب اور محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحیی کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا انہوں نے ابو سلمہ سے ف

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ
باب اللہ تعالیٰ کا (کئی جگہ قرآن میں) یوں فرمانا وہ پروردگار عزت والا ہے حکمت والا اور سورۂ والصافات میں (اے پیغمبر) تیرا مالک جو

وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عزت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ کافر بناتے ہیں اور سورۂ منافقون میں اعزت اللہ اور اسکے رسول ہی کے لیے ہے اور جو شخص اسکی

سَلَّمَ تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقٰى
تو وہ کہیگی بس بس قسم تیری عزت کی (میں بھر گئی) اور ابو ہریرہ رضہ نے کہا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (جہینہ) دوزخ

رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي
اور بہشت کے بیچ میں رہجائیگا یہ ان دوزخیوں میں سے ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جائیگا وہ کہیگا پروردگار ایک ذرا میرا منہ دوزخ

عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
کی طرف سے پھیر دے تیری عزت کی قسم بس میں اور کوئی سوال تجھ سے نہیں کرنیکا ف اس حدیث میں ابو سعید خدری رضہ نے یوں کہا آنحضرت

سَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنٰى بِي
صلعم نے کہا اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہی لے اور اس کی دس گنی (نعمتیں) اور سلے اور ایوب پیغمبر علیہ السلام نے ف عرض کیا پروردگار قسم تیری عزت

عَنْ بَرَكَتِكَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ
کی میں تیری عنایت اور سرفرازی سے کبھی بے پرواہ ہو سکتا ہوں ف ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہا مجھ سے عبد اللہ بن بریدہ نے انہوں نے یحیی بن یعمر سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہتے

كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ
اس پروردگار کی عزت کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے پروردگار تجھ ہی کو موت نہیں ہے باقی جنات اور آدمی سب

يَمُوتُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
کو موت ہے ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوزخ میں لوگ برابر ڈالے جاتے رہینگے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن

ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے تیسری سند اور خلیفہ بن خیاط نے اس حدیث کو معتمر بن سلیمان

أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ
انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر گنہگار لوگ دوزخ میں ڈالے جاتے رہینگے اور وہ یہی کہتی جائیگی اور کچھ ہیں اور آخر

حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ
پروردگار اپنا مبارک قدم اس پر رکھ دیگا اس وقت وہ سمٹ کر (چھوٹی ہو جائیگی) عرض کرے گی بس بس تیری عزت اور بزرگی

قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ
کی قسم میں بھر گئی اب گنجائش نہیں رہی) اور بہشت کسی طرح نہیں بھریگی اس میں بہت خالی جگہ رہ جائیگی آخر اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کریگا اور

فَضْلَ الْجَنَّةِ بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ
بہشت کی خالی جگہ اس کو رہنے کے لیے دیگا۔ باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ انعام میں) فرمانا وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق

حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے طاؤس سے

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو یوں دعا کرتے (اپنے تہجد کے وقت) یا اللہ تجھ ہی کو تعریف سزاوار

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ
ہے تو آسمان اور زمین کا مالک ہے تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور انکا بھی جو ان دونوں میں رہتے

الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ
ہیں (آدمی جن فرشتے) تجھی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا نور ہے تیرا کلام سچا تیرا وعدہ سچا تجھ سے ملنا سچ ہے بہشت سچ ہے

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ
دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا تجھ پر ایمان لایا تجھ پر بھروسا کیا

توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت

تیرے ہی طرف رجوع ہوا اور تیرے ہی مدد سے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور تجھ ہی سے ہر جگہ میں انصاف چاہتا ہوں میرے اگلے اور پچھلے

وما اخرت وما اسررت وما اعلنت انت الهي لا اله لي غيرك حدثنا ثابت بن

اور چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی میرا معبود نہیں ہم سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

محمد حدثنا سفين بهذا وقال انت الحق وقولك الحق باب قول الله تعالى

سفیان ثوری نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے تو حق ہے تیرا کلام حق ہے باب اللہ تعالی کا قرآن میں کئی جگہ فرمانا اور

وكان الله سميعا بصيرا وقال الاعمش عن تميم عن عروة عن عائشة قالت الحمد

سنتا دیکھتا ہے اور اعمش نے تمیم بن سلمہ سے روایت کی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ساری تعریف

لله الذي وسع سمعه الاصوات فانزل الله تعالى على النبي صلى الله عليه وسلم

اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے جو ساری آوازوں کو سنتا ہے (پھر خولہ بنت ثعلبہ کا قصہ بیان کیا اور کہا) پھر اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری (سورہ

قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها حدثنا سليمان بن حرب حدثنا

مجادلہ کی) قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

حماد بن زيد عن ايوب عن ابي عثمان عن ابي موسى قال كنا مع النبي صلى الله

انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابو موسی اشعری سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم في سفر فكنا اذا علونا كبرنا فقال اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون

کے ساتھ تھے ہم جب کسی چڑھاؤ پر چڑھتے تو زور سے چلا کر (اللہ اکبر) کہتے آنحضرت صلعم نے فرمایا لوگو اپنی جانوں کو تکلیف کیوں اٹھاتے ہو آہستہ (اللہ کی یاد کرو)

اصم ولا غائبا تدعون سميعا بصيرا قريبا ثم اتى علي وانا اقول في نفسي

کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو تھوڑے پکارتے ہو تم تو اس (پروردگار) کو پکارتے ہو جو (ہر بات) سنتا اور دیکھتا ہے اور (علم اور سمع اور بصر کے لحاظ سے)

لا حول ولا قوة الا بالله فقال لي يا عبد الله بن قيس قل لا حول ولا قوة الا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا عبداللہ بن قیس (رہ) لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا

بالله فانها كنز من كنوز الجنة او قال الا ادلك به حدثنا يحيى بن سليمان

یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا راوی نے کہا یا آپ نے یوں فرمایا عبداللہ بن قیس میں تجھ کو بہشت کا ایک خزانہ بتلاؤں ہم سے یحیی بن سلیمان

حدثني ابن وهب اخبرني عمرو عن يزيد عن ابي الخير سمع عبد الله بن عمرو ان

نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر (مرثد بن عبداللہ) سے انہوں نے

ابا بكر الصديق رض قال للنبي صلى الله عليه وسلم يا رسول الله علمني دعاء ادعو به

ابوبکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسی دعا بتلایئے جس کو میں نماز میں پڑھا کروں

فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت

آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ کر اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی

فاغفر لی من عندک مغفرۃ انک انت الغفور الرحیم حدثنا عبد اللہ

من عندک مغفرۃ انک انت الغفور الرحیم ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے

ابن یوسف اخبرنا ابن وھب اخبرنی یونس عن ابن شھاب حدثنی عروۃ ان

بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا ان سے

عائشۃ رض حدثتہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ السلام

حضرت عائشہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل میرے مجھکو پکارا کہنے

نادانی قال ان اللہ قد سمع قول قومک وما ردوا علیک باب قول اللہ تعالی

لگے اللہ تعالی نے تمہاری قوم قریش کی باتیں سن لیں اور جو انہوں نے تم کو جواب دیا وہ بھی سن لیا باب اللہ تعالی کا (سورۃ انعام میں) فرمانا

قل ھو القادر حدثنی ابراھیم بن المنذر حدثنا معن بن عیسی حدثنی عبد

کہہ دو وہ پروردگار قدرت والا ہے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسی نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن

الرحمن بن ابی الموالی قال سمعت محمد بن المنکدر یحدث عبد اللہ بن الحسن

ابی الموال نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے حدیث بیان

یقول اخبرنی جابر بن عبد اللہ السلمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

کرتے تھے کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبداللہ انصاری نے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ہر کام میں (جو

سلم یعلم اصحابہ الاستخارۃ فی الامور کلھا کما یعلم السورۃ من القران یقول

مباح ہے) استخارہ کرنا سکھلاتے تھے اور اس طرح سکھلاتے تھے (احتیاط کے ساتھ) جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے آپ

اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی

فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا قصد کرے تو پہلے دو رکعتیں نفل پڑھے پھر سلام کے بعد یا التحیات کے بعد یا سجدہ کر کے یہ دعا پڑھے

استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک فانک تقدر

یا اللہ میں تیرے علم کی طفیل سے اس کام میں خیریت چاہتا ہوں (یعنی دین و دنیا کی بھلائی) اور تجھ سے قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت کی طفیل سے

ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم فان کنت تعلم ھذا الامر

مجھ کو یہ علم نہیں ہے تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے یا اللہ اگر تو جانتا ہے یہ کام (زبان سے اس کام کا بیان کرے جس کے لیے استخارہ کرتا ہے زبان

ثم یسمیہ بعینہ خیرا لی فی عاجل امری واجلہ قال او فی دینی ومعاشی

سے اس کا نام لے یا دل میں قصد کرے) میرے لیے فی الحال اور آئندہ کے لیے بہتر ہے راوی نے کہا یا یوں فرمایا میرے دین اور دنیا اور انجام

وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ

کے لیے بہتر ہے تو اسکو میری قسمت میں (مقدر میں) کر دے اور اسکا آسان کر پھر اس میں برکت دے یا اللہ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین

شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ

اور دنیا اور انجام کے لیے برا ہے یا یوں فرمایا فی الحال اور آیندہ کے لیے برا ہے تو اسکو مجھ سے ہٹا دے

وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ بَابُ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

(دور کر دے کہ میں اسکو نہ کر سکوں) اور پھر جو امر بہتر ہو جہاں کہیں ہو میرے مقدر کر دے پھر مجھکو راضی اور خوش رکھ ف باب اللہ کی ایک صفت یہ

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

اور ہم انکے دل اور آنکھیں پھیر دیںگے ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے

مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں

يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ بَابُ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

قسم کھایا کرتے تھے نہیں قسم اسکی جو دلوں کا پھیر نیوالا ہے باب اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں ابن عباس رضہ نے کہا (اسکو ابن کثیر نے اپنی

ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَةِ الْبَرُّ اللَّطِيفُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا

تفسیر میں نقل کیا) ذو الجلال کا معنے بڑائی اور بزرگی والا اور بر کا معنے لطیف باریک بین ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے

أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ

خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے

لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَاهُ

ننانوے (٩٩) نام ہیں یعنے ایک کم سو جو کوئی انکو یاد کرلے (یعنے انپر عمل کرے) تو وہ بہشت میں جائیگا

حَفِظْنَاهُ بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

ف باب اللہ کے نام لیکر مانگنا انکی پناہ چاہنا ف ہم سے عبد العزیز بن

الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھسے امام مالک نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم میں جب کوئی اپنے بچھونے پر (سونے کے لیے) آئے تو اپنی چادر (یا رومال)

ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ

کے کونے سے اسکو تین بار جھاڑ لے ف اور یہ دعا پڑھے (یا اللہ) پروردگار میں تیرا نام لیکر اپنی کروٹ بچھونے پر رکھتا ہوں اور تیرا

نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ

تو اسکے گناہ بخشدے اور اگر تو اس کو پھر بدن میں جانے کے لیے چھوڑ دے تو اسکو پھر بلاے اس طرح محفوظ رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو

يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

محفوظ رکھتا ہے ۔ عبد العزیز کے ساتھ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن مفضل نے بھی عبید اللہ سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ

روایت کیا ۔ اور زہیر بن معاویہ اور ابو ضمرہ اور اسمٰعیل بن زکریا نے اس حدیث کو یوں روایت کیا عبید اللہ سے انہوں نے سعید سے

سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے (تو سعید کے والد کا واسطہ زیادہ کیا) اور محمد بن عجلان نے اس حدیث

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

کو سعید سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محمد بن عجلان کے ساتھ اس حدیث کو محمد

وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بن عبد الرحمٰن طفاوی اور عبد العزیز دراوردی اور اسامہ بن حفص نے بھی روایت کیا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے

عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ

انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر سونے کے لیے تشریف لے

اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا

جاتے تو فرماتے یا اللہ تیرا ہی نام لیکر میں جیتا ہوں اور تیرے ہی نام پر مرونگا اور جب صبح ہوتی تو فرماتے شکر اس پاک پروردگار کا

وَإِلَيْهِ النُّشُورُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ

جس نے مرے بعد ہمکو جلایا اور اسی کی طرف اٹھکر جانا ہے (یعنے حشر کے دن) ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے

ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

انہوں نے خرشہ بن حر سے انہوں نے ابو ذر رض سے　　انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم　　جب رات

وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ

کو اپنے بستر پر جاتے (خوابگاہ پر) تو فرماتے (یا اللہ) تیرے ہی نام پر ہم جیتے ہیں تیرے ہی نام پر مرتے ہیں (یعنے سوتے ہیں) اور

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

شکر اس خدا کا جس نے مرے بعد ہمکو جلایا اور اسی کی طرف (قبر سے) اٹھکر جانا ہے ہم سے　　قتیبہ بن سعید نے　　بیان کیا

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رض سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ
فرمایا اگر تم میں کو کوئی جب اپنی بی بی سے صحبت کرنے لگے اُس وقت یوں کہے میں اللہ کا نام لیکر صحبت کرتا ہوں یا اللہ ہمکو شیطان سے

جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي
بچا دے اور شیطان کو اُس سے دور رکھ جو اولاد تو ہمکو عنایت فرمائے تو اگر اس کی قسمت میں اولاد ہوگی تو

ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ
شیطان اسکو کوئی نقصان نہ پہونچا سکیگا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن عیاض نے جو

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
ولی کامل (تھے) انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے عدی بن حاتم طائی سے انہوں نے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ
پوچھا میں اپنے تعلیم یافتہ کتوں کو شکار کے جانور پر چھوڑتا ہوں (کیا وہ جانور کھاؤں) آپنے فرمایا جب تو اپنے تعلیم یافتہ کتوں کو اللہ کا نام لیکر چھوڑے

وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ حَدَّثَنَا
اور وہ جانور کو پکڑ لیں (مار ڈالیں) پر اسکو کھائیں نہیں تو اس جانور کو کھا اور جب تو بن پھال کے تیر (یعنی معراض) سے کوئی شکار مارے لیکن وہ نوک

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ
یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو خالد احمر نے کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا وہ اپنے والد سے

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَهْدُهُمْ
روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا لوگوں نے آنحضرت سے عرض کیا یہاں چند ایسے آدمی ہیں جو نو مسلم ہیں ابھی انکا شرک

بِشِرْكٍ يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا
کا زمانہ گذرا ہے (وہ ہمارے پاس کچا ہوا گوشت (بیچنے کو) لاتے ہیں ہمکو معلوم نہیں انہوں نے ذبح کی وقت اللہ کا نام لیا یا نہیں لیا آپ نے فرمایا

أَنْتُمُ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ
تم اللہ کا نام لیکر کھا لو۔ ابو خالد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عبد الرحمن اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے بھی ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگ والے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ
(مینڈھوں) کی اللہ کا نام لیکر قربانی کی اور اللہ اکبر کہا ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے اسود بن قیس

بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ
سے انہوں نے جندب بن عبد اللہ بجلی سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ موجود تھے آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ

فقال من ذبح قبل ان تصلى فليذبح مكانها اخرى ومن لم يذبح فليذبح باسم

پھر فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو وہ اللہ کے نام پر قربانی کاٹے

الله حدثنا ابو نعيم حدثنا ورقاء عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ورقاء بن عمر خوارزمی نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا آنحضرت صلی

النبي صلى الله عليه وسلم لا تحلفوا بآبائكم ومن كان حالفا فليحلف بالله باب

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ جس شخص کو قسم کھانا منظور ہو وہ اللہ کی قسم کھائے

ف باب

ما يذكر في الذات والنعوت واسامي الله وقال خبيب وذلك في ذات الاله فذكر

اللہ تعالیٰ کو ذات کہہ سکتے ہیں (اسی طرح شخص) اس کی صفات اور اسماء ہیں اور خبیب بن عدی صحابی نے مرتے وقت کہا یہ سب تکلیف

الذات باسمه تعالى حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرني عمرو

نام کے ساتھ انہوں نے ذات کا لفظ لگایا ف۲ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو

ابن ابي سفيان بن اسيد بن جارية الثقفي حليف لبني زهرة وكان من اصحاب

عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ نے جو بنی زہرہ کا حلیف اور ابو ہریرہؓ کے ساتھیوں میں سے تھا

ابي هريرة ان ابا هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة منهم

کہا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عضل اور قارہ والوں کی درخواست پر) دس آدمیوں کو ان کے پاس بھیجا ان میں

خبيب الانصاري فاخبرني عبيد الله بن عياض ان ابنة الحرث اخبرته انهم حين

خبیب بن عدی انصاری بھی تھے (اور عاصم اس لشکر کے سردار تھے ف۳) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عیاض نے خبر دی انکو حارث

اجتمعوا استعار منها موسى يستحد بها فلما خرجوا من الحرم ليقتلوه قال خبيب

کی بیٹی زینب نے کہ جب یہ اکٹھا ہوئے تو انہوں نے زینب سے ایک استرہ صفائی کرنے کے لیے مانگا جب وہ خبیب کو حرم کے باہر قتل کرنے کے لیے لے چلے

الانصاري ؎

تو انہوں نے یہ شعر پڑھے

ولست ابالي حين اقتل مسلما — على اي شق كان لله مصرعي

جب مسلمان رہ کے دنیا سے چلوں — مجھ کو کیا ڈر ہے کسی کروٹ گروں

وذلك في ذات الاله وان يشأ — يبارك على اوصال شلو ممزع

میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں ✦ وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبوں ✦ تن جو ٹکڑے ٹکڑے اب ہو جائیگا ✦ اس کے جوڑوں پر وہ برکت دے فزوں

فقتله ابن الحارث فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه خبرهم يوم اصيبوا

آخر عقبہ بن حارث نے انکو مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن اپنے اصحاب کو ان کے مارے جانے کی خبر کر دی

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا
باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا اللہ اپنے نفس (ذات) سے تم کو ڈراتا ہے اور (سورۂ مائدہ میں) تو جانتا ہے جو میرے نفس میں

أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے

عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ
انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت دار نہیں ہے

مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ
اسی لیے اس نے بے حیائی کی باتیں (جیسے زنا وغیرہ) حرام کی ہیں اور اس سے زیادہ کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں ہم سے عبدان نے

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے

وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهِ وَهُوَ وَضْعٌ
فرمایا اللہ نے جب خلقت کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں خود اپنے نفس (ذات) پر یہ کہا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یہ کتاب عرش

عِنْدَهٗ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
پر اس کے پاس رکھی ہوئی ہے ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے بیان کیا کہا

الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابوصالح سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهٗ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ
نے ارشاد فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں ف اور وہ جب میری یاد کرے تو میں (اپنے علم) اور اپنے فضل و کرم سے اس

ذَكَرْتُهٗ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهٗ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ
تو میں بھی اپنے دل میں اس کی یاد کرتا ہوں اور اگر ایک جماعت میں (علانیہ) میری یاد کرے تو میں اس سے بہتر جماعت (یعنے مقرب فرشتوں کی

بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي
جماعت) میں اس کی یاد کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہو تو میں ایک

يَمْشِي أَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهٗ حَدَّثَنَا
تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں ف باب اللہ کا فرمانا (سورۂ قصص میں) ہر چیز سوا پروردگار کی منہ کے ہلاک اور برباد ہونے والی ہے ہم سے

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا جب یہ آیت (سورۂ

الآیۃ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

انعام کی) اتری یعنی اے پیغمبر کہدے وہ اللہ ایسی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیجے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ

وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

میں تیری ذات مبارک کی پناہ چاہتا ہوں پھر یہ اترا یا تمہارے پاؤں کے تلے سے تو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا

اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ قَالَ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَیْسَرُ

یا اللہ تیری ذات مبارک کی پناہ چاہتا ہوں پھر یہ اترا یا تمکو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور آپس میں لڑا دے تو فرمایا یہ (بہ نسبت اگلے عذابوں کے) آسان

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ تُغَذّٰی وَقَوْلِہٖ جَلَّ ذِکْرُہٗ تَجْرِیْ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ طٰہٰ میں) یہ فرمانا مطلب تھا کہ تو میری آنکھ کے سامنے پرورش پائے اور (سورہ قمر میں) فرمایا نوح کی کشتی ہماری

بِاَعْیُنِنَا حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ

آنکھوں کے سامنے پانی پر تیر رہی تھی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ

قَالَ ذُکِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْکُمْ اِنَّ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر آیا تو فرمایا سچا خدا تم پر چھپ نہیں سکتا (وہ مردود تو کانا ہوگا) اور

اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی عَیْنِہٖ وَاِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی

اللہ تو کانا نہیں ہے (اسکی دونوں آنکھیں سالم اور بے عیب ہیں) آنحضرت نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا فرمایا دجال داہنی آنکھ کا کانا

کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ اَخْبَرَنَا قَتَادَۃُ

ہوگا اسکی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا انگور ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہمکو قتادہ نے خبر دی کہا

قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَ

میں نے انس بن مالکؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو جھوٹے

قَوْمَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ

کانے دجال سے نہ ڈرایا ہو یاد رکھو وہ مردود کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ هُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حشر) میں فرمانا وہی اللہ ہر چیز کا بنانے والا پیدا کرنے والا نقشہ کھینچنے والا ہم سے اسحاق بن منصور (یا اسحق بن

وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسٰی هُوَ ابْنُ عُقْبَۃَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ

وہیب بن خالد نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے انہوں نے ابن محیریز سے انہوں نے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ اَنَّهُمْ اَصَابُوْا سَبَایَا فَاَرَادُوْا

ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے کہا غزوہ بنی مصطلق میں لوگوں نے قیدی عورتیں پکڑیں انہوں نے چاہا

أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يُحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا

ان سے صحبت کریں لیکن ان کو پیٹ نہ رہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے ف آپ نے فرمایا عزل کیوں نہ کرو دیتے

عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ

عزل کرنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے قیامت تک جس جس کو پیدا ہونا ہے لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہو گا اور مجاہد نے فرمایا

عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ

روایت کیا کہا میں نے ابو سعید خدری رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جان ایسی نہیں جس کی قسمت

إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ حَدَّثَنِي مُعَاذُ

اللہ اسکو پیدا کریگا باب اللہ تعالی (سورہ ص میں) فرمایا (شیطان سے) تو نے اسکو کیوں سجدہ نہیں کیا جسکو میں نے خاص اپنے دونوں ہاتھوں سے

ابْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

يَجْمَعُ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتّٰى

قیامت کے دن اسی طرح جیسے ہم دنیا میں جمع ہوتے ہیں مومنوں کو اکٹھا کریگا وہ (گرمی وغیرہ سے) پریشان ہو کر کہینگے کاش ہم کسی کی سفارش

يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَمَا تَرَى النَّاسَ خَلَقَكَ اللهُ

تو ہی اپنے مالک کے پاس کرائیں وہ ہمکو اس جگہ سے (جہاں سخت تکلیف ہے) نکالکر آرام دیوے پھر (سب ملکر) آدم کے پاس آئینگے ان سے کہینگے آدم آپ لوگوں کا

بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفِّعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتّٰى

حال نہیں دیکھتے کس بلا میں گرفتار ہیں آپ کو اللہ نے (خاص) اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرشتوں سے آپکو سجدہ کرایا اور ہر چیز کے نام آپ کو بتلائے ذرا پروردگار

يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكَ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ

ہمکو اس جگہ سے نجات ہو کر آرام ملے آدم کہینگے میں اس لائق نہیں انکو وہ گناہ یاد آجائیگا جو انہوں نے کیا تھا (ممنوع درخت میں سے کھانا) مگر تم لوگ ایسا

وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوحًا

کرو نوح پیغمبر کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جنکو اللہ تعالی نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا ف آخر وہ لوگ سب نوح علیہ السلام کے پاس آئینگے وہ

فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ

بھی یہی جواب دینگے میں اس لائق نہیں اپنی خطا جو انہوں نے دنیا میں کی تھی یاد کر کے کہینگے تم لوگ ایسا کرو ابراہیم پیغمبر کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل

الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا

ہیں (آخر) انکے پاس جائینگے وہ بھی اپنی خطائیں یاد کر کے کہینگے میں اس لائق نہیں تم

وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا آتَاهُ اللهُ التَّوْرٰةَ وَكَلَّمَهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ

موسی پیغمبر کے پاس جاؤ اللہ نے انکو توراۃ عنایت فرمائی ان سے بولکر باتیں کیں یہ لوگ موسی کے پاس آئینگے وہ بھی کہینگے میں

لست هناكم ويذكر لهم خطيئته التي أصاب ولكن ائتوا عيسى عبد الله ورسوله

اس لائق نہیں اپنی خطا جو انہوں نے دنیا میں کی تھی یاد کرینگے مگر تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اُس کے رسول اُس کے خاص

وكلمته وروحه فيأتون عيسى فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا صلى

کلمہ اور خاص روح ہیں یہ لوگ عیسیٰ پاس آئینگے وہ کہینگے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ وہ

الله عليه وسلم عبدا غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فيأتوني فأنطلق فأستأذن

اللہ کے ایسے بندے ہیں جنکی اگلی پچھلی خطا میں سب بخشدی گئی ہیں آخر یہ سب لوگ (جمع ہوکر) میرے پاس آئینگے میں چلونگا اور اپنے

على ربي فيؤذن لي عليه فإذا رأيت ربي وقعت له ساجدا فيدعني ما شاء الله

پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونیکی اجازت مانگونگا مجھکو اجازت ملیگی میں اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑونگا اور جب تک

أن يدعني ثم يقال لي ارفع محمد وقل يسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأحمد

اسکو منظور ہے وہ مجھکو سجدے ہی میں پڑا رہنے دیگا اسکے بعد حکم ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری عرض سنی جائیگی تمہاری درخواست

ربي بمحامد علمنيها ثم أشفع فيحد لي حدا فأدخلهم الجنة ثم أرجع فإذا رأيت

(قبول ہوگی) میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کرونگا جو وہ مجھکو سکھا چکا ہے یا سکھلائیگا پھر لوگوں کی سفارش شروع کرونگا سفارش کی ایک حد مقرر کردی جائیگی وہ میں انکو

ربي وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقال ارفع محمد و

سجدے میں گر پڑونگا جبتک پروردگار چاہیگا مجھکو سجدے میں پڑا رہنے دیگا اسکے بعد ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ جو تم کہو گے سنا

قل يسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأحمد ربي بمحامد علمنيها ربي ثم أشفع

جائیگا اور سفارش کروگے تو قبول ہوگی پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کرونگا جو اس نے مجھکو سکھلا دی ہیں (یا سکھلائیگا) اسکے بعد

فيحد لي حدا فأدخلهم الجنة ثم أرجع فإذا رأيت ربي وقعت ساجدا

سفارش کرونگا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کردی جائیگی میں انکو بہشت میں لیجاؤنگا پھر لوٹ کر اپنے پروردگار پاس حاضر ہونگا اسکو دیکھتے ہی سجدے

فيدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقال ارفع محمد قل يسمع وسل تعطه واشفع

میں گر پڑونگا جبتک پروردگار چاہیگا مجھکو سجدے میں پڑا رہنے دیگا اسکے بعد ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ جو تم کہوگے سنا جائیگا اور سفارش کروگے

تشفع فأحمد ربي بمحامد علمنيها ثم أشفع فيحد لي حدا فأدخلهم الجنة ثم

تو قبول ہوگی پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کرونگا جو اس نے مجھکو سکھلائیں (یا سکھلائیگا) اسکے بعد سفارش شروع کرونگا لیکن سفارش

أرجع فأقول يا رب ما بقي في النار إلا من حبسه القرآن ووجب عليه الخلود

عرض کرونگا یا مالک پروردگار اب تو دوزخ میں ایسے ہی لوگ رہ گئے ہیں جو قرآن کی موجب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہنے کے لائق ہیں (یعنی کافر اور مشرک)

قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج من النار من قال لا إله إلا الله وكان في

انس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے جائینگے جنہوں نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اُن کے دل میں ایک

قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في

جو برابر ایمان ہوگا پھر وہ لوگ بھی نکال لیے جائینگے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور انکے دل میں گیہوں برابر ایمان ہوگا

قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان

گیہوں جو سے چھوٹا ہوتا ہے) پھر وہ بھی نکال لیے جائینگے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور انکو دل میں

في قلبه ما يزن من الخير ذرة حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو

چیونٹی برابر دیا بہنگے برابر ایمان ہوگا ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان

الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا

يد الله ملأى لا يغيضها نفقة سحاء الليل والنهار وقال ارأيتم ما انفق منذ

ہے خرچ کرنے سے اس میں کچھ کمی نہیں ہوتی رات دن اسکی بخشش جاری ہے (جود وعطا کا دریا بہا رہا ہے) فرمایا بتلاؤ اللہ نے جب

خلق السموت والارض فانه لم يغض ما في يده وقال عرشه على الماء وبيده

سے آسمان اور زمین پیدا کیے کتنا کچھ خرچ کیا ہوگا لیکن جو ہاتھ میں ہے اس میں کچھ کم نہیں ہوا ف فرمایا اسکا عرش ف پانی پر تھا

الاخرى الميزان يخفض ويرفع حدثنا مقدم بن محمد قال حدثني عمي

ف پروردگار کے دوسرے ہاتھ میں ف ترازو ہے کسی کو پست کر دیتا ہے کسی کو بلند ف ہم سے مقدم بن محمد نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے چچا قاسم بن

القسم بن يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رض عن رسول الله صلى الله

یحیی نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

عليه وسلم انه قال ان الله يقبض يوم القيمة الارض وتكون السموت بيمينه

قیامت کے دن پروردگار (ساتوں) زمینوں کو ایک مٹھی میں لے لیگا اور (ساتوں) آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے

ثم يقول انا الملك رواه سعيد عن مالك وقال عمر بن حمزة سمعت سالما

پھر فرمائیگا سچا بادشاہ میں ہوں اس حدیث کو سعید بن داؤد بن ابی زبیر نے امام مالک سے روایت کیا ف اور عمر بن حمزہ نے کہا ف

سمعت ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وقال ابو اليمان اخبرنا شعيب

کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور ابو الیمان نے کہا (یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے) ہمکو شعیب نے

عن الزهري اخبرني ابو سلمة ان ابا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ

وسلم يقبض الله الارض حدثنا مسدد سمع يحيى بن سعيد عن سفين حدثني

زمین کو ایک مٹھی میں لے لیگا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحیی بن سعید قطان سے سنا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے

منصور وسليمان عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله ان يهوديا جاء الى النبي صلى الله

منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش دونوں نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایک

عليه وسلم فقال يا محمد ان الله يمسك السموات على اصبع والارضين على اصبع و

کہنے لگا یا محمد اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر

الجبال على اصبع والشجر على اصبع والخلائق على اصبع ثم يقول انا الملك

پہاڑوں کو ایک انگلی پر درختوں کو ایک انگلی پر ساری خلقت کو ایک انگلی پر اٹھا لیگا پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں

فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم قرأ وما قدروا

یہ سنکر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے (مبارک) دانت کھل گئے اور آپ نے یہ آیت (سورۂ زمر کی) پڑھی ان

الله حق قدره قال يحيى بن سعيد وزاد فيه فضيل بن عياض عن منصور عن

لوگوں نے اللہ کا قدر جیسا چاہیے تھا ویسا نہیں جانا اور یحییٰ بن سعید قطان نے کہا اس حدیث میں فضیل بن عیاض نے منصور بن

ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم تعجبا و

معتمر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اتنا بڑھایا ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اس

تصديقا له حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش

(اسکو امام مسلم نے وصل کیا) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے

سمعت ابراهيم قال سمعت علقمة يقول قال عبد الله جاء رجل الى النبي صلى

کہا میں نے ابراہیم نخعی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن قیس سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا اہل کتاب میں سے ایک

الله عليه وسلم من اهل الكتاب فقال يا ابا القاسم ان الله يمسك السموات على

شخص آیا اور کہنے لگا ابو القاسم اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر

اصبع والارضين على اصبع والشجر والثرى على اصبع والخلائق على اصبع ثم يقول

زمینوں کو ایک انگلی پر اور درخت اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور خلقت کو ایک انگلی پر روک لیگا (تھام لیگا)

انا الملك انا الملك فرايت النبي صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں عبداللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنسکر اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت

ثم قرأ وما قدروا الله حق قدره باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا شخص

کھل گئے پھر یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی شخص غیرت دار

اغير من الله وقال عبيد الله بن عمرو عن عبد الملك لا شخص اغير من الله

نہیں ہے اور عبیداللہ بن عمرو نے کہا انہوں نے عبدالملک سے لا شخص اغیر من اللہ معنے وہی ہیں

حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابو عوانة حدثنا عبد الملك عن وراد كاتب المغيرة

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن عمیر نے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے

عن المغيرة قال قال سعد بن عبادة لو رأيت رجلا مع امرأتي لضربته بالسيف غير

انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ انصار کے رئیس نے کہا اگر میں اپنی جورو کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی دھار سے

مصفح فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعجبون من غيرة سعد

اسکا کام ہی تمام کردوں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے (انصار سے) فرمایا تم کو سعد کی غیرت (اور حمیت) پر تعجب آتا ہوگا خدا

والله لانا اغير منه والله اغير مني ومن اجل غيرة الله حرم الفواحش ما ظهر

کی قسم میں سعد سے زیادہ غیرتدار ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرتدار ہے اور غیرت ہی کی وجہ سے اس نے بے شرمی کے چھپے اور کھلے

منها وما بطن ولا احد احب اليه العذر من الله ومن اجل ذلك بعث المبشرين و

سب کام حرام کردیے ہیں اللہ سے زیادہ کسی کو محبت (تمام کرنا عذر کا کوئی ہو) پسند نہیں ہے اسی لیے اس نے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا

المنذرين ولا احد احب اليه المدحة من الله ومن اجل ذلك وعد الله الجنة

ڈرانے والے وف اور کسی کو اپنی تعریف ہونا اللہ سے زیادہ پسند نہیں ہے اور اسی لیے اس نے بہشت کا وعدہ کیا ہے

باب قل اي شيء اكبر شهادة وسمى الله تعالى نفسه شيئا قل الله وسمى

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انعام میں) فرمانا اے پیغمبر ان سے پوچھ کس شے کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تئیں شے فرمایا جیسے آگے

النبي صلى الله عليه وسلم القرآن شيئا وهو صفة من صفات الله وقال كل شيء

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو شے فرمایا حالانکہ قرآن اللہ کا کلام اسکی ایک صفت ہے اور اللہ نے (سورۂ قصص میں)

هالك الا وجهه حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابي حازم عن

فرمایا ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے مگر اسکا منہ ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم (سلمہ) سے

سهل بن سعد قال النبي صلى الله عليه وسلم لرجل امعك من القرآن شيء

سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (نامعلوم) سے فرمایا کیا تیرے پاس قرآن میں سے کوئی شے ہے

قال نعم سورة كذا وسورة كذا لسور سماها باب قوله وكان عرشه على الماء

وہ کہنے لگا جی ہاں فلانی سورت فلانی سورت کئی سورتوں کا اس نے نام لیا باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) فرمانا اسکا

وهو رب العرش العظيم قال ابو العالية استوى الى السماء ارتفع فسواهن

(سورۂ توبہ میں) فرمایا وہ بڑے عرش کا مالک ہے ابو العالیہ نے کہا استوی الی السماء یعنے آسمان کی طرف چڑھ گیا بلند ہوا فسوٰھن

خلقهن وقال مجاهد استوى علا على العرش وقال ابن عباس المجيد الكريم

یعنی ان کو بنایا اور مجاہد نے کہا (اسکو فریابی نے وصل کیا) استوٰی علی العرش یعنے عرش پر بلند ہوا اور ابن عباس نے کہا (اسکو ابن ابی حاتم

وَالْوَدُوْدُ الْحَبِيْبُ يُقَالُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ كَأَنَّهُ فَعِيْلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُوْدٌ مِنْ حَمِيْدٍ

اور ودود کا معنے (جو سورۂ بروج میں ہے) محبت رکھنے والا عرب لوگ کہتے ہیں حمید مجید گویا ماجد سے نکلا ہے (یعنے بزرگی والا) اور محمود حمید سے نکلا ہے

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے صفوان بن محرز سے

ابْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ

انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں بنی تمیم

قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ

کے کچھ لوگ آئے آپ نے فرمایا بنی تمیم کے لوگو تم خوشخبری قبول کرو انہوں نے کہا آپ ہم کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں کچھ دلوایئے

مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا

اس کے بعد کچھ یمن کے لوگ آئے آپ نے فرمایا یمن والو تم تو یہی خوشخبری قبول کرو بنی تمیم والوں نے تو نہیں قبول کی (اور دنیا کے طالب ہو

قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ

انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو یہ خوشخبری قبول (اور بدل منظور) ہے ہم تو آپ کے پاس اسلیے آئے ہیں کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور یہ دریافت

اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ

موجود تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اس کا تخت پانی پر تھا پھر آسمان اور زمین پیدا کیے اور لکھنے کے مقام (یعنے لوح محفوظ)

فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ

میں ہر چیز کو لکھا (جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھی) عمران کہتے ہیں آپ یہی بیان کر رہے تھے اتنے میں ایک آدمی (نام نامعلوم) آیا اور کہنے

فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُوْنَهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ

اسکو ڈھونڈھنے کو چلا دیکھا تو وہ (اتنی دور جلدی سے) چمکتی ریتی سے اُدھر نکل گئی ہے خدا کی قسم مجھکو یہ آرزو رہی اونٹنی چلی جاتی

وَلَمْ أَقُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ

تو جاتی مگر میں آنحضرت کے پاس سے نہ اٹھتا۔ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو معمر بن راشد

حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَمِيْنَ اللّٰهِ مَلْأٰى لَا يَغِيْضُهَا

نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے کہا ہم سے ابو ہریرہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے

نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ

کوئی خرچ اس میں جو خزانہ ہے اسکو کم نہیں کرتا رات اور دن فیض کا چشمہ اس میں سے جاری ہے بتلاؤ تو آسمان زمین جب سے بنے ہیں جو اس نے (اب تک) خرچ کیا

يَنْقُصْ مَا فِيْ يَمِيْنِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرٰى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ

کچھ خرچ کیا ہو گا مگر اس سے بھی جو خزانہ اس کے داہنے ہاتھ میں تھا وہ کم نہیں ہوا (اتنا ہی جوں کا توں ہے) اسکا تخت پانی پر ہے اسکے دوسرے ہاتھ میں ہے

حفص حدثنا احمد حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی حدثنا حماد بن زید عن

ہم سے احمد بن سیار مروزی نے نقل کیا ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت

ثابت عن انس قال جاء زید بن حارثة یشکو فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول

بنانی سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا زید بن حارثہ اپنی بی بی (حضرت زینب) کا شکوہ کرتے آئے (کہ وہ مجھ کو برا بھلا کہتی ہیں) آنحضرت

اتق اللہ وامسک علیک زوجک قالت عائشة لو کان رسول اللہ صلی اللہ

فرماتے تھے ارے مرد خدا اللہ سے ڈر اپنی بی بی کو رہنے دے (طلاق نہ دے) حضرت عائشہ کہتی ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں سے کچھ چھپانے

علیہ وسلم کاتما شیئا لکتم ھذہ قال فکانت زینب تفخر علی ازواج النبی صلی اللہ

والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے انس کہتے ہیں بی بی زینب آنحضرت کی دوسری بی بیوں پر فخر کیا کرتیں تم کو

علیہ وسلم تقول زوجکن اھالیکن وزوجنی اللہ تعالی من فوق سبع سموات

تمہارے لوگوں نے بیاہا اور مجھ کو تو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر (اپنے عرش پر) سے بیاہا

وعن ثابت وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیه وتخشی الناس نزلت فی شان زینب

دیا اور اسی سند سے ثابت بنانی سے مروی ہے یہ آیت سورہ احزاب کی وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیه وتخشی الناس زینب اور زید

وزید بن حارثة حدثنا خلاد بن یحیی حدثنا عیسی بن طھمان قال سمعت

بن حارثہ کی شان میں اتری ہے ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن طہمان نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول نزلت آیة الحجاب فی زینب بنت جحش واطعم علیھا

وہ کہتے تھے حجاب کی آیت (یا ایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی جو سورہ احزاب میں ہے) زینب بنت جحش ام المؤمنین کے باب میں اتری آپ

یومئذ خبزا ولحما وکانت تفخر علی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانت تقول

نے ان کے ولیمہ کا کھانا گوشت روٹی لوگوں کو اس دن کھلایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بی بیوں پر فخر کرتی تھیں کہتی تھیں اللہ نے

ان اللہ انکحنی فی السماء حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد

میرا نکاح آسمان پر کر دیا ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان

عن الاعرج عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لما قضی الخلق

کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب خلقت پیدا کر چکا

کتب عندہ فوق عرشه ان رحمتی سبقت غضبی حدثنا ابراھیم بن المنذر

تو اس نے عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا

حدثنی محمد بن فلیح قال حدثنی ابی حدثنی ھلال عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرة

کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والد (فلیح بن سلیمان) نے کہا مجھ سے ہلال نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے

ف الثالث والعشرون من الثلاثیات

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز درستی سے ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے

كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ

تو اللہ پر اسکا یہ حق ہے کہ اسکو بہشت میں لیجائے خواہ اس نے اپنے ملک سے اللہ کی راہ میں ہجرت کی ہو یا اسی ملک میں رہا ہو جہاں پیدا ہوا صحابہ

فِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذٰلِكَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ

نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اسکی خبر کر دیں (انکو خوشخبری دیدیں) آپ نے فرمایا اور سنو بہشت میں اوپر تلے سو درجے ہیں جو اللہ نے

أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ

اپنی راہ میں جہاد کرنیوالوں کے لیے طیار کر رکھے ہیں ہر درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان اور

الْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ

زمین میں ہے پھر جب تم اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو وہ بہشت کا بیچ ہے اور سب سے بلند درجہ ہے (یا بہشت کا عمدہ ترین اور بلند ترین درجہ ہے)

وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

اسکے اوپر اللہ کا عرش ہے اور فردوس ہی سے بہشت کی سب نہریں نکلی ہیں (انکا منبع وہیں ہے) ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ

معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد یزید بن شریک سے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے کہا میں مسجد میں

الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ

گیا دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہیں جب سورج ڈوبنے لگا تو آپ نے فرمایا ابوذر تو جانتا ہے

هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ

یہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ جا کر سجدے کی اجازت مانگتا ہے

فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ

اس کو اجازت ملتی ہے (اس وقت آگے بڑھ جاتا ہے) ایک دن ایسا ہوگا اس سے یوں کہا جائیگا جہاں سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا وہ لوٹ کر پچھم

مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ

سے نکلیگا (اور پورب کی طرف چلیگا) اسکے بعد آپ نے (سورہ یٰسین کی) یہ آیت پڑھی ذلک مستقر لھا عبداللہ بن مسعود کی قراءت یوں ہی ہے ہم سے

حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ

کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عبید بن سباق سے کہ زید بن ثابت نے کہا دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ

مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن سباق سے ان سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ ابوبکر رض نے مجھکو

قال ارسل الی ابو بکر فتتبعت القرآن حتی وجدت اٰخر سورۃ التوبۃ مع ابی
بلا بھیجا مجھ کو ابوبکر نے تو میں قرآن کی ٹوہ لگاتا رہا (بجا بجا تلاش کرتا رہا) یہاں تک کہ میں نے سورۂ توبہ کی اخیر کی یہ آیت لقد جاءکم
خزیمۃ الانصاری لم اجدھا مع احد غیرہ لقد جاءکم رسول من انفسکم حتی
رسول من انفسکم اخیر سورۃ تک یعنی رب العرش العظیم تک کسی پاس نہ ملی ایک ابوخزیمہ کے پاس (لکھی ہوئی) ملی (گو یاد سبھوں کو
خاتمۃ براءۃ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس بھذا وقال مع ابی
تھی) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے ابوخزیمہ
خزیمۃ الانصاری حدثنا معلی بن اسد حدثنا وھیب عن سعید عن قتادۃ
انصاری پاس یہ آیت ملی ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے
عن ابی العالیۃ عن ابن عباس رض قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول عند
انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھا
الکرب لا الہ الا اللہ العلیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا
کرتے تھے لا الہ الا اللہ العلیم الحلیم الخ لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ
اللہ رب السموت ورب الارض رب العرش الکریم حدثنا محمد بن یوسف حدثنا
رب السموات ورب الارض ورب العرش الکریم ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے
سفین عن عمرو بن یحیی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ
سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ) سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصعقون یوم القیمۃ فاذا انا بموسی اخذ
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائینگے (پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤنگا) کیا دیکھوں گا موسیٰ
بقائمۃ من قوائم العرش وقال الماجشون عن عبد اللہ بن الفضل عن ابی
پیغمبر عرش کا ایک پایہ پکڑے (کھڑے) ہیں اور عبدالعزیز ماجشون نے عبداللہ بن فضل سے انہوں نے ابوسلمہ سے
سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکون اول من بعث فاذا
انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا میں سب سے پہلے ہوش میں آؤنگا کیا دیکھوں گا موسیٰ
موسی اخذ بالعرش باب قول اللہ تعالی تعرج الملئکۃ والروح الیہ و
عرش تھامے ہوئے ہیں باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ معارج میں) فرمانا فرشتے اور روح اس پاک پروردگار تک ایک دن
قولہ جل ذکرہ الیہ یصعد الکلم الطیب وقال ابو جمرۃ عن ابن عباس بلغ ابا
فرمانا پاکیزہ کلمہ (جیسے لا الہ الا اللہ) اس پاک پروردگار تک چڑھ جاتا ہے اور ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی نے ابن عباس سے روایت کی

بمبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لاخیہ اعلم لی علم ھذا الرجل الذی

ابوذر رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہونچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم (جاؤ) اس پیغمبر کی خبر لاؤ جو کہتا ہے

یزعم انہ یاتیہ الخبر من السماء وقال مجاھد العمل الصالح یرفع الکلم الطیب

مجھ پر آسمان سے خبر آتی ہے اور مجاہد نے کہا (اسکو فریابی نے وصل کیا) نیک عمل پاکیزہ کلمہ کو اٹھا لیتا ہے (اللہ تک پہونچا دیتا ہے)

یقال ذی المعارج الملائکۃ تعرج الی اللہ حدثنا اسمعیل حدثنی مالک

بعضوں نے کہا ذی المعارج سے یہی مراد ہے کہ وہ پاک پروردگار فرشتوں والا ہے جو اسکی طرف چڑھتے رہتے ہیں ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے

عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے تمہارے

قال یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار ویجتمعون فی صلوۃ العصر

پاس باری باری آتے رہتے ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور فجر اور عصر کے وقت دن اور رات دونوں کے فرشتے اکٹھا

وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسالھم وھو اعلم بکم فیقول کیف ترکتم

ہو جاتے ہیں پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہ چکے تھے وہ چڑھ جاتے ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم نے

عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون وقال خالد بن مخلد

میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم انکے پاس سے نکلے (یعنی فجر کے وقت) اسوقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم آن کے

حدثنا سلیمان حدثنی عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال

ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یصعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حلال کمائی میں سے ایک کھجور برابر خیرات نکالے اور اللہ کی طرف وہی خیرات

الی اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلھا بیمینہ ثم یربیھا لصاحبہ کما یربی احدکم

چڑھتی ہے جو حلال کمائی میں سے ہو تو اللہ اسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اسکی پرورش اس طرح سے کرتا رہتا ہے جیسے کوئی تم میں

فلوہ حتی تکون مثل الجبل ورواہ ورقاء عن عبد اللہ بن دینار عن سعید بن

اپنے بچھیرے کی پرورش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ خیرات (جو کھجور کے برابر تھی) پہاڑ برابر ہو جاتی ہے اس حدیث کو ورقاء بن عمر نے بھی عبداللہ بن دینار

یسار عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصعد الی اللہ الا الطیب

انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں بھی یہ فقرہ ہے کہ اللہ کی طرف وہی خیرات چڑھتی ہے جو حلال کمائی کی

حدثنا عبد الاعلی بن حماد حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ

ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے

عن ابی العالیۃ عن ابن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو

انھون نے ابوالعالیہ سے انھون نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرب اور سختی کی حالت مین ان کلمون سے دعا کرتے تھے

عند الکرب لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ

لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ

الا اللہ رب السموات ورب العرش الکریم حدثنا قبیصۃ حدثنا سفیان عن ابیہ

الا اللہ رب السموات ورب العرش الکریم ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھون نے

عن ابن ابی نعم او ابی نعم شک قبیصۃ عن ابی سعید قال بعث الی النبی صلی

اپنے والد سعید بن مسروق سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے یا ابونعم سے یہ شک قبیصہ راوی کو ہوا انھون نے ابوسعید خدری سے انھون نے

اللہ علیہ وسلم بذھیبۃ فقسمھا بین اربعۃ وحدثنی اسحق بن نصر حدثنا عبد

کہا حضرت علی نے جب وہ یمن مین تھے آنحضرت صلعم کے پاس سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا آپ نے اسکو چار شخصون مین تقسیم کر دیا دوسری سند اور مجہ سے اسحاق بن ابراہیم

الرزاق اخبرنا سفین عن ابیہ عن ابن ابی نعم عن ابی سعید الخدری قال بعث

بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی اپنے باپ سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے انھون نے ابوسعید خدری سے انھون نے کہا حضرت

علی وھو بالیمن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذھیبۃ فی تربتھا فقسمھا بین

علی نے جب وہ یمن مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا آپ نے کیا کیا وہ سونا اقرع

الاقرع بن حابس الحنظلی ثم احد بنی مجاشع وبین عیینۃ بن بدر الفزاری

بن حابس حنظلی کو جو بنی مجاشع مین سے تھا اور عیینہ بن بدر فزاری اور

وبین علقمۃ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب وبین زید الخیل الطائی

علقمہ بن علاثہ عامری کو جو بنی کلاب مین سے تھا اور زید خیل طائی کو جو بنی نبہان مین

ثم احد بنی نبھان فتغضبت قریش والانصار فقالوا یعطیہ صنادید اھل

سے تھا ان چار آدمیون کو تقسیم کر دیا یہ حال دیکھکر قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آنحضرت صلعم کو کیا ہو گیا ہے آپ نجد کے

نجد ویدعنا قال انما اتالفھم فاقبل رجل غائر العینین ناتئ الجبین کث

رئیسون کو تو دیتے ہین اور ہمکو نہین دیتے آپ نے فرمایا مینے جو یہ مال نجد والون کو دیا ہے تو ایک مصلحت کے لیے ہے ان کا دل ملانا

اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال النبی

گالے پھولے ہوئے سر گھٹا ہوا (مردود) کہنے لگا محمد صلعم خدا سے ڈرو آپ نے فرمایا اگر مین اسکا رسول ہو کر

صلی اللہ علیہ وسلم فمن یطیع اللہ اذا عصیتہ فیامنی علی اھل الارض ولا

اسکی اطاعت نہ کرونگا نافرمانی کرونگا تو پھر اسکی اطاعت کون کرے گا وہ تو زمین والون پر مجھکو امین جانتا ہے جب تو اے پیغمبر مجھکو

تأمنوني فقال رجل من القوم قتله أراه خالد بن الوليد فمنعه النبي صلى

تو تم میرا اعتبار نہیں کرتے ایک شخص مسلمانوں میں سے (خالد بن ولید یا عمر بن خطاب) کہنے لگے یا رسول اللہ حکم ہو تو اسکی گردن اڑا دوں آپ نے

الله عليه وسلم فلما ولى قال النبي صلى الله عليه وسلم إن من ضئضئ هذا

اجازت نہ دی جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا (کمبخت) اس کی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو

قوما يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الإسلام مروق السهم من

قرآن کے حرف لفظ پڑھینگے لیکن قرآن اُن کے حلق کے نیچے نہیں اتریگا ف یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکلجائینگے جیسے تیر شکاری

الرمية يقتلون أهل الإسلام ويدعون أهل الأوثان لئن أدركتهم

جانور سے پار نکلجاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) یہ کمبخت کیا کرینگے مسلمانوں کو تو مارینگے اور بت پرستوں کو چھوڑ دینگے اگر میں ان کو پاؤں

لأقتلنهم قتل عاد حدثنا عياش بن الوليد حدثنا وكيع عن الأعمش

تو عاد کی قوم کی طرح انکو نیست و نابود کردونگا ف ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں

عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم

نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے انہوں نے ابوذر غفاری رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ

عن قوله والشمس تجري لمستقر لها قال مستقرها تحت العرش باب قول

علیہ وسلم سے اس آیت کو پوچھا والشمس تجری لمستقر لہا (جو سورہ یٰس میں ہے) آپ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے تلے ہے ف باب

الله تعالى وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة حدثنا عمرو بن عون حدثنا

اللہ تعالی کا (سورۂ قیامت میں) فرمانا کچھ منہ اس دن تر و تازہ اور خوش و خرم ہونگے اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہونگے ہم سے عمرو

خالد وهشيم عن إسمعيل عن قيس عن جرير قال كنا جلوسا عند النبي

خالد طحان نے اور ہشیم نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے انہوں نے کہا ہم

صلى الله عليه وسلم إذ نظر إلى القمر ليلة البدر قال إنكم سترون ربكم كما ترون

آنحضرت صلعم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا فرمایا تم ضرور (مرنے کے بعد آخرت میں) اپنے پروردگار

هذا القمر لا تضامون في رؤيته فإن استطعتم أن لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع

کو اس طرح (بے تکلف) دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی ازدحام یعنی کشمکش نہیں ہوگی ف اب اگر تم سے ہو سکے

الشمس وصلوة قبل غروب الشمس فافعلوا حدثنا يوسف بن موسى حدثنا

یعنی فجر کی اسی طرح سورج ڈوبنے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے یعنی عصر کی) یہ دونوں نمازیں تم سے فوت نہ ہونے پائیں ہم سے یوسف

عاصم بن يوسف اليربوعي حدثنا أبو شهاب عن إسمعيل بن أبي خالد عن قيس

بن موسی نے بیان کیا کہا ہم کو عاصم بن یوسف یربوعی نے کہا ہم سے ابو شہاب نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس

ف اس باب میں امام بخاری نے دیدار الٰہی کا اثبات کیا جسکا جہمیہ اور معتزلہ اور روافض نے انکار کیا ہے ۱۲ منہ

ابن ابی حازم عن جریر بن عبد الله قال قال النبی صلی الله علیہ وسلم انکم سترون ربکم

ابی حازم سے انہون نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے پروردگار کو کھلم کھلا ضرور

عیانا حدثنا عبدة بن عبد الله حدثنا حسین الجعفی عن زائدة حدثنا بیان

دیکھو گے ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہون نے زائدہ سے کہا ہم سے بیان بن بشر نے

ابن بشر عن قیس بن ابی حازم حدثنا جریر قال خرج علینا رسول الله صلی الله

انہون نے قیس بن ابی حازم سے کہا ہم سے جریر بن عبد اللہ نے بیان کیا انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودھوین شب

علیہ وسلم لیلة البدر فقال انکم سترون ربکم یوم القیمة کما ترون هذا لا

کو ہم پر برآمد ہوئے اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن ضرور اپنی آنکھون سے اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے

تضامون فی رؤیته حدثنا عبد العزیز بن عبد الله حدثنا ابراهیم

دیکھنے مین تمکو کوئی اژدحام (کشمکش) نہ ہوگی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے

ابن سعد عن ابن شهاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی هریرة ان الناس قالوا یا

انہون نے ابن شہاب سے انہون نے عطاء بن یزید لیثی سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے کہا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ

رسول الله هل نری ربنا یوم القیمة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل

کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھینگے آپ نے فرمایا بتلاؤ تو تم کو چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین کوئی تکلیف ہوتی ہے

تضارون فی القمر لیلة البدر قالوا لا یا رسول الله قال فهل تضارون فی الشمس

انہون نے کہا نہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس وقت سورج صاف ہو

لیس دونها سحاب قالوا لا یا رسول الله قال فانکم ترونه کذلک یجمع الله الناس

ابر نہ ہو اس کے دیکھنے مین تمکو کوئی اڑچن ہوتی ہے انہون نے کہا نہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بس اسی طرح ف تم اپنے پروردگار کو دیکھوگے ہوگا یہ کہ

یوم القیمة فیقول من کان یعبد شیئا فلیتبعه فیتبع من کان یعبد الشمس

اللہ تعالی قیامت کے دن سب لوگون کو (مومن ہون یا کافر مشرک) اکٹھا کریگا اس کے بعد فرمائیگا دنیا مین جو جسکو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے جو

الشمس ویتبع من کان یعبد القمر القمر ویتبع من کان یعبد الطواغیت

جو شخص چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے پیچھے لگ جائے جو شخص بتون شیطانون کو پوجتا تھا وہ انکے ہمراہ ہو جائے

الطواغیت وتبقی هذه الامة فیها شافعوها او منافقوها شك ابراهیم فیاتیهم

ہر ایک گروہ اپنے معبود کے ساتھ چلدیگی اور اس امت کے لوگ رہجائینگے ان مین وہ لوگ بھی ہونگے جو اعلیٰ درجہ کے شفاعت کرنے والے

الله فیقول انا ربکم فیقولون هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه

اللہ تعالی ان کے پاس آئیگا اور فرمائیگا مین تمہارا خدا ہون وہ کہینگے (اسکی پناہ) ہم تو اسی جگہ ٹھیرے رہینگے جبتک ہمارا مالک تشریف

وانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله بما شاء ان يدعوه ثم يقول

اسکی بدبو نے میرا ناک میں دم کر دیا اسکی لپٹ نے مجھکو جلا ڈالا اور جو دعا میں اللہ چاہیگا وہ کرتا رہیگا یہانتک کہ اللہ تعالی اسسے فرمائے گا

الله هل عسيت ان اعطيت ذلك ان تسالني غيره فيقول لا وعزتك لا اسالك غيره

اچھا تجھے اگر میں تیری یہ درخواست قبول کر لوں تب تو دوسری اور درخواست کریگا (آدمی کی عادت میں یہ داخل ہے) وہ کہیگا نہیں تیری عزت

ويعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء فيصرف الله وجهه عن النار فاذا اقبل

جیسے جیسے اللہ کو منظور ہونگے ویسے ویسے مضبوط عہد و پیمان کریگا اسوقت اللہ تعالی دوزخ کی طرف سے اسکا منہ پھیر کر بہشت کی طرف اسکا

على الجنة وراها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اي رب قدمني الى باب

منہ کر دیگا جب وہ بہشت کو دیکھیگا تو جتنی (یعنے جتنی مدت تک) اللہ کو منظور ہے خاموش رہیگا پھر عرض کریگا پروردگار ذرا سا احسان

الجنة فيقول الله الست قد اعطيت عهودك ومواثيقك ان لا تسالني

کر پروردگار فرمائیگا ارے تو نے کیا عہد و پیمان (کیسے زور کے ساتھ) کیے تھے کہ اب میں کبھی کوئی اور درخواست نہیں کرونگا ارے آدمزاد

غير الذي اعطيت ابدا ويلك يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب ويدعو

تو بھی کیا دغا باز ہے وہ کہیگا ہاں بیشک پروردگار میں نے یہ قول قرار کیا تھا پر اللہ سے دعا کرتا رہیگا

الله حتى يقول هل عسيت ان اعطيت ذلك ان تسال غيره فيقول لا وعزتك

یہاں تک کہ آخر اللہ تعالی ارشاد فرمائیگا اب میں تیری یہ درخواست بھی منظور کر لوں تب تو اور کوئی درخواست کریگا وہ عرض کریگا پروردگار نہیں

لا اسالك غيره ويعطي ما شاء من عهود ومواثيق فيقدمه الى باب الجنة

تیری عزت کی قسم اب اور کوئی درخواست نہیں کرونگا اور جیسے جیسے اللہ کو منظور ہیں ویسے قول قرار بڑی سختی کے ساتھ کریگا اسوقت اللہ

فاذا قام الى باب الجنة انفهقت له الجنة فراى ما فيها من الحبرة والسرور

کھڑا ہوگا اور بہشت اسپر کھل جائیگی تو وہاں کی آرائشیں چین نعمتیں خوشیاں دیکھکر جب تک اللہ کو منظور ہے خاموش

فيسكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول اي رب ادخلني الجنة فيقول الله الست

رہیگا (بہشتیوں کو دیکھکر ترستا رہیگا) آخر نہ رہا جائیگا کہیگا پروردگار مجھکو بہشت میں پہونچا دے اللہ تعالی فرمائیگا واہ رے

قد اعطيت عهودك ومواثيقك ان لا تسال غير ما اعطيت فيقول ويلك

آدمی تو نے کیا کیا اقرار عہد پیمان کیے تھے کہ اب کوئی اور درخواست نہیں کرونگا ارے تیری خرابی کیا دغا باز نکلا

يا ابن ادم ما اغدرك فيقول اي رب لا اكونن اشقى خلقك فلا يزال يدعو

وہ عرض کریگا بیشک (یعنے سب کچھ قول قرار کیے تھے) مگر کیا میں ہی ایک تیرے تمام (موحد) بندوں میں بدنصیب رہوں پھر اسکو

حتى يضحك الله منه فاذا ضحك منه قال له ادخل الجنة فاذا دخلها قال

یہانتک کہ اللہ تعالی تبسم فرمائیگا ہنستے ہی حکم صادر ہوگا چل جا بہشت میں جا جب وہ بہشت میں جائیگا تو پروردگار فرمائے گا اب

اللہ لہ تمنہ فیسأل ربہ ویتمنی حتی ان اللہ لیذکرہ یقول کذا وکذا حتی انقطعت
کہ آرزو میں ذکر کرے وہ جو جو اسکے دل میں آئیگا مانگیگا پروردگار اسکو یاد دلاتا جائیگا یہ بھی تو مانگ یہ بھی تو مانگ ف یہانتک کہ اسکی طلب و آرزو
بہ الامانی قال اللہ ذلک لک ومثلہ معہ قال عطاء بن یزید وابو سعید
ختم ہو جائینگی اس وقت پروردگار فرمایگا یہ سب تجھکو دیا اور اتنا ہی اور عطاء بن یزید راوی کہتے ہیں ابوہریرہ رضہ نے جب یہ حدیث بیان کی
الخدری مع ابی ہریرۃ لا یرد علیہ من حدیثہ شیئا حتی اذا حدث ابو ہریرۃ
تو ابوسعید خدری صحابی بیٹھے ہوئے تھے وہ چپکے سنتے رہے ابوہریرہ رضہ کی کسی بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا جب ابوہریرہ رضہ نے یہ کہا
ان اللہ تبارک وتعالی قال ذلک لک ومثلہ معہ قال ابو سعید الخدری وعشرۃ
کا فقرہ بیان کیا پروردگار فرمایگا یہ سب تجھکو دیا اور اتنا ہی اور تو ابوسعید رضہ کہنے لگے ابوہریرہ اور اسکا دس گنا
امثالہ معہ یا ابا ہریرۃ قال ابو ہریرۃ ما حفظت الا قولہ ذلک لک ومثلہ
گنا ابوہریرہ رضہ نے کہا میں نے تو یہی آپکا قول یاد رکھا ہے یہ سب تجھکو دیا اور اتنا
معہ قال ابو سعید الخدری اشہد انی حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابوسعید رضہ نے کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلعم سے اس حدیث کو یوں یاد رکھا ہے
قولہ ذلک لک وعشرۃ امثالہ قال ابو ہریرۃ فذلک الرجل آخر اہل الجنۃ دخولا
یہ سب تجھکو دیا اور اسکا دس گنا اور ابوہریرہ رضہ نے کہا یہ شخص وہ ہوگا جو سب بہشتیوں کے بعد بہشت میں جائیگا
الجنۃ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن
ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے
ابی ہلال عن زید عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قلنا یا
انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوسعید خدری رضہ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ قال ہل تضارون فی رؤیۃ الشمس و
رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے مالک کو دیکھینگے آپنے فرمایا بھلا جب آسمان صاف ہو تو تم کو چاند سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف
القمر اذا کانت صحوا قلنا لا قال فانکم لا تضارون فی رؤیۃ ربکم یومئذ الا
ہوتی ہے ہم نے کہا نہیں آپنے فرمایا بس اسیطرح تمکو قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیدار میں بھی کوئی تکلیف نہیں ہونے کی اتنی ہی
کما تضارون فی رؤیتہما ثم قال ینادی مناد لیذہب کل قوم الی ما کانوا
تکلیف ہوگی جتنی چاند سورج دیکھنے میں ہوتی ہے اسکے بعد یوں فرمایا قیامت کے دن ایک منادی ہوگی دیکھو ہر گروہ اپنے اس معبود کی طرف
یعبدون فیذہب اصحاب الصلیب مع صلیبہم واصحاب الاوثان مع اوثانہم و
جائے جسکو وہ دنیا میں پوجا کرتا تھا اس منادی ہونے پر ترسول (صلیب) پوجنے والے نصاری صلیب کے ساتھ اور بت پوجنے والے اپنے بتوں کے ساتھ

ف یعنی بہشت کی انواع و اقسام سامان عیش و عشرت

أَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ

اور سب اپنے معبود والے اپنے معبودوں کے ساتھ ہو جاینگے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ رہ جاینگے جو دنیا میں خدا پرست تھے خواہ نیک ہوں یا گنہگار اور

أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ

کچھ بچے ہوئے یہود اور نصاریٰ پھر اسکے بعد دوزخ کو سامنے لاینگے وہ ایسی چمکتی ہوگی جیسے ریتی کی طرح سراب معلوم ہوتی ہے یہود سے پوچھا جائیگا تم کس کو پوجتے تھے

قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ

وہ کہینگے حضرت عزیر کو جو خدا کے فرزند تھے انکو جواب ملیگا تم جھوٹے ہو اللہ کی تو نہ کوئی جورو ہے نہ کوئی اولاد اب تم چاہتے کیا ہو کہو

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا

وہ کہینگے ہمکو پانی پلوا حکم ہوگا پیو پھر وہ ریتی کیطرف جو پانی معلوم ہوتی ہوگی چلینگے دوزخ میں جا کر گر پڑینگے اب نصاریٰ سے پوچھا جائیگا کہو

كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ

تم دنیا میں کس کی پرستش کرتے تھے وہ کہینگے خداوند یسوع مسیح کی جو اللہ کے فرزند تھے جواب ملیگا تم جھوٹے ہو اللہ کی تو نہ کوئی جورو ہے نہ

وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ حَتَّى

اسکی کوئی اولاد بیٹا بیٹی ہے اب تم کیا چاہتے ہو کہو کہینگے ہمکو پانی پلوا حکم ہوگا اچھا اس ریتی کی طرف جاؤ پیو وہ جاتے ہی دوزخ میں

يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ

گر پڑینگے اب وہی لوگ رہ جاینگے جو خالص اللہ کو پوجنے والے تھے ان میں اچھے برے سب طرح کے لوگ ہونگے ان سے کہا جائیگا تم لوگ یہاں کیوں

فَيَقُولُونَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي

وہ کہینگے (چلدیے تو اچھا ہوا) ہم دنیا میں ان سے الگ رہے جہاں انسے زیادہ محتاج تھے ف بات یہ ہے ہم نے ایک منادی سنی ہر گروہ اس معبود

لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ

سے لگ جائے جسکو وہ دنیا میں پوجا کرتا تھا ف اسی انتظار میں کھڑے ہیں (وہ آئے تو اسکے ساتھ چلے جائیں) اسکے بعد کیا ہوگا پروردگار اس صورت کو

أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ

دیکھ چکے ہونگے ایک دوسری صورت میں نمود ہوگا اور فرمائیگا اد ہر آؤ میں تمہارا معبود ہوں (جب اسکو پیغمبر پہچان لینگے تو) کہینگے بیشک تو ہمارا معبود ہے اسکر

آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى

عرض کرینگے ساق یعنے پنڈلی کی نشانی ہے ف پس پروردگار اپنی پنڈلی کہولیگا اور ہر مومن اسکو دیکھکر سجدہ میں گر پڑیگا ف اور جو شخص دنیا

مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا

میں ریا (دکھلاوے) کے لیے اور لوگوں کو سنانیکے لیے سجدہ کرتا تھا اسکے دل میں ایمان نہ تھا وہ بھی سجدہ کرنا چاہیگا لیکن اسکی پیٹھ کی ہڈیاں جڑ

ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ

کر ایک تختہ ہو جاینگی (وہ سجدہ نہ کر سکیگا) اسکے بعد پلصراط کو لائینگے اور دوزخ کی پشت پر رکھینگے ف ہم نے پوچھا یا رسول اللہ یہ پلصراط کیا چیز ہے

مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ

آپ نے فرمایا ایک پھسلواں گرنیکا مقام ہے اس پر سنساں ہیں آنکڑے ہیں چوڑے گوکھرو کانٹوں والے ہیں انکا سر خمدار سعدان کے کانٹوں کی طرح جو نجد

بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ

کے ملک میں ہوتے ہیں مسلمان اس پر سے پلک مارنیکی طرح اور بجلی کی طرح اور آندھی کی طرح اور تیز گھوڑوں کی طرح اور

الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ

سانڈنیوں کی طرح گذر جائینگے بعضے تو صحیح سلامت وہاں سے بچکر نکل جائینگے بعضے کچھ زخمی ہوکر چھٹ جائینگے اور بعضے دوزخ میں گر پڑینگے

يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ

آخر جو شخص پل صراط سے پار ہوگا اسکو کھینچ کھینچ کر پار کرینگے تم لوگ آج کے دن اپنا حق کیلئے جو ظاہر ہے تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے

لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا

بیشتر جب خود نجات پا جائینگے تو اپنے بھائی مسلمانوں کو دوزخ سے نجات دلانے کے لیے بار بار پروردگار سے عرض کرینگے کہینگے پروردگار یہ

وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ

ہمارے مسلمان بھائی تھے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے دوسرے نیک اعمال کیا کرتے تھے انکو بھی دوزخ سے نجات عطا فرما پروردگار

دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ

اس کو دوزخ سے نکال لو اللہ تعالیٰ ان گنہگار مسلمانوں کے منہ دوزخ پر حرام کر دیگا جب یہ نیک مسلمان انکو نکالنے وہاں آئینگے تو دیکھینگے

فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ

بعضے تو پاؤں تک آگ میں ڈوبے ہونگے بعضے آدھی پنڈلیوں تک خیر جن جن لوگوں کو یہ نیک مسلمان پہچانینگے انکو نکال لینگے پھر دوبارہ پروردگار

اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا

پاس حاضر ہونگے اور عرض معروض کرینگے حکم ہوگا اچھا جاؤ جسکے دل میں آدھی اشرفی برابر ایمان ہو اسکو بھی نکال لو وہ ایسے لوگوں کو بھی نکال

ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ

لینگے پھر لوٹ کر پروردگار پاس حاضر ہونگے (عرض معروض کرینگے) حکم ہوگا اچھا جاؤ جسکے دل میں چیونٹی برابر بھی ایمان دیکھو اس کو بھی نکال

فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا إِنَّ اللَّهَ لَا

لو وہ آخر جن جن کو پہچانینگے نکال لینگے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم مجھکو سچا نہیں سمجھتے تو قرآن کی یہ آیت (جو سورۂ نساء میں ہے)

يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ

پڑھو اللہ ذرہ برابر ظلم نہ کرینگا اگر کوئی نیکی ہو تو اسکو دونا کر دیگا غرض پیغمبر اور فرشتے اور نیک مسلمان سب اپنے اپنے درجہ اور

وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ

محل پر شفاعت کرینگے پروردگار فرمائیگا اب خاص میری شفاعت باقی رہی اور دوزخ میں سے ایک مٹھی نکال لیگا یہ لوگ جلکر

أو قال حمماً فيلقون في نهر بأفواه الجنة يقال له ماء الحياة فينبتون

کوئلہ ہوگئے ہونگے لیکن بہشت کے دروازے پر جو آبحیات کی نہر ہے اس میں ڈالدیے جائینگے اس نہر کے دونوں کنارون پر ایسے

في حافتيه كما تنبت الحبة في حميل السيل قد رأيتموها إلى جانب الصخرة إلى

اُگ آئینگے جیسے بہاؤ کے کوڑے میں دانہ خوب تر و تازہ اُگ آتا ہے تم نے دیکھا ہوگا یہ دانہ کبھی پتھر کے نزدیک اُگتا ہے

جانب الشجرة فما كان إلى الشمس منها كان أخضر وما كان منها إلى الظل كان أبيض

کبھی درخت کے نزدیک پھر جس پر دھوپ پڑتی ہے وہ تو سبز رہتا ہے اور جو سایہ میں رہتا ہے وہ سفید رہتا ہے

فيخرجون كأنهم اللؤلؤ فيجعل في رقابهم الخواتيم فيدخلون الجنة فيقول أهل الجنة هؤلاء

غرض یہ لوگ اس نہر میں سے جب نکلینگے تو موتی کی طرح چمکتے ہونگے انکی گردنوں پر مہر کر دیجائیگی اور یہ بہشت میں جائینگے بہشت والے کہینگے یہ اللہ کے آزاد کیے ہوئے غلام

عتقاء الرحمن أدخلهم الجنة بغير عمل عملوه ولا خير قدموه فيقال لهم لكم

ہیں یہ بہشت میں جائینگے تو بہشتی کہینگے یہ لوگ اللہ کے آزاد کیے ہوئے ہیں انہوں نے نہ کوئی عمل کیا اور نہ کوئی ثواب کا کام کر کے آئے

ما رأيتم ومثله معه وقال حجاج بن منهال حدثنا همام بن يحيى حدثنا قتادة

دیکھیں وہ سب لو اور اتنی ہی اور لو اور حجاج بن منہال نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم کو ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا ہم کو

عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحبس المؤمنون يوم القيامة حتى

قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت کے دن ایماندار لوگ (گرم میدان میں) رکے رکھے جائینگے

يهموا بذلك فيقولون لو استشفعنا إلى ربنا فيريحنا من مكاننا فيأتون

آخر (اصلاح کرکے) کہینگے چلو ہم اپنے مالک کے پاس کسی کی سفارش تو پہنچائیں تاکہ اس تکلیف سے نجات پائیں آخر سب مل کر آدم کے

آدم فيقولون أنت آدم أبو الناس خلقك الله بيده وأسكنك جنته و

پاس آئینگے ان سے کہینگے آپ آدم ہیں سب لوگوں کے باپ ہیں اللہ نے آپ کا پتلا خاص اپنے ہاتھ سے بنایا آپ کو بہشت میں بسایا

أسجد لك ملائكته وعلمك أسماء كل شيء لتشفع لنا عند ربك حتى يريحنا

فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا ہر چیز کا نام آپکو بتلایا (ہر زبان میں بات کرنا سکھلایا) آپ ہمارے پروردگار کے پاس کچھ سفارش کیجئے

من مكاننا هذا قال فيقول لست هناكم قال ويذكر خطيئته التي أصاب

وہ کہینگے میں اس لائق نہیں اور اپنے گناہ کو یاد کرینگے جو انہوں نے اس درخت میں سے

أكله من الشجرة وقد نهي عنها ولكن ائتوا نوحاً أول نبي بعثه الله إلى أهل

کھا لیا تھا جس کا کھانا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا مگر تم ایسا کرو نوح پیغمبر پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جنکو (نئی شریعت کے ساتھ)

الأرض فيأتون نوحاً فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي أصاب سؤاله

اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف بھیجا تھا آخر یہ لوگ حضرت نوح پاس آئینگے ان سے عرض کرینگے وہ کہینگے میں اس لائق نہیں اپنا گناہ یاد

رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ

کے سفارش بغیر علم کے کیا تھا مگر تم ایسا کرو ابراہیم پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں پھر سب لوگ ابراہیم پاس آئینگے وہ بھی یہی کہینگے میں تو

إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ

لائق نہیں ہوں اور اپنے تین جھوٹ جو اُنہوں نے دنیا میں بولے تھے اُنکو یاد کرینگے مگر تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ ایسے (شان والے)

اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ

بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے توریت عنایت فرمائی اُن سے بات کی نزدیک کر کے اُن سے سرگوشی کی یہ سنکر سب لوگ موسیٰؑ کے پاس آئینگے وہ کہینگے

وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ

میں اس لائق نہیں اور اپنا وہ گناہ یاد کرینگے جو ایک قبطی کا خون اُنکے ہاتھ سے ہو گیا تھا مگر تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے

وَرُوحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا

بندے اُسکے رسول ہیں روح خاص اُسکے کلمہ خاص ہیں یہ سنکر سب لوگ عیسیٰؑ کے پاس آئینگے وہ کہینگے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو محمدؐ کے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ

جاؤ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ایسے (عالی شان) بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ سب اللہ تعالیٰ نے بخش دیے ہیں آنحضرتؐ فرماتے ہیں یہ سنکر

عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ

جا کر اذن چاہونگا مجھکو اذن ملیگا میں پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑونگا پروردگار جب تک اُسکو منظور ہوگا مجھکو سجدے ہی میں پڑا رہنے

اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ

دیگا اُسکے بعد فرمائیگا محمدؐ اپنا سر اٹھا کہہ تیرا کہنا ہم سنینگے سفارش کر تیری سفارش ہم مانینگے مانگ تو ہم دینگے آنحضرتؐ نے فرمایا پھر

فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ

ارشاد پر میں اپنا سر اٹھاؤنگا اور اپنے پروردگار کی وہ وہ تعریف اور ثنا کرونگا جو (اس وقت) مجھکو سکھلائیگا پھر سفارش شروع کر

فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ

میں پروردگار کو (دولت سرا) سے نکلکر اُن لوگوں کو دوزخ سے نکالکر بہشت میں لیجاؤنگا قتادہ نے کہا میں نے انسؓ سے یہ بھی سنا آنحضرتؐ نے فرمایا

النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ

میں اُن لوگوں کو بہشت میں داخل کرکے پھر لوٹ کر اپنے پروردگار پاس آؤنگا اور دولت سرا پر پہنچکر اذن مانگونگا مجھکو اذن ملیگا میں اُسکو دیکھتے

فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ

ہی سجدے میں گر پڑونگا اور جب تک وہ چاہیگا مجھکو سجدے ہی میں پڑا رہنے دیگا　پھر فرمائیگا محمدؐ سر اٹھا

مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي

اور کہہ ہم سنینگے سفارش کر ہم مانینگے مانگ ہم دینگے آنحضرتؐ نے فرمایا پھر میں اپنا سر اٹھاؤنگا اور پروردگار کی وہ وہ ثنا اور

بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

تعریف کرون گا جو مجھکو سکھلا ئیگا پھر سفارش شروع کردونگا لیکن سفارش کی ایک مقدار مقرر کردیجائیگی مین وہان سے نکلکر دوزخ پر جاؤنگا ان لوگون کو نکالونگا

قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ

قتادہ نے کہا مینے انس سے سنا جب مین انکو دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل کرچکونگا اُس وقت پھر لوٹ کر

أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ

تیسری بار اپنے پروردگار کے پاس آؤنگا اور دولت سرا پر پہونچکر اذن چاہونگا مجھکو اذن ملیگا جب اُسکو دیکھتے ہی سجدے مین گر پڑونگا اور

سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ

جب تک اسکو منظور رہے وہ مجھکو سجدے ہی مین پڑا رہنے دیگا اسکے بعد فرمائیگا محمد اپنا سر اُٹھا کہہ کیا کہتا ہے ہم سنینگے سفارش کر تیری سفارش

تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ

قبول ہوگی مانگ جو مانگتا ہے تو مانگ ہم دیینگے ف مین اس ارشاد پر سر اُٹھاؤنگا اور اپنے پروردگار کی (اسکی عنایت اور نوازش شاہانہ کے شکریے مین) وہ وہ

قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ

پھر سفارش شروع کردونگا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کردیجائیگی مین وہان سے نکلکر دوزخ پر جاؤنگا اور ف بہشت مین لیجاؤنگا قتادہ نے

فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ

جب مین ان لوگون کو بھی دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل کرچکونگا تو اب دوزخ مین وہی لوگ رہجائینگے جو قرآن کی رو سے ہمیشہ دوزخ ہی مین رہنے کے لائق

أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ہین (یعنے کافر اور مشرک) پھر انس نے یہ حدیث بیان کرکے (سورہ بنی اسرائیل کی) یہ آیت پڑھی عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا کہنے

قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا

لگے مقام محمود یہی ہے جسکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے ف ہم سے

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے چچا (یعقوب بن ابراہیم بن سعد) نے کہا ہم سے والد نے انھون نے صالح بن کیسان

قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ

کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا (جب انھون نے لوٹ کی تقسیم پر ناراضی

فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمُ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ

ظاہر کی تھی) اور ایک ڈیرے مین ان سب کو اکٹھا کیا فرمایا دیکھو اُس وقت تک صبر کیے رہو کہ تم اللہ اور اسکے رسول سے ملو کیونکہ مین (قیامت کے دن)

حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ

مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھون نے ابن جریج سے انھون نے سلیمان احول سے

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ

انھوں نے طاؤس سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو فرماتے یا اللہ

قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

مالک ہمارے تجھ ہی کو ساری تعریف سجتی ہے تو آسمان زمین کا تھامنے اور قائم رکھنے والا ہے تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو آسمان زمین کا

وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ

مالک ہے اور ان کا جو آسمان زمین کے درمیان ہیں تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو آسمان اور زمین کا اور ان کا جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے

الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ

روشن کرنیوالا ہے تو سچا تیرا قول سچا تیرا وعدہ سچا تجھ سے ملنا سچ ف بہشت سچ دوزخ سچ قیامت سچ ہے یا اللہ

حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ

میں تیرا تابعدار بن گیا تجھ پر ایمان لایا تجھ پر بھروسا کیا تیرے ہی پاس اپنا جھگڑا لاتا ہوں تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں

فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا

میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے سب گناہ بخش دے وہ گناہ بھی بخش دے جنکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے الٰہ

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قِيَامُ

بخاری نے کہا قیس بن سعد اور ابو الزبیر نے اس حدیث میں طاؤس سے بجائے قیم السموٰت کے قیام السموٰت

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ

نقل کیا ہے ف اور مجاہد نے کہا اسکو فریابی نے وصل کیا قیوم کا معنے ہر چیز کو قائم رکھنے والا ف اور حضرت عمرؓ نے آیۃ الکرسی میں

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے اعمش نے انھوں نے خیثمہ بن عبد الرحمن سے

عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا

انھوں نے عدی بن حاتم سے انھوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ ضرور بات کرے گا

سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

وہ بھی اس طرح کہ بیچ میں کوئی مترجم نہ ہوگا نہ حجاب (بلکہ ہر مومن اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھیگا) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی

عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد الصمد نے انھوں نے ابو عمران سے انھوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس سے انھوں

ابْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا

نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں دو باغ چاندی کے ہیں ان کے برتن اور سب

من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين أن ينظروا إلى ربهم إلا رداء الكبر على وجهه في جنة

سالن یا نذیر کے اور دو باغ سونے کے ہیں انکے برتن اور سب اسباب سونے کے اور جنۃ العدن میں لوگوں اور اس کے دیکھنے میں کوئی چیز حائل نہ ہوگی بجز کبریائی کے

عدن حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عبد الملك بن أعين وجامع

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد الملک بن اعین　　اور جامع بن ابی راشد

ابن أبي راشد عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے　　انہوں نے کہا　　آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے　　فرمایا

وسلم من اقتطع مال امرئ مسلم بيمين كاذبة لقي الله وهو عليه غضبان قال

جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لے تو وہ جب قیامت کے دن اللہ سے ملیگا اللہ اس پر غصے ہوگا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ نے کہا

عبد الله ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم مصداقه من كتاب الله جل ذكره

بیان کرکے　　سورۂ آل عمران کی یہ آیت پڑھی　　ان الذین

إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا أولئك لا خلاق لهم في الآخرة

یشترون بعهد الله وایمانهم　　ثمنا قلیلا　　اولئک لا خلاق　　لهم في الآخرة ولا یکلمهم

ولا يكلمهم الله الآية حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو

الله　　آخر تک ۲ ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے

عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا يكلمهم

انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین آدمیوں سے قیامت

الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم رجل حلف على سلعة لقد أعطى بها أكثر مما

کے دن اللہ تعالی بات تک نہیں کرنیگا نہ ان پر ۳ شفقت کی نگاہ ڈالیگا ایک تو وہ شخص جو کسی چیز کی نسبت جھوٹی قسم کھائے کہ مجھکو اسکی

أعطى وهو كاذب ورجل حلف على يمين كاذبة بعد العصر ليقتطع بها

قیمت ملتی ہو بلکہ کم دوسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھائے اسلئے کہ کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لے

مال امرئ مسلم ورجل منع فضل ماء فيقول الله يوم القيامة اليوم أمنعك فضلي

تیسرے وہ شخص جو بچا ہوا (اپنی ضرورت سے زیادہ) پانی روک رکھے کسی کو پینے یا پلانے نہ دے اللہ تعالی قیامت کے دن اس سے فرمائیگا میں بھی آج

كما منعت فضل ما لم تعمل يداك حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب

جیسے تونے وہ بچی ہوئی چیز روک رکھی جسکو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا ف ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا

حدثنا أيوب عن محمد عن ابن أبي بكرة عن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزمان

ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے ابو بکرہ سے انہوں نے آنحضرت سے آپ نے فرمایا

قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها

پھر اصلی حالت پر آ گیا جس حالت پر اس دن تھا جس دن اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے تھے دیکھو سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے ان مہینوں میں

اربعة حرم ثلث متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي

چار ادب والے مہینے ہیں تین تو پے در پے ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک الگ مہینہ مضر کا رجب ف۱ جو جمادی الآخر

بين جمادى وشعبان اى شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسكت حتى ظننا

اور شعبان کے بیچ میں پڑتا ہے بتلاؤ یہ مہینہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ خاموش رہے یہانتک کہ ہم

انه يسميه بغير اسمه قال اليس ذا الحجة قلنا بلى قال اى بلد هذا قلنا

سمجھے آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام رکھینگے پھر آپ نے خود ہی فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے عرض کیا بیشک ذی الحجہ کا مہینہ ہے پھر

الله ورسوله اعلم فسكت حتى ظننا انه سيسميه بغير اسمه قال اليس البلدة

اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اسکے بعد آپ خاموش ہو رہے یہانتک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کوئی اور نام رکھینگے پھر فرمایا کیا یہ مکہ کا شہر نہیں

قلنا بلى قال فاى يوم هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسكت حتى ظننا انه

ہے ہم نے کہا بیشک مکہ کا شہر ہے آپ نے فرمایا اچھا یہ دن کونسا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اسکے بعد آپ خاموش ہو رہے ہم سمجھے

سيسميه بغير اسمه قال اليس يوم النحر قلنا بلى قال فان دماءكم و

آپ اسکا نام کچھ اور رکھینگے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یوم النحر ہے آپ نے فرمایا دیکھو تمہارے خون اور مال محمد

اموالكم قال محمد واحسبه قال واعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم

بن سیرین نے کہا میں سمجھتا ہوں ابوبکرہ نے یہ بھی کہا تمہاری عزتیں اور آبرو ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسے اس دن

هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وستلقون ربكم فيسألكم عن

کی حرمت اس شہر اس مہینہ میں اور تم (ایک دن) ضرور اپنے پروردگار سے ملوگے ف۲ وہ تمہارے اعمال کی تم سے پرسش کرے گا تو

اعمالكم الا فلا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض الا ليبلغ

ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر گمراہ بنجاؤ دیکھو جو لوگ اس وقت موجود ہیں وہ میری یہ حدیث

الشاهد الغائب فلعل بعض من يبلغه ان يكون اوعى من بعض من سمعه فكان

ان لوگوں کو سنا دیں جو موجود نہیں ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جسکو ایک بات پہونچائی جاتی ہے وہ اس سے زیادہ یاد رکھتا ہے جس نے خود

محمد اذا ذكره قال صدق النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال الا هل بلغت الا

سنی ہوتی ہے محمد بن سیرین حدیث کے اس فقرے کو بیان کرتے کہتے تھے آنحضرت صلعم نے سچ فرمایا ف۳ پھر اسکے بعد آپ نے (لوگوں سے) فرمایا دیکھو میں نے

هل بلغت **باب** ما جاء في قول الله تعالى ان رحمة الله قريب من المحسنين

پہونچا دیا باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں) یوں فرمانا اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے نزدیک ہے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم احول نے انھوں نے ابوعثمان نہدی سے انھون نے

عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ

اسامہ سے انھون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب) کا بیٹا گذر رہا تھا انھون نے آنحضرت صلعم کو بلا بھیجا

إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا فَأَرْسَلَ أَنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ

آپنے جواب مین یہ کہلا بھیجا اللہ ہی کا سب مال ہے جو اس نے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی ایک میعاد مقرر ہے تو صبر کرو اور اللہ سے ثواب چاہو

وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انھون نے پھر قسم دیکر پھر آپ کو بلا بھیجا آخر آپ اٹھے مین بھی اٹھا

وَقُمْتُ مَعَهُ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا

اور معاذ بن جبل رض اور ابی بن کعب رض اور عبادہ بن صامت یہ سب آپ کے ساتھ چلے جب صاحبزادی

نَاوَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَلْقَلُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ

صاحبہ کے گھر پر پہونچے تو اُن لوگون نے کیا کیا بچہ کو لاکر آنحضرت صلعم کے حوالے کر دیا اسکی جان سینے مین تڑپ رہی تھی ایسا معلوم

قَالَ كَأَنَّهَا شَنَّةٌ فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

ہوتا تھا جیسے پرانی مشک یہ حال دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو دیے سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ

أَتَبْكِي فَقَالَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ

روتے ہین (آپکو تعجب ہے) فرمایا اللہ تعالیٰ انہی بندون پر رحم کریگا جو دوسرے بندون پر رحم کرتے ہین ف ہم سے عبیداللہ بن سعد بن

إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انھون نے صالح بن کیسان سے انھون نے اعرج سے انھون نے ابو

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ

ہریرہ رض سے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا پروردگار کے سامنے دوزخ اور بہشت دونون مین جھگڑا ہوا بہشت

الْجَنَّةُ يَا رَبِّ مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَعْنِي

نے کہا پروردگار میرا کیا حال ہے مجھ مین وہی لوگ آرہے ہین جو (دنیا مین) کمزور ناتوان مفلس محتاج تھے اور دوزخ کہنے لگی مجھ مین تو وہ لوگ

أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي

آرہے ہین جو بڑائی کرنے والے تھے یعنے دنیا کے متکبر مغرور اُس وقت اللہ تعالیٰ نے بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہو ف اور دوزخ سے

أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا قَالَ فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

جسکو چاہتا ہون تجھکو تیری وجہ سے عذاب دیتا ہون اور تم دونون مین سے ہر ایک کی بھرتی ہونیوالی ہے بہشت کی تو اس طرح سے کہ اللہ اپنی مخلوق مین

مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

اور دوزخ کی اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں سے جسکو چاہے گا دوزخ کے لیے پیدا کرے گا وہ اس میں ڈالی جائیگی اسکے بعد بھی دوزخ کہیگی

ثَلَاثًا حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِئُ وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ

اور کچھ مخلوق ہو تو میں ابھی خالی ہوں، تین بار ایسا ہی ہوگا ف آخر پروردگار اپنا پاؤں اسپر رکھدیگا اسوقت بھر جائیگی ایک پر ایک الٹ کر سمٹ جائیگی

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ

کچھ لوگوں پر اپنے گناہ کی وجہ سے دوزخ میں جلنے کا ایک دھبہ رہ جائیگا یہ انکے گناہ کی سزا ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انکو بہشت

اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ وَقَالَ هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا

میں لیجائیگا ان کو لوگ جہنمی کہا کرینگے ہمام نے کہا یہ حدیث ہم سے قتادہ نے بیان کی کہا ہم سے انس نے

أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (یہ روایت کتاب الرقاق میں موصولاً گذر چکی ہے) ف باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ فاطر میں) یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ

الْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

اور زمینوں کو اسطرح تھامے ہوئے ہے وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح یشکری)

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا یہود کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اسکا نام معلوم نہیں ہوا، وہ کہنے لگا یا محمد

إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَ

(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درخت اور ندیوں کو

الْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ

ایک انگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھ لیگا پھر ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمائے گا میں بادشاہ ہوں یہ سنکر آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ بَابُ مَا جَاءَ فِي

صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ (جو سورہ زمر میں ہے) باب آسمان اور زمین اور دوسری

تَخْلِيقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

مخلوقات کے پیدا کرنے کا بیان پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک فعل ہے

وَأَمْرُهُ فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ وَمَا كَانَ

اور اسکا حکم ہے تو پروردگار اپنے صفات اور افعال اور امر اور کلام سمیت خالق ہے سب کا پیدا کرنیوالا اسکے صفات اور افعال اور امر

بفعله وأمره وتخليقه وتكوينه فهو مفعول مخلوق مكون حدثنا سعيد

لیکن جو چیزیں اسکے فعل یا امر یا خلق یا تکوین سے بنی ہیں وہ سب مخلوق اور مکون ہیں ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان

ف

ابن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر أخبرني شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن كريب

کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھکو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے

عن ابن عباس قال بت في بيت ميمونة ليلة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ کے پاس رہ گیا اس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی کے پاس

لأنظر كيف صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فتحدث رسول الله صلى الله

تھے میرا مطلب یہ تھا دیکھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) کیونکر پڑھتے ہیں خیر آپ نے (عشا کی نماز کے بعد) تھوڑی دیر اپنی بی بی

عليه وسلم مع أهله ساعة ثم رقد فلما كان ثلث الليل الآخر أو بعضه قعد

(ام المومنین میمونہ) سے باتیں کیں پھر سو رہے جب آخری تہائی حصہ رات کا آن پہونچا یا اسکا کوئی حصہ باقی رہا اسوقت (اٹھ) بیٹھے

فنظر إلى السماء فقرأ إن في خلق السموات والأرض إلى قوله لأولي الألباب ثم

بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت پڑھی ان فی خلق السموت والارض اولی الالباب تک اسکے بعد کھڑے

قام فتوضأ واستن ثم صلى إحدى عشرة ركعة ثم أذن بلال بالصلوة

ہوئے مسواک کی وضو کیا پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں پھر بلالؓ نے صبح کی اذان دی آپ نے دو رکعتیں

فصلى ركعتين ثم خرج فصلى للناس الصبح باب ولقد سبقت كلمتنا

(فجر کی سنت کی) پڑھیں پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز لوگوں کو پڑھائی ف باب اللہ تعالی کا (سورۂ والصافات میں) فرمانا ہم تو پہلے ہی

لعبادنا المرسلين حدثنا إسمعيل حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج

اپنے بھیجے ہوئے بندوں سے یہ فرما چکے ہیں کہ (ایک روز) انکی مدد ہوگی اور ہمارا ہی لشکر غالب ہوگا ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا

عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما قضى الله الخلق

انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جب خلقت کو پیدا کر چکا تو اس نے

كتب عنده فوق عرشه إن رحمتي سبقت غضبي حدثنا آدم حدثنا شعبة

اپنے عرش کے اوپر ایک کتاب میں یوں لکھا میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم کو

حدثنا الأعمش سمعت زيد بن وهب سمعت عبد الله بن مسعود رض حدثنا رسول

شعبہ نے کہا ہم کو اعمش نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق أن خلق أحدكم يجمع في بطن

علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا آپ سچے ہیں آپ سے جو وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ ہے تم میں سے ہر ایک شخص کا نطفہ اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن

أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ

یا چالیس رات جمع رہتا ہے پھر (ایک چلے کے بعد) وہ خون کی پھٹکی بنجاتا ہے پھر ایک چلے کے بعد گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ

ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ

اسکے پاس بھیجتا ہے اسکو چار باتوں کا حکم ہوتا ہے اس کی روزی اسکا عمل اسکی عمر اس کی نیک بختی یا بد بختی

أَمْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونَ

لکھنے کا پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے (یعنے روح انسانی جسکو نفس ناطقہ کہتے ہیں) ف اور تم میں سے کوئی (ساری عمر) بہشتیوں کے سے کام

بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ

کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اس میں اور بہشت میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہجاتا ہے اس وقت اللہ کا لکھا (جو اسکی پیدائش کے وقت لکھا گیا تھا) پورا ہوتا

وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ

اور کوئی تم میں سے (ساری عمر) دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہجاتا ہے اس وقت اللہ کا لکھا پھیر

فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ

پورا ہوتا ہے وہ بہشتیوں کا سا کام کرکے بہشت میں جاتا ہے، تو اعتبار خاتمہ کا ہے) ف۲ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ذر نے کہا میں نے اپنے والد (ذر بن عبداللہ) سے سنا وہ سعید بن جبیر سے نقل کرتے تھے وہ ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا

جبرئیل سے فرمایا تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آیا کرتے اس وقت یہ آیت (سورۂ مریم کی) اتری ہم فرشتے تو جب

بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هٰذَا كَانَ الْجَوَابَ

تیرے پروردگار کا حکم ہوتا ہے اسی وقت اترتے ہیں (بن حکم نہیں آسکتے) اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو

لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

تھا اسکا جواب اس آیت میں اترا ف۳ ہم سے یحییٰ (بن جعفر یا یحییٰ بن موسیٰ) نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے اعمش

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ

سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا

بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

آپ ایک کھجور کی لکڑی پر ٹیکا دیے چل رہے تھے اتنے میں چند یہودیوں پر سے گذر ہوا وہ آپس میں کہنے لگے ان سے پوچھو

سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى

روح کیا چیز ہے بعضوں نے کہا نہ پوچھو آخر انہوں نے پوچھا ہی سہی آنحضرت یہ سنتے ہی اس لکڑی پر ٹیکا دیکر کھڑے ہوگئے

وَأَنَا خَلْفَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ

میں آپ کے پیچھے تھا میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آ رہی ہے تھوڑی دیر میں آپ نے (سورۂ بنی اسرائیل کی) یہ آیت سنائی تجھ سے پوچھتے ہیں روح کیا چیز

رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ حَدَّثَنَا

اور تم بندوں کو اکثر کچھ بہت علم ملا ہے نہیں) تھوڑا ہی سا علم ملا ہے اب آپس میں یہودی کہنے لگے کیوں ہم نے نہیں کہا تھا مت پوچھو (ف) ہم سے

إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ

نے فرمایا جو شخص محض اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے اور اللہ کے کلام کا جو اس نے قرآن میں فرمایا ہے دل سے یقین ہو

وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ

تو اللہ اس کا ضامن ہے یا تو اس کو شہادت کا درجہ دیکر بہشت میں لیجائے گا یا جس گھر سے نکلا ہے وہیں ثواب اور لوٹ کا مال لے کر

مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ

لوٹا لائے گا (ف) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے

عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ

انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ایک شخص (لاحق بن ضمیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پوچھنے لگا یا رسول اللہ

حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ

بعضا آدمی اپنی عزت بچانے کے لیے حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے بعضا بہادری کی وجہ سے بعضا دکھلانے اور سنانے کی نیت سے تو ان میں کون

كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

یہ غرض ہو کہ اللہ کا بول بالا ہو اور شرک اور کفر دب جائے وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے (ف) باب اللہ کا (سورۂ نحل میں) یہ فرمانا ہم تو جب کوئی چیز بنانا چاہیں

حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ

ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ

انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ایک گروہ حق پر غالب

ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

رہیگا یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے (یعنی قیامت کا حکم صادر ہو) ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ہم سے عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال من أمتي أمة قائمة بأمر الله ما يضرهم من كذبهم ولا

والہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کا ایک گروہ برابر اللہ کے حکم پر (قرآن حدیث پر) قائم رہیگا کوئی انکو جھٹلائے اور انکا خلاف

من خالفهم حتى يأتي أمر الله وهم على ذلك فقال مالك بن يخامر سمعت معاذا

کرے تو انکا کچھ نقصان نہ ہوگا یہانتک کہ اللہ کا حکم آن پہونچیگا اور وہ اسی حال میں ہونگے (قرآن حدیث پر چل رہے ہونگے) یہ سنکر مالک بن یخامر نے

يقول وهم بالشام فقال معاوية هذا مالك يزعم أنه سمع معاذا يقول وهم بالشام

کہتے تھے یہ گروہ شام کے ملک میں ہوگا اسوقت معاویہ نے کہا مالک بن یخامر یہ کہتا ہے کہ اس نے معاذ سے سنا کہ یہ گروہ شام کے ملک میں ہوگا

حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن عبد الله بن أبي حسين حدثنا نافع بن

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا

جبير عن ابن عباس قال وقف النبي صلى الله عليه وسلم على مسيلمة في أصحابه فقال

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب مسیلمہ کذاب اپنے ساتھیوں کو لیے ہوئے مدینہ میں آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس کھڑے

لو سألتني هذه القطعة ما أعطيتكها ولن تعدو أمر الله فيك ولئن أدبرت

ہوئے فرمایا اگر تو یہ لکڑی کا ٹکڑا (جو اسوقت آپکے ہاتھ میں تھا) مجھ سے مانگے تو بھی میں نہیں دینے کا اور اللہ کا حکم تیرے باب میں ہو کر رہیگا

ليعقرنك الله حدثنا موسى بن إسمعيل عن عبد الواحد عن الأعمش عن

تو اللہ تعالی تجھ کو ہلاک کریگا ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے عبد الواحد بن زیاد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے

إبراهيم عن علقمة عن ابن مسعود قال بينا أنا أمشي مع النبي صلى الله عليه و

ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں مدینہ کے ایک کھیت میں آنحضرت صلی اللہ

سلم في بعض حرث المدينة وهو يتوكأ على عسيب معه فمررنا على نفر من اليهود

علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں چند یہودیوں پر سے گذر ہوا

فقال بعضهم لبعض سلوه عن الروح فقال بعضهم لا تسألوه أن يجيء فيه بشيء تكرهونه

بعض کہنے لگے ان سے روح کو پوچھو بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری لگے اس پر

فقال بعضهم لنسألنه فقام إليه رجل منهم فقال يا أبا القاسم ما الروح فسكت

دوسروں نے کہا نہیں ہم تو ضرور پوچھینگے آخر ان میں کا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا ابو القاسم بتلاؤ تو روح کیا چیز ہے آپ خاموش ہو

عنه النبي صلى الله عليه وسلم فعلمت أنه يوحى إليه فقال ويسألونك عن الروح قل

رہے میں سمجھ گیا آپ پر وحی آرہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ویسألونک عن الروح قل الروح

الروح من أمر ربي وما أوتوا من العلم إلا قليلا قال الأعمش هكذا في قراءتنا

من امر ربی وما اوتوا من العلم الا قلیلا اعمش نے کہا ہم نے اس آیت کو یونہی پڑھا ہے (عبد اللہ بن مسعود کی قراءت میں) وما اوتیتم ہے

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ

باب اللہ تعالی کا (سورۂ کہف میں) فرمانا اے پیغمبر کہدے اگر میرے مالک کی باتیں لکھنے کے لیے سارا سمندر روشنائی ہو جائے تو میرے مالک کی

كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا وَّلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ

باتیں ختم نہ ہوں اور سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک اور سمندر ہم اسکی مدد کو لائیں اور (سورۂ لقمان میں) فرمایا اگر زمین میں جتنے درخت ہیں انکی سب

مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

قلم بنائے جائیں اور سمندر روشنائی بنے اسکے بعد سات سمندر اور اتنی ہی روشنائی بنیں جب بھی اسکی باتیں ختم نہ ہوں اور (سورۂ

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ

زمین چھ دن میں بنائے پھر تخت پر جا بیٹھا رات سے دن کو ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے رات دن کے پیچھے لگی دوڑی آ رہی ہے اور سورج

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

اور چاند اور تاروں کو بنایا وہ سب اسکے حکم کے تابع ہیں سن لو اسی کی خلقت ہے اسی کا حکم چلتا ہے بڑی برکت والا ہے اللہ جو سارے جہان

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے کہ اسکو اللہ کے کلموں کا یقین ہو اور اسکی یہی نیت ہو کہ اللہ کی راہ

مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ

تو اللہ اسکا ضامن ہے یا تو شہادت کا درجہ دیکر اسکو بہشت میں لیجائیگا یا ثواب اور لوٹ کا مال دیکر اسکو گھر لائیگا

اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ بَابٌ فِي الْمَشِيْئَةِ وَالْاِرَادَةِ وَمَا تَشَاءُوْنَ

لائیگا باب مشیت اور ارادہ کا بیان اور اللہ تعالی نے (سورۂ انفطرت میں) فرمایا تم کچھ

اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ

نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ نہ چاہے اور (سورۂ آل عمران میں) فرمایا تو جسکو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور (سورۂ کہف میں) فرمایا

ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ قَالَ

مگر یہ شرط لگا کر اگر اللہ چاہے اور (سورۂ قصص میں) فرمایا تو جسکو چاہے اسکو راہ پر نہیں لگا سکتا یہ اللہ تعالی کا کام ہے وہ جسکو چاہتا ہے

سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ نَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ

سعید بن مسیب نے اپنے والد سے نقل کیا (یہ روایت کتاب التفسیر میں موصولاً گذر چکی ہے) یہ آیت ابو طالب کے باب میں اتری اور (سورۂ بقرہ میں) فرمایا

بِكُمُ الْعُسْرَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ

اللہ تمپر تنگی کرنا نہیں چاہتا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعوتم اللہ فاعزموا فی الدعاء ولا یقولن احدکم ان

انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو قطعی طور سے مانگو (یعنے فلاں چیز مجھکو عنایت فرما) یوں نہ کہو اگر تو چاہے

شئت فاعطنی فان اللہ لا مستکرہ لہ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری

تو مجھکو دے کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنیوالا نہیں اپنی مشیت کی قید لگانا لغو ہے) ہمسے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری

وحدثنا اسمٰعیل حدثنی اخی عبد الحمید عن سلیمان عن محمد بن ابی عتیق عن

سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہمسے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے بھائی عبدالحمید نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے

ابن شھاب عن علی بن حسین ان حسین بن علی علیھما السلام اخبرہ ان علی بن

ابن شہاب سے انھوں نے امام زین العابدین علی بن حسین علیھما السلام سے ان سے امام حسین نے بیان کیا ان سے حضرت علی نے

ابی طالب اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرقہ وفاطمۃ بنت رسول

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اُن کے اور حضرت فاطمہ کے گھر پر تشریف لائے آن

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقال لھم الا تصلون قال علی فقلت یا رسول اللہ

سے فرمایا تم نماز نہیں پڑھتے (یعنے تہجد کی نماز) حضرت علی رض نے عرض کیا یا رسول اللہ (ہماری) ہماری

انما انفسنا بید اللہ فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ

جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب ہمکو اٹھانا چاہیگا اٹھا دیگا حضرت علی کہتے ہیں جب میں نے یہ کہا تو یہ جواب سنکر آنحضرت صلعم لوٹ

وسلم حین قلت ذلک ولم یرجع الی شیئا ثم سمعتہ وھو مول یضرب فخذہ ویقول

گئے کچھ جواب نہیں دیا پھر جب آپ پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے اس وقت میں نے سنا اپنی ران پر ہاتھ سے مارتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھ رہے

وکان الانسان اکثر شیء جدلا حدثنا محمد بن سنان حدثنا فلیح حدثنا

تھے (جو سورہ کہف میں ہے) وکان الانسان اکثر شیء جدلا ہمسے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہمسے فلیح بن سلیمان نے کہا ہمسے

ھلال بن علی عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ہلال بن علی رض نے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن

وسلم قال مثل المؤمن کمثل خامۃ الزرع یفیء ورقہ من حیث اتتھا الریح تکفئھا

کی مثال کھیتی کے نرم پودے کی سی ہے جدھر کی ہوا آتی ہے ادھر اس کے پتے جھکتے ہیں وہ بھی جھک جاتا ہے

فاذا سکنت اعتدلت وکذلک المؤمن یکفأ بالبلاء ومثل الکافر کمثل الارزۃ

پھر جب ہوا تھم جاتی ہے تو سیدھا ہو جاتا ہے یہی حال مسلمان کا ہے بلاؤں اور مصیبتوں سے وہ جھک جاتا ہے (پھر ایمان کیوجہ

صماء معتدلۃ حتی یقصمھا اللہ اذا شاء حدثنا الحکم بن نافع اخبرنا شعیب

جب مرتا ہے اسکو جڑ سے اکھیڑ ڈالتا ہے ہمسے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر نے کہا سنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ

پر کھڑے تھے فرماتے تھے تمہاری اگلی امتوں کے مقابل تم مسلمانوں کی عمر دنیا میں بقا ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے

صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ

سورج ڈوبنے تک ہوا یہ کہ توراۃ والوں کو توراۃ ملی انہوں نے دوپہر دن تک

النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ

اس پر عمل کیا پھر عاجز ہو گئے (دن پورا نہ کر سکے) آخر ایک ایک قیراط انکو مزدوری ملی اسکے بعد انجیل والوں کو انجیل ملی انہوں نے دوپہر سے عصر

حَتَّى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ

کی نماز تک اس پر عمل کیا اسکے بعد عاجز ہو گئے (سارا دن پورا نہ کر سکے) انکو بھی ایک ایک قیراط کی مزدوری ملی پھر تم مسلمانوں کو قرآن دیا

بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ

گیا تو تم نے سورج ڈوبنے تک اس پر عمل کیا (کام پورا کر دیا) تم کو دو دو قیراط مزدوری کے ملے اب توراۃ والے کہنے لگے

رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ

پروردگار ان مسلمانوں نے کام تو کم کیا اور انکو مزدوری زیادہ ملی پروردگار نے فرمایا پھر تم کو کیا کیا میں نے تمہارا کچھ حق دبا رکھا انہوں نے کہا نہیں

فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا

پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں کرتا ہوں (اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے) ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ

صنعانی نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوادریس (عائذ اللہ) سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے کہا میں نے اور کئی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا

وسلم سے بیعت کی آپ نے فرمایا میں تم سے ان شرطوں پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے

وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ

اپنی اولاد کا خون نہ کرو گے کوئی بہتان اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے اٹھا کر کھڑا نہ کرو گے اور اچھی

وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا

بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں سے ان شرطوں کو پورا کرے اللہ اسکو ثواب دیگا اور جو کوئی ان گناہوں میں سے

فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللهِ إِنْ

کوئی گناہ کر بیٹھے اور دنیا ہی میں اسکی سزا مل جائے (حد شرعی پڑ جائے) تو یہی اسکی کفارہ اور پاکیزگی ہوگی (گناہ معاف ہو جائیگا) اگر

شاء عذبه وان شاء غفر له حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن أيوب عن

اللہ کا اختیار ہے چاہے اسکو عذاب دے چاہے اسکا گناہ بخشدے ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے

محمد عن أبي هريرة أن نبي الله سليمان عليه السلام كان له ستون امرأة فقال

محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ حضرت سلیمان پیغمبر ع کی ساٹھ بی بیاں تہیں انہوں نے کہا میں آج

لأطوفن الليلة على نسائي فلتحملن كل امرأة ولتلدن فارسا يقاتل في سبيل

شب اپنی سب عورتوں پاس ہو آؤنگا اور ہر عورت حاملہ ہوکر ایک بچہ جنیگی جو گھوڑے پر سوار ہوکر اسکی راہ میں جہاد کریگا

الله فطاف على نسائه فما ولدت منهن إلا امرأة ولدت شق غلام قال نبي الله

خیر انہوں نے ویسا ہی کیا رات کو اپنی سب بی بیوں پاس گئے (ان سے صحبت کی) مگر کوئی عورت نہ جنی (کسی کو حمل نہ رہا) ایک عورت جنی وہ بھی ادھورا بچہ

صلى الله عليه وسلم لو كان سليمان استثنى لحملت كل امرأة منهن فولدت فارسا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان انشاء اللہ کہتے تو ہر عورت کو پیٹ رہجاتا اور اسکا بچہ پیدا ہوتا جو سوار ہوکر اسکی

يقاتل في سبيل الله حدثنا محمد حدثنا عبد الوهاب الثقفي حدثنا خالد

راہ میں جہاد کرتا ہم سے محمد بن سلام (یا محمد بن مثنی) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی نے کہا ہم سے خالد

الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على

حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار (قیس بن ابی حازم) پاس اسکے پوچھنے کو

أعرابي يعوده فقال لا بأس عليك طهور إن شاء الله قال قال الأعرابي طهور

تشریف لے گئے (وہ بخار سے بیمار تھا) آپ نے فرمایا کچھ فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تجھ کو گناہوں سے پاک کر دیگی (یا تو اچھا ہو جائیگا) یہ وہ کہنے لگا

بل هي حمى تفور على شيخ كبير تزيره القبور قال النبي صلى الله عليه وسلم فنعم إذا

واہ واہ یہ بخار ہے جو ایک بڑے بوڑہے شخص پر زور مار رہا ہے اسکو قبر تک پہونچا کر چھوڑیگا آپ نے فرمایا ہاں تجھ کو ایسا خیال ہے تو ایسا ہی ہوگا

حدثنا ابن سلام أخبرنا هشيم عن حصين عن عبد الله بن أبي قتادة عن

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے

أبيه حين ناموا عن الصلوة قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله قبض أرواحكم

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وہ قصہ بیان کیا جب لوگ سو گئے تھے اور صبح کی نماز قضا ہوگئی تھی تو کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ تعالی نے تمہاری

حين شاء وردها حين شاء فقضوا حوائجهم وتوضؤا إلى أن طلعت الشمس

جانیں جب تک چاہا روک رکھیں اور جب چاہا چھوڑ دیں (تم جاگ اٹھے) آخر لوگوں نے حاجت پوری کی اور وضو کیا اتنے میں سورج پورا نکل آیا اور

وابيضت فقام فصلى حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم عن ابن شهاب

سفید ہوگیا اس وقت آپ کھڑے ہوکر نماز پڑھائی ہم سے یحیی بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے

عن ابی سلمۃ والاعرج وحدثنا اسمٰعیل حدثنی اخی عن سلیمٰن عن محمد بن ابی عتیق

انھون نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ

عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن وسعید بن المسیب ان ابا ہریرۃ قال

انھون نے ابن شہاب سے انھون نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور سعید بن مسیب سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک مسلمان (حضرت ابو بکر

استب رجل من المسلمین ورجل من الیھود فقال المسلم والذی اصطفی محمدا علی

صدیق) اور یہودی (فنحاص) مین تکرار ہوئی مسلمان کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کو سارے

العلمین فی قسم یقسم بہ فقال الیھودی والذی اصطفی موسی علی العلمین فرفع

جہان والون پر چن لیا یہودی کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت موسیٰ کو سارے جہان والون پر چن لیا یہ سنکر مسلمان

المسلم یدہ عند ذلک فلطم الیھودی فذھب الیھودی الی رسول اللہ صلی اللہ

نے اپنا ہاتھ اٹھا اور یہودی کو ایک طمانچہ رسید کیا یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کرنے کو گیا اور سارا

علیہ وسلم فاخبرہ بالذی کان من امرہ وامر المسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا

قصہ جو اس مین اور مسلمان مین گذرا تھا آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا (مسلمان کو دیکھو)

تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق

مجھکو موسیٰ سے بڑھاؤ مت قیامت کے دن (پہلا صور پھونکنے پر) لوگ بیہوش ہو جاینگے پھر (دوسرا صور پھونکنے پر) سب سے پہلے

فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان

موسیٰ پیغمبر (مجھ سے بھی پہلے) عرش کا کونا تھامے کھڑے ہین اب مین نہین جانتا کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش مین آجاینگے یا وہ ان

ممن استثنی اللہ حدثنا اسحٰق بن ابی عیسی اخبرنا یزید بن ھارون اخبرنا شعبۃ

ہم سے اسحاق بن ابی عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی کہا ہمکو شعبہ بن حجاج نے

عن قتادۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ یاتیھا

انھون نے قتادہ سے انھون نے انس بن مالک سے انھون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ پر آئے گا دیکھیگا تو

الدجال فیجد الملئکۃ یحرسونھا فلا یقربھا الدجال ولا الطاعون ان شاء

وہان فرشتے پہرہ دے رہے ہین تو اگر خدا نے چاہا مدینہ مین نہ دجال آسکیگا نہ طاعون

اللہ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری حدثنی ابو سلمۃ بن عبد

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انھون نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے بیان

الرحمٰن ان ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ فارید

کیا کہ ابو ہریرہ رضی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کو ایک ایک دعا ایسی ملی ہے جس کے قبول کرنیکا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا ہے

إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ

میں خدا چاہے تو اپنی یہ دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھوں گا ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل نے

صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي

انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا

عَلَى قَلِيبٍ فَنَزَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا

خواب میں کیا دیکھتا ہوں ایک کنوئے پر کھڑا ہوں میں نے اُس میں سے جتنا اللہ کو منظور تھا ف اتنا پانی نکالا پھر پانی کا ڈول ربیعہ ہاتھ

أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ

سے ابوبکر صدیق نے لے لیا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اللہ انکو بخشے پھر وہ ڈول عمر بن خطاب نے ابوبکر کے ہاتھ سے

أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ حَوْلَهُ بِعَطَنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

لیا عمر کا سا شہ زور شخص نہیں دیکھا جو انکی طرح پانی نکالتا ہو اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے جانوروں کو سیراب کرکے ٹھکانوں کی جگہ لے گئے ہم کو

بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ

اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی سائل یا دوسری کوئی احتیاج والا آتا تو آپ صحابہ سے فرماتے تم بھی اسکی سفارش کرو تم کو ثواب

قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

ملیگا اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالیگا ف ٢ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ جعفی نے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا یحییٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی یوں نہ کہے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھکو بخشدے اگر تو چاہے مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے مجھکو روزی

شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

دے بلکہ قطعی طور سے مانگے یا اللہ مجھکو بخشدے رحم کر روزی دے اسلیے کہ اللہ تو وہی کام کرتا ہے جو چاہتا ہے اسپر زبردستی کرنیوالا کوئی نہیں

مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

کہا ہم سے ابو حفص عمرو بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ [cut off on page]

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ

ابن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس رضی سے انہوں نے حر بن قیس بن حصن فزاری سے

ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى اَهُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ

اس میں جھگڑا کیا کہ موسیٰ علیہ السلام جن صاحب سے جا کر ملے تھے وہ خضر تھے یا اور. کوئی اتنے میں ابی بن کعب صحابی اودھر سے گذرے

فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِيْ

ابن عباس نے انکو بلایا اور کہا مجھ میں اور میرے اس ساتھی میں بحث ہو رہی ہے کہ موسیٰ نے جن صاحب سے ملاقات کی خواہش

سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهُ

کی تھی وہ کون تھے کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے یہ قصہ سنا ہے آپ فرماتے

قَالَ نَعَمْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاٍ بَنِيْ

تھے ایک بار موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کے سرداروں (یا جماعت) میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص انکے پاس آیا پوچھنے

اِسْرَائِيْلَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ فَقَالَ مُوْسٰى لَا فَاُوْحِيَ

لگا تم اپنے سے بڑھ کر بھی کسی عالم کو جانتے ہو انہوں نے کہا نہیں (حضرت موسیٰ کا یہ کہنا جناب احدیت کو ناگوار ہوا) وحی آئی کہ ہے بڑھ کر

اِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ لَهُ الْحُوْتَ

عالم ہمارا ایک بندہ خضر موجود ہے حضرت موسیٰ نے پروردگار سے درخواست کی مجھ کو اس بندے سے ملا دے اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لیے

اٰيَةً وَقِيْلَ لَهُ اِذَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوْسٰى يَتْبَعُ

نشانی مقرر کیا اور فرمایا جہاں یہ مچھلی گم ہو جائے وہیں لوٹ آ وہ بندہ تجھ سے ملیگا تو حضرت موسیٰ دریا میں اسی مچھلی کی نشان پر جا رہے

اَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتٰى مُوْسٰى لِمُوْسٰى اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ

تھے اتنے میں موسیٰ کے خادم (یوشع) نے کہا سنو تو جب ہم صخرے کے پاس ٹھیرے تھے (تم سو گئے تھے) تو میں مچھلی کا قصہ ہی کہنا

الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا

بھول گیا اور یہ شیطان ہی کا کام تھا اس نے مجھکو مچھلی کی یاد بھلا دی حضرت موسیٰ نے کہا واہ واہ ہم تو اسی فکر میں تھے پھر دونوں

عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ حَدَّثَنَا اَبُو

باتیں کرتے ہوئے اپنے قدموں کی نشانی پر لوٹے (کیونکہ آگے بڑھ گئے تھے) وہاں خضر سے ملاقات ہوئی پھر وہ قصہ گذرا جو اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا

الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور احمد بن صالح نے کہا جو امام بخاری کے شیخ تھے ہم سے

يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

بیان کیا کہا مجھکو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

صلی اللہ علیہ وسلم قال ننزل غدا ان شاء اللہ بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی

آپ نے فرمایا کل ہم خدا چاہے تو بنی کنانہ کے خیف (محصب) پر اتریں گے جہاں قریش کے لوگوں نے کافر رہنے کی (اور بنی ہاشم اور بنی مطلب سے ترک معاملہ کرنے کی) قسم کھائی تھی

الکفر یرید المحصب حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ابن عیینۃ عن عمرو

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار

عن ابی العباس عن عبد اللہ بن عمر قال حاصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل الطائف

سے انہوں نے ابو العباس (سائب بن فروخ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کو گھیر

فلم یفتحہا فقال انا قافلون ان شاء اللہ فقال المسلمون نقفل ولم نفتح قال

لیا اسکو فتح نہیں کیا آخر آپ نے فرمایا کل خدا چاہے تو ہم (مدینہ کو) لوٹ چلینگے اس پر مسلمان بولے واہ ہم بغیر فتح کیے لوٹ جائیں

فاغدوا علی القتال فغدوا فاصابتہم جراحات قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے فرمایا اچھا تو پھر کل سویرے لڑائی شروع کرو صبح کو مسلمان لڑنے گئے لیکن (قلعہ فتح نہیں ہوا) مسلمان زخمی ہوئے تب آپ نے

انا قافلون غدا ان شاء اللہ فکان ذلک اعجبہم فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فرمایا صبح کو خدا چاہے تو ہم مدینہ میں لوٹ چلینگے اس پر مسلمان خوش ہوئے (اب سمجھ گئے کہ بغیر فتح کیے لوٹنا بہتر ہے) یہ حال دیکھ کر آنحضرت

وسلم باب قول اللہ تعالی ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ حتی

مسکرائے باب اللہ تعالی کا (سورۂ سبا میں) فرمانا اور خدا کے پاس سفارش کام نہیں آتی مگر جسکو وہ حکم دے جب ان کے (یعنی

اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وہو العلی الکبیر ولم یقل

فرشتوں کے) دل سے گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو آپس میں کہتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں حق فرمایا یہاں یہ ارشاد ہوا

ماذا خلق ربکم وقال جل ذکرہ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ وقال مسروق

پروردگار نے کیا بنایا یا پیدا کیا اور آیۃ الکرسی میں فرمایا کون ایسا ہے جو اسکے حکم لیے بن اجازت اسکے پاس سفارش کرے اور

عن ابن مسعود اذا تکلم اللہ بالوحی سمع اہل السموات شیئا فاذا فزع عن قلوبہم

مسروق بن اجدع تابعی نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے ف جب اللہ تعالی وحی بھیجنے کے لیے بولتا ہے تو آسمان والے (فرشتے) کچھ سنتے ہیں پھر

وسکن الصوت عرفوا انہ الحق ونادوا ماذا قال ربکم قالوا الحق ویذکر عن

(پروردگار کی) آواز تھم جاتی ہے پہچان لیتے ہیں کہ یہ کلام برحق ہے اور ایک دوسرے کو پکارنے لگتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا (دوسرے) کہتے ہیں بجا

جابر عن عبد اللہ بن انیس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یحشر اللہ

جابر نے عبداللہ بن انیس صحابی سے روایت کی ف انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ (قیامت کے دن)

العباد فینادیہم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب انا الملک انا

بندوں کا حشر کریگا پھر آواز سے انکو پکاریگا اس کی آواز نزدیک اور دور والے سب برابر سنینگے فرمائیگا میں بادشاہ ہوں میں

اللهِ تَعَالٰی ... حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِکْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ

ہر ایک کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ

هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَاءِ ضَرَبَتِ

سے انہوں نے ابو ہریرہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالی آسمان پر جب کوئی حکم دیتا ہے ف تو فرشتے عاجزی

الْمَلٰٓئِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ کَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ قَالَ عَلِیٌّ وَ

سے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں جیسے اسکا ارشاد سنکر جس میں ایسی آواز ہوتی ہے جیسے ایک زنجیر کی آواز صاف چکنے پتھر پر اور علی بن مدینی کہتے

قَالَ غَیْرُهٗ صَفْوَانٍ یَنْفُذُهُمْ ذٰلِکَ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا الْحَقَّ

ہیں سفیان کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں بجائے صفوان کے بفتحہ فا صَفَوان روایت کیا ہے ف یہ آواز فرشتوں تک پہونچتی ہے

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ قَالَ عَلِیٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِکْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِهٰذَا قَالَ سُفْیٰنُ قَالَ

وہ بلند بڑا ہے علی بن مدینی نے کہا اور ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے یہی حدیث روایت کی سفیان بن عیینہ

عَمْرٌو سَمِعْتُ عِکْرِمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ عَلِیٌّ قُلْتُ لِسُفْیٰنَ قَالَ سَمِعْتُ عِکْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ

عمرو نے میں نے عکرمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہریرہ نے بیان کیا علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کیا عمرو بن دینار نے یوں کہا میں نے عکرمہ سے سنا انہوں

قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْیَانَ اِنَّ اِنْسَانًا رَوٰی عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِکْرِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ اَنَّهٗ قَرَاَ

کہا ہاں علی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا ایک آدمی نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے مرفوعًا یوں روایت کی ہے کہ آپ نے

فُرِّغَ قَالَ سُفْیٰنُ هٰکَذَا قَرَاَ عَمْرٌو فَلَا اَدْرِیْ سَمِعَهٗ هٰکَذَا اَمْ لَا قَالَ سُفْیٰنُ

مشہور قرأت ہے سفیان نے کہا عمرو بن دینار اس آیت میں اسی طرح پڑھتے تھے اب میں یہ نہیں جانتا کہ انہوں نے عکرمہ سے ویسا ہی سنا یا نہیں سفیان نے کہا ہم بھی یوں ہی پڑھتے

وَهِیَ قِرَاءَتُنَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

ہم بھی یوں ہی پڑھتے ہیں ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے

اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ

کہا مجھکو ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ رض سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کسی

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَغَنّٰی

بات کو اتنا متوجہ ہوکر نہیں سنتا جتنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھنا متوجہ ہوکر سنتا ہے

بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهٗ یُرِیْدُ اَنْ یَّجْهَرَ بِهٖ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ

جو خوش آوازی سے اسکو پڑھتا ہے ابو ہریرہ رض کے ایک ساتھی نے کہا اس حدیث میں یتغنی بالقرآن کا یہ معنی ہے کہ اسکو پکار کر پڑھتا ہے ف ہم سے عمر

حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ

کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح (ذکوان) نے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے کہا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آدم سے فرمائیگا آدم وہ عرض کرینگے حاضر ہوں تیری خدمت کرنے کیلیے مستعد ہوں

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

اللہ تجھکو یہ حکم دیتا ہے تو اپنی اولاد میں سے دوزخ کا لشکر نکال ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى

ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا مجھکو اتنی رشک اپنی

خَدِيجَةَ وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ

کسی سوکن پر نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہ پر آئی اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو حکم دیا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک گھر کی بشارت دیں باب اللہ تعالیٰ کا

جِبْرِيلَ وَنِدَاءِ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ أَيْ يُلْقَى عَلَيْكَ

حضرت جبرئیل سے بات کرنا اور فرشتوں کو پکارنا معمر بن مثنی (ابو عبیدہ) نے کہا یہ جو اللہ نے (سورہ نمل میں) فرمایا اے پیغمبر تجھ کو قرآن اِلقا

وَتَلَقَّاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ وَمِثْلُهُ فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ حَدَّثَنِي

ڈالا جاتا ہے اور تو اسکو لیتا ہے جیسے (سورہ بقرہ میں) فرمایا فتلقی آدم من ربہ کلمات یعنے آدم نے اپنے پروردگار سے چند کلمے حاصل کیے انکا استقبال

إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ

اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد سے

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ

انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے

تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ

محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو پکارتا ہے (آواز دیتا ہے) دیکھو اللہ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تو بھی اس سے محبت رکھ

فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ

پھر جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کے بعد جبرئیل سارے آسمان میں منادی کر دیتے ہیں دیکھو اللہ تعالیٰ کو فلاں شخص سے

أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

محبت ہے تم سب بھی اس سے محبت رکھو پھر سارے آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے اور زمین کے لوگوں میں بھی وہ شخص مقبول ہو جاتا

عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ

رات دن کے فرشتے باری باری تمہارے پاس آتے رہتے ہیں اور عصر اور فجر کی نماز

يجتمعون في صلوة العصر وصلاة الفجر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم و
میں رات اور دن دونوں کے فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں پروردگار اُن سے

هو أعلم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون وأتيناهم وهم
پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں ہم نے انکو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم انکے پاس گئے

يصلون حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن واصل عن
تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے واصل سے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے

المعرور قال سمعت أبا ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أتاني جبريل فبشرني
کہا میں نے ابوذر سے سنا انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے مجھکو یہ خوشخبری دی

أنه من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وإن سرق وإن زنى قال و
کہ جو شخص مر جائیگا وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو بلکہ موحد ہو، تو (ایک نہ ایک دن) وہ بہشت میں جائیگا میں نے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرتا

إن سرق وإن زنى باب قول الله تعالى أنزله بعلمه والملائكة يشهدون
ہو انہوں نے کہا گو زنا اور چوری کرتا ہو۔ باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) ارشاد اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو جان کر اتارا ہے اور فرشتے بھی

قال مجاهد يتنزل الأمر بينهن بين السماء السابعة والأرض السابعة حدثنا
اور مجاہد نے کہا (اسکو فریابی نے وصل کیا) یہ جو سورۂ طلاق میں فرمایا ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کے حکم اترتے رہتے ہیں یعنے ساتویں

مسدد حدثنا أبو الأحوص حدثنا أبو إسحق الهمداني عن البراء بن عازب قال
مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے کہا ہم سے ابو اسحاق ہمدانی نے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا فلان إذا أويت إلى فراشك فقل
کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلانے (یعنے براء بن عازب) جب تو (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جائے تو یوں کہہ یا اللہ میں نے

اللهم أسلمت نفسي إليك ووجهت وجهي إليك وفوضت أمري إليك و
اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا منہ تیری طرف کر لیا اور اپنا کام سب تجھکو سونپ دیا اور

ألجأت ظهري إليك رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك
اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے بھروسے پر ٹیک دی یہ سب تیرے ثواب کی امید اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھ سے بھاگ کر یا بچ کر جانیکا ٹھکانا

آمنت بكتابك الذي أنزلت وبنبيك الذي أرسلت فإنك إن مت في ليلتك
میں اس کتاب پر ایمان لایا جسکو تو نے اتارا اور اس پیغمبر پر جسکو تو نے بھیجا جب تو یہ دعا پڑھ کر سوئیگا پھر اگر اسی رات کو مر جائیگا تو اسلام

مت على الفطرة وإن أصبحت أصبت أجرا حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا
پر مریگا اور اگر جیتا رہا صبح ہوئی تو ثواب کمائے گا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سفیان بن عیینہ نے انہون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہون نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْ

دن فرمایا یا اللہ کتاب (قرآن) کے اتارنے والے ف جلدی حساب لینے والے ان کافرون کی فوجون کو بھگا دے ان کا پاؤن ڈگمگا دے

بِهِمْ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ سَمِعْتُ

حمیدی نے اسکو یون روایت کیا ہمسے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا مینے عبد اللہ بن ابی اوفی سے سنا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

کہا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ف ہمسے مسدد نے بیان کیا انہون نے ہشیم بن بشیر سے انہون نے ابو بشر سے انہون نے سعید بن جبیر

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ اُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ

سے انہون نے ابن عباس سے یہ جو (سورہ بنی اسرائیل کی) آیت ہے اور نماز نہ اتنی چلا کر پڑھ نہ اتنی آہستہ یہ اُس وقت اتری جب آپ مکہ مین چھپکر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَسَبُّوا الْقُرْاٰنَ

بسر کرتے تھے یہ جب آپ قرآن پکار کر پڑھتے اور مشرک سنتے تو قرآن (مجید) کو برا بھلا کہتے

وَمَنْ اَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا لَا

اسی طرح اسکو جسنے قرآن اتارا (یعنے جبرئیل کو) اسیطرح اسکو جو قرآن لیکر آیا (یعنے آنحضرت ﷺ کو) تب اللہ تعالی نے یون فرمایا اور نماز نہ اتنی

تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتّٰى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ

چلا کر پڑھ کہ مشرکون کے کان تک آواز جائے اور نہ اتنی آہستہ کہ اپنے اصحاب کو بھی (جو تیرے مقتدی ہون) نہ سنائی دے اور بیچ بیچ

وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا اَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ بَابُ

کا رستہ اختیار کر مطلب یہ ہے کہ اتنی آواز سے پڑھ کہ تیرے اصحاب سن لین اور قرآن سیکھ لین چلا کر نہ پڑھ باب

قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقٌّ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ

اللہ تعالی کا (سورہ فتح مین) فرمانا یہ گنوار لوگ چاہتے ہین اللہ کا کلام بدل ڈالین (یعنے اللہ نے جو وعدہ حدیبیہ کے مسلمانون سے کیے تھے

بِاللَّعِبِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

نہین ہے ہمسے حمیدی نے بیان کیا کہا ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا ہمسے زہری نے انہون نے سعید بن مسیب سے

الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِيْ

انہون نے ابو ہریرہ رض سے انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے آدم کا بیٹا مجھکو تکلیف دیتا ہے

ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ حَدَّثَنَا

وہ کیا کرتا ہے زمانہ کو برا کہتا ہے (اسکو گالی دیتا کوستا ہے) حالانکہ زمانہ (کیا کر سکتا ہے) مین زمانہ (کا پیدا کرنیوالا) ہون سارا کام میرے ہاتھ میں

أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے

قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ

کہا اللہ فرماتا ہے روزہ خاص میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا روزہ دار اپنی خواہش کی چیزیں (یعنی جماع وغیرہ) کھانا پینا

أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى

سب میری (رضامندی کے) لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ (درحقیقت گناہوں کی) سپر ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو افطار کے وقت

رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

اور روزہ دار کے منہ کی باس اللہ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی معلوم ہوتی ہے ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا

مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي

سے آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا ایوب پیغمبر ننگے نہا رہے تھے اتنے میں سونے کی ٹڈیوں کا ایک دل اُن پر گرا (آسمان سے برسے) وہ کیا کرنے

فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا

لگے اپنے کپڑے میں بٹورنے لگے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے انکو پکارا (آواز دی) ایوب کیا میں نے تجھ کو مالدار بنا کر ان ٹڈیوں سے بے پرواہ نہیں

غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

کیا ہے مگر تیرے (فضل و کرم اور) برکت سے بھی میں کہیں بے پرواہ ہو سکتا ہوں ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے

الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ

(سلمان) اغر سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا مالک بلند برکت والا ہر رات

وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي

کو نزدیک والے آسمان پر اُس وقت اترتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے اور یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی دعا کرنے

فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

والا ہے میں اسکی دعا قبول کروں کوئی مانگنے والا ہے میں اسکو سرفراز کروں کوئی (اپنے گناہوں کی) بخشش چاہنے والا ہے میں اسکو بخش دوں

أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے اُن سے اعرج نے بیان کیا اُس نے ابو ہریرہ رض سے سُنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللهُ

وسلم سے آپ نے فرمایا ہم دنیا میں گو سب امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں سب سے آگے رہیں گے اور اسی سند کے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ اللہ

أنفق أنفق عليك حدثنا زهير بن حرب حدثنا ابن فضيل عن عمارة عن أبي

خرچ کر میں بھی (اپنا دیا ہوا) تجھ پر خرچ کرونگا ف ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے

زرعة عن أبي هريرة فقال هذه خديجة أتتك بإناء فيه طعام أو إناء فيه

انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے (حضرت جبرئیل نے) آنحضرت سے کہا یہ خدیجہ ہیں جو کھانے یا پانی کا برتن تمہارے پاس لیکر آئی ہیں

شراب فأقرئها من ربها السلام وبشرها ببيت من قصب لا صخب فيه ولا

انکو پروردگار کی طرف سے سلام کہو اور (بہشت میں) ایک گھر کی خوشخبری دو جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اس میں غل شور ہے نہ کوئی رنج اور

نصب حدثنا معاذ بن أسد أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن همام بن منبه

تکلیف ہو (بلکہ چین ہی چین ہے) ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے

عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله أعددت لعبادي الصالحين

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ وہ نعمتیں

ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر حدثنا محمود حدثنا

طیار کر رکھی ہیں جنکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ کسی آدمی کے خیال پر گذریں ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج أخبرني سليمن الأحول أن طاوسا أخبره أنه سمع

عبدالرزاق نے کہا ہمکو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھکو سلیمان احول نے انکو طاوس یمانی نے انہوں نے ابن عباس سے سنا

ابن عباس يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا تهجد من الليل قال اللهم لك

وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا کرتے یا اللہ تجھ کو تعریف سجتی

الحمد أنت نور السموت والأرض ولك الحمد أنت قيم السموت والأرض و

ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے (اگر تو نہ ہوتا تو نہ آسمان ہوتے نہ زمین) تجھی کو تعریف سجتی ہے تو آسمانوں اور زمین کا تھامنے والا

لك الحمد أنت رب السموت والأرض ومن فيهن أنت الحق ووعدك الحق و

ہے تجھی کو تعریف سجتی ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا جو آسمان زمین کے درمیان ہیں تو سچا تیرا وعدہ سچا تیرا کلام

قولك الحق ولقاؤك الحق والجنة حق والنار حق والنبيون حق والساعة

سچا تجھ سے ملنا سچ بہشت سچ دوزخ سچ پیغمبر سچے قیامت سچ ہے

حق اللهم لك أسلمت وبك آمنت وعليك توكلت وإليك أنبت

یا اللہ میں تیرا تابعدار بنگیا تجھ پر ایمان لایا تجھی پر بھروسا کیا تیری ہی طرف میں رجوع ہوا

وبك خاصمت وإليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما

تیرے ہی سامنے اپنا جھگڑا (دشمنوں کا) پیش کرتا ہوں تجھی سے فیصلہ چاہتا ہوں میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے سب گناہ بخشدے

أعلمت أنت إلهي لا إله إلا أنت حدثنا حجاج بن منهال حدثنا عبد الله بن

تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا میں کسی کا پوجا نہیں کرتا ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نے

عمر النميري حدثنا يونس بن يزيد الأيلي قال سمعت الزهري قال سمعت عروة بن الزبير وسعيد

نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور

بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبد الله عن حديث عائشة زوج النبي

علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے ان سبھوں نے حضرت عائشہ رض سے طوفان کا

صلى الله عليه وسلم حين قال لها أهل الإفك ما قالوا فبرأها الله مما قالوا وكل

قصہ نقل کیا جب طوفان لگانے والوں نے یہ طوفان لگایا اور اللہ تعالی نے انکی پاکدامنی اتاری زہری کہتے ہیں ان

حدثني طائفة من الحديث الذي حدثني عن عائشة قالت ولكن والله ما كنت أظن

چاروں شخصوں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا جو انھوں نے حضرت عائشہ رض سے نقل کیا حضرت عائشہ رض کہتی تھیں خدا کی قسم

أن الله ينزل في براءتي وحيا يتلى ولشأني في نفسي كان أحقر من أن يتكلم الله

بات یہ تھی مجھکو کبھی یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالی میری پاکدامنی کے لیے وحی اتاریگا جو (قیامت تک) پڑھی جائیگی میں اپنے دل میں اپنی شان

في بأمر يتلى ولكني كنت أرجو أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا

اس سے کہیں حقیر جانتی تھی کہ اللہ جل شانہ (اتنا بڑا بادشاہ) میرے مقدمہ میں ایسا کلام کرے جسکو لوگ (قیامت تک) پڑھتے رہیں ہاں البتہ مجھکو یہ

يبرئني الله بها فأنزل الله تعالى إن الذين جاءوا بالإفك العشر الآيات حدثنا

مجھکو اس طوفان سے پاک کر دیگا آخر اللہ تعالی نے یہ آیتیں (سورہ نور کی) اتاریں برابر دس آیتیں ان الذین جاؤ بالافک سے اخیر تک ہم سے

قتيبة بن سعيد حدثنا المغيرة بن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن

قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن نے انھوں نے ابو الزناد سے انھوں نے اعرج سے انھوں نے

أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول الله إذا أراد عبدي أن

ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے جب میرا کوئی بندہ گناہ کا قصد کرے تو

يعمل سيئة فلا تكتبوها عليه حتى يعملها فإن عملها فاكتبوها بمثلها وإن

ابھی اسپر یہ گناہ مت لکھو جب تک وہ اس کو کرے نہیں اگر کر ڈالے تب اتنا ہی لکھو (ایک گناہ کے بدل ایک گناہ) اور اگر مجھ سے ڈر کر

تركها من أجلي فاكتبوها له حسنة وإذا أراد أن يعمل حسنة فلم يعملها فاكتبوها

اسکو چھوڑ دے نہ کرے تو ایک نیکی اس کے لیے لکھو اور اگر میرا کوئی بندہ نیکی کرنا چاہے تو اسی وقت ایک نیکی اسکے لیے لکھ لو گو ابھی اس نے

له حسنة فإن عملها فاكتبوها له بعشر أمثالها إلى سبعمائة حدثنا إسمعيل

وہ نیکی نہ کی ہو اگر اسکو کر ڈالے تب تو دس ویسی ہی نیکیاں اسکے لیے لکھو سات سو نیکیوں تک (سبحان اللہ کیا عنایت ہے) ہم سے اسمٰعیل

ابْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ

کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے معاویہ بن ابی مزرد سے انہوں نے سعید بن یسار سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ

انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہوا

مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ فَقَالَ أَلَا

تو ناطہ کھڑا ہوا اللہ نے فرمایا کیا کہتا ہے وہ بولا یہ اس کا مقام ہے جو تیری پناہ چاہتا ہوں کوئی مجھ کو توڑے

تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذٰلِكِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے میں بھی اس کو جوڑوں اور جو کوئی تجھ کو کاٹے میں بھی اس کو کاٹوں ناطہ بولا ہاں اے مالک فرمایا بس یہی تیرا ہے

لَكِ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

اس کے بعد ابوہریرہ رض نے یہ آیت سورۂ محمد کی پڑھی اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم یہی کرو گے ملک میں فساد مچاؤ گے اور ناطے توڑو گے

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے

مُطِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مینہ برسا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج صبح کو میرے بندوں میں کوئی کافر ہو گیا کوئی مومن

بِي حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے (یعنی جب موت سامنے آجاتی ہے) زندگی سے

وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ

اور جو کوئی میرا ملنا ناپسند کرتا ہے میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ أَنَا عِنْدَ

انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے

ظَنِّ عَبْدِي بِي حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

کے گمان کے موافق سلوک کرتا ہوں ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا

انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے (بنی اسرائیل میں سے) جس نے کوئی نیکی کبھی نہیں کی تھی

مات فحرقوه واذروا نصفه في البر ونصفه في البحر فوالله لئن قدر الله عليه ليعذبنه

مرتے وقت یہ وصیت کی کہ مرے بعد اسکو جلا ڈالنا اور راکھ آدھی خشکی میں آدھی دریا میں بکھیر دینا خدا کی قسم اگر کہیں خدا نے مجھکو پکڑ پایا تو ایسا

عذابا لا يعذبه احدا من العالمين فامر الله البحر فجمع ما فيه وامر البر فجمع ما فيه ثم قال لم فعلت

کریگا کہ ویسا عذاب سارے جہان میں کسی کو نہیں کریگا آخر اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم دیا اس نے اسکے بدن کے سب اجزا جو اس میں تھے اکٹھا کیے

قال من خشيتك وانت اعلم فغفر له حدثنا احمد بن اسحق حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا

تیرے ڈر سے اور تو خوب جانتا ہے اللہ نے اسکو بخشدیا ۔ ہم سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا ہم سے

همام حدثنا اسحق بن عبد الله سمعت عبد الرحمن بن ابي عمرة قال سمعت ابا هريرة

ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے سنا کہا میں نے ابوہریرہ رضی سے سنا

قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عبدا اصاب ذنبا وربما قال اذنب ذنبا فقال رب اذنبت وربما

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بندے نے گناہ کیا (یا یوں کہا ایک گناہ کیا) اب پروردگار سے عرض

قال اصبت فاغفر لي فقال ربه اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت

پروردگار نے (اسکی یہ دعا سنکر) ارشاد فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے اسپر سزا بھی دیتا ہے

لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا او اذنب ذنبا فقال رب اذنبت او

میں نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھیرا رہا اسکے بعد گناہ کیا (یا یوں کہا ایک گناہ کیا) اب پروردگار سے عرض

اصبت آخر فاغفره فقال اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به

ہوگیا ہے تو بخشدے پروردگار نے (یہ دعا سنکر) فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے اسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے

غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اذنب ذنبا وربما قال اصاب ذنبا قال قال

اچھا میں نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھیرا رہا اسکے بعد گناہ کیا یا یوں کہا ایک اور گناہ کیا اب پروردگار

رب اصبت او اذنبت آخر فاغفره لي فقال اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب

سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہوگیا (یا یوں کہا ایک اور گناہ ہوگیا) اسکو بخشدے پروردگار نے فرمایا میرا بندہ یہ جانتا ہے اسکا ایک مالک

ويأخذ به غفرت لعبدي ثلثا فليعمل ما شاء حدثنا عبد الله بن ابي الاسود

ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے جاؤ میں نے اپنے بندے کو تین بار بخشدیا اب وہ جیسے چاہے اعمال کرے ۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود

حدثنا معتمر سمعت ابي حدثنا قتادة عن عقبة بن عبد الغافر عن ابي سعيد

نے بیان کیا کہا مجھ سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے

عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر رجلا فيمن سلف او فيمن كان قبلكم قال

ابوسعید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اگلے زمانہ کے ایک شخص کا ذکر کیا یا یوں فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں (یعنی بنی اسرائیل الخ)

كَلِمَةً يَعْنِي أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ

بیان کیا ایک شخص (نام نامعلوم) مرنے لگا آپ نے ایک کلمہ فرمایا وہ کلمہ یہ تھا اللہ نے اُسکو مال اور اولاد سب کچھ دیا تھا خیر جب موت آن پہونچی اُس وقت

قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرِ اللَّهُ عَلَيْهِ

اُنھوں نے کہا بہت اچھا باپ والد کہنے لگا دیکھو میں نے کوئی نیکی اللہ کی درگاہ میں نہیں بھیجی ہے اور اگر کہیں اللہ نے مجھے پکڑ پایا تو سخت عذاب کریگا

يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا إِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ

تم کیا کرنا جب میں مرجاؤں تو میری لاش جلا ڈالنا جب جلکر کوئلہ ہوجائے اُس وقت (خوب) پیسنا اور جس دن زور کی آندھی ہو اُس دن ہوا کے

فَاسْهَكُونِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آندھی میں اُڑا دینا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم پروردگار کی

فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَقَالَ اللَّهُ

کہ اس شخص نے اپنی اولاد سے یہی عہد لے لیا آخر اُنھوں نے اُسکے مرے بعد ایسا ہی کیا (جلا کر راکھ کر ڈالا) پھر آندھی کے دن یہ راکھ اُس میں

عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ

اُڑا دی اللہ تعالی نے کُن (کا لفظ) فرمایا ف۲ تو وہ شخص (فوراً) سامنے کھڑا اتھا (کن فرماتے ہی پھر کیا دیر ہے) پروردگار نے اُس سے پوچھا

قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَا

اُس نے کہا اے پروردگار تیرے ڈر یا تیرے خوف سے اللہ تعالی نے اُسکو کوئی سزا نہیں دی بلکہ اُس پر رحم کیا دوسری بار راوی نے یوں کہا

تَلَافَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ

تعالی نے اُسکو سوا اسکے (کہ اس سے پوچھا) اور کوئی سزا نہیں دی سلیمان نے کہا میں نے یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے بیان کی اُنھوں نے کہا میں

فِيهِ أَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ

اس میں یوں ہے جس دن تیز آندھی ہو اُس دن سمندر میں میری راکھ بکھیر دینا یا کچھ ایسا ہی بیان کیا ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ بَابُ كَلَامِ

اور خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی اُس میں لم یبتئز ہے (زای معجمہ سے) قتادہ نے

الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ

کا قیامت کے دن پیغمبر اور دوسرے لوگوں سے بات چیت کرنا ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا

ہم سے احمد بن عبداللہ یربوعی نے کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے اُنھوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس سے

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا

سنا اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن میری شفاعت قبول کی جائیگی میں عرض کرونگا

رَبِّ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ ثُمَّ اَقُوْلُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ

پروردگار جسکے دل میں رائی کے دانہ برابر ایمان ہو اسکو بھی بہشت عنایت فرما دے وہ خواہش منظور ہوگی ایسے لوگ سب بہشت میں پہونچا دیے

فِي قَلْبِهِ اَدْنٰى شَيْءٍ فَقَالَ اَنَسٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جائینگے پھر میں عرض کرونگا پروردگار جسکے دل میں ذرا سا بھی کچھ ایمان ہو اسکو بھی جنت میں لیجا انس کہتے ہیں گویا میں آنحضرتؐ کی انگلیوں کو دیکھ رہا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے معبد بن ہلال عنزی نے انہوں نے کہا ہم بصرے

اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ اِلَيْهِ

کے کچھ لوگ اکٹھا ہوئے اور انس بن مالک کے پاس گئے اپنے ساتھ ثابت کو بھی لیتے گئے

يَسْاَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَاِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحٰى فَاسْتَاْذَنَّا

تاکہ وہ ان سے شفاعت کی حدیث ہمکو سنانے کے لیے پوچھیں انس اپنے محل میں تھے اتفاق سے ہم اس وقت پہونچے جب انس چاشت

فَاَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْاَلْهُ عَنْ شَيْءٍ اَوَّلَ مِنْ حَدِيْثِ

انہوں نے اجازت دی اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ہم نے ثابت سے کہا دیکھو پہلے اور کوئی بات نہ پوچھنا شفاعت کی حدیث پوچھنا آخر

الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُكَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوْكَ يَسْاَلُوْنَكَ عَنْ

انہوں نے کہا ابو حمزہ (یہ انس کی کنیت ہے) یہ آپکے بھائی بصرہ والے اسلیے آئے ہیں کہ آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھیں انہوں نے کہا ہم سے حضرت محمد

حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا قیامت کے دن ایسا ہوگا سب

مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ

لوگ بیقرار ہو جائینگے (ایک دوسرے پر ہجوم) آخر سب ملکر آدم پیغمبر پاس جائینگے کہینگے اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کرو وہ کہینگے

لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ

میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو ابراہیم پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں یہ سنکر سب لوگ ان کے پاس آئینگے وہ بھی یہی کہینگے میں

لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا

اس لائق نہیں تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے کلیم ہیں ف یہ سنکر وہ سب لوگ موسیٰ پیغمبر پاس آئینگے وہ بھی یہی کہینگے میں اس

وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا

لائق نہیں تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر پاس جاؤ وہ اللہ کے روح اور اسکا کلمہ ہیں یہ سنکر وہ سب لوگ عیسیٰ پیغمبر پاس آئینگے وہ بھی یہی کہینگے میں

وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنِّي فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ آخر یہ سب لوگ میرے پاس آئینگے میں کہونگا بیشک میں اس کام کو کرونگا ف اور میں اپنے پروردگار پاس

رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ

جا کر اذن مانگوں گا مجھکو اذن ملیگا اور اس وقت ایسا ہوگا کہ پروردگار میرے دل میں ایسی ایسی تعریف کے کلمے ڈالدیگا جو اس وقت مجھکو یاد نہیں ہیں

وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ

اور سجدے میں گر پڑونگا شفاعت کا اذن مانگونگا ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھا جو تو کہیگا ہم سنینگے جو مانگیگا ہم دینگے سفارش کریگا تو ہم مان لینگے

تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ

اس وقت میں عرض کرونگا پروردگار میری امت پر رحم کر میری امت پر رحم، حکم ہوگا اچھا جا اور جسکے دل میں جو برابر بھی ایمان

شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ

ہو اسکو دوزخ سے نکال لے میں جاکر ایسا ہی کرونگا پھر لوٹ کر پروردگار کے سامنے حاضر ہونگا اور یہی تعریفیں کرکے سجدے میں گر پڑونگا

سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ

ارشاد ہوگا محمد سر اٹھا کہہ جو کہیگا ہم سنینگے جو مانگیگا ہم دینگے سفارش کر ہم منظور کرینگے

فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ

میں عرض کرونگا پروردگار میری امت پر رحم فرما میری امت پر رحم فرما حکم ہوگا اچھا جا اور جسکے دل میں چیونٹی یا رائی کے دانے کے

مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا

برابر بھی ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لے میں جاکر ایسا ہی کرونگا پھر لوٹ کر پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونگا اور یہی تعریفیں کرکے

فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا

ارشاد ہوگا محمد سر اٹھا کیا کہتا ہے کہہ ہم سنینگے مانگ جو مانگیگا وہ دینگے سفارش کر ہم منظور کرینگے میں عرض کرونگا پروردگار میری

رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى

امت پر رحم کر پروردگار میری امت پر رحم کر حکم ہوگا اچھا جا اور جسکے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم ایمان ہو اسکو بھی دوزخ

مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ

سے نکال لے میں جاکر ایسا ہی کرونگا ف۳ معبد کہتے ہیں جب ہم (یہ حدیث سنکر) انس کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا

أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا

بھائی چلو امام حسن بصری پاس چلیں وہ ان دنوں (حجاج ظالم کے ڈر سے) ابو خلیفہ طائی کے مکان میں چھپے ہوئے تھے اور ان سے

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَاكَ

انس کی حدیث بیان کریں پھر ہم انکے پاس پہنچے انکو سلام کیا انہوں نے اندر آنیکی اجازت دی ہم نے کہا ابو سعید (یہ امام حسن بصری کی کنیت ہے)

مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيهْ

ہم تمہارے دینی بھائی انس بن مالک کے پاس سے آرہے ہیں انہوں نے ہم سے شفاعت کی حدیث ایسی بیان کی ویسی ہم نے کبھی نہیں سنی انہوں نے

حدثناه بالحديث فانتهى إلى هذا الموضع فقال هيه فقلنا لم يزد لنا على هذا

ہم سے یہی حدیث بیان کرتا رہا جب اس مقام پر پہنچے کہنے لگے اور بیان کرو ہم نے کہا اس سے زیادہ انہوں نے ہم سے بیان نہیں کیا

فقال لقد حدثني وهو جميع منذ عشرين سنة فلا أدري أنسي أم كره أن تتكلوا

کہا مجھ سے انس نے یہ حدیث بیس برس پہلے بیان کی اس وقت انکے ہوش حواس درست تھے معلوم نہیں اب بھول گئے یا

فقلنا يا أبا سعيد فحدثنا فضحك وقال خلق الإنسان عجولا ما ذكرته إلا وأنا أريد

ہم نے کہا ابو سعید بیان کرو تم سے انس نے اور زیادہ کیا بیان کیا تھا پس ہنس دیے کہنے لگے اللہ تعالی نے سچ فرمایا آدمی پیدائش سے جلدباز بنایا

أن أحدثكم حدثني كما حدثكم به قال ثم أعود الرابعة فأحمده بتلك ثم أخر له

کہ میں تم سے یہ پوری حدیث بیان کروں گا دیکھو آنحضرت نے فرمایا میں چوتھی بار پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤنگا اور یہی تعریفیں

ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك وقل يسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول

کرکے سجدے میں گر پڑونگا ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھا کہہ تیری بات ہم سنینگے مانگ ہم دینگے سفارش کر ہم قبول کرینگے میں عرض کرونگا

يا رب ائذن لي فيمن قال لا إله إلا الله فيقول وعزتي وجلالي وكبريائي وعظمتي

پروردگار مجھکو ان لوگوں کے بھی دوزخ سے نکالنے کی اجازت دے جنھوں نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ کہا ہو پروردگار فرمائیگا میری

لأخرجن منها من قال لا إله إلا الله حدثنا محمد بن خالد حدثنا عبيد الله

تو میں خود دوزخ سے ضرور نکالونگا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسی نے

بن موسى عن إسرائيل عن منصور عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال قال

انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم إن آخر أهل الجنة دخولا الجنة وآخر أهل النار

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کے بعد جو شخص بہشت میں جائیگا وہ سب کے بعد دوزخ سے نکلیگا وہ

خروجا من النار رجل يخرج حبوا فيقول له ربه ادخل الجنة فيقول رب الجنة ملأى فيقول له ذلك

ایک شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلیگا پروردگار اس سے فرمائیگا بہشت میں جا وہ عرض کریگا پروردگار بہشت

ثلاث مرات فكل ذلك يعيد عليه الجنة ملأى فيقول إن لك مثل الدنيا عشر مرار حدثنا علي بن

تو بھری ہوئی ہے تین بار یہی ہوگا آخر پروردگار فرمائیگا تجھکو دنیا کے برابر دس گنا ملیگا ہم سے علی بن

حجر أخبرنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن خيثمة عن عدي بن حاتم قال قال رسول الله صلى

حجر نے بیان کیا کہا ہمکو عیسی بن یونس نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے خیثمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

الله عليه وسلم ما منكم إلا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان فينظر أيمن

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص سے اللہ تعالی (قیامت کے دن) بات کریگا وہ بھی بلا واسطہ اپنی ذات سے کوئی مترجم درمیانی شخص بیچ میں نہ ہوگا وہ داہنی طرف

مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ

تو جو اعمال اُنہوں دنیا میں کیے تھے وہی دکھلائی دینگے بائیں طرف دیکھیگا تو وہی اعمال دکھلائی دینگے سامنے دیکھیگا تو دوزخ اسکے سامنے

بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ

ہوگی اس لیے لوگو (خیرات کرکے) دوزخ سے بچاؤ کرو گو کھجور کا ٹکڑا ہی ہو اعمش نے کہا مجھ سے

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ حَدَّثَنَا

عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے یہی حدیث نقل کی اُن کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگر کچھ خیرات نہ کرسکو تو اچھی بات ہی کہہ کر ہم سے

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض

عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے

قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللهُ السَّمٰوٰتِ عَلَى

انہوں نے کہا یہودیوں کا ایک عالم آنحضرت صلعم پاس آیا اور کہنے لگا قیامت کے دن اللہ ساتوں آسمانوں کو ایک

إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ

انگلی پر اور (ساتوں) زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور خلقت کو ایک انگلی پر رکھ لیگا

ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر انگلیوں کو ہلا کر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

دیکھا آپ (اس عالم کی یہ بات سنکر) ہنسے یہاں تک کہ آپکے دانت کھل گئے آپ نے اس کی بات سے تعجب کیا اسکی کلام کی تصدیق کی پھر (سورہ

وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِلَى قَوْلِهِ يُشْرِكُونَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا

زمر کی) یہ آیت پڑھی وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر آیت یشرکون تک ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ

ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صفوان بن محرز سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا تم نے آنحضرت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ

صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سرگوشی کے باب میں کیا سنا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے قیامت کے دن کریگا انہوں نے کہا ایسا ہوگا قیامت کے دن

عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ

پھر اس سے فرمائیگا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا تھا وہ کہیگا بیشک پروردگار پھر فرمائیگا تو نے فلاں فلاں گناہ دنیا میں کیا تھا وہ کہیگا

فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ

غرض اس سے اقرار کرا لیگا اس کے بعد فرمائیگا میں نے تیرے گناہ دنیا میں چھپائے رکھے اور آج تجھ کو بخشے دیتا ہوں

آدم حدثنا شيبان حدثنا قتادة حدثنا صفوان عن ابن عمر سمعت النبي صلى

اور آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے صفوان نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم باب قوله وكلم الله موسى تكليما حدثنا يحيى بن بكير حدثنا

علیہ وسلم سے سنا ف باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) فرمانا اللہ نے موسیٰ سے بولکر باتیں کیں ف ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے

الليث حدثنا عقيل عن ابن شهاب حدثنا حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة

لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال احتج آدم موسى فقال موسى انت آدم الذي اخرجت

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمؑ اور موسیٰؑ میں بحث ہوئی موسیٰ نے کہا تم ہی وہ آدم ہو جنہوں نے (گناہ کرکے)

ذريتك من الجنة قال آدم انت موسى الذي اصطفاك الله برسالاته وكلامه ثم

اپنی اولاد کو بہشت سے نکالا آدم نے کہا تم ہی وہ موسیٰ ہو کہ اللہ نے تم کو اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا (تم سے بلا توسط باتیں کیں) اور پھر تم مجھکو

تلومني على امر قد قدر علي قبل ان اخلق فحج آدم موسى حدثنا مسلم بن

(اتنا علم اور اتنی فضیلت رکھکر) اس کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے پہلے میری تقدیر میں لکھدیا گیا تھا غرض آدم بحث میں موسیٰ پر غالب

ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه

کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم يجمع المؤمنون يوم القيمة فيقولون لو استشفعنا الى ربنا فيريحنا من مكاننا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں کو اکٹھا کریگا وہ (وہاں کی تکلیف سے تنگ آکر) کہینگے ہم کسی کی سفارش تو بھی اپنے مالک پاس کرائیں

هذا فيأتون آدم فيقولون له انت آدم ابو البشر خلقك الله بيده واسجد لك

آخر سب ملکر آدمؑ کے پاس جائینگے اُن سے کہینگے آپ آدم ہیں سارے آدمیوں کے باپ اللہ تعالیٰ نے آپ کا پتلا خاص اپنے ہاتھ سے بنایا اور

الملائكة وعلمك اسماء كل شيء فاشفع لنا الى ربنا حتى يريحنا فيقول لهم لست

ہر چیز کے نام آپ کو سکھلائے تو آپ سے بڑھ کر ہمپر کون مہربان ہوگا ہماری سفارش پروردگار پاس کیجیے کہ اس تکلیف سے ہمکو نجات دے

هناكم فيذكر لهم خطيئته التي اصاب حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثني

اور اپنی خطا یاد کرینگے جو اُن سے ہوگئی تھی ف ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان

سليمن عن شريك بن عبد الله انه قال سمعت ابن مالك يقول ليلة اسري برسول

ابن بلال نے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے جس رات آپ کو کعبے کی

الله صلى الله عليه وسلم من مسجد الكعبة انه جاءه ثلثة نفر قبل ان يوحى اليه و

مسجد میں معراج ہوا اسکا قصہ یہ ہے کہ آپ پر وحی اترنے سے پہلے تین فرشتے آپ پاس آئے آپ

هُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ

مسجد حرام میں سو رہے تھے ف پہلا فرشتہ کہنے لگا ان تینوں میں وہ کون ہے ف اس میں بیچ کا فرشتہ بولا جو ان تینوں میں بہتر ہے

آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى

پچھلا فرشتہ بولا جو بہتر ہے اسی کو لے لو (اس رات کو اتنا ہی واقعہ ہوا) آنحضرت صلعم نے ان فرشتوں کو نہیں دیکھا یہاں تک

قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ

بعد ایک رات کو دوبارہ وہ فرشتے آئے ف اس وقت آنحضرت صلعم کی یہ حالت تھی کہ آپ کا دل بیدار تھا آنکھیں بظاہر سو رہی تھیں لیکن دل

فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بِئْرِ زَمْزَمَ فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ فَشَقَّ جِبْرِيلُ

خیر ان فرشتوں نے آنحضرت صلعم سے کوئی بات نہیں کی آپ کو اٹھا لیا اور زمزم کے کنوئیں کے پاس لے گئے جبرئیل علیہ السلام نے یہ کام اپنے ذمہ لیا آپ کا پیٹ

مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبَّتِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ

سینہ سے لیکر گلے تک چیر ڈالا اور سینے اور پیٹ کو (تمام انسانی خواہشوں اور آلائشوں سے) خالی کیا اور اپنے ہاتھ سے زمزم کے

حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً

پانی سے دھویا آپ کا پیٹ خوب صاف پاک کیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک آفتابہ رکھا تھا جو ایمان اور

فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کیا کیا آپ کا سینہ اور حلق کی رگیں سب اس سے بھر دیں بعد اس کے سینہ سی دیا اور آپ کو لیکر پہلے نزدیک والے آسمان

الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا

پر چڑھ گئے اور وہاں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر دستک دی آسمان والے فرشتوں نے پوچھا کون جبرئیل نے کہا جبرئیل

وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ

پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے انہوں نے کہا محمد ہیں آسمان والوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں جبرئیل نے کہا ہاں انہوں نے کہا خوب اچھے

بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ

آپ کے تشریف لانے سے خوش ہو رہے تھے بات یہ ہے کہ آسمان کے فرشتوں کو اسکی کچھ خبر نہیں ہوتی جو انتظام اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا ہے

فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ وَقَالَ

خیر آنحضرت صلعم پہلے آسمان میں حضرت آدم سے ملے جبرئیل نے بتلایا یہ تمہارے باپ آدم ہیں انکو سلام کرو آنحضرت صلعم نے انکو سلام کیا انہوں نے جواب

مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا بُنَيَّ نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ

دیا اور کہا آؤ پیارے بیٹے تم اپنے لوگوں میں آئے کیا اچھے بیٹے ہو آپ نے پہلے ہی آسمان میں دو بہتی ندیاں دیکھیں جبرئیل سے پوچھا یہ کون

فَقَالَ مَا هَذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ

سی ندیاں ہیں انہوں نے کہا یہ نیل اور فرات ندیوں کا جو زمین پر ہیں (جڑ) ہیں پھر جبرئیل ع آپ کو اسی آسمان میں

فِی السَّمَاءِ فَاِذَا هُوَ بِنَهَرٍ اٰخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهٗ فَاِذَا هُوَ

پھر لے گئے ایک اور ندی کیطرف جس پر زمرد اور موتی کا ایک محل بنا ہوا تھا آنحضرت صلعم نے اس ندی پر ہاتھ مارا دیکھا تو اس کی مٹی نری مشک

مِسْكٌ قَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ خَبَاَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ اِلَی

ہے یا خوشبودار مشک ہی آپ نے پوچھا جبرئیل یہ کونسی ندی ہے انہوں نے کہا یہی کوثر کی ندی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چھپا رکھی ہے پھر

السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْاُوْلٰی مَنْ هٰذَا قَالَ

لے چلے جبرئیل آپ کو دوسرے آسمان پر چڑھ جائے گئے وہاں بھی فرشتوں نے وہی سوال جواب ہوا جو پہلے آسمان پر ہوا تھا انہوں نے پوچھا کون

جِبْرِيْلُ قَالُوْا وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ

جبرئیل نے کہا جبرئیل انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں

قَالَ نَعَمْ قَالُوْا مَرْحَبًا بِهٖ وَاَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَی السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ

انہوں نے کہا ہاں تب کہنے لگے واہ واہ خوب چلے آئے اپنے لوگوں میں آئے پھر جبرئیل انکو تیسرے آسمان پر چڑھ جائے گئے وہاں بھی ایسا

مَا قَالَتِ الْاُوْلٰی وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَی الرَّابِعَةِ فَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ

ہی سوال جواب ہوا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر ہوا تھا پھر چوتھے آسمان پر چڑھ جائے گئے وہاں بھی یہی سوال جواب ہوا پھر پانچویں

بِهٖ اِلَی السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَی السَّادِسَةِ فَقَالُوْا لَهٗ

آسمان پر چڑھ جائے گئے وہاں بھی ایسا ہی سوال جواب ہوا پھر چھٹے آسمان پر چڑھ جائے گئے تو وہاں بھی یہی گفتگو رہی پھر

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوْا لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيْهَا

ساتویں آسمان پر وہاں بھی ایسی ہی گفتگو ہوئی ہر آسمان پر آنحضرت

اَنْبِيَاءُ قَدْ سَمَّاهُمْ فَاَوْعَيْتُ مِنْهُمْ اِدْرِيْسَ فِی الثَّانِيَةِ وَهٰرُوْنَ فِی الرَّابِعَةِ وَ

ایک ایک پیغمبر سے ملے آپ نے انکے نام بیان فرمائے لیکن مجھکو یوں یاد رہا کہ ادریس پیغمبر دوسرے آسمان پر ملے اور ہارون پیغمبر چوتھے

اٰخَرَ فِی الْخَامِسَةِ لَمْ اَحْفَظِ اسْمَهٗ وَاِبْرَاهِيْمَ فِی السَّادِسَةِ وَمُوْسٰی فِی السَّابِعَةِ

آسمان پر اور پانچویں آسمان پر ان سے پیغمبر ملے مجھکو یاد نہیں رہا چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم ملے اور ساتویں آسمان پر حضرت موسیٰ سے ملاقات

بِتَفْضِيْلِ كَلَامِ اللّٰهِ فَقَالَ مُوْسٰی رَبِّ لَمْ اَظُنَّ اَنْ يُّرْفَعَ عَلَیَّ اَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهٖ فَوْقَ

ہوئی چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے (دنیا میں) کلام کیا تھا اس وجہ سے انکو یہ فضیلت ملی ف حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلعم کو دیکھ کر

ذٰلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ حَتّٰی جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ

اور اوپر لے گئے اللہ تعالیٰ ہی اسکا حال جانتا ہے یہاں تک کہ آپ سدرۃ المنتہیٰ پاس پہونچے اور پروردگار نیچے اتر کر آپ سے نزدیک

فَتَدَلّٰی حَتّٰی كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحَی اللّٰهُ فِيْمَا اَوْحٰی اِلَيْهِ خَمْسِيْنَ

ہو گیا آپ میں اور اس میں دو کمان برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اس وقت پروردگار نے جو آپ کو وحی بھیجی اس میں ہر دن رات میں

صلاة على امتك كل يوم وليلة ثم هبط حتى بلغ موسى فاحتبسه موسى فقال

آپکی امت کو حکم دیا گیا آپ یہاں سے نیچے اوترکر حضرت موسیٰ پاس آئے حضرت موسیٰ نے آپ کو روک لیا پوچھا محمد تو کہو

يا محمد ماذا عهد اليك ربك قال عهد الى خمسين صلاة كل يوم وليلة قال

پروردگار نے تم کو کیا حکم دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن رات میں پچاس نمازیں پڑھنے کا یہ سنکر حضرت موسیٰ نے کہا

ان امتك لا تستطيع ذلك فارجع فليخفف عنك ربك وعنهم فالتفت النبي صلى

واہ واہ تمہاری امت بھلا کہیں پچاس نمازیں پڑھ سکے گی یہ پروردگار پاس لوٹ جاؤ اس سے تخفیف کراؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت

الله عليه وسلم الى جبريل كانه يستشيره في ذلك فاشار اليه جبريل ان نعم ان

موسیٰ کی رائے سنکر حضرت جبرئیل کیطرف دیکھا آپ انکی صلاح چاہتے تھے انہوں نے کہا ہاں اچھا بہتر ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو لوٹ کر جائیے آخر

شئت فعلا به الى الجبار فقال وهو مكانه يا رب خفف عنا فان امتي لا تستطيع

جبرئیل پھر آپ کو اوپر چڑھا لے گئے اور آپ نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر ف یہ عرض کیا پروردگار ہم لوگوں پر کچھ تخفیف کر دے میری امت کو پچاس نمازیں

هذا فوضع عنه عشر صلوات ثم رجع الى موسى فاحتبسه فلم يزل يردده موسى

(ہر روز) نہیں ہو سکیں گی اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں تخفیف کر دیں رہ گئیں چالیس ہی ٹھیں پھر آنحضرت صلعم حضرت موسیٰ پاس لوٹے تو انہوں نے آپکو روک لیا اسی طرح

الى ربه حتى صارت الى خمس صلوات ثم احتبسه موسى عند الخمس فقال

برابر (تخفیف کے لیے) بار بار آپ کو پروردگار پاس لوٹاتے رہے آخر یہ پچاس کی پانچ نمازیں رہ گئیں حضرت موسیٰ نے پانچوں پر بھی آنحضرت کو روکا

يا محمد والله لقد راودت بني اسرائيل قومي على ادنى من هذا فضعفوا فتركوه

کہنے لگے محمد میں نے بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں پڑھوانا چاہیں (صرف دو نمازیں صبح اور شام کی) لیکن یہ بھی ان سے نہ ہو سکیں انہوں نے چھوڑ دیں

فامتك اضعف اجسادا وقلوبا وابدانا وابصارا واسماعا فارجع فليخفف عنك

اور تمہاری امت تو بنی اسرائیل سے بھی زیادہ جسمی کمزوری اور دلی ناتوانی اور بدنی ناطاقتی اور بینائی اور شنوائی کا ضعف رکھتی ہے ف جاؤ

ربك كل ذلك يلتفت النبي صلى الله عليه وسلم الى جبريل ليشير عليه ولا

پھر اپنے پروردگار پاس لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر بار جبرئیل کی صلاح لینے کے لیے انکی طرف دیکھتے اور جبرئیل اس بات

يكره ذلك جبريل فرفعه عند الخامسة فقال يا رب ان امتي ضعفاء اجسادهم

کو ناپسند نہ کرتے آخر پانچویں بار وہ پھر آنحضرت صلعم کو لے گئے آپ نے عرض کیا پروردگار میری امت کے جسم اور دل

وقلوبهم واسماعهم وابدانهم فخفف عنا فقال الجبار يا محمد قال لبيك و

اور کان اور بدن سب ضعیف اور ناتوان ہیں انپر تخفیف کر ارشاد ہوا محمد آپ نے عرض کیا حاضر ہوں تیری خدمت کو ہے مستعد ہوں

سعديك قال انه لا يبدل القول لدي كما فرضت عليك في ام الكتاب قال

فرمایا میری بات نہیں بدلتی لوح محفوظ میں تجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں ہر نیکی کا ثواب

كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى

دس گنا ملتا ہے تو پانچ نمازوں کی جو تیری امت پر فرض ہوئیں ہیں پچاس نمازیں ہوئیں جیسے لوح محفوظ میں لکھی گئی تھیں یہ سنکر آنحضرت موسیٰ کے پاس

مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَى

موسیٰ کے پاس آئے انہوں نے پوچھا کیوں تمنے کیا کیا آپ نے فرمایا پروردگار نے یہ بہت تخفیف فرمائی ہر نیکی کے بدل دس نیکیوں کا ثواب عطا فرمایا

قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ

موسیٰ کہنے لگے (تم جانو) بہتر تو خدا کی قسم بنی اسرائیل سے پانچ سے بھی کم نمازیں چاہا تھا انہوں نے وہ بھی چھوڑ دیں [illegible]

عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا

پھر جاؤ اور پروردگار سے اور تخفیف کراؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ خدا کی قسم اب تو مجھے شرم آتی ہے میں کئی بار اپنے پروردگار کے پاس

اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ بَابُ

جا چکا اس وقت جبرئیل نے کہا اب اللہ کا نام لیکر زمین پر اترو اتنے میں آنحضرت جاگ اٹھے تو مسجد حرام ہی میں تھے باب

كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

اللہ تعالیٰ کا بہشتیوں سے باتیں کرنا ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَ

اللہ تعالیٰ فرمائیگا بہشتیو وہ عرض کرینگے حاضر تیری خدمت کے لیے مستعد ساری

سَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ

بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے فرمائیگا اب تم خوش ہوئے وہ عرض کرینگے بھلا اب بھی خوش نہ ہونگے تونے

وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

ہمکو وہ عنایت فرمایا جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا اس وقت فرمائیگا اب میں تمکو وہ نعمت دیتا ہوں جو ان سب نعمتوں سے افضل

فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ

ہے وہ عرض کرینگے پروردگار ان نعمتوں سے افضل کونسی نعمت ہوگی فرمائیگا وہ نعمت میری رضامندی ہے اب میں تم پر اپنی رضا

عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ

ناراض نہ ہونگا ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن

ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَ

یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے آپ کے پاس

مولانا فضل الرحمان صاحب قدس سرہ فرمایا کرتے تھے ہمکو تو نہ حور کی ہوس ہے نہ قصور کی ہمارا بھی جس دن بہشتی ہی آئینگی تو ہم ان سے بھی کہینگے ذرا قرآن تو سنو ہمکو [illegible] کلام پڑھ کر

وعنده رجل من اهل البادية ان رجلا من اهل الجنة استاذن ربه في الزرع فقال له

ایک دیہاتی شخص (جس کا نام معلوم نہیں) بیٹھا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا ایک بہشتی شخص نے اپنے مالک سے ... پروردگار سے کھیتی کی اجازت مانگی

أولست فيما شئت قال بلى ولكني احب ان ازرع فاسرع وبذر فتبادر الطرف

یہ) کھیتی کرون پروردگار نے فرمایا ارے تجھکو کھیتی کی کیا ضرورت ہے بہشت میں تو جو تو چاہے وہ موجود ہے وہ عرض کریگا بیشک مگر میرا

نباته واستواؤه واستحصاده وتكويره امثال الجبال فيقول الله تعالى دونك يا

دم میں اگے سیدھے کھڑے ہو کر کٹنے کے لائق ہو گئے اناج کا ڈھیر بھی کیا جان ہین پہاڑون کی طرح لگ گیا اس وقت اللہ تعالی نے فرمایا ارے آدم زادے

ابن آدم فانه لا يشبعك شيء فقال الاعرابي يا رسول الله لا تجد هذا الا قرشيا

اب کھیتی بھی لے آدمی کا پیٹ کسی طرح نہیں بھرتا یہ سنکر وہ دیہاتی شخص کہنے لگا یا رسول اللہ یہ شخص (جس نے) کھیتی کی

او انصاريا فانهم اصحاب زرع فاما نحن فلسنا باصحاب زرع فضحك رسول الله

درخواست کی قریش قبیلہ کا ہوگا یا انصار میں کا کیونکہ یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں باقی ہم لوگ تو زراعت پیشہ نہیں ہیں (بلکہ سپاہی پیشہ ہیں) یہ

صلى الله عليه وسلم باب ذكر الله بالامر وذكر العباد بالدعاء والتضرع و

سنکر آنحضرت ہنس دیے صلی اللہ علیہ وسلم باب اللہ اپنے بندون کو حکم کرکے یاد کرتا ہے اور بندے اس سے دعا اور عاجزی کرکے اور اسکا پیغام

الرسالة والابلاغ لقوله تعالى فاذكروني اذكركم واتل عليهم نبأ نوح اذ قال

دوسرون کو پہنچا کر اس کی یاد کرتے ہیں جیسے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا تم میری یاد کرو میں تمہاری یاد کرونگا اور (سورۂ یونس میں) فرمایا

لقومه يقوم ان كان كبر عليكم مقامي وتذكيري بآيات الله فعلى الله توكلت

اے پیغمبر انکو نوح کا قصہ سنا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اگر میرا رہنا تم میں اور خدا کی آیتیں پڑھ کر سنانا نصیحت کرنا تم پر گران

فاجمعوا امركم وشركاءكم ثم لا يكن امركم عليكم غمة ثم اقضوا الي ولا

گذرتا ہے تو میں نے اللہ پر اپنا کام چھوڑ دیا (اسی پر بھروسا کیا) تم بھی اپنے شریکون کے ساتھ ملکر ایک تجویز (میرے قتل یا اخراج کی) ٹھیرا لو پھر

تنظرون فان توليتم فما سالتكم من اجر ان اجري الا على الله وامرت ان

اس تجویز کے پورا کرنے میں کچھ تردد اور تشویش نہ کرو سب تامل کر ڈالو مجھکو ذرا بھی فرصت نہ دو اگر تم میری باتیں نہ مانو تو خیر میں نے تم سے کچھ

اكون من المسلمين غمة هم وضيق قال مجاهد اقضوا الي ما في انفسكم يقال

مزدوری نہیں مانگی ... کا حکم ملا ہے۔ اس آیت میں غمة کا معنے غم اور تنگی۔ مجاہد نے کہا (اسکو فریابی نے وصل کیا) ثم اقضوا الی کا معنے یہ ہے جو کچھ تمہارے

افرق اقض وقال مجاهد وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام

دلون میں ہے اسکو پورا کر ڈالو (مجھکو مار ڈالو) قصہ تمام کرو۔ عرب لوگ کہتے ہیں افرق یعنی فیصلہ کر دے اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں وان احد من

الله انسان ياتيه فيستمع ما يقول وما انزل عليه فهو امن حتى ياتيه فيسمع كلام الله

یعنے اگر کوئی کافر آنحضرت کے پاس اسکا کلام اور جو آپ پر اترا اسکو سننے کے لیے آئے تو اسکو امن ہے جب تک وہ اس طرح سے آتا اور اللہ کا کلام سنتا رہے

حَتّٰى يَبْلُغَ مَا مِنْهُ حَيْثُ جَاءَهُ النَّبَأُ الْعَظِيمُ الْقُرْاٰنُ صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمَلٌ بِهِ

اور جہاں تک وہ اس میں کی جگہ پہونچ جائے جہاں سے وہ آیا تھا ف اور سورۂ نبا میں نبأ عظیم سے قرآن مراد ہے اور فریابی نے مجاہد سے نقل کیا اسی سورہ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) فرمانا اللہ کے شریک نہ بناؤ اور (سورۂ حم سجدہ میں) تم دوسروں کو اسکا برابر والا ٹھہراتے ہو حالانکہ وہ

ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ وَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ

سارے جہان کا مالک ہے اور دوسرے سب عاجز بندے ہیں انکو ایک ذرّے کا بھی اختیار نہیں اور (سورۂ فرقان میں) جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسرے کسی خدا کو نہیں

وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ بَلِ اللّٰهَ

تجھ کو اور تجھ سے پہلے پیغمبروں کو بھی حکم دیا جا چکا ہے اگر تو نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا تو تیرا سارا نیک کام مٹی میں مل گیا اور تو گھاٹے میں پڑ گیا تو کافر

فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشّٰكِرِينَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ وَلَئِنْ

کا کہنا مت سن اور خاص اللہ ہی کی پرستش کر تا رہ اسی کا شکر کرتا رہ اور (سورۂ یوسف میں) اکثر لوگ اللہ پر تو یقین رکھتے ہیں مگر شرک میں مبتلا

سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ

ہیں عکرمہ نے کہا (اسکو طبری نے وصل کیا) اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر ان سے پوچھو تمکو اور آسمان زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہتے ہیں اللہ نے یہی انکا ایمان ہے

يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَخَلَقَ كُلَّ

یعنے غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں ف اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ بندوں کے افعال اور انکا کسب مخلوق الٰہی ہیں ف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان

شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ

میں) فرمایا اسی پروردگار نے ہر چیز کو پیدا کیا ف پھر ایک انداز سے اسکو درست کیا اور مجاہد نے کہا ف (سورۂ حجر میں جو ہے) ما تنزل الملائکۃ ف

لِيَسْأَلَ الصّٰدِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِينَ الْمُؤَدِّينَ مِنَ الرُّسُلِ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ

عذاب لیکر فرشتے ہیں ف اور (سورۂ احزاب میں) جو فرمایا سچوں سے انکی سچائی کا حال پوچھے یعنے پیغمبروں سے جو اللہ کا حکم پہونچا دیتے ہیں ف اور (سورۂ حجر میں)

عِنْدَنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا

نگہبان ہیں (مجاہد نے کہا) یعنے اپنے پاس ہے (اسکو فریابی نے وصل کیا) اور (سورۂ زمر میں) فرمایا اور جو شخص سچی بات لیکر آیا یعنے قرآن اور جس نے اسکو

الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

تو نے مجھکو یہی قرآن دیا تھا یعنے اس پر عمل کیا ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے

مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ

وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تو اللہ کا برابر والا کسی کو ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا میں نے

ذلك لعظيم قلت ثم أي قال ثم أن تقتل ولدك تخاف أن يطعم معك قلت ثم أي

بیشک یہ بڑا گناہ ہوا اب سے اتر کر کون بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ وہ کھانے میں تیرے ساتھ شریک ہو گے میں نے کہا پھر

قال ثم أن تزاني بحليلة جارك باب قول الله تعالى وما كنتم تستترون أن

اس سے اتر کر کون سا گناہ ہے آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا کرنا باب اللہ تعالی کا (سورہ حم سجدہ میں) فرمانا تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے

يشهد عليكم سمعكم ولا أبصاركم ولا جلودكم ولكن ظننتم أن الله لا يعلم كثيرا مما

تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف (قیامت کے دن) گواہی دینگے (تم تو قیامت کے قائل ہی نہ تھے)

تعملون حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا منصور عن مجاهد عن أبي معمر

خبر کی نہیں ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابو معمر (عبداللہ

عن عبد الله رض قال اجتمع عند البيت ثقفيان وقرشي أو قرشيان وثقفي كثيرة

سخبرہ) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ایسا ہوا خانہ کعبہ کے پاس دو شخص ثقیف قبیلے کے اور ایک قریش کا یا دو قریش کے

شحم بطونهم قليلة فقه قلوبهم فقال أحدهم أترون أن الله يسمع ما نقول قال الآخر

جمع ہوئے تھے تو سوتے تازے پیٹ میں چربی بہت بھری ہوئی لیکن انکے دلوں میں عقل تھوڑی تھی ان میں کا ایک بولا بھلا سمجھتے ہو اللہ ہماری بات سنتا ہے دوسرا کہنے لگا ہم

يسمع إن جهرنا ولا يسمع إن أخفينا وقال الآخر إن كان يسمع إذا جهرنا فإنه يسمع

پکار کر بات کریں تو سنتا ہے اگر چپکے سے کریں تو نہیں سنتا تیسرا بولا (جو ذرا سمجھدار تھا) یہ کیا بات اگر وہ پکار کر دانا سنتا ہے تو آہستہ بولنا بھی

إذا أخفينا فأنزل الله تعالى وما كنتم تستترون أن يشهد عليكم سمعكم ولا

سن لیگا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم

أبصاركم ولا جلودكم الآية باب قول الله تعالى كل يوم هو في شأن وما

ولا جلودکم اخیر تک باب اللہ تعالی کا (سورہ رحمان میں) فرمانا پروردگار ہر دن ایک نیا کام کر رہا ہے اور

يأتيهم من ذكر من ربهم محدث وقوله تعالى لعل الله يحدث بعد ذلك أمرا وأن

(سورہ انبیاء میں) فرمانا انکے پاس انکے مالک کی طرف سے کوئی نیا حکم نہیں آتا اخیر تک اور (سورہ طلاق میں) فرمانا شاید اللہ تعالی اسکے بعد کوئی نئی

حدثه لا يشبه حدث المخلوقين لقوله تعالى ليس كمثله شيء وهو السميع

حرف اتنی بات ہے کہ اللہ کا نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام کرنے سے مشابہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا (سورہ شوریٰ میں) اسکی مثل کوئی چیز نہیں وہ سنتا

البصير وقال ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم إن الله يحدث من أمره ما

اور دیکھتا ہے اور عبداللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جو چاہے نئے حکم دیتا ہے اس نے ایک نیا حکم یہ دیا ہے

يشاء وإن مما أحدث أن لا تكلموا في الصلوة حدثنا علي بن عبد الله حدثنا

کہ نماز میں بات نہ کیا کرو (اسکو ابوداؤد نے وصل کیا) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

حاتم بن وردان حدثنا ایوب عن عكرمة عن ابن عباس قال كيف تسألون اهل

حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے تم کتاب

الكتاب عن كتبهم وعندكم كتاب الله اقرب الكتب عهدا بالله تقرؤنه محضا لم يشب

والوں یہود اور نصاریٰ سے انکی کتابوں کا حال کیوں پوچھتے ہو تمہارے پاس تو اللہ کی کتاب موجود ہے جو انکی سب کتابوں میں نئی اتری ہوئی ہے

حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرني عبيد الله بن عبد الله ان

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن

عبد الله بن عباس قال يا معشر المسلمين كيف تسألون اهل الكتاب عن شيء و

عباس نے کہا مسلمانو تم اہل کتاب سے دین کی کوئی بات کیوں پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ نے تمہارے پیغمبر پر

كتابكم الذي انزل الله على نبيكم صلى الله عليه وسلم احدث الاخبار بالله محضا

اتاری وہ اللہ کی خبر دینے والی کتابوں میں سب سے نئی ہے اور بیر خالص اسمیں ذرا بھی ملونی نہیں ہوئی

لم يشب وقد حدثكم الله ان اهل الكتاب قد بدلوا من كتب الله وغيروا فكتبوا

اور اللہ تعالیٰ تو تم سے بیان کرچکا ہے کہ اہل کتاب یہود اور نصاریٰ نے اپنی کتابوں کو بدل ڈالا کیا کرتے ہاتھ سے ایک کتاب مضمون بدل

بايديهم قالوا هو من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا اولا ينهاكم ما جاءكم

کر لکھتے اور کہتے بعینہ وہی کتاب ہے جو اللہ کے پاس سے اتری (اسی کے مطابق ہے) انکی غرض دنیا کا تھوڑا سا مول کمانا ہوتا تمکو جو خدا نے

من العلم عن مسألتهم فلا والله ما راينا رجلا منهم يسألكم عن الذي انزل عليكم

قرآن حدیث کا علم دیا ہے کیا وہ تمکو اس سے منع نہیں کرتا کہ تم دین کی باتیں اہل کتاب سے پوچھو قسم خدا کی ہم نے تو ایک یہودی یا نصرانی کو

باب قول الله تعالى لا تحرك به لسانك وفعل النبي صلى الله عليه وسلم

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ قیامہ میں فرمانا اے پیغمبر (وحی اترتے وقت) اپنی زبان نہ ہلایا کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیت کے اترنے سے

حيث ينزل عليه الوحي وقال ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى

پہلے (وحی اترتے وقت) ایسا کرنا اور ابوہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

انا مع عبدي حيثما ذكرني وتحركت بي شفتاه حدثنا قتيبة بن سعيد

میں اپنے بندے کے اس وقت تک ساتھ ہوں جب تک وہ میری یاد کرتا رہے اپنے ہونٹ (میری یاد میں) ہلاتا رہے ہم سے قتیبہ بن سعید

حدثنا ابو عوانة عن موسى بن ابي عائشة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس

نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے

في قوله تعالى لا تحرك به لسانك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعالج

اللہ تعالیٰ نے جو سورہ قیامہ میں فرمایا لا تحرک بہ لسانک تو ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا اترنا ایک سخت بار ہوتا

من التنزيل شدة وكان يحرك شفتيه فقال لي ابن عباس أنا أحركهما لك كما كان

تھا آپ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے رہتے تھے (حضرت جبرئیل کے ساتھ ہی ساتھ پڑھتے جاتے تاکہ ایسا نہ ہو بھول جائیں) ابن عباس نے سعید سے کہا میں اپنے ہونٹ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يحركهما فقال سعيد أنا أحركهما كما كان ابن عباس

ہلا کر تجھ کو بتاتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہونٹ ہلاتے تھے اور سعید نے موسیٰ سے کہا میں تمکو ہونٹ ہلا کر بتاتا ہوں جس طرح ابن عباس نے

يحركهما فحرك شفتيه فأنزل الله عز وجل لا تحرك به لسانك لتعجل به إن علينا

ہونٹ ہلا کر ہمکو بتلائے تھے پھر سعید نے اپنے ہونٹ ہلائے ابن عباس نے کہا آنحضرت ایسا ہی کرتے رہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

جمعه وقرآنه قال جمعه في صدرك ثم تقرؤه فإذا قرأناه فاتبع قرآنه قال فاستمع

تیرے سینے میں قرآن کا جما دینا اور اسکو پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم (جبرئیل کی زبان پر) اسکو پڑھ چکیں اس وقت تم اسکے پڑھنے کی پیروی

له وأنصت ثم إن علينا أن تقرأه قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کرو مطلب یہ ہے کہ جبرئیل کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہو اور خاموش رہو پھر ہمارا ذمہ ہے کہ تم سے ایسا ہی پڑھوادینگے ابن عباس نے کہا اسکے بعد

إذا أتاه جبريل عليه السلام استمع فإذا انطلق جبريل قرأه النبي صلى الله

کہ جب حضرت جبرئیل آتے (قرآن سناتے) تو آپ کان لگا کر سنتے رہتے جبرئیل جب چلے جاتے تو آپ لوگوں سے اسی طرح پڑھ کر سنا دیتے

عليه وسلم كما أقرأه **باب** قول الله تعالى وأسروا قولكم أو اجهروا به إنه عليم

جیسے جبرئیل نے آپ کو پڑھ کر سنایا تھا ۔ **باب** اللہ تعالیٰ کا (سورہ ملک میں) یوں فرمانا تم آہستہ بات کرو یا پکار کر دونوں وہ سنتا ہے وہ تو

بذات الصدور ألا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير يتخافتون يتسارون

دلوں تک کا خیال جانتا ہے کیا وہ ان چیزوں کو نہیں جانتا جو اس نے پیدا کیں وہ باریک بین خبردار ہے ۔ یتخافتون (جو قرآن میں آیا ہے) کا معنے چپکے باتیں کرتے ہیں

حدثني عمرو بن زرارة عن هشيم أخبرنا أبو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیر سے کہا ہمکو ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن

عباس رضي في قوله تعالى ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت ورسول

عباس سے یہ جو اللہ تعالیٰ نے (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمایا اپنی نماز میں نہ چلا کر زور سے قرات کرو نہ بالکل آہستہ یہ اس وقت اترا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله صلى الله عليه وسلم مختف بمكة فكان إذا صلى بأصحابه رفع صوته بالقرآن

وسلم (مشرکوں کے ڈر سے) مکہ میں چھپے رہتے جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے

فإذا سمعه المشركون سبوا القرآن ومن أنزله ومن جاء به فقال الله لنبيه صلى

مشرک (کمبخت) اسکو سنکر قرآن کو اور قرآن کے اتارنے والے (جبرئیل) اور لانے والے (حضرت محمدؐ) سب کو برا کہتے آخر اللہ تعالیٰ نے

الله عليه وسلم ولا تجهر بصلاتك أي بقراءتك فيسمع المشركون فيسبوا

اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ نماز میں قرآن اتنا پکار کر بھی نہ پڑھ کہ مشرکوں تک اسکی آواز پہنچے وہ قرآن کو برا کہیں

الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا حَدَّثَنَا

نہ اتنا آہستہ پڑھ کہ تیرے صحابہ بھی (جو مقتدی ہوں) نہ سنیں بلکہ بیچ بیچ میں ایک رستہ اختیار کرے ہم سے

عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ نَزَلَتْ هَٰذِهِ

عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا یہ آیت سورہ

الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو

بنی اسرائیل کی ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا دعا کے باب میں اتری ہے (یعنی اپنی دعا نہ بہت چلا کر کرنا نہ بہت آہستہ) ہم سے اسحاق بن منصور نے

عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

بیان کیا کہا ہم کو ابو عاصم نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا ہم کو ابن شہاب نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَزَادَ غَيْرُهُ يَجْهَرُ بِهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم مسلمانوں کے طریق پر نہیں ہے اور ابو ہریرہ رضہ کے سوا دوسرے لوگوں نے اس میں

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ایک وہ شخص جسکو اللہ نے قرآن دیا ہے وہ اسکو رات اور دن ہر وقت پڑھتا رہتا ہے ایک شخص

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَٰذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ

کہتا ہے اگر مجھ کو بھی وہی دیا جاتا جو اسکو دیا گیا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا وہ کرتا ہے یعنے رات دن پڑھتا رہتا تو یہ قرآن پڑھتے

فَبَيَّنَ اللَّهُ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ وَقَالَ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

رہنا اسکا فعل ہوا (اور بندوں کے سب فعل مخلوق ہیں) اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ روم میں) فرمایا اس کی قدرت کی نشانیوں میں آسمان زمین کا

وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

پیدا کرنا ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا علاحدہ علاحدہ ہونا ہے اور (سورہ حج میں) فرمایا اور نیکی کرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ

کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک تو اس شخص پر جسکو اللہ نے قرآن دیا ہے

فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَٰذَا

وہ اسکو رات اور دن کے اوقات میں پڑھا کرتا ہے اب دوسرا شخص رشک کر کے یوں کہتا ہے اگر مجھکو بھی وہ (یعنے قرآن) دیا جاتا جیسے اسکو

لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ

دیا گیا ہے تو میں بھی ایسا ہی کرتا دوسرے وہ شخص جسکو اللہ نے دنیا کا مال دولت دیا ہے وہ اسکو اچھے کاموں میں خرچ کرتا ہے اب دوسرا شخص

مثل ما أوتي عملت فيه مثل ما يعمل حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين قال

جو اسکو دیا گیا ہے تو میں بھی اس میں ویسی ہی کرتا اسی طرح جیسا کہ وہ خرچ کرتا تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا حسد الا في اثنتين

کہ زہری نے سالم سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رشک نہ ہونا چاہیے مگر دو آدمیوں پر ایک تو وہ

رجل آتاه الله القرآن فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار ورجل آتاه الله مالا

جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے وہ رات اور دن کے اوقات میں اسکو نماز میں کھڑے ہوکر پڑھا کرتا ہے دوسرے وہ شخص جسکو اللہ نے روپیہ پیسہ دیا ہے

فهو ينفقه آناء الليل وآناء النهار سمعت سفين مرارا لم اسمعه يذكر الخبر

وہ رات اور دن کے اوقات میں اسکو خرچ کرتا رہتا ہے علی بن عبد اللہ نے کہا میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے کئی بار سنا انہوں نے یوں نہیں کہا

وهو من صحيح حديثه باب قول الله تعالى يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك

(اخبرنا) اور یہ حدیث انکی صحیح حدیثوں میں سے ہے ف باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ مائدہ میں) فرمانا اے پیغمبر تیرے پروردگار کی طرف سے جو تجھ پر اترا اسکو لوگوں کو پہنچا

من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته وقال الزهري من الله الرسالة و

دے اگر تو ایسا نہ کرے تو تو نے (جیسے) اس کا پیغام نہیں پہنچایا ف اور زہری نے کہا (اسکو حمیدی اور خطیب نے وصل کیا) اللہ کی طرف سے رسالت

على رسول الله صلى الله عليه وسلم البلاغ وعلينا التسليم وقال الله تعالى ليعلم ان قد

(پیغمبر بھیجنا) ہے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا پیغام پہنچانا ہے اور ہمارے اوپر اسکا ماننا تسلیم کرنا ہے ف اور (سورہ جن میں)

ابلغوا رسالات ربهم وقال ابلغكم رسالات ربي وقال كعب بن مالك حين تخلف

فرمایا اسلیے کہ وہ (یعنی پیغمبر) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا اور (سورہ اعراف میں) فرمایا (نوح اور ہود کی زبان پر) میں تم کو

عن النبي صلى الله عليه وسلم وسيرى الله عملكم ورسوله وقالت عائشة اذا

(غزوہ تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے (یہ حدیث اوپر کئی بار موصولا گذر چکی ہے) انہوں نے کہا عنقریب اللہ اور اسکا رسول تمہارا کام دیکھ لیگا ف

اعجبك حسن عمل امرئ فقل اعملوا فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون ولا

اور حضرت عائشہ نے کہا ف جب تجھ کو کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہہ عمل کیے جاؤ اللہ اور اسکا رسول اور مسلمان تمہارا کام دیکھ لینگے کسی کا نیک

يستخفنك احد وقال معمر ذلك الكتاب هذا القرآن هدى للمتقين بيان

عمل تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے ف اور معمر (ابو عبیدہ) نے کہا (سورہ بقرہ میں) یہ جو فرمایا ذلک الکتاب لا ریب فیہ تو کتاب سے مراد قرآن ہے وہ ہدایت

ودلالة كقوله تعالى ذلكم حكم الله هذا حكم الله لا ريب لا شك تلك آيات

ہے پرہیزگاروں کو جیسے دوسری جگہ (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا یہ اللہ کا حکم ہے اس میں کوئی شک نہیں یعنی بلاشک یہ اللہ کی اتاری ہوئی آیتیں ہیں یعنی قرآن

يعني هذه اعلام القرآن ومثله حتى اذا كنتم في الفلك وجرين بهم يعني بكم

کی نشانیاں (مطلب یہ ہے کہ) دونوں آیتوں میں ذلک سے ہذا مراد ہے ف اسکی مثال یہ ہے جیسے سورہ یونس میں وجرین بہم سے جرین بکم مراد ہے

وقال انس بعث النبي صلى الله عليه وسلم خاله حراما الى قومه وقال اتؤمنوني ابلغ

اور انس نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے ماموں حرام بن ملحان کو انکی قوم بنی عامر کیطرف بھیجا حرام نے اُن سے جا کر کہا کیا تم مجھکو امان

رسالة رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يحدثهم حدثنا الفضل بن يعقوب

دیتے ہو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام تم کو پہنچا دوں اور اُن سے باتیں کرنے لگے ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے

حدثنا عبد الله بن جعفر الرقي حدثنا المعتمر بن سليمان حدثنا سعيد بن

عبداللہ بن جعفر رقی نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن

عبيد الله الثقفي حدثنا بكر بن عبد الله المزني وزياد بن جبير بن حية عن

عبید اللہ ثقفی نے بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے انہوں نے

جبير بن حية قال المغيرة اخبرنا نبينا صلى الله عليه وسلم عن رسالة ربنا انه

جبیر بن حیہ سے کہ مغیرہ بن شعبہ نے کہا ایران کی فوج کے سامنے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اپنے مالک کے اس پیغام کی خبر دی ہے کہ جو کوئی

من قتل منا صار الى الجنة حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن اسمعيل

ہم میں سے (کافروں سے مقابلہ میں) مارا جائیگا وہ بہشت میں جائیگا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے

عن الشعبي عن مسروق عن عائشة رض قالت من حدثك ان محمدا صلى الله عليه وسلم

اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے یہ بیان کرے کہ آنحضرت

كتم شيئا وقال محمد حدثنا ابو عامر العقدي حدثنا شعبة عن اسمعيل بن

نے وحی میں سے کچھ چھپا لیا دوسری سند اور محمد بن یوسف فریابی (یا دوسرے کسی محمد نے) کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج

ابي خالد عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت من حدثك ان النبي

انہوں نے اسمعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے کہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم كتم شيئا من الوحي فلا تصدقه ان الله تعالى يقول يا ايها

وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپا رکھا تو ہرگز اسکو سچا مت جان (وہ جھوٹا ہے) اللہ تعالی فرماتا ہے اے پیغمبر جو تجھ پر تیرے

الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته ۵

مالک کی طرف سے اترا اسکو پہنچا دے اخیر آیت تک (تو آنحضرت ص حکم خداوندی کے خلاف کیونکر کر سکتے تھے)

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن الاعمش عن ابي وائل عن عمرو

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن

ابن شرحبيل قال قال عبد الله قال رجل يا رسول الله اي الذنب اكبر عند الله

شرحبیل سے عبداللہ بن مسعود نے کہا ایک شخص نے (خود عبداللہ بن مسعود نے) آنحضرت ص سے پوچھا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کونسا گناہ بڑا

اللهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ

گناہ ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا ہے اور تو اسکا برابر والا کسی اور کو ٹھہرائے (معاذ اللہ کتنی بڑی نمک حرامی ہے) اسنے پوچھا پھر کونسا

يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ

اسکے بعد کونسا گناہ ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوگی اسنے پوچھا پھر کونسا

لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ

اور دوسرے خدا کو نہیں پکارتے (اسکی عبادت نہیں کرتے) اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اسکو ناحق نہیں مارتے اور زنا نہیں کرتے جو کوئی ایسا

وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْآيَةَ بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا وَ

کریگا وہ گناہ میں پڑ جائیگا ف باب اللہ تعالی کا (سورہ آل عمران میں) یوں فرمانا اے پیغمبر کہدے اچھا توراۃ لاؤ اسکو پڑھ کر سناؤ

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ

اگر تم سچے ہو ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (یہ حدیث آگے موصولا آتی ہے) توراۃ والے توراۃ دیئے گئے انہوں نے اسپر عمل کیا انجیل والے

الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ يَتْلُونَهُ يَتَّبِعُونَهُ

انجیل دیئے گئے انہوں نے اسپر عمل کیا تم قرآن دیئے گئے تم نے اسپر عمل کیا ف اور ابو رزین (مسعود بن مالک تابعی) نے کہا ف یتلونہ حق تلاوتہ کا

وَيَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ يُتْلَى يُقْرَأُ حَسَنُ التِّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لَا يَمَسُّهُ

معنے یہ ہے کہ اسکی پیروی کرتے ہیں اسپر جیسا عمل کرنا چاہیے ویسا عمل کرتے ہیں (تو تلاوت ایک عمل ٹھہری) اور عرب لوگ کہتے ہیں یتلی یعنے پڑھا جاتا ہے اور

لَا يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُوقِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى مَثَلُ

الا المطہرون یعنے قرآن کا مزہ وہی پائینگے اسکا فائدہ وہی اٹھائینگے جو کفر سے پاک یعنے قرآن پر ایمان لائے ہیں اور قرآن کو اسکے حق کے ساتھ وہی اٹھائیگا

الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

ان لوگوں کی مثال جنپر توراۃ اٹھائی گئی ف پھر انہوں نے اسکو نہیں اٹھایا (اسپر عمل نہیں کیا) ایسی ہے جیسے گدھے کی مثال جسپر کتابیں لدی ہوں جن لوگوں

كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللهِ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ

نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا انکی ایسی ہی بری گت ہے اور اللہ ایسے شریر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام اور ایمان

وَالْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى

دونوں کو عمل فرمایا (جیسے جبریل کی حدیث میں اوپر گذر چکا) ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا تم مجھ سے اپنا وہ زیادہ امید کا

عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ

عمل بیان کرو جسکو تم نے اسلام کے زمانہ میں کیا ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے اسلام کے زمانہ میں اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا ہے

وَسُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ

اور آنحضرت سے پوچھا گیا ف کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر وہ حج جسکے بعد گناہ نہ ہو ف

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے زہری سے کہا مجھکو سالم نے خبر دی

ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا

انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دنیا میں رہنا اگلی امتوں کے مقابل ایسا ہے جیسے

بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ

عصر کی نماز سے لیکر سورج ڈوبنے تک یہودیوں کو توراۃ دی گئی انہوں نے (صبح سے لیکر) آدھے دن تک اس پر عمل کیا اسکے بعد تھک کر کام چھوڑ دیا

النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا

(دن پورا نہیں کیا) انکو اجرت کا ایک ایک قیراط ملا پھر انجیل والوں (نصاری) کو انجیل دی گئی انہوں نے (دو پہر دن سے لیکر) عصر

بِهِ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْآنَ

کی نماز پڑھنے تک اس پر عمل کیا اسکے بعد تھک کر کام چھوڑ دیا انکو بھی اجرت کا ایک ایک قیراط ملا پھر تم مسلمانوں کو قرآن دیا گیا تم نے عصر کی

فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ

نماز سے لیکر سورج ڈوبنے تک کام کیا اور کام پورا کر دیا تم کو اجرت کے دو دو قیراط ملے اب کتاب والے یہود اور نصاری کہنے لگے

هٰؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ

ان مسلمانوں نے کام تو تھوڑا کیا ف۱ اور مزدوری ہم سے زیادہ پائی (ہمکو ایک ایک قیراط ملا انکو دو دو قیراط ملے) اللہ نے فرمایا کیا میں نے تمہاری

فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ بَابٌ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا

پھر میرا احسان ہے تمہارا کیا اجارہ ہے میں جسپر چاہوں کروں باب ف۲ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمل فرمایا

وَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

ف۳

اور آنحضرت نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہ ہوگی ف۴ مجھ سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے

عَنِ الْوَلِيدِ وَحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ

انہوں نے ولید بن عیزار سے دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عباد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہمکو عباد بن عوام نے خبر دی

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّ

انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے ولید بن عیزار سے انہوں نے ابو عمرو (سعد بن ایاس) سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے ایک شخص

رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا

(خود عبداللہ بن مسعود) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا اور

وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ

ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا باب اللہ تعالی کا (سورہ سال سائل میں) فرمانا آدمی دل کا کچا بنایا گیا

هلوعا اذا مسه الشر جزوعا واذا مسه الخير منوعا هلوعا ضجورا حدثنا

جہان میں یہ کوئی مصیبت آئی رونے پیٹنے لگتا ہے اور جب روپیہ پیسہ ملا تو بخیل بنجاتا ہے ف ہلوعا کا معنے بے صبرا ہم سے

ابو النعمان حدثنا جرير بن حازم عن الحسن حدثنا عمرو بن تغلب قال اتى النبي

ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا انہوں نے امام حسن بصری سے کہا ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم مال فاعطى قوما ومنع آخرين فبلغه انهم عتبوا فقال اني اعطي

وسلم پاس کچھ مال آیا آپ نے چند لوگوں کو اس میں سے دیا چند لوگوں کو نہیں دیا پھر آپ کو خبر پہونچی کہ جنکو نہیں دیا وہ خفا ہو گئے آپ نے فرمایا لوگو

الرجل وادع الرجل والذي ادع احب الي من الذي اعطي اعطي اقواما لما في

میں ایک شخص کو دنیا کا مال دیتا ہوں ایک کو نہیں دیتا حالانکہ جسکو نہیں دیتا میں اس سے زیادہ چاہتا ہوں جسکو دیتا ہوں میں ان لوگوں کو

قلوبهم من الجزع والهلع واكل اقواما الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى و

دیتا ہوں جنکے دل میں بے صبری اور حرص پاتا ہوں اور بعضے لوگوں کو ان کے دلوں میں اللہ نے جو بے پروائی اور بھلائی رکھی ہے اسکے سپرد

الخير منهم عمرو بن تغلب فقال عمرو ما احب ان لي بكلمة رسول الله صلى الله

ایسے عمدہ لوگوں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے عمرو بن تغلب کہتے ہیں یہ کلمہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نسبت فرمایا اسکے بدلہ اگر لال لال

عليه وسلم حمر النعم **باب ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وروايته عن ربه**

اونٹ مجھکو ملتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی **باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا**

حدثني محمد بن عبد الرحيم حدثنا ابو زيد سعيد بن الربيع الهروي

مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے کہا ہم کو

حدثنا شعبة عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم يرويه عن ربه

شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے پروردگار سے روایت کرتے

قال اذا تقرب العبد الي شبرا تقربت اليه ذراعا واذا تقرب مني ذراعا تقربت

ہیں فرمایا پروردگار نے جب کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ہاتھ بھر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور جب کوئی بندہ

منه باعا واذا اتاني مشيا اتيته هرولة حدثنا مسدد عن يحيى عن

ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک بام اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ چلتا ہوا میری طرف آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اسکی طرف جاتا

التيمي عن انس بن مالك عن ابي هريرة قال ربما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم قال

سلیمان تیمی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ ابو ہریرہ نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا آپ نے فرمایا

اذا تقرب العبد مني شبرا تقربت منه ذراعا واذا تقرب مني ذراعا تقربت منه

اللہ تعالی فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے

بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ

ایک گز قریب ہوتا ہوں یا ایک بسعہ ف اور معتمر بن سلیمان نے کہا (اسکو امام مسلم نے وصل کیا) میں نے اپنے والد سلیمان سے سنا انہوں نے کہا میں نے انس رض سے سنا انہوں نے

عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ

سے آپ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں ف ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ رض

أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ

سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ تمہارے پروردگار سے روایت کرتے ہیں پروردگار نے ارشاد فرمایا ہر گناہ کا ایک کفارہ ہے

وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

(جس سے وہ گناہ معاف ہوتا ہے) اور روزہ خاص میرے لیے ہے میں ہی اس کا بدلہ دونگا اور روزہ دار کے منہ کی باس اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط

ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

یزید بن زریع نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے روایت کی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے آنحضرت صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے پروردگار سے روایت کی پروردگار نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے یعنی یونس بن متی

يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ

پیغمبر سے افضل ہوں آپ نے یونس کو انکے والد متی کی طرف نسبت دی ف ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہم کو شبابہ بن سوار

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا میں نے فتح مکہ کے دن

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا آپ سورۂ فتح یا سورۂ فتح کی آیتیں پڑھ رہے تھے اور آواز دہرا دہرا کر (یعنی

الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا

آواز سے پھر بلند آواز سے) شعبہ نے کہا حدیث بیان کرکے معاویہ نے اس طرح آواز دہرا کر قرأت کی جیسے عبداللہ بن مغفل کرتے تھے اور معاویہ

أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے کہا اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ جمع ہو جائیں گے اور تم پر ہجوم کریں گے تو میں اسی طرح آواز دہرا کر قرأت کرتا جیسے عبداللہ بن مغفل آنحضرت سے اسی طرح

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيعُهُ قَالَ آآآ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ

آواز دہراتے تھے شعبہ نے کہا میں نے معاویہ سے پوچھا ابن مغفل کیونکر آواز دہراتے تھے انہوں نے کہا آ آ آ تین بار (مد شد کے ساتھ) باب توراۃ شریف

باب

تفسير التوراة وغيرها من كتب الله بالعربية وغيرها لقول الله تعالى فأتوا

آسمانی کتابوں مثلاً قرآن شریف کی تفسیر اور ترجمہ عربی زبان یا دوسری کسی زبان میں کرنا اسکی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے اے پیغمبر کہدے

بالتوراة فاتلوها إن كنتم صادقين وقال ابن عباس رضي الله عنهما أخبرني أبو سفين

توراۃ لاؤ اسکو پڑھو اگر سچے ہو ف اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مجھسے ابو سفیان صخر بن حرب نے بیان

ابن حرب أن هرقل دعا ترجمانه ثم دعا بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم فقرأه بسم الله

کیا کہ ہرقل بادشاہ روم نے اپنے ترجمان کو بلوایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اسکو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا

الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل و يا أهل الكتاب تعالوا إلى

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو (اسکے خط کا مضمون تھا) اور یہ آیت لکھی تھی کتاب

كلمة سواء بيننا وبينكم الآية حدثنا محمد بن بشار حدثنا عثمن بن

والو اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں یکساں مانی جاتی ہے اخیر آیت تک ف۲ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے

عمر أخبرنا علي بن المبارك عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال

کہا ہمکو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا

كان أهل الكتاب يقرءون التوراة بالعبرانية ويفسرونها بالعربية لأهل

یہودی لوگ کیا کرتے تھے توراۃ عبرانی زبان میں پڑھتے اور اسکا ترجمہ عربی زبان میں کرکے مسلمانوں کو سمجھاتے آنحضرت

الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصدقوا أهل الكتاب ولا

صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ حال دیکھکر) فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا بلکہ یوں

تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما أنزل الآية حدثنا مسدد حدثنا إسمعيل

کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہماری طرف اتری اخیر آیت تک (جو سورہ بقرہ میں ہے) ف۳ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم

عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم برجل وامرأة

سے اسمعیل نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائے گئے

من اليهود قد زنيا فقال لليهود ما تصنعون بهما قالوا نسخم وجوههما و

انہوں نے زنا کیا تھا آپ نے یہودیوں سے پوچھا تم لوگ زنا میں کیا سزا دیتے ہو انہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں اور رسوا کرتے ہیں

نخزيهما قال فأتوا بالتوراة فاتلوها إن كنتم صادقين فجاءوا فقالوا

انکو سوار کرکے ان کو ذلیل کرتے ہیں ف۴ آپ نے فرمایا اچھا اگر سچے ہو تو توراۃ لاکر سناؤ توراۃ لیکر آئے اور اپنے میں سے ایک شخص

لرجل ممن يرضون يا أعور اقرأ فقرأ حتى انتهى إلى موضع منها فوضع

(عبداللہ بن صوریا) سے جسکو پسند کرتے تھے کہنے لگے او کانے پڑھ کر سنا وہ کانا تھا اس نے پڑھنا شروع کیا توراۃ پڑھتے پڑھتے ایک مقام پر

يَدَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

رکھ لیا اور لگا آگے پیچھے کی آیتیں پڑھنے، اُس وقت عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا ہاتھ جو ہٹایا تو نیچے رجم کی آیت چمکتی ہوئی نکلی اب لگے کہنے

إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا

لگا محمد توراۃ میں تو بیشک رجم ہے لیکن ہم اسکو چھپاتے ہیں آخر آپ نے حکم دیا وہ یہودی مرد اور عورت دونوں سنگسار کیے گئے ابن عمر نے کہا

الْحِجَارَةَ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ

بتا تھا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو قرآن کا حافظ ہو (بلا تکلف تلاوت کرتا ہو) وہ (قیامت کے دن) لکھنے

وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ

والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو عزت دار اور خدا کے تابعدار ہیں اور یہ فرمانا کہ قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا

عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى

انہوں نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا اس پیغمبر کا قرآن پڑھنا سنتا ہے جو خوش آواز ہو اور

يَجْهَرُ بِهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

پکار کر پڑھ رہا ہو ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب سے

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

کہا مجھکو عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ نے

عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً

حضرت عائشہ پر طوفان لگایا گیا تھا اسکا قصہ سنایا اور ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا (جو پیچھے

مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ

اوپر مذکور ہو چکا ہے) حضرت عائشہ کہتی ہیں میں (روتے روتے) اپنے بچھونے پر پڑ رہی مجھکو اسکا یقین تھا کیونکہ میں بیگناہ ہوں اللہ

وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى

تعالیٰ میری پاکدامنی ضرور ظاہر کر دیگا پر میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ (ساتھ وہم و گمان کے) قرآن کی آیتیں میرے باب میں اتریں گی جو قیامت تک

وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

پڑھی جائینگی میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ اللہ جل شانہ میرے باب میں قرآن اتارے جسکی تلاوت کی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے (سورہ

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا

نور کی) یہ دس آیتیں اتاریں ان الذین جاؤ بالافک اخیر تک (قربان اسکے کرم و رحم کے) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے

مسعر عن عدي بن ثابت أراه عن البراء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

مسعر بن کدام نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عشا کی نماز میں

عليه وسلم يقرأ في العشاء والتين والزيتون فما سمعت أحدا أحسن صوتا

سورہ والتین پڑھ رہے تھے میں نے کوئی شخص آپ سے بڑھ کر خوش آواز

أو قراءة منه حدثنا حجاج بن منهال حدثنا هشيم عن أبي بشر عن سعيد بن

یا خوش قرات نہیں دیکھا ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

جبير عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم متواريا بمكة وكان

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مشرکوں کے ڈر سے) مکہ میں چھپے رہتے اور جب قرآن

يرفع صوته فإذا سمع المشركون سبوا القرآن ومن جاء به فقال الله عز وجل

بلند آواز سے پڑھتے تو مشرک لوگ قرآن کو اور اس کے لانے والے دونوں کو برا کہتے آخر اللہ تعالی نے اپنے

لنبيه صلى الله عليه وسلم ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها حدثنا

پیغمبر کو یہ حکم دیا (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے) ہم سے

إسمعيل حدثني مالك عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي

اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے

صعصعة عن أبيه أنه أخبره أن أبا سعيد الخدري رض قال له إني أراك تحب الغنم

انہوں نے اپنے والد سے کہ ابو سعید خدری صحابی نے ان سے کہا میں دیکھتا ہوں تم کو جنگل میں رہنا بکریاں پالنا پسند

والبادية فإذا كنت في غنمك أو باديتك فأذنت للصلاة فارفع صوتك

ہے تو ایسا کر جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کی اذان دو تو خوب بلند آواز سے دو

بالنداء فإنه لا يسمع مدى صوت المؤذن جن ولا إنس ولا شيء إلا شهد له

اس لیے کہ موذن کی آواز جہاں تک کوئی سنے گا جن ہو یا آدمی یا اور کوئی مخلوق وہ قیامت کے دن اس کا گواہ بنے

يوم القيمة قال أبو سعيد سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا

گا ابو سعید نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ف ہم سے

قبيصة حدثنا سفين عن منصور عن أمه عن عائشة قالت كان النبي صلى

قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

الله عليه وسلم يقرأ القرآن ورأسه في حجري وأنا حائض باب قول الله

اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کرتے اور آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی باب اللہ تعالی کا (سورہ

ف اس باب کی پہلی حدیث میں قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے کا ذکر ہے دوسری حدیث میں تلاوت کا تیسری حدیث میں قرات کی عمدگی خوش آوازی کا چوتھی حدیث میں قرات بلند یا پست آواز سے کرنے کا پانچویں حدیث میں اذان بلند آواز سے دینے کا بیان ہے

تعالیٰ فاقرؤا ما تیسر من القرآن حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل

(نازل ہوئی) قرآن پڑھتا تھے آسانی کے ساتھ ہو سکے اتنا قرآن پڑھو (یعنے نماز میں) ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے

عن ابن شہاب حدثنی عروۃ ان المسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن عبد القاری

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری نے

حدثاہ انہما سمعا عمر بن الخطاب یقول سمعت ہشام بن حکیم یقرأ سورۃ الفرقان

ان دونوں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا

فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستمعت لقراءتہ فاذا ہو یقرأ علی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کان لگا کر جو سنتا ہوں کیا دیکھتا ہوں وہ ایسی قرأت میں

حروف کثیرۃ لم یقرئنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکدت اساورہ فی الصلاۃ

اکثر حرف پڑھ رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو نہیں پڑھائی تھیں میں قریب تھا نماز ہی میں انپر

فتصبرت حتی سلم فلببتہ بردائہ فقلت من اقرأک ہذہ السورۃ التی سمعتک

حملہ کر بیٹھوں لیکن میں صبر کیے رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے چادر انکے گلے میں ڈالی (ایسا نہ ہو چل دیں) اور پوچھا تمکو یہ سورت کس نے

تقرأ قال اقرأنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت کذبت اقرأنیہا علی غیر

پڑھائی جو میں نے ابھی تمکو پڑھتے ہوئے سنی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کہا (واہ واہ) کیا جھوٹا ہے آنحضرت نے تو خود

ما قرأت فانطلقت بہ اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی

مجھکو یہ سورت دوسری طرز پر پڑھائی ہے تم جیسا پڑھتے ہو اس طرز پر نہیں آخر میں انکو کھینچتا ہوا آنحضرت صلعم پاس لے گیا اور میں نے عرض کیا

سمعت ہذا یقرأ سورۃ الفرقان علی حروف لم تقرئنیہا فقال رسول اللہ اقرأ

یا رسول اللہ یہ سورۂ فرقان اور طرح پڑھتے ہیں آپ نے مجھکو اس طرح نہیں پڑھائی آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے پھر ان سے فرمایا

یا ہشام فقرأ القراءۃ التی سمعتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہشام پڑھو انہوں نے اسی قرأت سے پڑھی جس طرح میں ان کو سن چکا تھا آپ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح

کذلک انزلت ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ یا عمر فقرأت التی

اتری پھر مجھ سے فرمایا عمر اب تو پڑھ میں نے وہ قرأت سنائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اقرأنی فقال کذلک انزلت ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا

مجھکو سکھائی تھی آپ نے فرمایا (صحیح ہے) یہ سورت اسی طرح اتری ہے دیکھو یہ قرآن عرب کی سات بولیوں پر اتارا گیا ہے جو تم سے آسانی

ما تیسر منہ باب قول اللہ تعالیٰ ولقد یسرنا القرآن للذکر وقال النبی

کے ساتھ ہو سکے اسطرح پڑھو باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ قمر میں) فرمانا ہم نے تو قرآن کو سمجھنے یاد کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے پیغمبر

صلى الله عليه وسلم كل ميسر لما خلق له يقال ميسر مهيأ وقال مجاهد يسرنا

ہر شخص کے لیے وہی امر آسان کیا جائے گا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے ف میسر یعنے طیار کیا گیا (آسان کیا گیا) مجاہد نے کہا (اسکو فرمایا ہے

القرآن بلسانك هونا قراءته عليك وقال مطر الوراق ولقد يسرنا القرآن

وسہل کیا) ولقد یسرنا القرآن للذکر کا مطلب یہ ہے کہ ہمنے قرآن کو تیری زبان میں آسان کر دیا یعنے اسکا پڑھنا تجھ پر آسان کر دیا اور مطر وراق نے کہا

للذكر فهل من مدكر قال هل من طالب علم فيعان عليه حدثنا أبو معمر

للذکر فہل من مدکر کا مطلب یہ ہے کوئی شخص ہے جو علم کی خواہش رکھتا ہو پھر اللہ اسکی مدد کرے ۔ ہم سے ابومعمر نے بیان کیا

حدثنا عبد الوارث قال يزيد حدثني مطرف بن عبد الله عن عمران قال

کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے یزید بن ابی یزید نے کہا مجھ سے مطرف بن عبداللہ نے انھوں نے عمران بن حصین سے سنا

قلت يا رسول الله فيما يعمل العاملون قال كل ميسر لما خلق له حدثنا

عرض کیا یا رسول اللہ پھر عمل کرنیوالوں کو عمل کرنے سے فائدہ ہی کیا ف آپنے فرمایا نہیں ہر آدمی جس امر کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہی

محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن منصور والأعمش سمعا سعد

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے منصور اور اعمش سے ان دونوں نے سعد بن عبیدہ سے

بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن عن علي رضه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان

سنا انھوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے انھوں نے حضرت علی رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ایک جنازے میں تشریف

في جنازة فأخذ عودا فجعل ينكت في الأرض فقال ما منكم من أحد إلا كتب

رکھتے تھے آپنے ایک چھڑی لی اس سے زمین کریدنے لگے فرمایا دیکھو تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا (پہلے ہی) لکھدیا گیا ہے دوزخ

مقعده من النار أو من الجنة قالوا ألا نتكل قال اعملوا فكل ميسر فأما من

یا بہشت میں لوگوں نے کہا پھر تقدیر کے لکھے پر ہم بھروسا کر لیں (عمل کرنا چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا نہیں (نیک) عمل کیے جاؤ بات یہ ہے ہر

أعطى واتقى الآية باب قول الله تعالى بل هو قرآن مجيد في لوح

کی یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی اخیر تک ف باب اللہ تعالی کا (سورہ بروج میں) فرمانا یہ قرآن بزرگی والا ہے جو لوح محفوظ میں

محفوظ والطور وكتاب مسطور قال قتادة مكتوب يسطرون يخطون

لکھا ہوا ہے ف اللہ تعالی نے فرمایا قسم ہے طور پہاڑ کی اور اس کتاب کی جو مسطور ہے قتادہ نے کہا ف مسطور کا معنے لکھی گئی اور اسی طرح

في أم الكتاب جملة الكتاب وأصله ما يلفظ ما يتكلم من شيء إلا كتب عليه

فی ام الکتاب یعنی مجموعی اصلی کتاب میں ف یہ جو سورہ ق میں فرمایا ما یلفظ من قول اسکا معنے یہ ہے کہ جو بات وہ منہ سے نکالتا ہے اس کو

وقال ابن عباس يكتب الخير والشر يحرفون يزيلون وليس أحد يزيل لفظ

اور ابن عباس نے کہا ف نیکی اور بدی یہ فرشتہ لکھتا ہے ف یحرفون الکلم عن مواضعہ لفظوں کو انکے ٹھکانوں سے ہٹا دیتے ہیں حالانکہ اللہ کی کتاب

كتابٌ من كتب الله عزّ وجلّ ولكنّهم يحرّفونه يتأوّلونه على غير تأويله دراستهم تلاوتهم واعيةٌ حافظةٌ وتعيها

یہ کسی کو نہیں ہو سکتا مگر یہ لوگ تحریف کرتے ہیں یعنی ایسے معنی بیان کرتے ہیں جو اس کے اصلی معنی نہیں ہیں اور دراستہم

تحفظها واُوحي اليّ هذا القرآن لاُنذركم به يعني اهل مكّة ومن بلغ هذا القرآن فهو له نذير

میں درست سے تلاوت مراد ہے واعیہ (جو سورہ حاقہ میں ہے) یاد رکھنے والا تعیہا یعنی یاد رکھے اور (جو سورہ یونس میں ہے) اوحی الی ھذا القرآن

وقال لي خليفة بن خيّاط حدّثنا معتمر سمعت ابي عن قتادة عن ابي رافع عن ابي

امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے والد (سلیمان) سے سنا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو رافع

هريرة عن النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال لمّا قضى الله الخلق كتب كتابًا عنده

سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب خلقت کا پیدا کرنا ٹھہرا لیا (یا جب خلقت پیدا کر چکا)

غلبت او قال سبقت رحمتي غضبي فهو عنده فوق العرش حدّثني محمّد

اس میں یوں ہے میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے یا یوں ہے میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے مجھ سے محمد بن ابی غالب نے بیان

بن ابي غالب حدّثنا محمّد بن اسمعيل حدّثنا معتمر سمعت ابي يقول حدّثنا قتادة

کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل بصری نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے

انّ ابا رافع حدّثه انّه سمع ابا هريرة رض يقول سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم

بیان کیا ان سے ابو رافع نے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے

يقول انّ الله كتب كتابًا قبل ان يّخلق الخلق انّ رحمتي سبقت غضبي فهو مكتوب

اللہ تعالیٰ نے خلقت پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصے سے بڑھ گئی اور وہ کتاب پروردگار

عنده فوق العرش باب قول الله تعالى والله خلقكم وما تعملون انّا كلّ

کے پاس عرش پر ہے باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ والصافات میں) فرمانا اللہ نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو بھی اور (سورۂ قمر میں) فرمایا

شيءٍ خلقناه بقدر ويقال للمصوّرين احيوا ما خلقتم انّ ربّكم الله الّذي

ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا اور مورت بنانے والوں سے قیامت کے دن (ٹھٹھے کے طور پر) یہ کہا جائے گا تم نے جو پیدا کیا اب اس

خلق السّموات والارض في ستّة ايّام ثمّ استوى على العرش يغشي اللّيل

آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر آسمان زمین بنا کر وہ تخت پر چڑھا رات سے دن کو ڈھانپتا ہے اور دن

النّهار يطلبه حثيثًا والشّمس والقمر والنّجوم مسخّرات بامره الا له الخلق

رات سے رات دن کے پیچھے لگی دوڑی رہتی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بھی اسی نے بنایا سب اس کے حکم کے تابعدار ہیں سن لو

والامر تبارك الله ربّ العالمين قال ابن عيينة بيّن الله الخلق من الامر لقوله

اسی نے سب کچھ بنایا اسی کا حکم چلتا ہے بڑی برکت والا ہے اللہ جو سارے جہان کا مالک ہے سفیان بن عیینہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے امر کو خلق

تعالیٰ الا له الخلق والامر وسمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان عملا قال ابو

الا له الخلق والامر تو امر اسکا کلام ہے وہ مخلوق نہیں ہے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو بھی عمل فرمایا ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا دونوں نے کہا

ذر وابو ہریرۃ سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان باللہ

اور یہ حق بات ایمان رسوم میں ہوا اللہ کی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل

وجہاد فی سبیلہ وقال جزاء بما کانوا یعملون وقال وفد عبد القیس للنبی

اللہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہشت ان کی حق میں فرمایا جزاء بما کانوا یعملون (عمل میں ایمان بھی ہے) اور عبد القیس کے ایلچیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم مرنا بجمل من الامر ان عملنا بھا دخلنا الجنۃ فامرھم بالایمان

سے عرض کیا ہم کو دین کے چند جامع اور کلی ایسی باتیں بتلائیے اگر ہم ان پر عمل کریں تو بہشت میں جا ئیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایمان کا اور توحید کی

والشھادۃ واقام الصلوۃ وایتاء الزکاۃ فجعل ذلک کلہ عملا حدثنا

شہادت اور نماز اور زکوۃ کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب چیزوں کو عمل میں داخل کیا ہم سے

عبد اللہ بن عبد الوھاب حدثنا عبد الوھاب حدثنا ایوب عن ابی قلابۃ و

عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ اور

القسم التمیمی عن زھدم قال کان بین ھذا الحی من جرم وبین الاشعریین

قاسم تمیمی سے انہوں نے زہدم سے (جو جرم قبیلے کے تھے) انہوں نے کہا جرم اور اشعر قبیلے والوں میں دوستی اور برادری تھی

ود واخاء فکنا عند ابی موسی الاشعری فقرب الیہ الطعام فیہ لحم دجاج

تو ہم ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے تھے استے میں کھانا ان کے سامنے لایا گیا جس میں مرغ کا گوشت تھا

وعندہ رجل من بنی تیم اللہ کانہ من الموالی فدعاہ الیہ فقال انی رایتہ

اتفاق سے وہاں ایک شخص بنی تیم اللہ قبیلے کا بھی بیٹھا تھا وہ عرب کے غلام لوگوں میں سے معلوم ہوتا تھا خیر ابو موسیٰ نے اسکو بھی کھانے

یاکل شیئا فقذرتہ فحلفت لا اکل فقال ھلم فلاحدثک عن ذاک انی

کے لیے بلایا وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا اس لیے مجھکو نفرت پیدا ہوئی میں نے قسم کھالی اب مرغی نہیں کھانیکا

اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من الاشعریین نستحملہ قال واللہ لا

ابو موسیٰ نے کہا ادھر آ کھانے میں شریک ہو) میں تجھ سے قسم کا علاج بھی بیان کرتا ہوں ہوا یہ کہ میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت کے پاس آیا

احملکم وما عندی ما احملکم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنھب ابل فسال عنا فقال

ہم لوگ آپ سے سواری مانگتے تھے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمکو سواری نہیں دینے کا میرے پاس سواری وواری نہیں ہے (ہم لوگ خاموش ہو کر لوٹ

این النفر الاشعریون فامر لنا بخمس ذود غر الذری ثم انطلقنا قلنا

اشعری لوگ کہاں گئے جو ابھی سواری مانگتے تھے) پھر پانچ سفید کوہان والے عمدہ اونٹ ہمکو عنایت فرمائے ہم اونٹ لیکر چلتے ہوئے رستے میں ہم لوگ

مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا

ایسی بات کہا اری بہانی غضب ہم لوگوں نے کیا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کہالی تھی ہمکو سواری نہیں دینے کے فرمایا تھا میرے پاس سواری نہیں پھر

تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ اَبَدًا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا

ہم نے غفلت میں آپکے اونٹ لیے آپ کو قسم یاد نہیں دلائی خدا کی قسم ہماری کبھی بھلائی نہیں ہونیکی یہ گفتگو کرکے ہم پھر آپ پاس لوٹ کر آئے

لَهُ فَقَالَ لَسْتُ اَنَا اَحْمِلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى

ہمنے عرض کیا آپنے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی (تو میری قسم میں خلل نہیں آیا) اللہ تعالیٰ نے تم کو سواری عنایت فرمائی اور میرا تو خدا کی قسم

غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ

حال یہ ہے اگر کسی بات کی قسم کہا لیتا ہوں پھر اسکے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو جو کام بہتر معلوم ہوتا ہے وہ کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دیدیتا ہوں

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ

کہا ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا ہم سے قرہ بن خالد نے کہا ہم سے ابو جمرہ ضبعی نے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی سے

عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا

کہا کوئی حدیث ہم سے بیان کرو) انہوں نے کہا ایسا ہوا عبد القیس قبیلے کے ایلچی (چودہ نفر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے

اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَ وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ اَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا

کہ فتح ہوا) اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم میں اور آپ میں مضر قبیلے کے کافر حائل ہیں ہم آپ پاس صرف حرام مہینوں میں آ سکتے ہیں تو ہمکو کچھ ایسی

بِجُمَلٍ مِّنَ الْاَمْرِ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهَا مَنْ وَّرَاءَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ

دین کی جامع اور مختصر باتیں تبلا دیجیے اگر ہم انپر عمل کریں تو بہشت میں جا ہیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں انکو بھی انپر عمل کرنے

وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اٰمُرُكُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ

کو کہیں ایمان باللہ کا تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے وہ اس بات کی گواہی دینا ہے

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَتُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَ

سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نماز کا اور زکوٰۃ کا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل

اَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ

کرنیکا اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں کدو کی تونبی اور لکڑی کے کریدے برتن اور روغنی رالی برتنوں اور سبز لاکھی برتن میں مت پیا کرو

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت

عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ

عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیے جائینگے

يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ

ان سے کہا جائیگا جنکو تم نے بنایا تھا اب انکو جان بھی ڈالو ف ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا

یہ تصویر بنانیوالے قیامت کے دن عذاب دیے جاوینگے ان سے کہا جائے گا جن کو تم نے بنایا تھا اب ان میں جان بھی

خَلَقْتُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ

ڈالو ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے

سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے اس سے بڑھ کر

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِيْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِيْرَةً

ظالم کون ہوگا جو میری طرح کسی کو پیدا کرنا چاہے (کوئی صورت بنائے) اچھا تو بھلا پیدا کریں نا ایک چیونٹی تو بنا دیں یا ایک دانہ (گیہوں) یا جو

بَابُ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَاَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

باب فاجر اور منافق کی تلاوت کا بیان اور اسکا بیان کہ انکی تلاوت انکی آواز حلق کے نیچے نہیں اترتی (دل پر کچھ اثر نہیں کرتی)

حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنْ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحیی نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس رضہ نے انہوں نے

اَبِيْ مُوْسٰى رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَاُ

ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی

الْقُرْاٰنَ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِيْ لَا يَقْرَاُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا

طرح ہے جسکا مزہ بھی اچھا خوشبو بھی اچھی اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مثال ہے مزہ تو عمدہ لیکن

طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ

خوشبو بالکل نہیں اور اس فاسق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے (اسکے لفظ رٹ لیتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا) ایسی ہے جیسے دونا مروا خوشبو تو

وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ

اچھی پر مزہ کڑوا اور اس فاسق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ایسی ہے جیسے اندرائن کا پھل (کبست) مزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی ندارد

لَهَا حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ

دوسری سند ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے

صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ

کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھکو یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے

الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض سَأَلَ أُنَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

عروہ بن زبیر سے سنا انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا چند آدمیوں (ربیعہ بن کعب اور انکی قوم کے لوگوں) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ

کاہنوں کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (انکا کچھ اعتبار نہیں ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی بات تو انکی ٹھیک ہوتی ہے

يَكُونُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا

سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا یہ وہ بات ہوتی ہے جسکو جن (شیطان فرشتوں سے سنکر) اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں مرغی کی طرح کڑکڑا کر

الْجِنِّيُّ فَيُقَرْقِرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ

ڈال دیتا ہے پھر وہ اس میں سو جھوٹ سے زیادہ (اپنی طرف سے) ملاتے ہیں (اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں)

كَذْبَةٍ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ

ہم سے ابو النعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون ازدی نے کہا میں نے محمد بن سیرین سے

يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ

سنا انہوں نے معبد بن سیرین سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کچھ لوگ (میرے بعد) مشرق کی طرف سے نکلینگے

الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ

وہ (بظاہر مسلمان ہونگے) قرآن پڑھینگے مگر انکے گلوں کے نیچے نہیں اترے گا یہ لوگ دین سے اس طرح باہر ہو جائینگے جیسے تیر شکاری

مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ

جانور میں سے پار نکل جاتا ہے پھر وہ دین میں داخل نہیں ہونگے جب تک تیر اپنے چلہ پر نہ لوٹ آئے (یعنی انکا خاتمہ کفر ہی پر ہوگا) لوگوں نے پوچھا یا حضرت

سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ أَوْ قَالَ التَّسْبِيدُ بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ

انکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا یا یوں فرمایا تسبید باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انبیاء میں) فرمانا اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو

الْقِسْطَ وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقُسْطَاسُ

رکھینگے اور آدمیوں کے اعمال اور اقوال ان میں تولے جائینگے اور مجاہد نے کہا (اسکو فریابی نے وصل کیا) قسطاس کا لفظ (جو قرآن میں

الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ وَيُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَأَمَّا الْقَاسِطُ

آیا ہے) اسکا معنے رومی زبان میں عدل ہے (طبری نے کہا ترازو) کہتے ہیں قسط مقسط کا مصدر ہے مقسط کہتے ہیں عادل اور منصف کو اور

فَهُوَ الْجَائِرُ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ

قاسط کہتے ہیں ظالم کو ہم سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے

القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رض قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کلمتان حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان

دو کلمے ایسے ہیں جو خداوند کریم کو بہت پسند ہیں زبان پر ہلکے ہیں (قیاس کئے گئے ہیں)

ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ

اعمال کے ترازو میں بوجھل اور وزنی ہونگے وہ کیا ہیں سبحان

سبحان اللہ العظیم

وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

تم الجزء الثلثون وبہ کمل الکتاب والحمد للہ اولا واخرا اللھم اغفر لکاتبہ

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر ہر بن مو زبان ہو جائے تو بھی تیری اس نعمت عظمیٰ کا شکر مجھ سے ادا نہیں ہو سکتا کہ تو نے ایک عرصہ قلیل میں اس کتاب عظیم الفضائل کے ترجمہ اور شرح سے فراغت بخشی جو بعد تیری کتاب پاک کے دنیا کی تمام کتابوں سے زیادہ افضل اور زیادہ صحیح ہے اس کتاب مستطاب کا ترجمہ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ ہجری کو شروع ہوا تھا اور تمام ہوا دوسری ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ ۱۳۲۴ ہجری کو ماہ ولادت و یوم ولادت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں اس حساب سے کل مدت تالیف اکیس ماہ ۲۶ یوم ہوئی ہے یا اللہ اس ترجمہ اور شرح کو محض اپنے فضل و کرم سے قبول فرما لے کیونکہ میں نے یہ سب محنت اور مشقت اس عالم پیری اور ناتوانی میں خالص تیری ہی رضامندی کے لیے اٹھائی ہے تو ہر ایک کی نیت سے خوب واقف ہے آمین یارب العالمین۔ علاوہ ان بارہ سندوں کے جو مقدمہ کتاب میں لکھی گئی ہیں مترجم کو ایک سند مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نور اللہ مرقدہ سے بھی حاصل ہوئی ہے مولانا مرحوم اس کتاب کو مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب سے روایت کرتے ہیں وہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی سے باقی وہی سند ہے جو کیا رہویں سند میں مقدمہ کتاب میں بیان ہوئی ہے یا اللہ ان سب لوگوں کے طفیل سے گنہگار مترجم اور اسکے والدین اور بھائی بہنوں عزیز و اقربا اور تمام مومنین اور مومنات کو بخشدے خاص کر ان مومنین اور مومنات کو جو اس ترجمہ کو پڑھیں پڑھائیں سنیں سنائیں۔ آمین یارب العالمین اور خاص کر میاں شیخ احمد فرزند شیخ محی الدین مرحوم کو جنہوں نے اس کتاب کے طبع اور اشاعت میں بڑی کوشش فرمائی اور زر خطیر کا صرفہ گوارا کیا یا اللہ انکی تجارت میں برکت دے اور انکے والد کو مراتب عالیہ عطا فرما جنہوں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ اشاعت حدیث میں صرف کیا آمین یارب العالمین فقط

تاریخ ابتدائے ترجمہ از مترجم

ہوا اس ترجمہ کا جبکہ آغاز	لقب جسکو ملا تیسیر باری	دعا کی میں نے یارب اسکی تاریخ
		ہوا الہام کہہ شرح بخاری ۱۳۲۱

تاریخ اختتام ترجمہ از مترجم

ہوئی کامل یہ جب شرح بخاری	تو حالت ذوق کی تھی مجھ پہ طاری	ادھر تھی فکر تاریخ تمامی
ادھر تھا فیض ربانی بھی جاری	ندا آئی بریدہ کر سر کفر	عجب دلکش ہوئی تیسیر باری ۱۳۲۴

فہرست ابواب تیسیر الباری شرح و اردو ترجمہ صحیح البخاری

خاتمۃ الطبع

اللّٰھم لک الحمد فی بلائک وصنیعک الی خلقک ولک الحمد فی بلائک وصنیعک الی انفسنا خاصۃ۔

اگر بر موے من گردد زبانے ۔ بہر یک راہم از تو داستانے ✦ نیارم جو ہر شکر تو سفتن ۔ سر موے ز احسان تو گفتن

الٰہی مجھ میں کہاں طاقت کہ تیرے احسان بے پایان کا شکریہ ادا کر سکوں شکریہ تو بجائے خود تیری نعمتیں اس قدر میرے ظاہر و باطن کو محیط ہیں کہ ان کا شمار بھی میرے مقدور سے باہر ہے وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ الٰہی میری کیا مجال کہ تیری نعمتوں کے شکر سے اپنے آپ کو مستغنی سمجھوں شکر ہی تو تیری نعمت کی ترقی ہے اور بے شکری کا ثمرہ زوال ہے ولئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ الٰہی تیری نعمتیں تو بے حساب ہیں مگر اس تازہ نعمت کی عظمت میرے دل کی کیفیت کو تو خوب جانتا ہے جو تو نے محض اپنے فضل و کرم سے اس خاکسار ذرہ بے مقدار کو اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کتاب (**اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری**) کے با ترجمہ شائع کرنے کی توفیق بخشی۔ الٰہی جس دن سے میں نے اس کتاب کی خدمت کا بیڑا اٹھایا اسی دن سے مجھے محض تیری اعانت و امداد کا بھروسہ تھا اور اب جو تو نے اس کام کو بندہ کے ہاتھ سے سر انجام کرایا اب بھی محض تیری کارسازی کا کرشمہ سمجھتا ہوں ورنہ کسی مجھ سے پہلے جس نے اس کتاب کا با ترجمہ چھاپنا شروع کر کے ایک دو قدم پر رہ گئے اور پھر تو نے اپنی کارسازی سے اسکو ایسا مقبول عام کیا کہ ایک بار تمام ہونے سے پہلے ہی ابتدائی پاروں کے مکرر چھپوانے کی نوبت آئی۔ الٰہی جس طرح تو نے اپنے ناچیز بندہ کو اس خدمت جلیلہ کی توفیق بخشی اسی طرح اس خدمت کو قبول فرما کر بندہ کی مغفرت ذنوب کا وسیلہ بنا۔ الٰہی تو اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر بیشمار درود وسلام بھیج جنہوں نے اپنی امت کی پوری پوری خیر خواہی میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی بعد حمد و نعت اور صحابہ کرام کے جناب مولانا مولوی **وحید الزمان** صاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر کا شکریہ بھی ہم پر لازم ہے جنہوں نے اپنی عمر کو خدمت قرآن و حدیث کیلئے وقف کر دیا ہے اور ہوتے ہی تمام صحاح ستہ کا ترجمہ مطلب خیز کر کے ہندوستان بھر میں علم حدیث کی نہر جاری کر دی۔ ترجمہ ایسا عمدہ سلیس اور بامحاورہ کیا ہے جس کا مطلب تھوڑا سا اردو خوان بھی سمجھ سکتا ہے۔ ہندوستان کے علماء نے پسند فرمایا ہے۔ آج کل ہندوستان کے علماء میں کوئی شخص بھی ایسا عمدہ عام فہم اردو ترجمہ کرنیوالا نہیں جیسے کہ مولوی صاحب موصوف ہیں۔ صحاح ستہ کی باقی کتب کا ترجمہ ہمارے مطبع میں تو پہلے طبع ہو چکی ہیں صرف صحیح بخاری باقی تھی سو الحمد للہ یہ **کتاب بھی پوری ہو گئی** جو صاحب کامل کتاب خریدنا چاہیں کامل خرید سکتے ہیں اور جو صاحب ماہ بماہ ایک ایک پارہ خریدنا چاہیں ماہ بماہ بھی خرید سکتے ہیں اور قیمت فی پارہ عہ مقرر ہے مگر جو صاحب کامل بخاری یکمشت خرید فرمائیں یا ماہ بماہ ایک ایک پارہ خریدنے کا وعدہ کریں ان سے نصف قیمت یعنی فی پارہ ۱۲ ار لیے جائینگے امید ہے کہ آپ جلد اس کتاب کو خرید فرمائینگے وما علینا الا البلاغ

نوٹ جو صاحب کامل بخاری شریف یکمشت خرید فرمائیں ان سے قیمت کامل کتاب کی صرف بائیس روپیہ آٹھ آنہ لی جاویگی محصولڈاک معاف کیا جائیگا اور جو صاحب ماہ بماہ ایک ایک پارہ یا دو دو خرید فرمائیں علاوہ قیمت فی پارہ کے محصولڈاک بھی ان کے ذمہ ہوگا ✦

پتہ:۔ خاکسار شیخ احمد پسر شیخ محی الدین (مرحوم) تاجر کتب مالک مطبع احمدی بازار کشمیری شہر لاہور

من يطع الرسول فقد اطاع الله
تیسیر الباری
صحیح البخاری
از عمدۂ افاضل ... جناب مولوی وحید الزمان صاحب ... نواب وقار نواز جنگ بہادر
مطبع احمدی واقع لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا

باب آنحضرت صلعم نے بیماری کے لیے کیا منتر پڑھا ہے ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انھوں نے عبدالعزیز بن

أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ

صہیب سے انھوں نے کہا میں اور ثابت بنانی

يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ

دونوں انس بن مالک پاس گئے ثابت نے کہا ابو حمزہ (یہ انس کی کنیت ہے) میں بیمار ہو گیا ہوں انس نے کہا میں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ

بیماری دور کرنے کے لیے پڑھا کرتے تھے میں نے کہا ہاں پڑھو انھوں نے کہا یا اللہ لوگوں کے مالک بیماری کے

الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ

دور کرنیوالے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرست کرنیوالا ہے تیرے سوا کوئی چنگا کرنیوالا نہیں ایسا چنگا کر دے کہ

سَقَمًا. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

پھر کوئی دکھ نہ رہے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ

ثوری نے کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے مسلم بن صبیح سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے کہا آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى

صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے لیے یوں تعویذ کرتے تھے درد کے مقام پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے

۲

وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ

اور کہتے یا اللہ پالنے والے لوگوں کے دکھ درد دور کردے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرستی دینے والا ہے اصل تندرستی وہی جو تو عطا فرمائے

شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ

ایسا ہی شفا دے ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے سفیان ثوری نے کہا میں نے یہ حدیث منصور بن معتمر سے بیان کی انہوں نے ابراہیم

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ

مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام

ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِي

ابن عروہ سے انہوں نے کہا مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں منتر کرتے فرماتے پروردگار لوگوں

يَقُولُ امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا اَنْتَ حَدَّثَنَا

کے دکھ درد دور کردے تندرستی تیرے ہی ہاتھ میں ہے دکھ درد دفع کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے ف ۱ ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے عبد ربہ بن سعید نے انہوں نے عمرہ سے

عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ

انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے لیے کلمے کی انگلی زمین پر لگا کر) فرماتے بسم اللہ یہ ہماری زمین (مدینہ) کی مٹی ہم میں

اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ

سے کسی کے تھوک کے ساتھ ہمارے مالک کے حکم سے) چنگا کردے گی ف ۲ ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عبد ربہ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے منتر کے لیے یوں فرماتے بسم اللہ یہ ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے کسی کا تھوک ہو ہمارے بیمار کو ہمارے

سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

مالک کے حکم سے شفا ہو جائیگی باب منتر پڑھ کر پھونکنا تھو تھو کرنا ف۳ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے

سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ

سلیمان بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سنا کہا میں نے ابوقتادہ سے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا

وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے

۳

رأى أحدكم شيئا يكرهه فلينفث حين يستيقظ ثلث مرات ويتعوذ

کوئی تم میں سے خواب میں بری بات دیکھے تو جاگتے ہی تین بار بائیں طرف تھو تھو کرے اور اس کی برائی سے

من شرها فإنها لا تضره وقال أبو سلمة وإن كنت لأرى الرؤيا أثقل علي

خدا کی پناہ مانگے اس خواب سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوگا اور ابو سلمہ نے کہا پہلے بعضا خواب پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر گراں گزرتا

من الجبل فما هو إلا أن سمعت هذا الحديث فما أباليها حدثنا عبد

جب سے میں نے یہ حدیث سنی اور اس پر عمل کرنے لگا اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ

العزيز بن عبد الله الأويسي حدثنا سليمان عن يونس عن ابن شهاب عن عروة

اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن

ابن الزبير عن عائشة رض قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى

زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بچھونے پر آتے

فراشه نفث في كفيه بقل هو الله أحد وبالمعوذتين جميعا ثم يمسح بهما وجهه

(آرام کرنے کے لیے) تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک لیتے پھر ان کو

وما بلغت يداه من جسده قالت عائشة فلما اشتكى كان يأمرني أن أفعل

اپنے منہ اور بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے پھیرتے حضرت عائشہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (اپنے مرض موت میں) تو

ذلك به قال يونس كنت أرى ابن شهاب يصنع ذلك إذا أتى إلى فراشه حدثنا

مجکو ایسا کرنے کا حکم دیتے یونس نے کہا میں نے ابن شہاب کو دیکھا جب وہ اپنے بچھونے پر جاتے تو ایسا ہی کرتے ہم سے

موسى بن إسمعيل حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن أبي المتوكل عن أبي سعيد

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر (جعفر) سے انہوں نے ابو المتوکل (علی بن داود) سے انہوں نے ابو سعید

أن رهطا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا في سفرة سافروها

خدری رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب (تیس نفر) ایک سفر میں گئے (اور رستہ میں) عرب

حتى نزلوا بحي من أحياء العرب فاستضافوهم فأبوا أن يضيفوهم فلدغ

کے ایک قبیلے پر اترے ان سے یہ درخواست کی کہ ہماری مہمانی کرو (ہم مسافر ہیں) لیکن انہوں نے انکار کیا (بڑے بے شرم تھے) پھر خدا کا

سيد ذلك الحي فسعوا له بكل شيء لا ينفعه شيء فقال بعضهم لو أتيتم هؤلاء

کرنا ایسا ہوا انکے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا انہوں نے ہزار جتن کیے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا آخر وہ آپس میں کہنے لگے بھئی ان لوگوں کے پاس

الرهط الذين قد نزلوا بكم لعله أن يكون عند بعضهم شيء فأتوهم

جا کر دیکھو جو یہاں آکر اترے ہیں شاید ان میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہو آخر (جھک مار کر) ان کے پاس آئے

باب النفث في الرقية

(تھو تھو کرنا) منتر میں پھونکنا ثابت ہوا

۵

بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

باب عورت مرد پر منتر پڑھ سکتی ہے مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں

يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفُثُ

انتقال فرمایا اس میں معوذات (سورہ اخلاص اور فلق اور ناس) پڑھ کر اپنے اوپر آپ پھونکتے جب آپ پر بیماری کی شدت ہو گئی تو میں یہ سورتیں

عَلَيْهِ بِهِنَّ فَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ

پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا ہاتھ مبارک آپ کے بدن پر پھیرتی معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کس طرح آپ پھونکتے تھے

قَالَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ بَابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ حَدَّثَنَا

زہری نے کہا آپ دونوں ہاتھوں میں پھونک کر منہ پر پھیر لیتے باب منتر نہ کرنے کی فضیلت ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن نمیر نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ

انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر ہم پر برآمد ہوئے فرمانے لگے (خواب میں) تمام اگلی امتیں میرے

فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ

سامنے لائی گئیں میں نے کوئی پیغمبر ایسا دیکھا جس کے ساتھ ایک ہی آدمی تھا (بس یہی اس کی امت تھا) کسی پیغمبر کے ساتھ دو ہی آدمی تھے کسی کے ساتھ دس

لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا

ساتھ ایک آدمی بھی نہ تھا اور میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھنپ گیا تھا میں سمجھا یہ میری امت ہو گی پھر فرشتوں نے کہا یہ

مُوسٰى وَقَوْمُهُ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ

موسیٰ پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ ہیں پھر مجھ سے کہا گیا دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے پھر مجھ سے کہا گیا

هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ

ادھر ادھر دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے فرشتوں نے کہا یہ تمہاری امت ہے اور ان میں ستر

سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ

ہزار آدمی ایسے ہیں جو بے حساب بہشت میں جائیں گے پھر اس کے بعد لوگ اٹھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا وہ ستر ہزار

أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا

کون لوگ ہوں گے اب اصحاب نے آپس میں گفتگو شروع کی کہنے لگے ہم لوگ تو شرک اور کفر کی حالت میں پیدا ہوئے پر ایمان لائے اللہ اور اس کے

بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ

سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے یہ ستر ہزار ہماری بیٹے ہونگے جو پیدا اسلام میں ہوئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا یہ ستر ہزار وہ

الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ

لوگ ہیں جو دنیا میں بدفالی نہیں لیتے (بدشگون) اور داغ لگاتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں یہ سنکر عکاشہ

ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا فَقَالَ

ابن محصن کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ میں ان ستر ہزار میں ہوں آپ نے فرمایا ہاں تو ان میں ہے ایک اور شخص (سعد بن عبادہ) کھڑے ہو کر کہنے لگا میں بھی

سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ **بَابُ الطِّيَرَةِ** حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

تم سے پہلے عکاشہ کے لیے جو ہونا تھا وہ ہو چکا باب شگون لینے کا بیان مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

عثمان بن عمر نے بیان کیا کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِي ثَلٰثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت سے بدشگونی یہ کوئی چیز نہیں ہے (محض لغو اور واہی خیال ہے) اگر نحوست ہو (صرف) تین چیزوں میں

وَالدَّابَّةِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ

گھوڑے میں ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ

ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابن عتبہ نے کہ ابوہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

سَلَّمَ يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ

بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے لوگوں نے کہا نیک فال کیا ہے آپ نے فرمایا کوئی اچھی بات

يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ **بَابُ الْفَأْلِ** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا

سنا باب نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ قَالَ وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْكَلِمَةُ

بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فال نیک کیا ہے آپ نے فرمایا اچھی بات

الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ

جو تم میں سے کوئی سنے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ

انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگ جانا بدشگونی یہ کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک مجھ کو اچھی لگتی

الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ ۔ بَابٌ لَا هَامَةَ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ

ہے وہ کیا ہے اچھی بات ۔ باب الو کو منحوس سمجھنا لغو ہے ۔ ہم سے محمد بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا

أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم کو اسرائیل نے خبر دی کہا ہم کو ابو حصین (عثمان بن عاصم اسدی) نے انہوں نے ابو صالح (ذکوان) سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ ۔ بَابُ الْكَهَانَةِ

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگ جانا یا بدشگونی یا الو یا صفر کی نحوست کچھ نہیں ہے ۔ باب کہانت

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے انہوں نے ابن

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى

شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل کی دو عورتوں

فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ

کا جھگڑا فیصلہ کیا جو آپس میں لڑ گئیں تھیں ان میں ایک (ام عفیف بنت مسروح) نے دوسری (ملیکہ بنت عویمر) کو پتھر مارا وہ پیٹ سے

حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا تو انہوں نے اپنا جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا ۔ آپ نے

فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ

یہ حکم دیا کہ اس کے بچہ کی دیت میں ایک بردہ دے غلام یا لونڈی یہ سن کر مارنے والی عورت کا خاوند (حمل بن مالک بن نابغہ) کہنے لگا

أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ

یا رسول اللہ میں اس کا کیا تاوان دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چیلا یہ تو گیا آیا (لغو ہوا) ۔ آنحضرت

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تو کاہن کا بھائی معلوم ہوتا ہے ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ

انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک عورت نے

إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضٰى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ

دوسری عورت کو پتھر مارا اس کا پیٹ گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی دیت میں ایک بردہ دلایا

عذریات کر لیتے ہیں کہ فلاں تارہ فلاں مقام پر آجانے سے یہ بات ہو گئی ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین اللھم آمین الاکلین للسحت ... جب لوگ کاہنوں کی طرح مقفی اور مسجع فقرے

۸

عبد أو وليدة وعن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب أن رسول الله صلى الله

لونڈی یا غلام اور اسی سند سے ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کی جو

عليه وسلم قضى في الجنين يقتل في بطن أمه بغرة عبد أو وليدة

اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک بردہ دیت مقرر کی لونڈی ہو یا غلام جس کو

فقال الذي قضي عليه كيف أغرم ما لا أكل ولا شرب ولا نطق ولا استهل و

آپ نے یہ دیت دینے کا حکم دیا وہ کہنے لگا میں اس کی کیا دیت دوں جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو

مثل ذلك بطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان

گیا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے

حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن ابي بكر بن عبد

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث

الرحمن بن الحارث عن ابي مسعود قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب

سے انہوں نے ابو مسعود انصاری (عقبہ بن عمرو) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور

ومهر البغي وحلوان الكاهن حدثنا علي بن عبد الله حدثنا هشام بن

رنڈی کی خرچی اور کاہن (نجومی) کی شیرینی سے منع فرمایا ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف

يوسف اخبرنا معمر عن الزهري عن يحيى بن عروة بن الزبير عن عروة عن عائشة

نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

قالت سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناس عن الكهان فقال ليس بشيء

انہوں نے کہا کچھ لوگوں نے (معاویہ بن حکم سلمی نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کاہنوں کی باتوں میں آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا وہ کچھ نہیں

فقالوا يا رسول الله انهم يحدثونا احيانا بشيء فيكون حقا فقال رسول الله

انہوں نے کہا یا رسول اللہ بعضے وقت تو وہ ایسی بات کرتے ہیں جو سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ بات

صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها من الجني فيقرها في اذن

وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اڑا لیتا ہے (یا شیطان فرشتوں سے سنکر اڑا لیتا ہے) پھر اس کو اپنے دوست کے کان میں

وليه فيخلطون معها مائة كذبة قال علي قال عبد الرزاق مرسل الكلمة

پھونک دیتا ہے یہ کاہن کیا کرتے ہیں اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر (لوگوں سے) بیان کرتے ہیں امام بخاری نے کہا علی بن مدینی نے کہا عبد الرزاق اس فقرہ کو

من الحق ثم بلغني انه اسنده بعده باب السحر وقول الله تعالى ولكن

کہ تلک الکلمۃ من الحق مرسلاً روایت کرتے تھے پھر انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ عبد الرزاق نے اس کو بعد کو مسنداً حضرت عائشہ سے روایت کیا باب

الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ

شیطان کافر ہوگئے وہی لوگوں کو جادو سکھلاتے ہیں اور وہ علم جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت ماروت پر اترا تھا

وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ

اور ہاروت ماروت کسی کو یہ علم نہیں سکھلاتے جب تک وہ کہہ نہیں دیتے دیکھ اللہ تعالیٰ نے ہمکو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا ہے تو جادو سیکھ کر

بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ

جس کے ذریعہ سے عورت اور شوہر میں جدائی ڈالتے ہیں اور یہ جادوگر جادو کی وجہ سے بے اللہ کے حکم کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے

وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا يُفْلِحُ

انکا نقصان ہو دنیا میں نہ آخرت میں فائدہ اور یہودیوں کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ جو کوئی جادو سیکھے اسکو آخرت میں کوئی حصہ نہ رہا اور

السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى وَقَوْلُهُ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ وَقَوْلُهُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ

(سورۂ طٰہٰ میں) فرمایا اور جادوگر جہاں جاوے کمبخت نامراد نہیں ہوتا اور (سورۂ انبیاء میں) فرمایا کیا تم دیکھ سمجھ کر جادو کی پیروی کرتے ہو اور اسکو

أَنَّهَا تَسْعَى وَقَوْلُهُ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَالنَّفَّاثَاتُ السَّوَاحِرُ تُسْحَرُونَ

(طٰہٰ میں) فرمایا موسیٰ کو انکے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ کی طرح) دوڑ رہی ہیں اور (سورۂ فلق میں) فرمایا

تُعَمَّوْنَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہمکو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بنی زریق کے ایک شخص (یہودی) لبید بن اعصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ

وسلم پر جادو کردیا آپ کا یہ حال ہوگیا آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام

أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي

(واقع میں) آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا آپ میرے پاس تھے مگر

لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ

میری طرف متوجہ نہ تھے بس دعا کر رہے تھے دعا کر رہے تھے بعد آپ نے فرمایا عائشہ میں اللہ تعالیٰ سے جو بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھ کو بتلادی

فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا

میرے پاس دو فرشتے آئے (جبرئیل میکائیل) ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا ایک پائنتیں اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا

لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ فَقَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ

ان صاحب کو (یعنی حضرت محمدؐ کو) کیا بیماری ہوگئی ہے اس نے جواب دیا بیماری نہیں ان پر جادو ہوا ہے پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے

جادو کا اثر رہا اس میں یہ حکمت تھی کہ آپ کا جادوگر ہونا سب پر کھل جائے کیونکہ جادو کا اثر جادوگر پر نہیں ہوتا ۱۲ منہ

فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ

کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بالوں اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ چیزیں کس جگہ رکھی ہیں

فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ

دوسرے نے کہا بئر ذروان میں ف پھر دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کو ساتھ لیکر اس کنوئیں پر تشریف لے گئے

فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ

تو حضرت عائشہ سے فرمانے لگے عائشہ اس کنوئیں کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی (سرخ ہوتا ہے) اور کھجور کے درخت ایسے (ڈراؤنے) جیسے شیطانوں کے سر

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ قَالَ قَدْ عَافَانِي اللّٰهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے منتر کرا کے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کر لیا آپ نے فرمایا کیا فائدہ اللہ نے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں خواہ مخواہ لوگوں

النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ

میں ایک شور پھیلانا نہیں چاہتا ف پھر آپ نے حکم دیا وہ جادو کا سامان (کنگھی بال خرما کا غلاف) سب گاڑ دیا گیا عیسیٰ بن یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابو اسامہ

عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ يُقَالُ

ابو ضمرہ اور ابن ابی الزناد تینوں نے ہشام سے روایت کیا ف اور لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے یوں روایت کیا ہے فی مشط ومشاقۃ ف مشاطہ ان بالوں کو کہتے

الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعَرِ إِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ بَابٌ

ہیں جو بال کنگھی کرنے میں نکلیں (سر یا داڑھی کے) اور مشاقہ روئی کی تار (یعنی سوت) باب شرک اور جادو ان

الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي

گناہوں میں سے ہیں جو آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن

سُلَيْمٰنُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بلال نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابو الغیث سے (جو عبداللہ بن مطیع کا غلام تھا) انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ بَابٌ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ

فرمایا ہلاک کرنیوالے گناہوں سے بچو جادو اور شرک سے ف باب جادو کا توڑ کرنا یا جادو کا سامان (اپنی جگہ

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ

سے) نکلوانا اور قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا (اسکو اثرم نے سنن میں وصل کیا) اگر کسی شخص پر جادو ہوا ہو یا نظر کر کے اسکو اپنی بی بی سے روک دیا

أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ

ہو (اس سے صحبت نہ کر سکے) تو اسکا دفعیہ کرنا جادو کو باطل کرنے کے لیے منتر کرنا درست ہے یا نہیں انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں جادو دفع کرنا

فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ

بھلی بات ہے جس میں فائدہ ہو ف مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہتے تھے

أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ

پہلے جس نے مجھ سے جادو کی حدیث بیان کی وہ ابن جریج تھے کہتے تھے مجھ سے عروہ کی اولاد نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے پھر میں نے ہشام بن عروہ کو

فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ

اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے ہم سے اپنے والد عروہ سے نقل کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کر دیا تھا آپ

حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيٰنُ وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ

ایسا معلوم ہوتا عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ نہ صحبت کرتے ہوتے نہ کچھ **ف** سفیان بن عیینہ نے کہا یہ جو جادو مذکور ہوا یہ بہت سخت

مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ

قسم کا جادو ہے آخر ایک رات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا عائشہ تجھے اللہ جل شانہ سے جو بات پوچھی تھی وہ اس نے (اپنی عنایت

فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي

سے) بتلا دی ایسا ہوا میں لیٹا تھا اتنے میں دو فرشتے (جبرئیل و میکائیل) میری پاس آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا (جبرئیل) دوسرا میری

عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ

پائنتی دوسرے سے پوچھا ان صاحب کو (یعنی حضرت محمد کو) کیا بلا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو ہوا ہے تب پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے جادو کیا

رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ

اس نے کہا لبید بن اعصم نے یہ بنی زریق کا ایک شخص تھا جو یہودیوں کا حلیف تھا اور منافق تھا **ف۲** خیر پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے **ف۳** دوسرے فرشتہ کہنے لگا

قَالَ وَأَيْنَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَى

پہلے فرشتے نے پوچھا یہ سامان کہاں ہے دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں اور اسکو ذروان کے کنوئیں میں ایک پتھر کے تلے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اسکو نکال لیا آپ نے فرمایا میں نے جا کر اس کنوئیں کو جو دیکھا تو اسکا پانی ایسا

مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ

رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور وہاں کھجور کے درخت ایسے بھیانک تھے جیسے سانپوں کے پھن ایا بھتنوں کے سر حضرت عائشہ کہتی ہیں

أَفَلَا أَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَا وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ

آپ اسکا توڑ کیوں نہیں کراتے وہ آپ نے فرمایا اب کیا فائدہ پروردگار کی قسم اس نے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں لوگوں میں ایک شور مچوانا

مِنَ النَّاسِ شَرًّا بَابُ السِّحْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

پسند نہیں کرتا باب جادو کا بیان **ف۵** ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا آپ کو

أَنَّهُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي

ایسا خیال آتا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ اُس کو کرتے نہ ہوتے ف۱ ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تھے

دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ

آپ نے اللہ کو پکارا دعا کی اللہ نے آپکی دعا قبول کی پھر آپ فرمانے لگے عائشہ رضی اللہ عنہا تجھ کو معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اللہ نے مجھ کو بتلا دی

فِيهِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي

میں نے کہا وہ کیا ہے تو کیا بات تھی آپ نے فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور ایک

وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ

میرے پاؤں کے پاس سرہانے والے نے پائنتیں والے سے پوچھا ان صاحب کو کیا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے

مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي

نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق قبیلے کا ہے پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا

مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ

کنگھی اور بالوں اور کھجور کے غلاف میں پہلے نے پوچھا یہ سامان کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئیں میں

قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا

حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کے ساتھ اُس کنوئیں پر تشریف لے گئے اُس کو دیکھا وہاں کھجور کے

وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَ

درخت بھی تھے جب لوٹ کر آئے تو مجھ سے فرمایا عائشہ رضی خدا کی قسم اُسکا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور کھجور

لَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا

کے درخت کیا تھے گویا سانپوں کے پھن (یا شیطانوں کے سر) میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے وہ تھیلی بال وغیرہ نکلوائی آپ نے فرمایا

أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَأَمَرَ بِهَا

اللہ نے تو مجھکو شفا دی تندرست کر دیا اب میں ڈرا کہیں لوگوں میں ایک شور نہ پھیلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سامان کو گاڑ دینے

فَدُفِنَتْ بَابٌ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

کا حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا باب بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے ف۳ ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا

انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی سے پورب کی طرف سے (ملک عراق سے) دو شخص ف۴ مدینہ میں آئے انہوں نے

فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

لوگوں کو انکی تقریر پر تعجب آیا ف۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے

أوْ إنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا

یا یہ فرمایا بعض تقریر جادو ہوتی ہے باب عجوہ کھجور زہر جادو کی دوا ہے ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا

مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم بن عتبہ نے خبر دی ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کو عجوہ کھجور کے چند دانے (کھا لیا کرے) اس کو اس دن رات تک کوئی زہر یا جادو ضرر

إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ

نہیں کرنیکا ف علی بن مدینی کے سوا اور راویوں نے اس حدیث میں سات دانوں کا ذکر کیا ہے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو ابو

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا رض يَقُولُ سَمِعْتُ

کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے عامر بن سعد سے سنا انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھائے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو

الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ بَابُ لَا هَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

نقصان نہیں پہونچانے کا باب الو کا منحوس ہونا محض غلط ہے مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ

ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں ف الو کی نحوست کوئی چیز نہیں اسپر ایک گنوار

رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ

(نام نامعلوم) بولا یا رسول اللہ پھر کیا وجہ ہے ف کہ اونٹ ریگستان میں ہرنوں کی طرح (صاف چکنے بے داغ) ہوتے ہیں ان میں ایک خارشتی

الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ

اونٹ آ کر شریک ہو جاتا ہے تو سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا (یہ اللہ کا حکم ہے) بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُورِدَنَّ

ف اور اسی سند سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے یہ حدیث سننے کے بعد پھر یہ سنا ابو ہریرہ رض کہتے

مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قُلْنَا أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى

اونٹوں سے اچھا اونٹ نہ ملائے ف اور ابو ہریرہ رض نے اگلی حدیث کا انکار کیا ف ہم لوگوں نے ان سے کہا تم نے یہ حدیث نہیں بیان کی کہ چھوت لگنا

ہو تندرست اونٹ والے کا اعتقاد بگڑ جائے وہ یہ سمجھ لگے کہ میرا اونٹ ان بیمار اونٹوں کے آ جانے کی وجہ سے اور اگر ساتھ ملنے سے بیمار ہو گئے یعنے چھوت کا قائل ہو جائے اس

فرطن بالحبشية قال ابو سلمة فما رأيته نسي حديثا غيره باب لا عدوى

وہ حبشی زبان میں کچھ بات کرنے لگے ف ابو سلمہ نے کہا میں نے ابوہریرہ رض کو اس حدیث کے سوا اور کوئی بھولتے نہیں دیکھا ف باب چھوت لگنا کوئی چیز نہیں

حدثنا سعيد بن عفير قال حدثني ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب قال اخبرني

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ

سالم بن عبد الله وحمزة ان عبد الله بن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله

اور ان کے بھائی حمزہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت

عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة انما الشؤم في ثلث في الفرس والمرأة والدار

لگنا کوئی چیز نہیں اسی طرح بدشگونی البتہ تین چیزوں میں (اگر نحوست کوئی چیز ہو) تو ہو سکتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں ف

حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة بن عبد

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا

الرحمن ان ابا هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى

کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں

قال ابو سلمة بن عبد الرحمن سمعت ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

ابو سلمہ نے کہا میں نے ابوہریرہ رض سے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا توردوا الممرض على المصح وعن الزهري قال اخبرني سنان بن ابي سنان

بیمار اونٹ تندرست اونٹوں کے پاس نہ لائے جائیں اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے کہا مجھ کو سنان بن ابی سنان نے خبر

الدؤلي ان ابا هريرة رض قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا

دی کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا

عدوى فقام اعرابي فقال ارأيت الابل تكون في الرمال امثال الظباء

کوئی چیز نہیں اس وقت ایک گنوار کھڑا ہوا (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ بتلایئے پھر کیا وجہ ہے کبھی ریگستان میں اونٹ ایسے صاف

فياتيه البعير الاجرب فيجرب قال النبي صلى الله عليه وسلم فمن اعدى الاول

پھر ایک خارشتی اونٹ اگر ان میں آ ملتا ہے تو سب خارشتی ہو جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ کہو پہلا اونٹ کو کس نے خارشتی کیا

حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن جعفر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے قتادہ سے سنا

عن انس بن مالك رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا طيرة

انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے اسی طرح بد شگون لینا

ويعجبني الفال قالوا وما الفال قال كلمة طيبة باب ما يذكر في سم النبي

اور نیک فال مجھکو اچھا لگتا ہے لوگوں نے عرض کیا نیک فال کیا ہے آپ نے فرمایا اچھی بات باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زہر دیا گیا تھا اس

صلى الله عليه وسلم رواه عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم

کا بیان اس قصہ کو عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو بزار نے وصل کیا)

حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة انه

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا

قال لما فتحت خيبر اهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم شاة فيها سم

جب خیبر کا قلعہ فتح ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک یہودن نے) ایک بکری تحفہ بھیجی گئی اس میں زہر ملا دیا گیا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجمعوا الي من كان ههنا من اليهود فجمعوا

تو آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہوں ان کو جمع کرو وہ سب جمع کیے گئے

له فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اني سائلكم عن شيء فهل انتم صادقي

آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں سچ کہو گے انہوں

عنه فقالوا نعم يا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابوكم

نے کہا ہاں یا ابوالقاسم آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون تھا

قالوا ابونا فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذبتم بل ابوكم

انہوں نے کہا فلاں شخص آپ نے فرمایا جھوٹے ہو تمہارا باپ تو فلاں شخص تھا

فلان فقالوا صدقت وبررت فقال انتم صادقي عن شيء ان سألتكم عنه

کہنے لگے ہاں آپ سچ کہتے ہیں اور ٹھیک فرماتے ہیں پھر آپ نے فرمایا دیکھو اب میں کوئی بات پوچھوں تو تم سچ بولو گے

فقالوا نعم يا ابا القاسم وان كذبناك عرفت كذبنا كما عرفته في ابينا قال

انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم کیونکہ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے جیسے آپ نے ہمارے باپ کے باب میں پہچان لیا

لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل النار فقالوا نكون فيها يسيرا ثم

آپ نے پوچھا اچھا بتلاؤ دوزخ میں کون لوگ جائیں گے انہوں نے کہا ہم یہودی لوگ ایک گھڑی کے لیے دوزخ میں جائیں گے پھر ہم وہاں سے

تخلفونا فيها فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسؤوا فيها والله لا

نکل جائیں گے تم مسلمان ہمارے بدل دوزخ میں بھیجے جاؤ گے آپ نے فرمایا دور پروردگار کی قسم ہم تمہاری جگہ دوزخ

نخلفكم فيها ابدا ثم قال لهم فهل انتم صادقي عن شيء ان سألتكم عنه

میں نہیں لینے کے پھر آپ نے فرمایا اچھا اور ایک بات پوچھوں سچ بتاؤ گے

قالوا نعم فقال هل جعلتم في هذه الشاة سما قالوا نعم فقال ما حملكم على ذلك

انہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا تم نے اس بکری میں جو مجھکو تحفہ بھیجی زہر ملایا تھا یا نہیں انہوں نے کہا بیشک ملایا تھا آپنے فرمایا کس سبب سے تم نے ایسی حرکت کی

فقالوا أردنا إن كنت كذابا نستريح منك وإن كنت نبيا لم يضرك باب

انہوں نے کہا ہم یہ چاہتے تھے کہ اگر آپ جھوٹے دعویٰ کرتے ہیں تو جلد آپکے ہاتھ سے ہمکو فراغت ملیگی ف اور اگر آپ حقیقت میں سچے پیغمبر ہیں تو آپکو کوئی نقصان نہ ہوگا

شرب السم والدواء به وبما يخاف منه والخبيث حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب

زہر پینا یا زہریلی اور خوفناک دوا یا ناپاک دوا کا استعمال کرنا ف ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا

حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن سليمان قال سمعت ذكوان

ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا

يحدث عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تردى من جبل

وہ ابوہریرہ رض سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہاڑ سے گرا کر اپنے

فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيه خالدا مخلدا فيها أبدا ومن تحسى

تئیں مار ڈالے وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح گرتا رہیگا اور جو زہر کا گھونٹ پیکر

سما فقتل نفسه فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا و

اپنے تئیں مار ڈالے تو یہ زہر اس کے ہاتھ میں دیا جائیگا اور ہمیشہ وہ اس کو دوزخ میں پیتا رہیگا اور

من قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم

جو لوہے (یا اور کوئی ہتیار) سے اپنے تئیں مار ڈالے تو یہ ہتیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ پیٹ میں مارتا رہیگا ہمیشہ ہمیشہ اس کو

خالدا مخلدا فيها أبدا حدثنا محمد أخبرنا أحمد بن بشير أبو بكر أخبرنا

دوزخ میں یہی عذاب ہوتا رہیگا ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو احمد بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ہاشم بن

هاشم بن هاشم قال أخبرني عامر بن سعد قال سمعت أبي يقول سمعت رسول

ہاشم نے کہا مجھ کو عامر بن سعد نے کہا میں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے میں نے

الله صلى الله عليه وسلم يقول من اصطبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اسکو اس دن کوئی زہر یا جادو اثر

اليوم سم ولا سحر باب ألبان الأتن حدثني عبد الله بن محمد

نہیں کریگا (نقصان نہ پہنچائیگا) باب گدھی کا دودھ پینا کیسا ہے مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا

حدثنا سفيان عن الزهري عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ثعلبة الخشني

ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوادریس عائذ اللہ سے انہوں نے ابوثعلبہ خشنی سے

قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن أكل كل ذي ناب من السبع قال الزهري ولم

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت سے شکار کرنیوالے درندے جانور کے کھانے سے منع فرمایا زہری نے کہا میں نے یہ حدیث اس

أسمعه حتى أتيت الشام وزاد الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب قال وسألته

وقت تک نہیں سنی تھی جبتک میں شام کے ملک میں آیا اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے پوچھا

هل نتوضأ أو نشرب ألبان الأتن أو مرارة السبع أو أبوال الإبل قال قد

کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کر لیں یا اس کو پئیں یا درندے کے پتوں کو یا اونٹ کے پیشاب کو پئیں انہوں نے کہا اگلے مسلمان

كان المسلمون يتداوون بها فلا يرون بذلك بأسا فأما ألبان الأتن

برابر ان چیزوں سے دوا کرتے رہے انہوں نے اس میں کوئی مضایقہ نہیں دیکھا گدھوں کے باب میں جو حدیث ہمکو آنحضرت صلی

فقد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحومها ولم يبلغنا عن

اللہ علیہ وسلم سے پہونچی وہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور دودھ پینے کا

ألبانها أمر ولا نهي وأما مرارة السبع قال ابن شهاب أخبرني أبو إدريس الخولاني

نہ آپ نے حکم دیا نہ اس سے منع فرمایا اور درندوں کا پتہ تو ابن شہاب نے کہا مجھکو ابو ادریس خولانی نے خبر دی

أن أبا ثعلبة الخشني أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل كل ذي

انکو ابو ثعلبہ خشنی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے شکاری درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا

ناب من السبع باب إذا وقع الذباب في الإناء حدثنا قتيبة حدثنا

(تو پتہ بھی اسی میں داخل ہے وہ بھی حرام ہوگا) باب جب مکھی برتن میں گر جائے (جس میں کھانا یا پانی ہو) ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

إسماعيل بن جعفر عن عتبة بن مسلم مولى بني تيم عن عبيد بن حنين مولى

ہمسے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے عتبہ بن مسلم سے جو بنی تیم کے غلام تھے انہوں نے عبید بن حنین سے جو بنی

بني زريق عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا وقع

زریق کے غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے

الذباب في إناء أحدكم فليغمسه كله ثم ليطرحه فإن في أحد جناحيه شفاء

برتن میں مکھی گر پڑے تو اسکو اچھی طرح پوری (اس کھانے یا پانی میں) ڈبو دے پھر نکال کر پھینکدے اس کے ایک پنکھ میں تو شفا ہے

وفي الآخر داء

ایک پنکھ میں بیماری ہے (وہ کیا کرتی ہے پہلے بیماری کا پنکھ ڈبوتی ہے)

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

كتاب اللباس

كتاب لباس کے بیان میں

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ اعراف میں) فرمانا اے پیغمبر کہدے کس نے وہ زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالیں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ

عمدہ عمدہ لباس) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پیو پہنو خیرات کرو لیکن اسراف نہ (حد سے زیادہ) نہ تکبر (غرور) کرو

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ أَوْ

اور ابن عباس نے کہا جو تیرا جی چاہے کھا بشرطیکہ حلال ہو اور جو تیرا جی چاہے (مباح کپڑوں میں سے) پہن دو باتوں سے بچتا رہ فضول خرچی یا

مَخِيلَةٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ

تکبر سے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے نافع اور عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے

بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ

ان تینوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو

اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

(رحمت کی نگاہ سے) دیکھیگا بھی نہیں باب اگر کسی کا کپڑا یونہی لٹک جائے تکبر کی نیت نہ ہو (تو گنہگار نہ ہوگا) ہم سے احمد

بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ

ابن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انھوں نے سالم بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(عبداللہ بن عمرؓ) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا کپڑا غرور کی راہ سے لٹکائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھنے کا

قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ

ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کبھی ایسا ہوتا ہے میرے تہ بند کا ایک جانب بن قصد لٹک جاتا ہے البتہ اگر ہر وقت اس کو دیکھتا رہوں

مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ

تو یہ اور بات ہے آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں نہیں ہو جو تکبر کی راہ سے لٹکاتے ہیں مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رض قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی انھوں نے یونس سے انھوں نے امام حسن بصری سے انھوں نے ابوبکرہ سے انھوں نے کہا ایسا ہوا سورج

وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ

میں گہن لگا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ کپڑا لٹکاتے ہوئے جلدی سے اٹھے مسجد میں آئے

وثاب الناس فصلى ركعتين فجلي عنها ثم اقبل علينا وقال ان الشمس والقمر آيتان

دوسرے لوگ بھی جو مسجد سے چلدیے تھے لوٹ آئے آپ نے گہن کی دو رکعتیں پڑھیں اور سورج صاف ہو گیا آپ نے ہماری طرف منہ کیا فرمایا سورج اور

من آيات الله فاذا رأيتم منها شيئا فصلوا وادعوا الله حتى يكشفها باب

چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جب تم ان میں سے کسی کو گہنا ہوا دیکھو تو جب تک صاف نہ ہو نماز پڑھتے اور اللہ سے دعا کرتے رہو باب

التشمير في الثياب حدثني اسحٰق اخبرنا ابن شميل اخبرنا عمر بن ابي زائدة

کپڑا اوپر اٹھانا مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہمکو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہمکو عمر بن ابی زائدہ نے

اخبرنا عون بن ابي جحيفة عن ابيه ابي جحيفة قال فرأيت بلالا جاء بعنزة فركزها

کہا ہمکو عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے والد ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی سے انہوں نے ایک قصہ بیان کرکے پھر یہ کہا

ثم اقام الصلوٰة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في حلة مشمرا

اسکے بعد نماز کی تکبیر کہی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے آپ نے ہی

فصلى ركعتين الى العنزة ورأيت الناس والدواب يمرون بين يديه من

برچھی کی طرف منہ کرکے دو رکعتیں پڑھائیں میں نے دیکھا آدمی جانور آپ کے سامنے سے برچھی کے اس پار جا

وراء العنزة باب ما اسفل من الكعبين فهو في النار حدثنا آدم

رہے تھے باب ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو (ازار یا کرتہ یا جبہ) وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لیجائیگا ہم سے آدم بن ابی

حدثنا شعبة حدثنا سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة رض عن

ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم قال ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار باب

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں لے جائیگا (یعنی اپنے پہننے والے کو) باب

من جر ثوبه من الخيلاء حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن ابي

جو شخص تکبر کی راہ سے کپڑا لٹکائے اسکی سزا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو

الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا

الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی ازار

ينظر الله يوم القيٰمة الى من جر ازاره بطرا حدثنا آدم حدثنا شعبة

گھمنڈ کی راہ سے لٹکائیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف دیکھیگا بھی نہیں (عنایت و نوازش کرنا کجا) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا

حدثنا محمد بن زياد قال سمعت ابا هريرة يقول قال النبي او قال ابو القٰسم

کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ

نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (قارون یا ہیزن فارس کا رہنے والا) ایک جوڑا پہنکر بالوں میں کنگھی کیے اتراتا جا رہا تھا ایک

اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

ہی ایکا اللہ تعالیٰ نے وہ زمین میں اسکو دھنسا دیا وہ قیامت تک اسمیں تڑپتا رہیگا ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھسے لیث نے

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ

سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انکے والد عبداللہ بن عمر نے ان سے

حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ

بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی ازار لٹکائے (بڑے غرور سے) جا رہا تھا اللہ نے اسکو زمین میں دھنسا دیا وہ

يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ

(آجتک) قیامت تک اس میں دھنستا ہی چلا جائیگا عبدالرحمن کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کیا

عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ

(بلکہ ابو ہریرہ رض کا قول بیان کیا) مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ کو والد جریر بن حازم

عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلٰى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ

نے خبر دی انہوں نے اپنے چچا جریر بن زید سے انہوں نے کہا میں سالم بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ انکے گھر کے دروازے پہ کھڑا تھا اتنے میں میں نے

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ

ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر اسی حدیث کو نقل کیا ہم سے مطر بن فضل مروزی نے بیان

حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلٰى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي

کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا میں محارب بن دثار سے ملا (جو کوفہ کے قاضی تھے) وہ گھوڑے پر سوار دار القضا

مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ

کو آ رہے تھے میں نے ان سے یہ حدیث (کپڑا لٹکانے کی) پوچھی انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رض

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ

سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی نیت سے اپنا کپڑا لٹکائیگا

مَخِيلَةً لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ مَا خَصَّ

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مہربانی کی نظر سے اسکو دیکھیگا بھی نہیں میں نے محارب سے کہا عبداللہ بن عمر رض نے ازار کی تخصیص کی تھی انہوں نے

إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

کہا نہ ازار کی تخصیص کی نہ قمیص کی محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم اور زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی عبداللہ بن عمر رض

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اللیث عن نافع عن ابن عمر مثلہ وتابعہ موسی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۱ اور لیث نے بھی نافع سے اُنھوں نے ابن عمرؓ سے ایسی ہی روایت کی ف۲ اور نافع کے ساتھ اسکو موسیٰ بن

ابن عقبۃ وعمر بن محمد وقدامۃ بن موسی عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی

عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے اُنھوں نے ابن عمرؓ سے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ باب الازار المھدب ویذکر عن الزھری وابی بکر

سے روایت کی اس میں یوں ہے جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے (غرور کی راہ سے) ف۳ باب حاشیہ دار تہبند پہننا ف۴ اور زہری اور ابوبکر بن محمد

ابن محمد وحمزۃ بن ابی اسید ومعویۃ بن عبد اللہ بن جعفر انھم لبسوا ثیابا

اور حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر سے منقول ہے اُنھوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے

مھدبۃ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری اخبرنی عروۃ بن

ف۵ ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی اُنھوں نے زہری سے کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے

الزبیر ان عائشۃ رض زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت جاءت امراۃ

خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی نے فرمایا رفاعہ قرظی کی جورو (تمیمہ بنت وہب) آنحضرت

رفاعۃ القرظی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالسۃ وعندہ ابو بکر

صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے میں اُس وقت آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ابوبکر صدیقؓ بھی تھے وہ

فقالت یا رسول اللہ انی کنت تحت رفاعۃ فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت

کہنے لگی یا رسول اللہ میں پہلے رفاعہ کے نکاح میں تھی اُس نے مجھ کو تین طلاق دیدیے اُس کے بعد میں نے

بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر وانہ واللہ ما معہ یا رسول اللہ الا مثل ھذہ

عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم اُس کے پاس تو ایسا ہے جیسے یہ حاشیہ اُس

الھدبۃ واخذت ھدبۃ من جلبابھا فسمع خالد بن سعید قولھا وھو

نے اپنی چادر کا حاشیہ بتلایا ف۶ خالد بن سعید بن عاص جو ابھی باہر کھڑے تھے اُنکو

بالباب لم یؤذن لہ قالت فقال خالد یا ابا بکر الا تنھی ھذہ عما تجھر

اندر آنیکی اجازت نہیں ملی تھی اُنھوں نے باہر ہی سے اُس عورت کی بات سن لی اُنھوں نے (پکار کر) کہا ابوبکر تم اس عورت کو جھڑکتے نہیں کیسی

عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا واللہ ما یزید رسول اللہ صلی اللہ

پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہہ رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کچھ نہیں جھڑکا بس مسکراتے رہے (سبحان

علیہ وسلم علی التبسم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلک تریدین

اللہ آپ تو کرم اور رحم مجسم تھے) خیر آپ نے اُس سے فرمایا معلوم ہوا تو چاہتی ہے پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے

ف۱ جو کپڑا لٹکائے ... ف۲ ... ف۳ ... من موصول ... ف۴ ... ف۵ حافظ نے کہا حمزہ کا اثر ... ابن سعد نے وصل کیا باقی ... موصول نہیں ملے ف۶ یعنی ... باب نکالا چادر کا حاشیہ ... ثابت ہوا

أَنْ تَجِيءَ إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ

(اگر اب نکاح کرے) یہ تو ہو نہیں سکتا جب تک عبدالرحمٰن تجھ سے مزہ نہ اٹھا لے تو اس سے مزہ نہ اٹھا لے اسی حدیث سے شریعت کا یہ قاعدہ قائم

سُنَّةً بَعْدُ بَابُ الْأَرْدِيَةِ وَقَالَ أَنَسٌ جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کر دیا گیا باب چادر اوڑھنا انس نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر کھینچی (یہ حدیث آگے آئے گی)

وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو امام زین العابدین

بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رض قَالَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نے اُن کو امام حسین نے کہ جناب امیر حضرت علی نے فرمایا (اس قصہ میں جب حضرت حمزہ نے اُنکی اونٹنیاں کی کوہان کاٹ ڈالی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ

وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور پا پیادہ چلے میں اور زید بن حارثہ آپکے پیچھے پیچھے اُس گھر پر پہنچے جس میں

الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى

جناب حمزہ تھے آپ نے اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی باب قمیص پہننا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ یوسف میں) حضرت

حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا

یوسف کا قول نقل کیا میرا یہ قمیص لے جاؤ میرے باپ کے منہ پر ڈالو وہ انکھیارا بنکر آجائے گا

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَجُلًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ایک شخص

قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ احرام والا شخص کون کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا

لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ

قمیص نہ پہنے (اس سے یہ نکلا کہ اور لوگ قمیص پہن سکتے ہیں باب کا یہی مطلب ہے) نہ پاجامہ نہ باران کوٹ نہ موزے مگر جب جوتیاں

لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

(چپل) نہ ملیں تو موزے ہی کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے (وہ بھی گویا چپل کی طرح ہو جائینگے) ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان

مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ

کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا

أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے جنازہ پر اس وقت تشریف لائے جب وہ (کمبخت) قبر میں دفنا دیا گیا تھا

فَخَرَجَ وَوُضِعَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ ہی اور آپ کے گھٹنوں پر رکھدی گئی آپ نے اپنا تھوک اُس پر ڈالا اور اپنا قمیص اسکو پہنایا ف۱ سب اسکے بیٹے کا دل خوش کرنے کے لیے جو

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی اُنہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی اُنہوں نے عبد اللہ

اللّٰهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر رضہ سے اُنہوں نے کہا جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مرگیا اسکا بیٹا عبد اللہ جو سچا مسلمان تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهٗ فَاَعْطَاهُ

عرض کیا یا رسول اللہ اپنا قمیص عنایت فرمایے میں عبد اللہ بیٹے والد کو اُسی کا کفن دون اور آپ اُس پر نماز پڑھیے اُسکے لیے مغفرت کی دعا فرمایے

قَمِيْصَهٗ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتَ فَاٰذِنَّا فَلَمَّا فَرَغَ اٰذَنَهٗ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهٗ عُمَرُ

اور فرمایا جب جنازہ طیار ہو اُس وقت مجھکو خبر کیجیو اُس نے خبر کر دی آپ اُس پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے حضرت عمر رضہ نے آپ کو پکڑ

فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا

اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے فرمایا تو اُنکے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَنَزَلَتْ وَلَا

ستر بار دعا کرے جب بھی اللہ اُنکو بخشنے والا نہیں (آنحضرت نے حضرت عمر رضہ کی بات نہ سنی اور نماز پڑھی) ف۲ اُس وقت حضرت عمر رضہ کی رائے موافق

تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ بَابُ جَيْبِ الْقَمِيْصِ

یہ آیت اتری کوئی منافق مرجائے تو اُس پر کبھی نماز نہ پڑھیو نہ اُسکی قبر پر کھڑا ہو جب سے حضرت نے منافقوں کا جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا باب قمیص کا گریبان سینہ

مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهٖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا

پر یا اور کہیں (مثلاً کندھے پر) لگانا ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے ابراہیم

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ابن نافع نے اُنہوں نے حسن بن مسلم سے اُنہوں نے طاوس سے اُنہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ

بخیل اور خیرات کرنے والے (سخی) کی مثال ان دو شخصوں سے دی جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں

مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ

اُنکے ہاتھ اُنکی چھاتی اور ہنسلی سے اٹکے ہوں تو سخی جب خیرات کرتا ہے

كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تُغَشِّيَ اَنَامِلَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَجَعَلَ

وہ کرتا ڈھیلا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ انگلیوں کے پوروں تک پہونچ جاتا ہے اور نیچا اتنا ہو جاتا ہے کہ زمین پر اُسکے پاؤں کا نشان

کا فرمانا لیکن اگر پہلے فائدہ نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ دعا کا فرمانا بخشا جائیگا اور جو ایسی دعا کی حکایتوں پر اعتبار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے

الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

اور بخیل جب خیرات کا قصد کرتا ہے تو وہ کرتہ اور چھوٹا ہو جاتا ہے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ اٹک کر رہ جاتا ہے ابو ہریرہ رضی نے کہا

فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا فِي جَيْبِهِ فَلَوْ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ گریبان میں انگلی ڈال کر اشارہ کرتے تھے ف۱ کاش تو

رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

اُس کو دیکھے وہ بخیل چاہتا ہے ذرا تو کرتہ ڈھیلا ہو کر ہاتھ ہلا سکے لیکن وہ ڈھیلا ہی نہیں ہوتا ف۲ حسن بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو عبد

فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُنَّتَانِ وَ

اس روایت میں بھی جبتان کا لفظ ہے یعنی دو کرتے اور حنظلہ بن ابی سفیان نے کہا ف۳ میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ رضی سے سنا

قَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْأَعْرَجِ جُنَّتَانِ

جعفر بن ربیعہ نے اعرج سے جو روایت کی ہے اس میں جنتان ہے یعنی دو زرہیں

بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہننا

حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے

أَبُو الضُّحَى قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ

ابو الضحی نے کہا مجھ سے مسروق نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ

میں حاجت کے لیے گئے پھر تشریف لائے تو میں پانی لیکر پہونچا آپ نے وضو کیا اس وقت آپ ایک شامی جبہ پہنے تھے

فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا

آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا منہ دھویا پھر ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا چاہا وہ تنگ تھیں (چڑھ نہ سکیں)

ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ

آخر آپ نے جبہ کے اندر سے دونوں ہاتھ نکال لیے انکو دھویا سر پر مسح کیا اور موزوں پر

بَابُ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ

باب اُون کا جبہ لڑائی میں پہننا

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ رضـ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا ایک رات میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ مَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى

تھا آپ نے پوچھا تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا جی ہاں ہے آپ اپنی اونٹنی پر سے اترے اور (ایک طرف) چلے یہاں تک کہ رات کی

حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّی فِی سَوَادِ اللَّیْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَیْہِ الْاِدَاوَۃَ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ وَعَلَیْہِ
اندھیرے میں میری نظرسے غائب ہوگئے پھر آئے تو میں نے ڈول سے آپ پر پانی ڈالا آپنے منہ دھویا ہاتھ دھوئے آپ اون کا ایک

جُبَّۃٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّخْرِجَ ذِرَاعَیْہِ مِنْھَا حَتّٰی اَخْرَجَھُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّۃِ
جبہ پہنے ہوئے تھے (اسکی آستینیں تنگ تھیں) آپ اپنی بانہیں اس میں سے نہ نکال سکے آخر کو آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکالے

فَغَسَلَ ذِرَاعَیْہِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ اَھْوَیْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّیْہِ فَقَالَ دَعْھُمَا فَاِنِّیْ
پیے اور بانہوں کو دھویا پھر سر پر مسح کیا میں آپکے موزے اتارنے کو جھکا آپ نے فرمایا رہنے دے میں نے طہارت کی حالت میں

اَدْخَلْتُھُمَا طَاھِرَتَیْنِ فَمَسَحَ عَلَیْھِمَا بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُّوْجِ حَرِیْرٍ وَھُوَ الْقَبَاءُ وَ
موزے پہنے تھے آپ نے ان پر مسح کر لیا۔ باب قباء اور ریشمی فروج کے بیان میں فروج بھی قبا کو کہتے ہیں بعضوں

یُقَالُ ھُوَ الَّذِیْ لَہٗ شَقٌّ مِّنْ خَلْفِہٖ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ
نے کہا فروج وہ قبا جس میں پیچھے چاک ہوتا ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں لوگوں کو تقسیم کیں اور

اَقْبِیَۃً وَّلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
مخرمہ کو کوئی قبا نہیں دی تو انہوں نے (مجھ سے) کہا چلو بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلیں

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُہٗ لَہٗ فَخَرَجَ
میں انکے ساتھ گیا انہوں نے مجھ سے کہا (چونکہ میں بچہ تھا) تو اندر جا اور آنحضرت کو میرے نام سے بلا میں گیا اور کہا کہ والد آپکو بلاتے

اِلَیْہِ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِّنْھَا فَقَالَ خَبَاْتُ ھٰذَا لَکَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ
ہیں آپ برآمد ہوئے انہی قباؤں میں سے ایک قبا آپکے اوپر تھی آپ نے (نکلتے ہی مخرمہ سے) فرمایا یہ قبا میں نے تیری لیے چھپا رکھی تھی مسور کہتے ہیں مخرمہ نے

مَخْرَمَۃُ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَّزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی
وہ ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر مرثد

الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رض اَنَّہٗ قَالَ اُھْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا ایک ریشمی اچکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجی گئی

فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَہٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَہٗ نَزْعًا شَدِیْدًا کَالْکَارِہِ لَہٗ
آپ نے اسکو پہنا پھر اسی کو پہن کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے جیسے کوئی کراہت کرتا ہے اسکو اتار ڈالا

ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ ھٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ تَابَعَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ عَنِ اللَّیْثِ وَ
فرمانے لگے یہ لباس پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے قتیبہ کے اس حدیث کو عبداللہ بن یوسف نے بھی لیث سے روایت کیا

باب ما جاء فی البرانس

قَالَ غَيْرُهُ فَرُوجُ حَرِيرٍ بَابُ الْبَرَانِسِ قَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي

قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ

مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ

وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ

خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ

زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ بَابُ السَّرَاوِيلِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ حَدَّثَنَا

مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَ

السَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ

نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ

مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ بَابُ الْعَمَائِمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

زعفران یا ورس لگی ہو　باب عماموں کا بیان　ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا مجھکو سالم نے خبر دی اپنے والد عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَ

آپ نے فرمایا احرام والا شخص قمیض پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ　نہ لنبی ٹوپی　نہ

لَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَإِنْ

وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس لگی ہو نہ موزے اگر جوتے نہ ملیں　تو موزوں

لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ بَابُ التَّقَنُّعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

کو ٹخنوں کے نیچے تک　کاٹ لے　باب سر پر کپڑا ڈالکر سر چھپانا اور ابن عباس رض نے کہا دیکھنا ذرا انصار

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ

میں موصولا گذر چکا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ کے سر پر ایک چکنائی لگا عمامہ تہا اور انس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک چادر کا کونا لپیٹ لیا تہا یہ روایت آگے موصولا مذکور ہوگی ہمسے ابراہیم بن موسی نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هَاجَرَ إِلَى

کہا ہمکو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے

الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا حبش کی طرف کئی مسلمانوں نے ہجرت کی اور ابوبکر رض صدیق نے بہی حبش کو جانے کی طیاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَتَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ

فرمایا تم ذرا ٹہیرو شاید مجہ کو بہی ہجرت کی اجازت ملجائے (تو ہم تم ساتہ چلینگے) انہوں نے کہا میرا باپ آپ پر صدقے کیا آپ کو ایسی امید

نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ

ہے ابوبکر آپکے ساتہ جانے کی غرض سے رکے رہے　اور اپنی دو اونٹنیوں کو　چار مہینے تک

كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ

ببول کے پتے کہلاتے رہے تا کہ وہ خوب تیز ہو جائیں عروہ نے کہا حضرت عائشہ کہتی ہیں ایک دن ہم اپنے گہر میں بیٹہے

يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ

ٹہیک دوپہر کا وقت تہا　کہ کوئی ابوبکر رض سے کہنے لگا　یہ لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہونچے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلاً مُتَقَنِّعًا فِیْ سَاعَۃٍ لَمْ یَکُنْ یَاْتِیْنَا فِیْھَا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِدًا لَہٗ

آپ سامنے سے چلے آرہے تھے سر چھپائے ہوئے اور ایسے وقت تشریف لائے کہ اس وقت کبھی ہمارے پاس نہیں آیا کرتے تھے ابو بکر رضہ نے کہا آپ

بِاَبِیْ وَاُمِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ جَآءَ بِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اِلَّا لَاَمْرٌ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

پر میری ماں باپ صدقے آپ جو اس وقت (خلاف معمول) تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی (بڑی) غرض ہے غرض آپ دروازے پر آن

وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَہٗ فَدَخَلَ فَقَالَ حِیْنَ دَخَلَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَکَ قَالَ

پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی ابو بکر رضہ نے اجازت دی آپ اندر تشریف لائے جب اندر آگئے تو فرمایا ابو بکر رضہ ذرا لوگوں کو کہو باہر جائیں

اِنَّمَا ھُمْ اَھْلُکَ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ قَدْ اُذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ قَالَ فَالصُّحْبَۃَ

وہ انہوں نے کہا میرے باپ آپ پر صدقے یہاں غیر کون ہے آپ ہی کی بی بی ہے ف۲ آپ نے فرمایا ابو بکر رضہ مجھکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کرنے کی

بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ

یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر صدقے آپ نے فرمایا ہاں ضرور تب ابو بکر رضہ نے کہا یا رسول اللہ ان دو اونٹنیوں میں سے آپ ایک لیجیے

ھَاتَیْنِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَھَّزْنَاھُمَا اَحَثَّ الْجِھَازِ

آپ نے فرمایا میں قیمت سے لونگا خیر حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں ہمنے دونوں کے سفر کا سامان جلد جلد طیار کیا جو کچھ

وَوَضَعْنَا لَھُمَا سُفْرَۃً فِیْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ قِطْعَۃً مِّنْ نِّطَاقِھَا

ہو سکا اور ایک تھیلی میں کھانا رکھا اسکو باندھنے کو کپڑا نہ تھا اسما بنت ابی بکر نے کیا کیا اپنے کمر کا کپڑا کاٹ کر اس سے تھیلا باندھ

فَاَوْکَتْ بِہِ الْجِرَابَ وَلِذٰلِکَ کَانَتْ تُسَمّٰی ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

دیا اس لیے انکا لقب ذات النطاق پڑ گیا سبحان اللہ یہ شرف کہاں ملتا ہے ف۳ پھر ابو بکر اور آنحضرت صلعم

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ بِغَارٍ فِیْ جَبَلٍ یُّقَالُ لَہٗ ثَوْرٌ فَمَکَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ لَیَالٍ یَبِیْتُ

اللہ علیہ وسلم دونوں نکلکر جا کر ثور پہاڑ کی غار میں چھپ گئے اور تین راتیں اسی میں رہے ف۴ رات کو عبد اللہ بن ابی بکر رضہ

عِنْدَھُمَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّھُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَیَرْحَلُ مِنْ عِنْدِھِمَا

جو جوان لڑکا بڑا چالاک اور ہوشیار تھا ان کے پاس جاتا اور

سَحَرًا فَیُصْبِحُ مَعَ قُرَیْشٍ بِمَکَّۃَ کَبَآئِتٍ فَلَا یَسْمَعُ اَمْرًا یُّکَادَانِ بِہٖ اِلَّا وَعَاہُ حَتّٰی

پچھلی رات کو انکے پاس سے نکلکر قریش کے کافروں پاس صبح کرتا ہر کوئی یہ سمجھتا کہ عبد اللہ رات بھر مکہ ہی میں رہا ہے اور مکہ میں جو کوئی

یَاْتِیَھُمَا بِخَبَرِ ذٰلِکَ حِیْنَ یَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَیَرْعٰی عَلَیْھِمَا عَامِرُ بْنُ فُھَیْرَۃَ مَوْلٰی اَبِیْ

بات ان دونوں کے نقصان کی سنتا اسکو یاد رکھ کر جب رات کا اندھیرا ہوتا انکے پاس جا کر ان سے کہہ دیتا اور عامر بن فہیرہ ابو بکر رضہ

بَکْرٍ مِّنْحَۃً مِّنْ غَنَمٍ فَیُرِیْحُھَا عَلَیْھِمَا حِیْنَ تَذْھَبُ سَاعَۃٌ مِّنَ الْعِشَآءِ فَیَبِیْتَانِ فِیْ

غلام کی ایک دودھ والی بکریاں لیکر چراتے چراتے جب عشا کا وقت آجاتا تو انکے پاس پہونچتا دونوں اس غار میں رات ف

رِسْلِهَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّيَالِي

اور ابھی رات کا اندھیرا باقی ہوتا کہ عامر ان بکریوں کو ہانکر آواز کرتا (جیسے اسی وقت آ رہا ہے) تینوں راتوں تک وہ ایسا ہی کرتا

الثَّلٰثِ بَابُ الْمِغْفَرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ

باب خود پہننا۔ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ بَابُ الْبُرُوْدِ

جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں خود پہنے ہوئے داخل ہوئے باب چادروں اور

وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ

یمن کی چادروں اور کملیوں کا بیان اور خباب بن ارت نے کہا ہم نے مشرکوں کی ایذا دہی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بُرْدَةً لَّهُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

سے کی اسوقت آپ ایک چادر پر تکیہ کیے ہوئے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ

ابْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رستہ میں جا رہا

وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً

تھا آپ نجران (ایک شہر ہے یمن میں) کی چادر جس کا حاشیہ موٹا گھرا تھا اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار (نام نامعلوم) ملا جواب سے کچھ مانگتا

شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ

تھا اس نے چادر سمیت زور سے پکڑ کر کھینچا انس کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے کو دیکھا اس چادر کے حاشیہ نے آپ کے

بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ

مبارک جسم پر نشان ڈال دیا اتنا زور سے اس نے کھینچا اور کہنے لگا محمد اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے مجھے کچھ دلوا دو آپ

فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

اسکی طرف دیکھکر ہنس دیے (اسکی بے ادبی اور جہالت پر) پھر اسکو حکم دیا کچھ دلوا دیں

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرِيْ مَا الْبُرْدَةُ قَالَ

نے سہل بن سعد ساعدی رضی سے انہوں نے کہا ایک عورت (نام نامعلوم) ایک بُردہ جو اس نے خود بنی تھی آنحضرت کے پاس لیکر آئی سہل نے ابو

نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهِ

ان چادر کو جس کے کناروں پر حاشیہ ہو خیر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے

بيدي اكسوكها فأخذها رسول الله صلى الله عليه وسلم محتاجا إليها فخرج

اتفاق سے اُس وقت آپ کو چادر کی ضرورت تھی آپ نے لے لی اور اسی کو باندھ کر

إلينا وإنها إزاره فجسها رجل من القوم فقال يا رسول الله اكسنيها قال

باہر نکلا اور تہبند بنایا ہم لوگوں یعنے صحابہ میں سے ایک شخص (عبد الرحمٰن بن عوف) نے اُس چادر کو چھوا اور کہنے لگے (کیا عمدہ چادر ہے)

نعم فجلس ما شاء الله في المجلس ثم رجع فطواها ثم أرسل بها إليه فقال له

اچھا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا آپ مجلس میں بیٹھے رہے اُس کے بعد گھر گئے اور چادر کو تہ کر کے اُنکے پاس بھیجدیا تب لوگ اُن کو کہنے

القوم ما أحسنت سألتها إياه وقد عرفت أنه لا يرد سائلا فقال الرجل و

لگے تم نے اچھا نہیں کیا جو یہ چادر آنحضرت سے مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے ف۲ وہ شخص کہنے لگا میں نے یہ چادر اس لیے

الله ما سألتها إلا لتكون كفني يوم أموت قال سهل فكانت كفنه حدثنا

تھوڑے مانگی کہ میں پہنوں اللہ کی قسم میں نے اسلیے لی کہ جس دن میں مروں تو میرے کفن کے لیے کام آئے سہل کہتے ہیں پھر اُس شخص کے کفن میں یہ چادر

أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني سعيد بن المسيب أن أبا

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ نے کہا

هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة من أمتي

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت کے لوگوں میں سے ایک گروہ ستر ہزار

زمرة هي سبعون ألفا تضيء وجوههم إضاءة القمر فقام عكاشة بن محصن

آدمیوں کا بہشت میں جائیگا جن کے منہ چاند کی طرح چمکتے ہونگے اُس وقت عکاشہ بن محصن اپنی چادر (جو اوڑھے تھے)

الأسدي يرفع نمرة عليه قال ادع الله لي يا رسول الله أن يجعلني منهم فقال

اُٹھائے کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے آپ نے دعا کی

اللهم اجعله منهم ثم قام رجل من الأنصار فقال يا رسول الله ادع الله أن

یا اللہ عکاشہ کو بھی ان لوگوں میں سے کر دے پھر ایک اور انصاری شخص (سعد بن عبادہ) کھڑے ہو کہنے لگے یا رسول اللہ میرے لیے بھی دعا

يجعلني منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبقك عكاشة حدثنا

فرمایئے میں بھی ان میں رہوں آپ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ دعا کرا چکا (اب اُس کا وقت نہیں رہا) ہم سے

عمرو بن عاصم حدثنا همام عن قتادة عن أنس قال قلت له أي الثياب

عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا

كان أحب إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال الحبرة حدثني عبد الله بن أبي

کپڑا بہت پسند تھا انھوں نے کہا یمنی چادر کیونکہ وہ میل خوری اور بہت مضبوط ہوتی ہے مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے

ف یعنی عبدالرحمان بن عوف پاس ... اور کہا بخارت ... چادر کی تم ضرورت تھی ... تکلیف ہوگی

الاسود حدثنا معاذ قال حدثني ابي عن قتادة عن انس بن مالك رض قال كان

بیان کیا کہا ہم سے معاذ دستوائی نے انہوں نے اپنے والد ہشام بن عبداللہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے

احب الثياب الى النبي صلى الله عليه وسلم ان يلبسها الحبرة حدثنا ابو

کہا سب کپڑوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی چادر پہننا بہت پسند تھی ہم سے ابوالیمان نے بیان

اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن بن

کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی

عوف ان عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته ان رسول الله صلى

ان کو حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب وفات

الله عليه وسلم حين توفي سجي ببرد حبرة باب الاكسية والخمائص حدثني

ہوگئی تو ایک سبز یمنی چادر آپ کی (مبارک) نعش پر ڈالی گئی باب کملیوں اور اونی حاشیہ دار چادروں کے بیان میں مجھ سے

يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني عبيد الله

یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ

ابن عبد الله بن عتبة ان عائشة وعبد الله بن عباس رض قالا لما نزل

نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباس دونوں کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

برسول الله صلى الله عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم

بیماری کی شدت ہوئی آپ کملی اپنے منہ پر ڈال لیتے جب جی گھبراتا تو منہ کھول دیتے

كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا

اور اسی حال میں فرماتے اللہ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے ان کمبختوں نے اپنے پیغمبروں

قبور انبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا

کی قبروں کو مسجد بنا لیا آپ مسلمانوں کو ایسا کرنے سے ڈراتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے

ابراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت صلى رسول

ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

الله صلى الله عليه وسلم في خميصة له لها اعلام فنظر الى اعلامها نظرة

علیہ وسلم نے ایک نقشی چادر میں نماز پڑھی جس میں بیل بوٹوں کی علامتیں تھیں آپ نے اس کے ایک نظر

فلما سلم قال اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم فانها الهتني انفا عن صلاتي

ڈالی جب سلام پھیرا تو فرمایا یہ چادر ابوجہم کو جا کر (واپس) دے دو جنہوں نے آپ کو تحفہ بھیجی تھی کیونکہ اس نے مجھ کو نماز سے غافل کر دیا

وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا
اور انکی سادی چادر مجھکو لا دو۔ یہ ابوجہم حذیفہ بن غانم کے بیٹے تھے جو بنی عدی بن کعب قبیلے کے تھے ہم سے
مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ
مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے
أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
کہا حضرت عائشہ نے ہم کو ایک موٹی کملی اور ایک موٹا ازار نکالی فرمانے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک انہی کپڑوں
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
میں قبض ہوئی باب ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں جسکو عربی میں اشتمال صماء کہتے ہیں ہم سے بیان کیا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ
قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا (اسکا ذکر آگے آتا ہے) اور (یہ کتاب البیوع میں گذر چکا ہے)
بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ
اور دو نمازوں سے ایک تو فجر کی نماز کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو دوسرے عصر کی نماز کے بعد جب تک سورج ڈوب نہ جائے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ حَدَّثَنَا
کہ اسکی شرمگاہ پر دوسرا کپڑا نہ ہو جو اس میں اور آسمان میں حائل ہو اور اشتمال صماء سے ہم سے
يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ
یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن
سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ابی وقاص نے خبر دی کہ ابوسعید خدری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا
لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ
اور دو بیعوں سے یعنے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بیع ملامسہ یہ ہے
لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَ
کہ جس کپڑے کو خریدنا ہو بس اسکو چھو لے رات کو یا دن کو اور الٹ کر نہ دیکھے (بس خرط ہو گئی ہو) اور
الْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ
بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینکدے بس بیع پوری ہو گئی (یہی شرط ہوئی ہو)

ذلك بيعهما عن غير نظر ولا تراض واللبستين اشتمال الصماء والصماء أن يجعل

نہ مال کو اچھی طرح دیکھیں نہ پسند کریں اور دو لباسوں سے منع فرمایا ان میں ایک اشتمال صما ہے وہ یہ ہے کہ ایسا ہی کپڑا ہو اس

ثوبه على أحد عاتقيه فيبدو أحد شقيه ليس عليه ثوب واللبسة الأخرى احتباؤه

کو ایک کندھے پر ڈال لے اور دوسری طرف سے ستر کھلا رہے اس طرف کپڑا نہ ہو دوسرا ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا ہے

بثوبه وهو جالس ليس على فرجه منه شيء باب الاحتباء في ثوب واحد

جب شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا

حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ

قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين أن يحتبي الرجل في الثوب

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اسکی شرمگاہ

الواحد ليس على فرجه منه شيء وأن يشتمل بالثوب الواحد ليس على أحد شقيه وعن الملامسة

پر کپڑا نہ ہو دوسرے یہ کہ ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ دوسرا جانب کھلا رہے اور بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بھی آپ نے منع فرمایا

والمنابذة حدثني محمد قال أخبرني مخلد أخبرنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب عن عبيد الله بن

کہا مجھ کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہمکو ابن جریج نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ

عبد الله عن أبي سعيد الخدري رض أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن

سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صما سے اور

اشتمال الصماء وأن يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء

ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو منع فرمایا

باب الخميصة السوداء حدثنا أبو نعيم حدثنا إسحق بن سعيد عن

باب کالی کملی کا بیان ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے

أبيه سعيد بن فلان هو عمرو بن سعيد بن العاص عن أم خالد بنت خالد

اپنے والد سعید بن فلان سے وہ عمرو بن سعید بن عاص ہیں انہوں نے ام خالد بنت خالد سے انہوں نے کہا

أتي النبي صلى الله عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء صغيرة فقال من

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی کالی کملی بھی تھی آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ چھوٹی کملی

ترون أن نكسو هذه فسكت القوم قال ائتوني بأم خالد فأتي بها تحمل

میں کس کو اڑھاؤں لوگ چپ ہو رہے آپ نے مجھ کو بلوا بھیجا لوگ مجھکو اٹھا کر لے گئے (چونکہ میں کم سن تھی) آپ نے وہ

فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ

کملی مجھ کو اڑھا دی اور فرمایا اتنی مدت پہن کہ پھٹ کر پرانی ہو جائے (یعنے زندہ رہ گویا دعا دی) اس کملی میں سبز یا زرد نقش

أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ حدثني

آنحضرت صلعم نے ام خالد کو یہ کملی اڑھائی تو فرمایا سناہ سناہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنے واہ واہ کیا اچھی معلوم ہوتی ہے فا مجھ سے

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ

محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس رض سے

لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْغُلاَمَ فَلاَ يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى

ام سلیم (انس رض کی والدہ) جنیں تو مجھ سے کہنے لگیں انس دیکھتا رہ ابھی اس بچے کے پیٹ میں کچھ نہ اترے جب تک صبح کو اس کو لیکر

تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائے آپ کھجور چبا کر اسکے منہ میں دیں انس رض کہتے ہیں صبح کو میں اس بچہ کو آنحضرت صلعم پاس لیگیا

وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ باب

حریثی کملی اوڑھے ہوئے تھے اور اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو فتح مکہ کے زمانہ میں آپ پاس آئے تھے باب

الثِّيَابِ الْخُضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ

سبز رنگ کے کپڑے پہننا ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہمکو ایوب سختیانی نے

عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ

عکرمہ سے کہ رفاعہ نے اپنی عورت (تمیمہ بنت وہب) کو تین طلاق دیدی پھر عبدالرحمن بن زبیر قرظی نے اس سے نکاح کیا حضرت

عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ

عائشہ رض نے کہا یہ عورت سبز اوڑھنی اوڑھے ہوئے آئی اپنے خاوند کی شکایت مجھ سے کرنے لگی اور اپنے بدن پر جو نیل پڑ گئے تھے (سبز داغ)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ

عورتوں کا قاعدہ ہوتا ہے ایک دوسری کی مدد کرتی ہیں اسلیے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رض نے اسکا

مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ

حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہنے لگیں اسکا بدن اسکی اوڑھنی سے زیادہ سبز ہو رہا ہے جیسے جیسے مسلمان عورتوں کو

أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ

عکرمہ نے کہا یہ خبر اسکے خاوند کو بھی پہنچی کہ وہ میری شکایت کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ہے وہ بھی آیا اور دو بچے ساتھ لایا جو دوسری عورت کے

غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلاَّ أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ

پیٹ سے تھے (انکا نام معلوم نہیں ہوا) تمیمہ کہنے لگی خدا کی قسم یا رسول اللہ میرا اسکا کوئی قصور نہیں کیا ہے بات یہ ہے کہ اسکے پاس جو ہے وہ اس

هُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا

کپڑے کے پھندنے سے زیادہ زور دار نہیں اُس نے اپنے کپڑے کا حاشیہ لیکر بتلایا ف عبد الرحمن کہنے لگا یا رسول اللہ یہ جھوٹی ہے میں تو اس کو چمڑے

نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلَكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ

کی طرح جماع کے وقت ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں ف لیکن یہ شریر ہے پھر رفاعہ اپنے اگلے خاوند پاس جانا چاہتی ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

كَانَ ذَلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ

تو پھر تو رفاعہ کے لیئے حلال نہیں ہو سکتی یا اُس کے پاس جانے کے قابل نہیں جب تک عبد الرحمن تیرا مزہ نہ اٹھائے ف عکرمہ کہتے ہیں آنحضرت

ابْنَيْنِ فَقَالَ بَنُوكَ هَؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللّٰهِ

نے عبد الرحمن کے ساتھ دو لڑکے دیکھے پوچھا یہ تیرے بچے ہیں اُس نے کہا ہاں جب آپ نے عورت سے فرمایا تو تو کہتی ہے عبد الرحمن نامرد ہے خدا کی

لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

قسم یہ بیٹے تو عبد الرحمن سے صورت میں ایسے ملتے ہیں جیسے کوا دوسرے کوے سے ملتا ہے ف باب سفید لباس کا بیان ہم سے اسحاق

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

ابن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن بشر نے خبر دی کہا ہم سے مسعر بن کدام نے اُنہوں نے سعد بن ابراہیم سے اُنہوں نے اپنے

أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ

والد ابراہیم بن سعد بن عبد الرحمن بن عوف سے اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص سے اُنہوں نے کہا میں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے

عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ

سفید کپڑے پہنے ہوئے وہ دونوں فرشتے تھے جبرئیل اور میکائیل میں نے انکو نہ کبھی پہلے دیکھا تھا نہ پھر اسکے بعد دیکھا ف ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

عمرو مقعد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے اُنہوں نے حسین بن ذکوان سے اُنہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے اُنہوں نے یحییٰ بن یعمر سے ان کو

حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رض حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ

ابو الاسود دیلی نے بیان کیا ان سے ابو ذر غفاری نے اُنہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ

آیا آپ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے پھر (دوبارہ) آیا تو آپ جاگ اٹھے تھے

فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ

آپ نے فرمایا جو بندہ لا الہ الا اللہ کہے (اور دوسرے اصول اسلام کا انکار نہ کرے) پھر اسی اعتقاد پر (توحید پر) مر جائے تو وہ (ایک نہ

وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ

یا رسول اللہ اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو پھر میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو

سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی

آپ نے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو بیٹے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو پھر (تیسری بار) آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو

وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ وَکَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ

ابوذر کی ناک میں مٹی لگے (یعنے ابوذر کو برا معلوم ہو تو ہوا کرے) ابوالاسود نے کہا ابوذر جب کبھی اس حدیث کو بیان کرتے یہ لفظ بھی کہا کرتے وان

رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ اَوْ قَبْلَهٗ اِذَا تَابَ وَنَدِمَ

رغم انف ابی ذر۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے سب گناہوں سے توبہ کرے

وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهٗ بَابُ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَافْتِرَاشِهٖ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ

اور لا الٰہ الا اللہ کہے تو اس کو بخشش دیگا۔ باب ریشمی کپڑا پہننا یا اس کا بچھانا اور مردوں کو ریشمی کپڑا

مَا یَجُوْزُ مِنْهُ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ

کتنا درست ہے۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا ہم

النَّهْدِیَّ اَتَانَا کِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِاَذْرَبِیْجَانَ اَنَّ رَسُوْلَ

عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے (وہ حضرت عمر کی طرف سے سردار تھے) آذربیجان میں (جو ایک ملک ہے ایران میں) وہاں ہمکو حضرت عمر کا فرمان

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا هٰکَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ اللَّتَیْنِ

پہونچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا جائز ہے کہ آنحضرت نے اپنی دو انگلیوں سے

تَلِیَانِ الْاِبْهَامَ قَالَ فِیْمَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ یَعْنِی الْاَعْلَامَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

اشارہ فرمایا جو انگوٹھے کے پاس ہیں ابوعثمان نہدی نے کہا ہم جہاں تک جانتے ہیں اس سے کپڑے کا بیل بوٹا یا حاشیہ مراد ہے ہم سے

یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ کَتَبَ اِلَیْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ

احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے کہا ہم آذربیجان

بِاَذْرَبِیْجَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا هٰکَذَا وَ

میں تھے وہاں حضرت عمر نے ہمکو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا مگر اتنا درست ہے آنحضرت

صَفَّ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَیْهِ وَرَفَعَ زُهَیْرٌ الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں اٹھا کر ہمکو بتلایا زہیر راوی نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی اٹھائی

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ قَالَ کُنَّا مَعَ عُتْبَةَ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے

فَکَتَبَ اِلَیْهِ عُمَرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُلْبَسُ الْحَرِیْرُ فِی الدُّنْیَا

کہا ہم (آذربیجان میں) عتبہ کے ساتھ تھے حضرت عمر نے انکو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو کوئی ریشمی کپڑا پہنے گا

لا من يلبس في الآخرة منه حدثنا الحسن بن عمر حدثنا معتمر حدثنا أبي

اسکو آخرت میں پہننے کو نہیں ملیگا ہم سے حسن بن عمر جرمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے کہا

حدثنا أبو عثمان وأشار أبو عثمان بأصبعيه المسبحة والوسطى حدثنا

ہم سے ابوعثمان نے یہی حدیث نقل کی ابوعثمان نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے بتلایا ہم سے

سليمن بن حرب حدثنا شعبة عن الحكم عن ابن أبي ليلى قال كان حذيفة

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا حذیفہ بن یمان

بالمدائن فاستسقى فأتاه دهقان بماء في إناء من فضة فرماه به وقال إني

مدائن میں تھے انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک کسان چاندی کے کٹورے میں پانی لیکر آیا انہوں نے وہی کٹورا اسکو پھینک مارا اور کہنے لگے

لم أرمه إلا أني نهيته فلم ينته قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب والفضة

میں نے اسکو اسلیے پھینک مارا کہ میں (اس کٹورے میں پانی لانے سے) اسکو منع کر چکا تھا لیکن وہ باز نہیں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

والحرير والديباج هي لهم في الدنيا ولكم في الآخرة حدثنا آدم حدثنا شعبة

حریر دیبا دو ریشمی کپڑے کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور ہمکو آخرت میں ملینگے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

حدثنا عبد العزيز بن صهيب قال سمعت أنس بن مالك قال شعبة فقلت

کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا شعبہ کہتے ہیں میں نے عبدالعزیز سے پوچھا انس نے یہ آنحضرت

أعن النبي صلى الله عليه وسلم فقال شديدا عن النبي صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عبدالعزیز غصے ہوکر سختی سے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

فقال من لبس الحرير في الدنيا فلن يلبسه في الآخرة حدثنا سليمان بن

جو کوئی دنیا میں خالص ریشمی کپڑا پہنے گا اسکو آخرت میں یہ کپڑا پہننے کو نہ ملیگا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا

حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت قال سمعت ابن الزبير يخطب يقول قال

کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا وہ خطبہ میں یوں کہہ رہے تھے حضرت محمد

محمد صلى الله عليه وسلم من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة حدثنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا (خالص ریشمی کپڑا) وہ آخرت میں نہیں پہننے کا ہم سے

علي بن الجعد أخبرنا شعبة عن أبي ذبيان خليفة بن كعب قال سمعت

علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابوذبیان خلیفہ بن کعب سے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر کو

ابن الزبير يقول سمعت عمر يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم من لبس

سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں

الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ وقال لنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث

حریر پہنے گا وہ آخرت میں اس کو نہ پہنیگا امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابو معمر نے کہا کہتے تھے ہم سے عبد الوارث نے

عن یزید قالت معاذۃ اخبرتنی ام عمرو بنت عبد اللہ سمعت عبد اللہ بن الزبیر سمع عمر

انہوں نے یزید ضبعی سے کہ معاذہ بنت عبد اللہ عدویہ نے کہا مجھکو ام عمرو بنت عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو سنا انہوں نے عمر

سمع النبی صلی اللہ علیہ حدثنی محمد بن بشار حدثنا عثمن بن عمر حدثنا علی

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم سے علی بن مبارک

ابن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن عمران بن حطان قال سالت عائشۃ عن

نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن حطان سے کہا میں نے حضرت عائشہ رض سے حریر کو پوچھا

الحریر فقالت ائت ابن عباس فسلہ قال فسالتہ فقال سل ابن عمر قال

انہوں نے کہا ابن عباس پاس جاؤ ان سے پوچھو میں گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھو میں گیا ان سے

فسالت ابن عمر فقال اخبرنی ابو حفص یعنی عمر بن الخطاب ان رسول اللہ

پوچھا انہوں نے کہا مجھکو ابو حفص یعنی حضرت عمر رض نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم قال انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الآخرۃ

فرمایا دنیا میں حریر وہ پہنے گا جسکو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملنے کا

فقلت صدق وما کذب ابو حفص علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال

عمران نے کہا میں نے یہ حدیث سنکر کہا حضرت عمر سچے ہیں انہوں نے آنحضرت پر جھوٹ نہیں باندھا اور عبد اللہ بن

عبد اللہ بن رجاء حدثنا حرب عن یحیی حدثنی عمران وقص الحدیث باب

رجاء نے کہا ہم سے حرب (یا حرب بن شداد) نے بیان کیا انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے عمران بن حطان نے بیان کیا اور یہی حدیث

مس الحریر من غیر لبس ویروی فیہ عن الزبیدی عن الزہری عن انس عن

حریر چھونا درست ہے اگر اسکو پہنے نہیں اس باب میں زبیدی سے زہری سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے آنحضرت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے

اسحق عن البراء رض قال اہدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوب حریر فجعلنا

انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا گیا ہم لوگ اسکو

نلمسہ ونتعجب منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتعجبون من ہذا

چھوتے اور تعجب کرنے لگے (ایسا نرم اور ملائم عمدہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو اس پر تعجب آتا ہے

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا بَابُ افْتِرَاشِ

ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (جو شہید ہو چکے تھے) کے رومال (تولیے) بہشت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔ باب حریر بچھانا

الْحَرِيرِ وَقَالَ عَبِيدَةُ هُوَ كَلُبْسِهِ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا

کیسا ہے۔ عبیدہ سلمانی نے کہا بچھانا بھی پہننے کی طرح حرام ہے ف ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم کو

أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ

والد جریر بن حازم نے کہا میں نے ابن ابی نجیح سے سنا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا

نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کھانے سے منع فرمایا

فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَقَالَ

اور حریر اور دیبا پہننے سے یا اس پر بیٹھنے سے باب قسی (مصر کا ریشمی کپڑا) پہننا کیسا ہے عاصم

عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ

ابن کلیب نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا (اسکو امام مسلم نے وصل کیا) میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا قسی کیا کپڑا ہے انہوں نے کہا قسی وہ کپڑے ہیں جو شام

مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُ

یا مصر کے ملک سے آتے ہیں اس میں ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور ترنج کی طرح بوٹے بنے ہوئے اور میثرہ (زین پوش) جسکو عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے

لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّرْنَهَا وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ الْقَسِّيَّةُ

ریشم سے بنکر بنایا کرتی تھیں (یا زرد رنگتی تھیں) جیسے اڑھنے کے رومال ہوتے ہیں (حاشیہ دار) اور جریر بن یزید نے اپنی روایت میں یوں

ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيثَرَةُ جُلُودُ السِّبَاعِ قَالَ أَبُو

کہا ہے قسی دھاری دار کپڑے ہیں جو مصر سے آتے ہیں ان میں ریشم ہوتا ہے اور میثرہ درندوں کی کھالوں کے زین پوش ف امام بخاری

عَبْدِ اللّٰهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

نے کہا عاصم نے جو میثرہ کی تفسیر نقل کی وہی اکثر لوگوں نے کی ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے ف ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ

اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ

ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے کہا ہم سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے بیان کیا

مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَ

انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو لال (ریشمی) زین پوشوں اور قسی کے کپڑوں سے منع فرمایا

الْقَسِّيِّ بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ

باب خارشت کی بیماری میں مرد (دوا) کے طور پر ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو وکیع نے خبر دی

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ

کہا ہمکو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضا اور عبدالرحمن رضا

وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ حَدَّثَنَا

ابن عوف کو خارشت کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی **ف** باب عورتوں کو خالص ریشمی کپڑا پہننا درست ہے ہم سے

سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ

شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا

مجھ کو ایک ریشمی جوڑا (جس میں زرد دھاریاں ہوتی ہیں) عنایت فرمایا میں اسکو پہنکر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت کے چہرے پر غصہ ہے میں نے

بَيْنَ نِسَائِي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ

اپنی عزیز عورتوں کو بانٹ دیئے ہمسے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے

اللهِ أَنَّ عُمَرَ رض رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا

کہ حضرت عمر رضا نے ایک زرد دھاری دار ریشمی جوڑا بازار میں بکتا دیکھا **ف۲** انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسکو خرید لیتے

لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ

تو اچھا ہوتا جمعہ کے دن اور جب دوسرے ملکوں کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اس وقت پہنا کرتے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جسکو آخرت میں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرٍ كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ویسا ہی ریشمی جوڑا حضرت عمر رضا کو عنایت فرمایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھکو پہنا تے ہیں آپ ہی

عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا

نے تو (چند روز ہوئے) اس جوڑے کے باب میں ایسا ایسا فرمایا تھا **ف۳** آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے تجھ کو اسلیے تھوڑے دیا ہے کہ تو خود پہنے بلکہ اسکو بیچ

أَوْ تَكْسُوَهَا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ

سکتا ہے یا کسی اور کو پہنا سکتا ہے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی

بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

انہوں نے ام کلثوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو زرد دھاری دار ریشمی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ

جوڑا پہنے دیکھا **ف** باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اس پر قناعت کرتے

مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسُطِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

پہننے اپنی مزاج میں خواہ مخواہ تکلف نہ تھا ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحیی بن سعید سے

سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ

انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں ایک برس تک یہ انتظار کرتا رہا کہ موقع ملے تو حضرت عمرؓ سے

أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ

پوچھوں وہ دو عورتیں کون سی ہیں جنکا ذکر قرآن میں ہے [illegible] لیکن میں ان سے ڈرتا رہا پوچھنے میں آخر ایک بار حج کے

أَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَ

سفر میں لوٹتے وقت (وہ ایک جگہ (مر الظہران) میں اترے اور پیلو کے درخت کی طرف حاجت کے لیے گئے جب حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے انکو

حَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ

حفصہ اور لوگوں پر کھلے اسکا قصہ بیان کرتے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہم جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کو کچھ مال نہیں سمجھتے تھے جب اسلام کا زمانہ

وَذَكَرَهُنَّ اللَّهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ

آیا اور اللہ نے (قرآن پاک میں) انکے حقوق بیان کیے تو ہم ان حقوق کی رعایت کرنے لگے مگر جب بھی ہم اپنے مشوروں وغیرہ میں انکو

أُمُورِنَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا وَإِنَّكِ

شریک نہ کرتے (بس کھانے پینے اور خانگی کام انکے متعلق تھے) ایک بار ایسا ہوا مجھ میں اور میری جورو میں گفتگو ہوئی وہ ایک سخت کلمہ مجھکو کہنے لگی

لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُولُ هَذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ

وہ کہنے لگی واہ واہ تم اتنی سی بات پر ایسے بگڑ گئے اپنی بیٹی حفصہؓ کی تو خبر لو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا تنگ کر رہی ہے یہ سنتے

حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا

ہی میں حفصہ کے پاس آیا میں نے کہا بیٹی دیکھ میں تجھکو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اور میں نے آنحضرت کو تکلیف دینے کا حال سنکر پہلے حفصہؓ کو

فِي أَذَاهُ فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ

پاس پھر میں ام سلمہؓ کے پاس گیا ان سے بھی میں نے وہی کہا جو حفصہؓ سے کہا تھا وہ کہنے لگیں عمرؓ تم سے تعجب ہے تم ہمارے کاموں میں

فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ

بھی دخل دینے لگے سمجھے اب ایک یہی باقی رہا تھا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بیوں کے معاملہ میں بھی دخل

فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دو عمرؓ ام سلمہؓ نے کچھ ایسا ہی فقرہ کہا اور مجھکو خوب آڑے ہاتھوں لیا اس زمانہ میں ایک انصاری آدمی تھا وہ میرا ہمسایہ تھا جب وہ آنحضرت

وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ ہوتا اور میں ہوتا تو جتنی باتیں گذرتیں میں اسکو آ کر دیتا اسی طرح جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس نہ ہوتا

وشهد أتاني بما يكون من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان من حول رسول

وہ ہوتا تو وہ مجھکو خبر کر دیتا (باری باری ہیں اور وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا کرتے) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد

الله صلى الله عليه وسلم قد استقام له فلم يبق إلا ملك غسان بالشام كنا نخاف

پیش ادر قریب عرب کے جتنے سردار تھے وہ سب آپکے مطیع ہو گئے تھے ایک غسان کا رئیس (جبلہ بن ایہم) شام کے ملک میں مخالف تھا

أن يأتينا فما شعرت إلا بالأنصاري وهو يقول إنه قد حدث أمر قلت له

ہمکو اسکے حملہ کرنیکا ڈر لگا رہتا ایک دن ایسا ہوا انصاری میرے پاس آکر کہنے لگا آج تو بڑا سانحہ ہوا میں نے پوچھا کیا ہے کیا غسان

وما هو أجاء الغساني قال أعظم من ذاك طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم

کا رئیس آن پہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا سانحہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو طلاق دیدیا

نساءه فجئت فإذا البكاء من حجرها كلها وإذا النبي صلى الله عليه وسلم قد

یہ سنکر میں آنکے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں ہر حجرے سے رونیکی آواز آ رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے پر

صعد في مشربة له وعلى باب المشربة وصيف فأتيته فقلت استأذن لي

جا کر بیٹھے ہیں دروازے پر ایک غلام دربان کے طور پر (رباح نامی) بیٹھا ہے میں اس غلام کے پاس گیا اور اس سے کہا میرے

فدخلت فإذا النبي صلى الله عليه وسلم على حصير قد أثر في جنبه وتحت رأسه

ف میں اندر گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر لیٹے ہیں ف۲ اور بوریئے کا نشان آپکے پہلو پر رہ گیا ہے

مرفقة من أدم حشوها ليف وإذا أهب معلقة وقرظ فذكرت الذي قلت

تکیہ بھی ہے جو چمڑے کا اس میں کھجور کی چھال بھری ہے اور چند کچی کھالیں لٹک رہی ہیں قرظ کے ڈھیر تھے ف۳ وہاں موجود ہیں میں نے وہ بیان

لحفصة وأم سلمة والذي ردت علي أم سلمة فضحك رسول الله صلى الله

کیا جو حفصہ اور ام سلمہ سے میری گفتگو ہوئی تھی اور ام سلمہ نے جو جواب مجھکو دیا تھا اس کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے

عليه وسلم فلبث تسعا وعشرين ليلة ثم نزل حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا

ف۴ غرض انتیس راتوں تک آپ اسی بالاخانہ میں رہے ف۵ اسکے بعد اترے ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے

هشام أخبرنا معمر عن الزهري أخبرتني هند بنت الحرث عن أم سلمة قالت

ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہمکو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ہندہ بنت حارث نے خبر دی انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ سے

استيقظ النبي صلى الله عليه وسلم من الليل وهو يقول لا إله إلا الله ماذا أنزل

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگے لا الہ الا اللہ کہہ کر فرمانے لگے اس رات کو (پروردگار کی طرف سے)

الليلة من الفتنة ماذا أنزل من الخزائن من يوقظ صواحب الحجرات كم من كاسية

کیا کیا بلائیں اور کیا کیا رحمتیں کے خزانوں سے اتریں ان حجروں والی بیبیوں کو (تہجد کے لیے) کون جگاتا ہے دیکھو بہت سی عورتیں

فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا

دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر قیامت کے دن ننگی ہونگی زہری کہتے ہیں ہندہ بنت حارث اپنی آستینوں میں گھنڈیاں رکھتی اپنی انگلیوں

بَيْنَ أَصَابِعِهَا بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

کے درمیان ف۱ باب جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو کیا دعا دی جائے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے

إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ

اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے کہا مجھ سے والد سعید بن عمرو نے کہا مجھ سے ام خالد نے

خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ

بیان کیا جو خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس کچھ کپڑے آئے ان میں ایک کالی اونی چادر بھی تھی

سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ

آپ نے صحابہ سے فرمایا یہ (چھوٹی) چادر کس کو پہنا دیں لوگ خاموش ہو رہے پھر آپ ہی نے فرمایا ام خالد کو بلاؤ لوگ مجھکو لیکر آئے

فَأُتِيَ بِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ

(میں کمسن تھی) آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر مجھکو پہنا دی اور دو بار فرمایا پرانی کر پھاڑ (دعا دی جیتے زندہ رہ) آپ اس چادر

يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا

کے بیل بوٹوں کو دیکھتے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے فرماتے ام خالد ~~~ سنا سنا ~~~ حبشی زبان

بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ قَالَ إِسْحٰقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ

کا لفظ ہے یعنے واہ کیا زیب دیتی ہے اسحاق بن سعید نے کہا میری عزیزوں میں سے ایک عورت (نام نامعلوم) نے بیان کیا اس نے یہ چادر

خَالِدٍ بَابُ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

دیکھی تھی باب مردوں کو زعفران کا رنگ منع ہے (یعنی بدن یا کپڑے کو زعفران سے رنگنا) ف۲ ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث

عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ بَابُ

عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے مردوں کو زعفران کے رنگ سے منع فرمایا ف۳ زعفران میں رنگے

الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ

ہوئے کپڑے کا کیا حکم ہے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے

ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا

عبداللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اس کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا جو زعفران یا ورس میں رنگا

بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ بَابُ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

گیا ہو ورس ایک خوشبودار رنگین گھانس ہے باب سرخ رنگ کا بیان کیا ف۴ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے

عمرین اور کپڑا دونوں کے رنگنے کو شامل ہے اور اسکی حدیث سو یہ نکلتا ہے کہ احرام کی حالت میں منع ہے ... اکثر علماء کے نزدیک زعفران کا رنگ مردوں کو

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ رض يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا

شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ ٹھگنے)

وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ بَابُ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

میں نے آپ کو ایک سرخ جوڑا پہنے دیکھا اتنا خوب صورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا باب سرخ زین پوش کا کیا حکم ہے

حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ

ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن

عَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ

انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازوں کے ساتھ جانے

الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَ

کا چھینک کا جواب دینے کا اور ہم کو منع کیا خالص ریشمی کپڑا اور دیبا اور قسی اور

الْإِسْتَبْرَقِ وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ

استبرق پہننے سے اور سرخ زین پوشوں کے استعمال سے باب صاف چمڑے کی جوتیاں پہننا ہم سے سلیمان بن حرب

ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے سعید بن ابی مسلمہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

جوتیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام

مٰلِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض رَأَيْتُكَ

مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عبید بن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہا میں تم کو چار باتیں کرتے دیکھتا

تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ

ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں کسی اور صحابی کو کرتے نہیں دیکھتا انہوں نے پوچھا ابن جریج وہ کون سی باتیں ہیں انہوں نے کہا

لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ

تم خانہ کعبہ کے کسی کونے کو (طواف میں) ہاتھ نہیں لگاتے صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہاتھ لگاتے ہو دوسرے تم صاف نری کے جوتے

تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ

تم زرد خضاب کرتے ہو چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو اور لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور

تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي

تم احرام نہیں باندھتے جب آٹھویں تاریخ ہوتی ہے اس وقت احرام باندھتے ہو عبداللہ بن عمر نے یہ سنکر کہا ارکان کا حال

لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمَسُّ اِلَّا الْیَمَانِیَیْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِیَّۃُ

دو یمانی رکنوں کے سوا اور کسی رکن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں لگاتے تھے میں بھی نہیں لگاتا اور صاف نری کے جوتے سو بال

فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْہَا شَعَرٌ

نہیں ہوتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے دیکھا ہے

وَیَتَوَضَّاُ فِیْہَا وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَہَا وَاَمَّا الصُّفْرَۃُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

انکو پہنے پہنے وضو کرتے اسیلیے میں بھی انکا پہننا پسند کرتا ہوں زرد رنگ کا خضاب کرتے ف ۱ یا زرد رنگ کے کپڑے پہنتے میں نے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِہَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِہَا وَاَمَّا الْاِہْلَالُ فَاِنِّیْ لَمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس سبب سے میں بھی زرد رنگ پسند کرتا ہوں ف ۲ احرام کا جو تونے ذکر کیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہِلُّ حَتّٰی تَنْبَعِثَ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ

وسلم کو اسی وقت حج کا احرام باندھتے دیکھا جب آپ اونٹ پر سوار ہو کر چلنے لگتے ف ۳ ہم سے عبد اللہ بن یوسف

اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَہٰی

تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ

کو زعفران یا ورس میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا

اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْہُمَا اَسْفَلَ مِنَ

اور کہا جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ

الْکَعْبَیْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ

لے ف ۴ ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ

انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو

لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ اِزَارٌ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ نَعْلَانِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ

احرام میں تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے (اسکا کاٹنا ضرور نہیں) اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے

بَابٌ یَبْدَاُ بِالنَّعْلِ الْیُمْنٰی حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْہَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ

باب پہنتے وقت پہلے داہنا جوتا پہنے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا

قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَیْمٍ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ

ہم کو اشعث بن سلیم نے خبر دی میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رض سے

قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب التيمن في طهوره وترجله ونعله

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پسند تھا طہارت میں جوتا پہننے میں کنگھی کرنے میں ف

باب ينزع نعله اليسرى حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن

باب جوتا اتارتے وقت پہلے بایاں اتارے ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے

أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب

قال إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمين وإذا نزع فليبدأ بالشمال لتكن

کوئی تم میں سے جوتا پہنے تو پہلے داہنا پاؤں ڈالے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے داہنا پاؤں

اليمنى أولهما تنعل وآخرهما تنزع باب لا يمشي في نعل واحد حدثنا

پہننے میں تو اول رہے اتارنے میں اخیر باب ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا اس طرح چلنا منع ہے ہم سے

عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن

عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمشي أحدكم في نعل واحدة ليحفهما

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایک جوتا پہنکر (ایک پاؤں ننگا رکھکر) نہ چلے یا تو دونوں جوتے اتارے یا

أو لينعلهما جميعا باب قبالان في نعل ومن رأى قبالا واحدا واسعا

دونوں پہنکر چلے ف باب ہر چپل میں دو دو تسمے اور ایک تسمہ بھی کافی ہے

حدثنا حجاج بن منهال حدثنا همام عن قتادة حدثنا أنس رضه أن نعل

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس رضہ نے بیان کیا کہ آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم كان لها قبالان حدثني محمد أخبرنا عبد الله

صلی اللہ علیہ وسلم کی (ہر) جوتی میں دو دو تسمے تھے مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک

أخبرنا عيسى بن طهمان قال خرج إلينا أنس بن مالك بنعلين لهما قبالان

نے خبر دی کہا ہم کو عیسیٰ بن طہمان نے انہوں نے کہا انس رضہ دو جوتیاں لیکر نکلے ان دونوں میں دو تسمے تھے ہر ایک میں (ایک)

فقال ثابت البناني هذه نعل النبي صلى الله عليه وسلم باب القبة

ثابت بنانی نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا ہے ف باب لال چمڑے کا ڈیرہ

الحمراء من أدم حدثنا محمد بن عرعرة قال حدثني عمر بن أبي زائدة

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے

عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی قبۃ

انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد وہب بن عبداللہ سوائی رض سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس وقت

حمراء من ادم ورایت بلالا اخذ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس

آپ لال چمڑے کے ڈیرے میں تشریف رکھتے تھے میں نے دیکھا آپ کے وضو کا پانی بلال لیکر آئے لوگ اسکے لینے کو

یبتدرون الوضوء فمن اصاب منہ شیئا تمسح بہ ومن لم یصب منہ شیئا اخذ

لپکے جس نے کچھ پا لیا اس نے بدن پر لگا لیا جس کو نہ مل سکا اس نے دوسرے کے ہاتھ سے تری

من بلل ید صاحبہ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری اخبرنی

لیکر (وہی لگا لی) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک

انس بن مالک ح وقال اللیث حدثنی یونس عن ابن شھاب قال اخبرنی انس

نے دوسری سند لیث بن سعد نے کہا (اسکو اسمعیلی نے وصل کیا) مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن

بن مالک رض قال ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الانصار وجمعھم فی قبۃ

مالک رض نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا اُن کو لال چمڑے کے ڈیرے میں جمع کیا

من ادم باب الجلوس علی الحصیر ونحوہ حدثنی محمد بن ابی بکر

باب بورئیے وغیرہ یا اس کی طرح دوسرے (حقیر) فرش پر بیٹھ جانا مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا

حدثنا معتمر عن عبید اللہ عن سعید بن ابی سعید عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن

کہا ہمسے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف

عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجر حصیرا باللیل فیصلی و

سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک بورئیے کی آڑ کر کے حجرہ سا بنا لیتے اس میں نماز پڑھا کرتے

یبسطہ بالنھار فیجلس علیہ فجعل الناس یثوبون الی النبی صلی اللہ علیہ و

اور دن کو اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھتے لوگوں نے رات کو جمع ہونا شروع کیا (حجرے کے پیچھے رہ کر) آپ کی

سلم فیصلون بصلاتہ حتی کثروا فاقبل فقال یا ایھا الناس خذوا من

اقتدا کرتے جب بہت لوگ جمع ہونے لگے تو آنحضرت ص انکی طرف مخاطب ہوئے فرمایا لوگو اتنا عمل کرو جتنا

الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا وان احب الاعمال الی اللہ ما

نبھ سکے کیونکہ اللہ تعالے کے پاس ثواب کی کمی نہیں تم ہی عمل کرتے کرتے رنج ہو جاؤ گے (اکتا جاؤ گے) دیکھو اللہ کو وہ عمل پسند ہے

دام وان قل باب المزرر بالذھب وقال اللیث حدثنی ابن ابی ملیکۃ

جو ہمیشہ ہوتا رہے گو تھوڑا ہی ہو باب اگر کسی کپڑے میں گھنڈی تکمے سنہری لگے ہوں (یا چاندی سونے کے بٹن ہوں) لیث بن سعد

عن المسور بن مخرمة ان اباه مخرمة قال له يا بني انه بلغني ان النبي صلى الله

انھوں نے مسور بن مخرمہ سے اُن کے والد مخرمہ نے اُن سے کہنے لگے بیٹا مجھکو خبر لگی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اچکنیں

عليه وسلم قدمت عليه اقبية فهو يقسمها فاذهب بنا اليه فذهبنا فوجدنا

آئی ہیں آپ بانٹ رہے ہیں چلو ہم بھی آپ پاس چلیں ہمکو بھی کوئی اچکن ملجائے خیر ہم باپ بیٹے چل کر گئے دیکھا

النبي صلى الله عليه وسلم في منزله فقال لي يا بني ادع لي النبي صلى الله عليه

تو آپ گھر میں ہیں والد نے مجھ سے کہا ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے نام سے بلالے

وسلم فاعظمت ذلك فقلت ادعو لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

بیٹے میں نے اسکو بڑا سمجھا اور والد سے کہا (آنحضرت کو دیکھو تم کو دیکھو) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے لیے بلاؤں انھوں نے

يا بني انه ليس بجبار فدعوته فخرج وعليه قباء من ديباج مزرر بالذهب

کہا بیٹا آنحضرت دنیا کے رئیسوں کی طرح مغرور نہیں ہیں خیر میں نے والد کے کہنے سے آپکو بلایا آپ آئے اچکن دیبا کی جس میں سونے کی گھنڈی

فقال يا مخرمة هذا خبأناه لك فاعطاه اياه باب خواتيم الذهب

اور فرمانے لگے مخرمہ میں نے یہ اچکن تیرے لیے چھپا رکھی تھی پھر وہ انکو دیدی باب سونے کی انگوٹھیاں (مرد کو) پہننا کیسا ہے

حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا اشعث بن سليم قال سمعت معوية

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اشعث بن سلیم نے کہا میں نے معاویہ بن سوید بن

بن سويد بن مقرن قال سمعت البراء بن عازب يقول نهانا النبي صلى

مقرن سے سنا کہا میں نے براء بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات

الله عليه وسلم عن سبع نهى عن خاتم الذهب او قال حلقة الذهب وعن

باتوں سے ہمکو منع کیا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا پہننے سے اور خالص

الحرير والاستبرق والديباج والميثرة الحمراء والقسي وآنية الفضة

ریشمی کپڑا اور استبرق اور دیبا پہننے سے اور لال زین پوش سے اور قسی سے اور چاندی کے برتن (میں کھانے پینے) سے

وامرنا بسبع بعيادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام

اور سات باتوں کا ہمکو حکم دیا بیمار پرسی کرنیکا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینکنے کا جواب دینے کا (جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے) جواب

واجابة الداعي وابرار المقسم ونصر المظلوم حدثني محمد بن بشار

دعوت قبول کرنیکا کسی کی قسم سچا کرنے کا مظلوم کی مدد کرنے کا مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا

حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے نضر بن انس سے انھوں نے بشیر بن نہیک سے

ابن نهيك عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن خاتم
انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا

الذهب وقال عمرو اخبرنا شعبة عن قتادة سمع النضر سمع بشيرا مثله
اور عمرو بن مرزوق باہلی نے کہا (اسکو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا) ہمکو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر سے سنا انہوں نے بشیر سے ایسی ہی حدیث

حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال حدثني نافع عن عبد الله رض
ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اسکا نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف

يلي كفه فاتخذه الناس فرمى به واتخذ خاتما من ورق او فضة باب
رکھتے لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی (اتار کر) پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی باب

خاتم الفضة حدثنا يوسف بن موسى حدثنا ابو اسامة حدثنا عبيد الله
چاندی کی انگوٹھی کا بیان ہم سے یوسف بن موسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے

عن نافع عن ابن عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی یا چاندی کی بنوائی

او فضة وجعل فصه مما يلي كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس
اسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف آپ اندر رکھتے اس پر یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ لوگوں نے بھی ویسی ہی (سونے کی) انگوٹھیاں

مثله فلما رآهم قد اتخذوها رمى به وقال لا البسه ابدا ثم اتخذ خاتما
بنوائیں جب آپ نے دیکھا کہ سب لوگ انگوٹھیاں پہننے لگے تو آپ نے انگوٹھی اتار کر پھینک دی فرمایا اب کبھی نہیں پہننے کا اور ایک چاندی کی انگوٹھی

من فضة فاتخذ الناس خواتيم الفضة قال ابن عمر فلبس الخاتم بعد النبي
بنوائی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں عبد اللہ بن عمر رض نے کہا یہ انگوٹھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہنتے رہے

صلى الله عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم عثمن حتى وقع من عثمن في بئر اريس
آپ کے بعد ابو بکر رض پھر عمر رض پھر عثمان رض یہاں تک کہ عثمان سے بیر اریس میں گر گئی (پھر ڈھونڈا نہ ملی)

باب حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد الله بن دينار
باب ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے

عن عبد الله بن عمر رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس خاتما
انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے

مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ حَدَّثَنِي يَحْيَى

ہوا آپ نے اسکو پھینک دیا اور فرمایا اب کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینکدیں ہم سے یحییٰ بن بکیر

ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضـ

نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انس بن مالک رضہ نے بیان کیا

أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ

انہوں نے ایک ہی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی لوگوں نے کیا کیا آنحضرت کو

النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

انگوٹھی پہنے دیکھ کر انہوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینکدی

سَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ

اس وقت لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینکدیں یونس کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد اور زیاد بن سعد اور شعیب نے

الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أُرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ بَابُ فَصِّ

زہری سے روایت کیا اور عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے زہری سے یوں روایت کی میں سمجھتا ہوں چاندی کی انگوٹھی (اسکو اسمٰعیلی نے وصل کیا) باب انگوٹھی

الْخَاتَمِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ

کا نگینہ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہمکو حمید طویل نے انہوں نے کہا انس رضہ سے پوچھا

أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آپ نے آدھی رات تک عشا کی نماز میں دیر

إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ

کی پھر آپ ہم لوگوں پر برآمد ہوئے آپ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا (دنیا کے)

النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا حَدَّثَنَا

اور لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے انتظار میں تھے تو گویا اب تک نماز ہی پڑھتے رہے ہم سے

إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہمکو معتمر بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے حمید سے سنا وہ انس رضہ سے نقل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي

انگوٹھی چاندی کی تھی اس میں نگینہ بھی چاندی کا تھا اور یحییٰ بن ایوب نے اس حدیث کو یوں روایت کیا مجھکو حمید نے سند بیان کی

حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ خَاتَمِ الْحَدِيدِ حَدَّثَنَا

کیا انہوں نے انس رضہ سے سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باب لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے ہم سے

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ سَھْلًا

عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد انصاری سے سنا

یَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ اَھَبُ نَفْسِیْ فَقَامَتْ

وہ کہتے تھے ایک عورت (خولہ بنت حکیم یا ام شریک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنی جان آپکو بخشدی پھر وہ بڑی دیر تک

طَوِیْلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مُقَامُھَا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِیْھَا اِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّکَ

کھڑی رہی آنحضرت نے اسکو دیکھکر سر جھکا لیا جب بڑی دیر گذر گئی رہی تو ایک دوسرے شخص (اسکا نام نا معلوم ہے) نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اس عورت کو نہیں

بِھَا حَاجَۃٌ قَالَ عِنْدَکَ شَیْءٌ تُصْدِقُھَا قَالَ لَا قَالَ انْظُرْ فَذَھَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ

چاہتے تو مجھ سے اسکا نکاح کر دیجیے آپنے فرمایا تیرے پاس مہر میں دینے کو کچھ ہے وہ بولا کچھ نہیں آپنے فرمایا جا دیکھ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی

وَاللّٰہِ اِنْ وَّجَدْتُّ شَیْئًا قَالَ اذْھَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَذَھَبَ ثُمَّ

قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا آپنے فرمایا (بھلے آدمی) جا کچھ تو بھی لیکر آ لوہے کی ایک انگوٹھی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا

رَجَعَ قَالَ لَا وَاللّٰہِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ وَّعَلَیْہِ اِزَارٌ مَّا عَلَیْہِ رِدَاءٌ فَقَالَ اُصْدِقُھَا

کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی نہ ملی وہ شخص صرف ایک تہ بند باندھے تھا چادر تک اسکے پاس نہ تھی کہنے لگا میں یہ

اِزَارِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِزَارُکَ اِنْ لَبِسَتْہُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْکَ مِنْہُ

تہ بند اسکے مہر میں دیتا ہوں آپنے فرمایا (واہ کیا خوب) اگر وہ عورت باندھے تو پھر تو ننگا رہے گا

شَیْءٌ وَّاِنْ لَبِسْتَہٗ لَمْ یَکُنْ عَلَیْھَا مِنْہُ شَیْءٌ فَتَنَحَّی الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ

اور اگر تو یہ تہ بند باندھے تو پھر عورت پاس کیا رہیگا یہ سنکر وہ مرد (مایوس ہوکر) ایک گوشے میں جاکر بیٹھ رہا جب آنحضرت صلی اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُوَلِّیًا فَاَمَرَ بِہٖ فَدُعِیَ فَقَالَ مَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ سُوْرَۃُ

علیہ وسلم نے دیکھا کہ اب (بیچارہ) مایوس ہوکر پیٹھ پھیرے جا رہا ہے تو اسکو بلوایا پوچھا قرآن تجھ کو کیا کیا یاد ہے اس نے کہا فلانی فلانی

کَذَا وَکَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَھَا قَالَ قَدْ مَلَّکْتُکَھَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بَابُ

سورتیں یاد ہیں کئی سورتیں گنیں آپنے فرمایا جا میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دی — باب

نَقْشِ الْخَاتَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ

انگوٹھی کے نقش کا بیان ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے

عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے چند لوگوں کو

یَّکْتُبَ اِلٰی رَھْطٍ اَوْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَعَاجِمِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّھُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا عَلَیْہِ

خط لکھنا چاہا لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے

خاتم فلما اتخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من فضۃ نقشہ محمد رسول اللہ فکانی

بیشک انکی مہر ہو اسوقت آپ نے (ضرورت سے) چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اُس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ میں گویا اسوقت آنحضرت

بیص او بصیص لخاتمہ فی اصبع النبی صلی اللہ علیہ وسلم او فی کفہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی میں اُس کی چمک دیکھ رہا ہوں یا آپ کی ہتھیلی میں

حدثنی محمد بن سلام اخبرنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ عن نافع عن

مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے

ابن عمر رض قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق وکان

ابن عمر رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی وہ (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں

فی یدہ ثم کان بعد فی ید ابی بکر ثم کان بعد فی ید عمر ثم کان بعد فی

رہی پھر ابوبکر صدیق رض کے ہاتھ میں پھر عمر رض کے ہاتھ میں پھر عثمان رض کے ہاتھ میں

ید عثمن حتی وقع بعد فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ باب الخاتم فی

انکے ہاتھ سے اریس کے کنوئے میں گر پڑی اُس پر کندہ تھا محمد رسول اللہ باب انگوٹھی چھنگلیا میں پہننا

الخنصر حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزیز بن صہیب

چاہیے ف ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے

عن انس رض قال صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما قال انا اتخذنا خاتما و

انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہمنے ایک انگوٹھی طیار کرائی ہے اُس پر ایک

نقشنا فیہ نقشا فلا ینقش علیہ احد قال فانی لاری بریقہ فی خنصرہ

نقش کیا یہ نقش دوسرا کوئی نہ کرائے انس رض کہتے ہیں میں اُسکی چمک گویا آپ کی چھنگلیا میں دیکھ رہا ہوں

باب اتخاذ الخاتم لیختم بہ الشئ او لیکتب بہ الی اھل الکتاب وغیرھم

باب انگوٹھی کسی ضرورت سے مثلاً مہر کرنے کے لیے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لیے بنانا ف

حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبہ عن قتادۃ عن انس بن مالک

ہمسے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا

قال لما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم قیل لہ انھم لن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روم کے بادشاہ کو نامہ لکھوانا چاہا اسوقت لوگوں نے کہا

یقرؤا کتابا اذا لم یکن مختوما فاتخذ خاتما من فضۃ ونقشہ محمد رسول

روم والے بن مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اسپر یہ کندہ کرایا محمد رسول

اللہ فکانما انظر الی بیاضہ فی یدہ باب من جعل فص الخاتم فی بطن کف

انہوں نے کہا گویا میں اس انگوٹھی کی سپیدی آپ کے مبارک ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔ باب انگوٹھی کا نگینہ اندر کی طرف ہتھیلی کی جانب رکھنا

حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا جویریۃ عن نافع ان عبد اللہ حدثہ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصطنع خاتما من ذھب ویجعل فصہ فی بطن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگشتری بنوائی اور اس کا نگ آپ اندر کی طرف (یعنی) میں رکھا کرتے

کفہ اذا لبسہ فاصطنع الناس خواتیم من ذھب فرقی المنبر فحمد اللہ و

تھے یعنے ہتھیلی کی طرف اب لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) سونے کی انگشتریاں بنوائیں اس وقت آپ منبر پر چڑھے خطبہ سنایا اللہ تعالیٰ کی حمد و

اثنی علیہ فقال انی کنت اصطنعتہ وانی لا البسہ فنبذہ فنبذ الناس قال

ثنا بیان کی پھر فرمایا میں نے یہ انگشتری بنوائی تھی لیکن اب میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا یہ فرما کر آپ نے اتار کر ڈال دی لوگوں نے بھی اپنی اپنی

جویریۃ ولا احسبہ الا قال فی یدہ الیمنی باب قول النبی صلی اللہ علیہ

جویریہ نے اس روایت میں یہ بھی کہا میں سمجھتا ہوں نافع نے یہ بھی کہا تھا آپ داہنے ہاتھ میں پہنتے ف۱ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا

وسلم لا ینقش علی نقش خاتمہ حدثنا مسدد حدثنا حماد عن عبد العزیز

میری انگوٹھی کا نقش (یعنے محمد رسول اللہ) اور کوئی نہ کرائے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبد العزیز بن

ابن صھیب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما

صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی

من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال انی اتخذت خاتما من ورق و

اور اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے کہہ دیا میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوا کر اس پر یہ

نقشت فیہ محمد رسول اللہ فلا ینقشن احد علی نقشہ باب ھل یجعل

نقش کرایا ہے تم میں کوئی اپنی انگوٹھی پر یہ نہ کھدوائے (اور کوئی عبارت کھدوا سکتا ہے) باب انگوٹھی کا کندہ تین

نقش الخاتم ثلثۃ اسطر حدثنی محمد بن عبد اللہ الانصاری قال حدثنی

سطروں میں کرنا ف۲ مجھ سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد عبداللہ بن مثنیٰ

ابی عن ثمامۃ عن انس ان ابا بکر رضـ لما استخلف کتب لہ وکان نقش الخاتم

بن عبداللہ بن انس نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے انس سے کہ ابوبکر صدیق رضہ جب خلیفہ ہوئے انہوں نے مجھ کو زکوٰۃ کے مسئلے لکھوا دیے

ثلثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر وزادنی احمد حدثنا

اور مہر میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ محمد ایک سطر میں رسول ایک سطر میں اللہ ایک سطر میں امام بخاری نے کہا مجھ سے امام احمد بن حنبل نے

ف۲ یہی اولیٰ ہے ورنہ ایک ہی سطر میں ساری عبارت لکھی جائے تو انگوٹھی بڑی اور لمبی ہو جائے گی

الأنصاري قال حدثني أبي عن ثمامة عن أنس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه

محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

وسلم في يده وفي يد أبي بكر بعده وفي يد عمر بعد أبي بكر فلما كان عثمان جلس

انگشتری (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی پھر ابوبکر صدیق رض کے ہاتھ میں پھر عمر رض کے ہاتھ میں ابوبکر رض کے بعد پھر جب عثمان رض خلیفہ ہوئے وہ

على بئر أريس قال فأخرج الخاتم فجعل يعبث به فسقط قال فاختلفنا ثلاثة

بیر اریس پر بیٹھے تھے انگشتری کو نکالا اس سے کھیل رہے تھے کبھی نکالتے کبھی انگلی میں ڈالتے وہ کنوئیں میں گر پڑی انس کہتے ہیں تین دن تک

أيام مع عثمان فننزح البئر فلم نجده باب الخاتم للنساء وكان على عائشة

ہم لوگ حضرت عثمان رض کے ساتھ اس انگوٹھی کو ڈھونڈتے رہے کنوئیں کا سارا پانی نکلوا ڈالا لیکن انگوٹھی نہ ملی باب عورتیں انگوٹھی پہن سکتی ہیں

خواتيم ذهب حدثنا أبو عاصم أخبرنا ابن جريج أخبرنا الحسن بن مسلم

حضرت عائشہ سونے کی انگوٹھیاں پہنا کرتیں (اسکو ابن سعد نے وصل کیا) ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے کہا ہم کو حسن بن مسلم

عن طاوس عن ابن عباس رض شهدت العيد مع النبي صلى الله عليه وسلم فصلى

نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رض سے انہوں نے کہا میں عید الفطر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے

قبل الخطبة وزاد ابن وهب عن ابن جريج فأتى النساء فجعلن يلقين الفتخ

نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا۔ ابن وہب نے اس حدیث میں ابن جریج سے اتنا اور بڑھایا ہے خطبہ سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس آئے وہ

والخواتيم في ثوب بلال باب القلائد والسخاب للنساء يعني قلادة

وہ چھلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں باب زیور کے ہار اور خوشبو یا مشک کے ہار عورتیں پہن سکتی ہیں

من طيب وسك حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے

عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم يوم عيد

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے

فصلى ركعتين لم يصل قبل ولا بعد ثم أتى النساء فأمرهن بالصدقة فجعلت

آپ نے عید کی نماز کی دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا انکے بعد کوئی نفل نہیں پڑھا پھر نماز اور خطبے کے بعد آپ عورتوں کے پاس آئے

المرأة تصدق بخرصها وسخابها باب استعارة القلائد حدثنا

اپنی بالی ڈالنے لگی کوئی اپنا ہار۔ باب ایک عورت دوسری عورت سے ہار مانگ سکتی ہے (یا اور کوئی زیور) ہم سے

إسحق بن إبراهيم حدثنا عبدة حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة

اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ

قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا

انھوں نے کہا میرے پاس اسماء (میری بہن) کا ایک ہار تھا جو میں نے مانگ کر لیا تھا وہ (رستے میں) گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ڈھونڈنے کے

فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ

نماز کا وقت آگیا نہ انکو وضو تھا نہ پانی مل سکا آخر انھوں نے بن وضو نماز پڑھ لی پھر

وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ

ذ(ان کرنے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آخر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری ابن نمیر نے

نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ بَابُ الْقُرْطِ وَقَالَ ابْنُ

ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث یون نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے یہ ہار اسماء (اپنی بہن) سے مانگ کر

عَبَّاسٍ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ إِلٰى اٰذَانِهِنَّ

اور ابن عباس رض کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو (عید کے دن) خیرات کا حکم دیا میں نے دیکھا وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف جھک

وَحُلُوْقِهِنَّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ

رہی تھیں (زیور نکال کر دینے کے لیے) ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے

سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ

سعید بن جبیر سے سنا انھوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھیں

رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ

ان سے پہلے یا انکے بعد نفل نہیں پڑھا پھر (نماز اور خطبے کے بعد) عورتوں پاس تشریف لائے انکو خیرات کرنیکا حکم دیا کوئی

فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِيْ قُرْطَهَا بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ

عورت اپنی بالی ڈالنے لگی باب بچوں کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہیں مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے

إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ

بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدم نے خبر دی کہا ہم سے ورقاء بن عمر نے انھوں نے عبید اللہ بن ابی یزید

أَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

کی سے انھوں نے نافع بن جبیر سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا میں مدینہ کے ایک بازار (بنی قینقاع کی بازار)

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُوْقٍ مِّنْ أَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ أَيْنَ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں آپ بازار سے لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا (حضرت علی کے گھر پہنچے) آپ نے

لُكَعُ ثَلَاثًا ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِيْ وَفِيْ عُنُقِهِ السِّخَابُ

تین بار پکارا ارے پیارا لاڈلا کہاں ہے بیٹے امام حسن کو بلا لیں نے بلایا وہ پاؤں سے چلتے ہوئے آئے انکے گلے میں ہار پڑا تھا جو خوشبو

فقال النبي صلى الله عليه وسلم بيده هكذا فقال الحسن بيده هكذا فالتزمه

آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے (گلے لگانے کے لیے) امام حسن نے بھی پھیلائے آپ نے اُن کو چمٹا لیا

فقال اللهم إني أحبه فأحبه وأحب من يحبه قال أبو هريرة فما كان أحد

اور دعا کی یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو کوئی اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت کر ف ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں جب

أحب إلي من الحسن بن علي بعد ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قال

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا مجھکو امام حسن علیہ السلام سے زیادہ کسی شخص سے محبت نہیں رہی (ایمانداری اسے کہتے ہیں)

باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال حدثنا محمد بن

باب جو مرد عورتوں کی شباہت اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس رض

کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے

قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء و

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت کی جو عورتوں سے مشابہت کریں (زنانے بنیں) اسی طرح اُن عورتوں پر

المتشبهات من النساء بالرجال تابعه عمرو أخبرنا شعبة باب إخراج

جو مردوں سے مشابہت کریں غندر کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن مرزوق نے بھی روایت کیا (اسکو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا) باب زنانوں اور

المتشبهين بالنساء من البيوت حدثنا معاذ بن فضالة حدثنا هشام

ہیجڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں گھر سے نکال دینا ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے

عن يحيى عن عكرمة عن ابن عباس قال لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين

انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر لعنت کی

من الرجال والمترجلات من النساء وقال أخرجوهم من بيوتكم فأخرج النبي صلى

اسی طرح اُن عورتوں پر جو مرد بنیں اور آپ نے فرمایا ان مخنثوں کو گھروں کے باہر کرو ابن عباس رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم فلانا وأخرج عمر فلانا حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا زهير

نے فلانے شخص کو نکلوا دیا (انجشہ) اور حضرت عمر نے فلانے کو نکالا (مانع یا ہدم ہیجڑے کو) ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم کو زہیر بن معاویہ

حدثنا هشام بن عروة أن عروة أخبره أن زينب بنت أبي سلمة أخبرته أن أم

نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انکو عروہ نے خبر دی اُن کو زینب بنت ابی سلمہ نے اُن کو ام المؤمنین ام سلمہ رض نے

سلمة أخبرتها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان عندها وفي البيت مخنث فقال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس بیٹھے تھے اس وقت ایک ہیجڑا (ہیت نامی) بھی گھر میں تھا وہ عبد اللہ ام سلمہ کے بھائی

لِعَبْدِ اللّٰهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ

سے کہا کہنے لگا عبداللہ اگر کل اللہ نے طائف فتح کرادیا تو مین غیلان کی بیٹی (بادیہ) تجھ کو دکھلاؤں گا اُسکو لے لیجیو

غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

کہ وہ جب سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار شکنین پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ شکنین نظر آتی ہین (چار اِس طرف چار اُس طرف) یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ

يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ

علیہ وسلم نے فرمایا (آج سے) یہ ہیجڑے تمہارے پاس نہ آنے پائے امام بخاری نے کہا تقبل باربع وتدبر بثمان کا مطلب یہ ہے کہ اُسکے پیٹ پر چار بل پڑے

بَطْنِهَا فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ وَقَوْلُهُ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ

کی وجہ سے چار شکنین ہین وہ سامنے آتی تو چار دن شکنین نظر آتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو وہی چار شکنین آٹھ ہو جاتی ہین یعنی اُنکے کنارے دونون

لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ وَإِنَّمَا قَالَ بِثَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ بِثَمَانِيَةٍ وَ

طرف سے نظر آتے ہین جو پہلو سے جا کر مل گئے ہین اور حدیث مین بثمان کا لفظ ہے حالانکہ از روئے قاعدہ نحو کے ثمانیۃ ہونا تھا کیونکہ مراد آٹھ اطراف

وَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَمَانِيَةَ أَطْرَافٍ بَابُ قَصِّ

یعنے کنارے ہین اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا لفظ مذکر ہے مگر چونکہ اطراف کا لفظ مذکور نہ تھا اسلیے بثمان بھی کہنا درست ہوا باب مونچھون

الشَّارِبِ وَكَانَ عُمَرُ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ

کا کترنا اور حضرت عمر رض (یا ابن عمر رض) اتنی مونچھ کترتے تھے کہ کھال کی سپیدی دکھلائی دیتی اور مونچھ اور داڑھی کے بیچ مین ٹھڈی پر

يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ

جو بال ہوتے ہین یعنے عنفقہ اُسکے بھی بال کتر ڈالتے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا اُنھون نے حنظلہ بن ابی سفیان سے اُنھون نے نافع سے

قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ

امام بخاری نے کہا اس حدیث کو ہمارے اصحاب نے مکی سے روایت کیا اُنھون نے ابن عمر رض سے اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مونچھ کے

الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا

بال کترنا پیدائشی سنت ہے ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے ہم سے سعید

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ

بن مسیب سے نقل کیا اُنھون نے ابوہریرہ رض سے اُنھون نے (آنحضرت ص سے) روایت کی آپ نے فرمایا پیدائشی سنتین پانچ ہین

الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

ختنہ کرنا زیر ناف کے بال لینا بغل کے بال اکھیڑنا (اگر اکھیڑنے مین تکلیف ہوتی ہو تو مونڈانا) ناخون کترانا مونچھ کترانا

بَابُ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ

باب ناخون کترانے کا بیان ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سلیمان نے

قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کہا میں نے حنظلہ سے سنا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ حَدَّثَنَا

کہ زیر ناف کے بال مونڈنا ناخون کترنا مونچھیں کترانا سید النبی سنتیں ہیں ہم سے

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب سے

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ

انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ باتیں سید النبی سنتیں ہیں

الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْآبَاطِ حَدَّثَنَا

ختنہ کرنا زیر ناف کے بال لینا مونچھ کترنا ناخون کترنا بغل کے بال اکھیڑنا ہم سے

مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ

محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد بن زید نے انہوں نے نافع سے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَ

انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مشرکوں کا خلاف کرو داڑھیاں چھوڑ دو اور

أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ

مونچھیں خوب کتر ڈالو اور عبداللہ بن عمر رض جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی سے تھامتے جتنی زیادہ ہوتی اسکو کتروا دیتے

أَخَذَهُ بَابُ إِعْفَاءِ اللِّحَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ

باب داڑھی کا چھوڑ دینا (بالکل قینچی نہ لگانا) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم کو

بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ حَدَّثَنَا

مونچھوں کو خوب کترو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو باب بڑھاپے کا بیان ہم سے

مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا

معلے بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے انس رض سے پوچھا

أَخَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا حَدَّثَنَا

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے انہوں نے کہا آپ کے بال کہاں سفید ہوئے تھے کچھ سفیدی تھی ہم سے

سليمن بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت قال سئل انس عن خضاب

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے کہا انس سے پوچھا آنحضرت صلی

النبي صلى الله عليه وسلم فقال انه لم يبلغ ما يخضب لو شئت ان اعد شمطاته

اللہ علیہ وسلم خضاب کرتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا آپ کو اتنی سفیدی کہاں تھی کہ خضاب کرتے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی کے سفید بال

في لحيته حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا اسرائيل عن عثمن بن عبد الله

گن لیتا ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن

ابن موهب قال ارسلني اهلي الى ام سلمة بقدح من ماء وقبض اسرائيل ثلث

موہب سے کہا مجھ کو میرے گھر والوں نے ام المومنین ام سلمہ کے پاس ایک پیالی پانی کی دیکر بھیجا اسرائیل راوی نے تین انگلیاں جو کر

اصابع من قصة فيه شعر من شعر النبي صلى الله عليه وسلم وكان اذا اصاب

ف یہ پیالی چاندی کی تھی ف اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال ڈال دیے گئے عثمان نے کہا جب کسی شخص کو نظر لگ

الانسان عين او شيء بعث اليها مخضبه فاطلعت في الجلجل فرايت شعرات

جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی وہ اپنا لگن پانی کا ام سلمہ پاس بھیجتا ف عثمان نے کہا میں نے چیلے کو جھانک کر دیکھا ف تو سرخ سرخ

حمرا حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا سلام عن عثمن بن عبد الله بن

بال دکھائی دیے ف ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے

موهب قال دخلت على ام سلمة فاخرجت الينا شعرا من شعر النبي صلى الله

انہوں نے کہا میں ام المومنین ام سلمہ پاس گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال نکالے (مجھکو بتلانے) یہ بال

عليه وسلم مخضوبا وقال لنا ابو نعيم حدثنا نصير بن ابي الاشعث عن ابن

خضاب کیے ہوئے تھے ف اور امام بخاری نے کہا ہم سے ابو نعیم نے کہا ہم سے نصیر بن ابی اشعث نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن

موهب ان ام سلمة ارته شعر النبي صلى الله عليه وسلم احمر باب الخضاب

عبداللہ بن موہب سے کہ بی بی ام سلمہ رض نے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دکھائے وہ سرخ تھے باب خضاب کا بیان ف

حدثنا الحميدي حدثنا سفين حدثنا الزهري عن ابي سلمة وسليمن

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے ابوسلمہ اور سلیمان

ابن يسار عن ابي هريرة رض قال النبي صلى الله عليه وسلم ان اليهود و

بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ سے خضاب

النصارى لا يصبغون فخالفوهم باب الجعد حدثنا اسمعيل قال

نہیں کرتے تم انکا خلاف کرو (خضاب کیا کرو) ف باب گھونگر بالوں کا بیان ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا

تو دوسری نیشن کی ہم کیوں پیروی اور تقلید کریں اس میں ضعف اور جبن پایا جاتا ہے اور یہ تغیر بہت آسانی کے ساتھ ممکن ہے ہمکو ایک سی رعنصر کی ٹوپی نکال کر پہننے سے کیا مانع ہے

حدثني مالك بن انس عن ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن انس بن مالك انه

مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے

سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن و

سُنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے نہ تھے

بالقصير وليس بالابيض الامهق وليس بالآدم وليس بالجعد القطط

بونے (ٹھنگنے) اور آپ کا رنگ نہ تو چونے کی طرح سفید تھا نہ گندم گون (بلکہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) آپ کے بال نہ تو حبشیوں کی طرح

ولا بالسبط بعثه الله على راس اربعين سنة فاقام بمكة عشر سنين و

سخت گھونگر دار تھے نہ بالکل سیدھے تھے چالیس برس ختم ہونے پر اللہ تعالی نے آپکو پیغمبر کیا اُس کے بعد آپ دس برس مکہ میں اور

بالمدينة عشر سنين وتوفاه الله على راس ستين سنة وليس في راسه و

دس برس مدینہ میں رہے (صحیح یہ ہے کہ تیرہ برس مکہ میں رہے) ساٹھویں برس کے ختم پر اللہ تعالی نے آپکو (دنیا سے) اٹھا لیا اُس وقت آپ کے

لحيته عشرون شعرة بيضاء حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا اسرائيل

سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے

عن ابي اسحق سمعت البراء يقول ما رايت احدا احسن في حلة حمراء من

انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سرخ جوڑا پہنے کسی کو اتنا خوب صورت نہیں دیکھا

النبي صلى الله عليه وسلم قال بعض اصحابي عن مالك ان جمته لتضرب قريبا

جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امام بخاری کہتے ہیں میرے بعض اصحاب نے مالک بن اسمعیل سے یوں نقل کیا کہ آپ کے بال مونڈھوں کے

من منكبيه قال ابو اسحق سمعته يحدثه غير مرة ما حدث به قط الا ضحك

قریب تک تھے ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے براءؓ سے اس حدیث کو کئی بار سنا جب وہ اُس کو بیان کرتے تو ہنستے ابو اسحق کے ساتھ اس

تابعه شعبة شعره يبلغ شحمة اذنيه حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا

حدیث کو شعبہ نے بھی روایت کیا اُس میں یوں ہے آپکے بال کانوں کی لو تک تھے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا

مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات

اراني الليلة عند الكعبة فرايت رجلا آدم كاحسن ما انت راء من ادم

کو میں نے خواب دیکھا جیسے میں کعبے کے پاس گیا ہوں وہاں میں نے ایک شخص دیکھا گندم گون جیسے اچھے گندمی رنگ کے لوگ ہوتے

الرجال له لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا

ہیں اُس کے بال بہت عمدہ اُن میں کنگھی کی ہوئی پانی اُن میں سے ٹپک رہا ہے (یعنی تر و تازہ بال ہیں) دو آدمیوں پر

عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ

بالیوں فرمایا دو آدمیوں کے مونڈھوں پر ٹیکا دیے ہوئے طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا عیسیٰ ابن مریم

ابْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ

کے بیٹے اُنکے بعد ایک اور شخص دیکھا سخت (ایسے سخت گھونگر بال والے جیسے حبشی ہوتے ہیں) داہنی آنکھ کا کانا گویا ہیں بیلی جیسے پھولا ہوا

فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا

انگور میں نے لوگوں سے پوچھا بھائی یہ کون شخص ہے انہوں نے کہا یہ دجال ہے ہم سے اسحاق بن منصور (یا ابن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہمکو حبان

قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ

قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک بھو بچتے تھے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ

کے بال مونڈھوں تک بھو بچتے تھے مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے

جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

کہا مجھ سے میرے والد جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے)

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ

بال کیسے تھے انہوں نے کہا آپ کے بال سید ہے (ذرا خم لیے ہوئے) تھے نہ بالکل سیدھے

وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

سخت گھونگرا اور کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک تھے ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے قتادہ سے

أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ

انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پُر گوشت تھے میں نے آپ کے بعد پھر کسی کے ہاتھ ایسے (خوب صورت) نہیں دیکھے

شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ

اور آپ کے بال سیدھے (ذرا پیچدار) تھے نہ بالکل گھونگر نہ بالکل ہی سیدھے (تیر کی طرح) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ

سَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ

پاؤں پُر گوشت تھے چہرہ نہایت خوبصورت میں نے تو ویسا خوبصورت نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں پھیلی

بَسِطَ الْكَفَّيْنِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّ

ہوئی تھی قتادہ تھین مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہانی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

قتادہ نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے یا ایک شخص سے (شاید سعید بن مسیب ہوں) انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ

علیہ وسلم کے پاؤں پر گوشت تھے چہرہ نہایت خوبصورت تھا میں نے تو آپکے بعد پھر اس صورت کا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور ہشام نے معمر سے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ وَ

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے روایت کیا (اسکو اسمٰعیلی نے وصل کیا) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہتھیلیاں پر گوشت

قَالَ أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

تھیں اور ابو ہلال (محمد بن سلیم) نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے یا جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبَهًا لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے میں نے تو آپکے بعد پھر کوئی آدمی آپ کی صورت کا نہیں دیکھا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان

الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ

کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا ہم ابن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے

عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ وَقَالَ ابْنُ

اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا ایک شخص کہنے لگا اسکی تو آنکھوں کے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوگا ابن عباسؓ نے کہا

عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا

میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا اگر تم ابراہیم پیغمبر کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے پیغمبر کو دیکھو اور

مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ

موسیٰ پیغمبر ایک گندم گون گھونگر بال والے آدمی ہیں اونٹ پر سوار اس نالہ میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے ہیں جیسے میں انکو دیکھ رہا ہوں

فِي الْوَادِي يُلَبِّي بَابُ التَّلْبِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

کھوہ کی چھال کی ہے باب تلبید یعنے بالوں کا خطمی یا گوند سے (سر پر) جما لینا ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی

الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انکو انکے والد عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد

عُمَرَ رض يَقُولُ مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَقَدْ

حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جو شخص سر کے بالوں کو گوندے وہ (حج یا عمرے سے فارغ ہو کر) منڈا دے اور جیسے احرام میں

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بال جمائے دیکھا ف ۱ مجھ سے حبان بن موسیٰ اور

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ

احمد بن محمد نے بیان کیا اُن دونوں نے کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے اُنھوں نے زہری سے اُنھوں نے سالم سے

عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ

اُنھوں نے ابن عمر رض سے اُنھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ بالوں کو جما کر (احرام کے وقت) یوں لبیک کہہ رہے تھے

اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا

اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک

شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي

لک بس اس سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے مجھ سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

اُنھوں نے نافع سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمر رض سے اُنھوں نے ام المومنین حضرت حفصہ رض سے اُنھوں نے کہا

سَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے اُنھوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا

عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ بَابُ

آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جما لیا تھا اور قربانی کے گلے میں ہار ڈال (اسکو ساتھ لایا) میں جب تک قربانی کا نحر نہ ہوئے احرام نہیں کھول

الْفَرْقِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

مانگ نکالنا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُنھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اُنھوں نے ابن عباس رض سے اُنھوں نے کہا جس بات میں آپ کو اللہ کی طرف سے کوئی حکم نہ دیا جاتا

يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ

اُس میں آپ اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے اور اہل کتاب بالوں کو (پیشانی پر لاکر) سامنے لٹکایا

أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ف ۲ مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشانی پر بالوں کو لٹکانا شروع کیا

نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا

پھر مانگ نکالنے لگے ف ۳ ہم سے ابوالولید اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے

شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كاني انظر الى وبيص
شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا جیسے میں آنحضرت

الطيب في مفارق النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم قال عبد الله في مفرق
صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں احرام کی حالت میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں عبداللہ بن رجاء نے بجائے مانگوں کے مانگ کہا

النبي صلى الله عليه وسلم باب الذوائب حدثنا علي بن عبد الله
ہے (بصیغہ مفرد) باب گیسووں کے بیان میں (یعنی بالوں کی لٹیں) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

حدثنا الفضل بن عنبسة اخبرنا هشيم اخبرنا ابو بشر ح وحدثنا قتيبة
کہا ہم سے فضل بن عنبسہ نے کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی کہا ہمکو ابو بشر (جعفر) نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور

حدثنا هشيم عن ابي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض قال بت ليلة
ہم کو قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایسا ہوا

عند ميمونة بنت الحارث خالتي وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها
میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث پر رہ گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اس رات انہی کی باری تھی آپ انہی

في ليلتها قال فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فقمت عن
تشریف رکھتے تھے رات کو آپ (تہجد کی) نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے میں آپ کی بائیں طرف

يساره قال فاخذ بذؤابتي فجعلني عن يمينه حدثنا عمرو بن محمد
کھڑا ہو گیا آپ نے میرا گیسو پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کر لیا ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا

حدثنا هشيم اخبرنا ابو بشر بهذا وقال بذؤابتي او براسي باب
کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہمکو ابو بشر نے خبر دی یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے میری چوٹی پکڑ کے یا میرا سر پکڑ کے باب قزع

القزع حدثني محمد قال اخبرني مخلد قال اخبرني ابن جريج قال اخبرني
سر منڈانا کچھ بال رکھنا مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا مجھ کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبیداللہ

عبيد الله بن حفص ان عمر بن نافع اخبره عن نافع مولى عبد الله انه سمع
ابن حفص نے انکو عمر بن نافع نے انہوں نے نافع سے روایت کی جو عبداللہ بن عمر رض کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ

ابن عمر رض يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع قال
ابن عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قزع سے منع کرتے تھے عبیداللہ کہتے

عبيد الله قلت وما القزع فاشار لنا عبيد الله قال اذا حلق الصبي وترك
ہیں میں نے عمر بن نافع سے پوچھا قزع کسے کہتے ہیں عبیداللہ نے ہم سے اشارہ کیا کہ نافع کہتے تھے جب لڑکے کا سر منڈایا جائے اور

ف۔ اسکو ابو علی بن ... کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ مرد اور عورت اور لڑکا سب کیلئے مکروہ ہے

کتاب اللباس

... کو ... سے ... ہے

هٰهُنَا شَعْرَةٌ وَّهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَاَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اِلٰى نَاصِيَتِهٖ وَجَانِبَيْ

ادہر کچھ بال چھوڑ دیے جائیں ادہر کچھ ادہر کچھ عبید اللہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیے جائیں سر کے دونوں کونے

رَاْسِهٖ قِيْلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا اَدْرِيْ هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيِّ

پر کچھ بال چھوڑ دیے جائیں پھر عبید اللہ سے پوچھا گیا شاید ابن جریج نے پوچھا ہو یہی حکم جوان لڑکی اور جوان لڑکے کے لیے بھی ہے انہوں نے کہا میں نہیں

قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَعَاوَدْتُهٗ فَقَالَ اَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَاْسَ بِهِمَا وَ

عبید اللہ نے کہا میں نے پھر عمر بن نافع سے اس باب میں پوچھا تو انہوں نے کہا لڑکے کی کنپٹیوں پر یا گدی پر چوٹی رکھنے میں قباحت نہیں قزع

لٰكِنَّ الْقَزَعَ اَنْ يُّتْرَكَ بِنَاصِيَتِهٖ شَعَرٌ وَّلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ غَيْرُهٗ وَكَذٰلِكَ شَقُّ

یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیے جائیں اور باقی سارا سر منڈا ہو اسی طرح سر کے اس جانب اس جانب

رَاْسِهٖ هٰذَا وَهٰذَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى بْنِ

جانب میں ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مثنی بن

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ

عبد اللہ بن انس بن مالک رض نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رض سے کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ بَابُ تَطْيِيْبِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا باب عورت اپنے ہاتھ سے خاوند کو خوشبو لگائے

حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا

مجھ سے احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یحیی بن سعید انصاری نے کہا ہم کو

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ

عبد الرحمن بن قاسم نے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے احرام باندھنے کے لیے آنحضرت صلی

لِحُرْمِهٖ وَطَيَّبْتُهٗ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ بَابُ الطِّيْبِ فِي الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ حَدَّثَنَا

اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اسی طرح دسویں تاریخ منا میں طواف الزیارۃ کرنے سے پہلے باب سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا ہم سے

اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ

اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن آدم نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن بن

الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ سے عمدہ

وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ بَابُ

خوشبو لگاتی جو آپ کو مل سکتی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی باب

الامتشاط حدثنا آدم بن ابی ایاس حدثنا ابن ابی ذئب عن الزھری

کنگھی کرنیکا بیان ہمسے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہمسے ابن ابی ذئب نے انہون نے زہری سے

عن سھل بن سعد ان رجلا اطلع من جحر فی دار النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہون نے سہل بن سعد سے ایک شخص نے دیوار کے روزن (سوراخ) مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین جھانکا

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یحک راسہ بالمدری فقال لو علمت انک تنظر

اُس وقت آپ کنگھا سر کھجا رہے تھے آپ نے اُس شخص سے (جب اُس سے ملے) فرمایا اگر مجھکو معلوم ہوتا تو جھانک رہا ہے

لطعنت بھا فی عینک انما جعل الاذن من قبل الابصار باب ترجیل

تو مین تیری آنکھ پھوڑ دیتا ارے اذن لینا تو اسی لیے ہے کہ آدمی کی نظر کسی کے ستر پر نہ پڑے باب حائضہ عورت اپنے خاوند

الحائض زوجھا حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شھاب

کو کنگھی کر سکتی ہے ہمسے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہون نے ابن شہاب سے

عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رض قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ

انہون نے عروہ بن زبیر سے انہون نے حضرت عائشہ رض سے انہون نے کہا مین حیض کی حالت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

علیہ وسلم وانا حائض حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ھشام عن

سر مین کنگھی کیا کرتی ہمسے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہون نے ہشام بن عروہ سے

ابیہ عن عائشۃ مثلہ باب الترجیل حدثنا ابو الولید حدثنا

انہون نے اپنے والد سے انہون نے حضرت عائشہ سے یہی حدیث باب بالون مین کنگھی کرنا مستحب ہے ہمسے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہمسے

شعبۃ عن اشعث بن سلیم عن ابیہ عن مسروق عن عائشۃ عن النبی صلی

شعبہ نے انہون نے اشعث بن سلیم سے انہون نے اپنے والد (سلیم بن اسود) سے انہون نے مسروق سے انہون نے حضرت عائشہ سے انہون نے آنحضرت

اللہ علیہ وسلم انہ کان یعجبہ التیمن ما استطاع فی ترجلہ ووضوئہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو داہنی طرف سے شروع کرنا جہانتک ہو سکتا اچھا لگتا کنگھی کرنے مین دھنو کرنے مین

باب ما یذکر فی المسک حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا ھشام

باب مشک کا بیان (اسکا پاک ہونا) مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے

اخبرنا معمر عن الزھری عن ابن المسیب عن ابی ھریرۃ رض عن النبی صلی اللہ

کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہون نے زہری سے انہون نے سعید بن مسیب سے انہون نے ابوہریرہ رض سے انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم قال کل عمل ابن آدم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ ولخلوف

سے آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) آدمی کے جتنے اعمال ہین اُن مین دکھانے کی بھی نیت ہو سکتی مگر روزہ وہ خاص میرے

وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ حَدَّثَنَا

اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے باب خوشبو لگانا مستحب ہے ہم سے

مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض

موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے بھائی عثمان بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ بَابُ

انہوں نے کہا میں احرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ سے عمدہ خوشبو جو مل سکتی لگاتی باب

مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ

خوشبو کا پھیرنا منع ہے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے کہا

حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے انہوں نے انس رض سے وہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے (کوئی دے تو پھیرتے نہ تھے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ بَابُ الذَّرِيرَةِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

علیہ وسلم بھی خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے باب ذریرہ کا بیان (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) ہم سے عثمان بن ہیثم نے

الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ

بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے انہوں نے عثمان بن ہیثم سے (امام بخاری کو شک ہے) انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی انہوں نے

وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ

قاسم بن محمد سے سنا وہ دونوں حضرت عائشہ رض سے نقل کرتے تھے وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں

بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ حَدَّثَنَا

احرام کھولتے اور احرام باندھتے وقت اپنے ہاتھ سے ذریرہ کی خوشبو لگائی باب حسن کے لیے جو عورتیں دانت کشادہ کرائیں ہم سے

عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ

عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن

الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ

کہ گودنا گودنے والیاں اور گدوانے والیاں اور جو چہرے کے رونگٹے نکالیں (جوان بننے کے لیے) اور جو حسن کے لیے دانت کشادہ کرائیں (سوہن سے رگڑ کر)

خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالَى مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ

اللہ کی خلقت کو بدلیں عبداللہ کہتے تھے کیوں مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل

اللّٰهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ بَابُ الْوَصْلِ فِي الشَّعَرِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

آنحضرت کی لعنت اللہ کی لعنت ہے خود قرآن میں موجود ہے ف ١ باب بالوں میں چوٹلہ لگانا اور دوسرے کے بال جوڑنا ہم سے اسمعیل بن ابی اویس

قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ

نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے معاویہ سے سنا

مُعٰوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ

بن ابی سفیان سے جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ (مدینہ منورہ میں) منبر پر بیان کر رہے تھے ایک بال کا جوڑا اُن کے محافظ خدمت گار کے

كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ

ہاتھ میں تھا معاویہ نے لے لیا تھے (مدینہ والو) تمہارے عالم کہاں گئے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے (یعنی جوڑا

مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ

لگانے سے) منع کرتے تھے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل تو اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب اُن کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا (بال جوڑا لگانے کا) اور ابوبکر

ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ

ابن ابی شیبہ نے کہا (اسکو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا) ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے

ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی جوڑا لگانے والی

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

اور لگوانے والی اور گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے

عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ

عمرو بن مرہ سے کہا میں نے حسن بن مسلم بن یناق سے سنا وہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت کرتے تھے

شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ

وہ حضرت عائشہ رض سے انصار کی ایک لڑکی (نام نامعلوم) نے نکاح کیا پھر وہ بیمار پڑ گئی اُس کے سر کے بال گر گئے

شَعَرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ

اُس کے عزیزوں نے چاہا اس کے بالوں میں جوڑا لگا دیں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے لعنت کی

الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

جوڑا لگانے والی اور لگوانے والی پر شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی ابان بن صالح سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے

صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

صفیہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہے مجھ سے احمد بن مقدام نے بیان کیا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے

مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ امْرَأَةً

منصور بن عبد الرحمن نے کہا مجھ سے میری والدہ صفیہ بنت شیبہ نے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رض سے ایک عورت (نام نامعلوم)

جاءت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت إني أنكحت ابنتي ثم أصابها شكوى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ کر کہنے لگی میں نے اپنی بیٹی کا (نام اسماء) نکاح کیا وہ بیمار ہو گئی بیماری سے

فتمرق رأسها وزوجها يستحثني بها أفأصل رأسها فسب رسول الله صلى الله

بال جھڑ گئے اس کا خاوند مجھ کو تنگ کر رہا ہے (وہ اپنی عورت سے صحبت کرنا چاہتا ہے) کیا میں اس کے سر میں چوٹلہ لگا دوں یہ سنکر آپ نے

عليه وسلم الواصلة والمستوصلة حدثنا آدم حدثنا شعبة عن هشام

چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں کو برا کہا (ان پر لعنت کی) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے

ابن عروة عن امرأته فاطمة عن أسماء بنت أبي بكر قالت لعن النبي صلى

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی جورو فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم الواصلة والمستوصلة حدثني محمد بن مقاتل أخبرنا

وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت کی مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے

عبد الله أخبرنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رض أن رسول الله صلى الله عليه

خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة قال

اللہ نے چوٹلہ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی نافع نے کہا

نافع الوشم في اللثة حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا عمرو بن مرة

گودنا کبھی مسوڑھے میں بھی گودا جاتا ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں

سمعت سعيد بن المسيب قال قدم معاوية المدينة آخر قدمة قدمها

نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے کہا معاویہ سب سے آخری بار (سنہ ہجری میں) مدینہ میں آئے تو انہوں نے

فخطبنا فأخرج كبة من شعر قال ما كنت أرى أحدا يفعل هذا غير اليهود

(منبر نبوی پر) ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک چوٹلہ نکالا کہنے لگے میں تو سمجھتا تھا یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا

إن النبي صلى الله عليه وسلم سماه الزور يعني الواصلة في الشعر باب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو زور ہی فرمایا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے باب

المتنمصات حدثنا إسحق بن إبراهيم أخبرنا جرير عن منصور عن إبراهيم

چہرے کے رونگٹے نکالنے والیوں کا بیان ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے

عن علقمة قال لعن عبد الله الواشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن

انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رض نے گودنا گودنے والیوں پر اور چہرے کے (رواں رونگٹے) بال نکالنے والیوں پر اور حسن

الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَتْ اُمُّ يَعْقُوْبَ مَا هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيَ لَا اَلْعَنُ

جو اس کی خلقت کو بدلتی ہیں اُس وقت ام یعقوب (جو بنی اسد بن خزیمہ کے قبیلہ کی تھی) بولی یہ کیا ہے جو اُن عورتوں پر تم لعنت کرتے ہو عبداللہ نے کہا

مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا

سند کیا ہے اُنہوں نے کہا کیوں میں اُن پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اور اللہ کی کتاب میں بھی (ان پر لعنت) ام یعقوب

وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ

ام یعقوب نے کہا میں نے تو دو جلدوں میں سارا قرآن پڑھ ڈالا اُس میں تو کہیں اسکا ذکر نہیں ہے عبداللہ نے کہا واہ واہ خدا کی قسم تو قرآن پڑھ

وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا بَابُ الْمَوْصُوْلَةِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ

جس چیز سے منع کرے اُس سے باز رہو باب جس عورت کے بالوں میں جوڑ لگایا جائے (دوسرے کے بال جوڑے جائیں) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ

بن سلیمان نے اُنہوں نے عبیداللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر رضہ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

والی اور گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلَتِ

کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے اُنہوں نے فاطمہ بنت منذر سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے اسماء بنت ابی بکر سے سنا اُنہوں نے کہا ایک عورت

امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ اَصَابَتْهَا

(نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری لڑکی کو چیچک نکلی

الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

تو اُس کے بال اتر گئے اور میں اُسکا نکاح کر چکی ہوں کیا اُس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں آپ نے فرمایا اللہ نے تو جوڑ لگانے والی اور

وَالْمَوْصُوْلَةَ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا

لگوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن دکین نے کہا ہم سے

صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

صخر بن جویریہ نے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر رضہ سے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ وَالْوَاصِلَةُ وَ

یا یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گودنے والی عورت اور گدوانے والی اور جوڑ لگانے والی اور

الْمُسْتَوْصِلَةُ يَعْنِيْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ

لگوانے والی سب پر لعنت ہے ف مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا

أخبرنا عبد الله أخبرنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن ابن مسعود

کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے

قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات

انہوں نے کہا اللہ تعالی نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں اور چہرے کے بال نکالنے والیوں اور حسن کے لیے دانتوں کو کشادہ کرانے

خلق الله ما لي لا ألعن من لعنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله

والیوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اور مجھے کیا ہوا ہے جو میں اُن پر لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت کے رسول نے لعنت کی اور خود قرآن

باب الواشمة حدثني يحيى حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن

باب گودنے والی عورت کا بیان مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ (یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام

أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العين حق ونهى عن

سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا سچ ہے اور آپ نے گدانے سے منع فرمایا

الوشم حدثني ابن بشار حدثنا ابن مهدي حدثنا سفيان قال ذكرت

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا میں نے عبدالرحمن

لعبد الرحمن بن عابس حديث منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله

ابن عابس سے منصور کی یہ حدیث انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے (جو اگلے باب میں

فقال سمعته من أم يعقوب عن عبد الله مثل حديث منصور حدثنا

گذر چکی) بیان کی انہوں نے کہا میں نے ام یعقوب سے بھی منصور کی طرح یہ حدیث سنی ہم سے

سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عون بن أبي جحيفة قال رأيت أبي فقال

سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد وہب بن عبد

إن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الدم وثمن الكلب وآكل الربا وموكله

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت (یعنی پچھنے لگانیوالے کی اجرت) سے منع فرمایا اسی طرح کتے کی قیمت سے اور آپ نے سود

والواشمة والمستوشمة باب المستوشمة حدثنا زهير بن حرب

والے کو دینے والی عورت اور گدانیوالی پر لعنت کی باب گدانیوالی عورت کا بیان ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا

حدثنا جرير عن عمارة عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال أتي عمر بامرأة

کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا حضرت عمر رض

تشم فقام فقال أنشدكم بالله من سمع من النبي صلى الله عليه وسلم

پاس ایک عورت کو لیکر آئے جو گدنا گودتی تھی وہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو میں تمکو قسم دیکر پوچھتا ہوں تم میں سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فِي الْوَشْمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُ قَالَ مَا سَمِعْتَ

گودنے کے باب میں کچھ سنا ہے ابوہریرہ رض کہنے لگے میں کھڑا ہوا میں نے کہا امیر المومنین میں نے سنا ہے انہوں نے پوچھا کیا سنا ہے

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ حَدَّثَنَا

میں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عورتو نہ گودنا گودو نہ گدنا گدواؤ ہم سے

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے

لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں جوڑ لگانیوالی لگوانے والی گودنا گودنے والی گدانے والی پر لعنت کی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رض لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ

نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے کہا اللہ نے گودنیوالیوں گدانے والیوں چہرے کے بال نکالنے والیوں

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

دانتوں کو حسن کے لیے کشادہ کرانے والیوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں کیا وجہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر اللہ کے رسول

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ بَابُ التَّصَاوِيرِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اسکی دلیل اللہ کی کتاب میں موجود ہے باب تصویروں کا بیان ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان

ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رض سے

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ

انہوں نے ابوطلحہ رض زید بن سہل انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے

كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ

جس میں کتا ہو یا مورت ہو اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس بن یزید نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ عَذَابِ

بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلحہ سے سنا یہی حدیث نقل کی باب (جاندار کی) مورت بنانے

الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

والوں کی سزا ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے

عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ
اُنہوں نے مسلم بن صبیح ابو الضحیٰ سے اُنہوں نے کہا میں یسار بن نمیر کے گھر میں مسروق بن اجدع (تابعی مشہور) کے ساتھ تھا اُنہوں نے گھر کے سایبان میں چند

فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ
بیٹھے عبد اللہ بن مسعود رضی سے سُنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے اللہ کے پاس قیامت کے دن مورت بنانے

النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُونَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
والوں کو سخت سے سخت　عذاب　ہوگا　ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا　کہا ہم سے

أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
انس بن عیاض نے اُنہوں نے عبید اللہ عمری سے اُنہوں نے نافع سے اُن سے عبد اللہ بن عمر رض نے بیان کیا　آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ
نے فرمایا جو لوگ ان مورتوں کو بناتے ہیں　اُن کو قیامت کے دن　عذاب　ہوگا

الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ
اُن سے کہا جائیگا تم نے جو بنایا اب اس میں جان بھی ڈالو باب مورت کو توڑ ڈالنا چاہیے ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ رض حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
کہا ہم سے ہشام دستوائی نے اُنہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عمران بن حطان سے ان سے حضرت عائشہ رض نے بیان کیا آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ
صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی مورت بنی ہو (جیسے نصاریٰ رکھتے ہیں) تو اسکو توڑ ڈالتے

حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ
ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے کہا ہم سے ابو زرعہ (ہرم بن عمرو)

دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ
نے اُنہوں نے کہا میں ابو ہریرہ رض کے ساتھ مدینہ میں ایک گھر میں گیا (وہ مروان بن حکم کا گھر تھا) اُنہوں نے مکان کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ کہتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے

حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ
اچھا ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنا دیں پھر اُنہوں نے پانی کا ایک کونڈا منگوایا اور بغلوں تک اپنے ہاتھ دھوئے (یعنی وضو میں) ابو زرعہ

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ
نے کہا میں نے اُن سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے (کہ بغلوں تک وضو میں ہاتھ دھونا بہتر ہے) اُنہوں نے کہا میں نے جہاں تک زیور

باب ما وطئ من التصاوير حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان

باب اُن صورتوں کا بیان جو روندی جاتی ہیں توانکے رہنے میں کوئی قباحت نہیں ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

قال سمعت عبد الرحمن بن القسم وما بالمدينة يومئذ افضل منه قال سمعت

نے کہا میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سُنا اُن دنوں مدینہ میں اُن سے بڑھ کر (عالم فاضل نیک) کوئی نہ تھا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سُنا

ابي قال سمعت عائشة رض قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر وقد

اُنہوں نے حضرت عائشہ رض سے وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (غزوہ تبوک سے) تشریف لائے میں نے گھر کے سایبان پر ایک

سترت بقرام لي على سهوة لي فيها تماثيل فلما راه رسول الله صلى الله عليه

پردہ ڈالا تھا جس پر مورتیں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو دیکھا تو اتار کر

وسلم هتكه وقال اشد الناس عذابا يوم القيمة الذين يضاهون بخلق الله

پھینک دیا اور فرمایا سخت سے سخت عذاب قیامت کے دن اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں (انکی مورتیں)

قالت فجعلناه وسادة او وسادتين حدثنا مسدد حدثنا عبد الله

اتارتے ہیں حضرت عائشہ رض کہتی ہیں پھر میں نے کیا کیا (پھاڑ کر) اُس کی تو ایک بنالی یا دو توشکیں (گدی) ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا

ابن داود عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت قدم النبي صلى الله عليه وسلم

ہم کو عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے

من سفر وعلقت درنوكا فيه تماثيل فامرني ان انزعه فنزعته وكنت

تشریف لائے میں نے (گھر میں) ایک پردہ لٹکایا تھا جس پر مورتیں تھیں آپ نے فرمایا اسکو اتار ڈال میں نے اتار ڈالا اور میں اور

اغتسل انا والنبي صلى الله عليه وسلم من اناء واحد باب من كره القعود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر جنابت کا غسل ایک برتن سے کیا کرتے باب اُس شخص کی دلیل جس نے توشک اور تکیہ اور

على الصورة حدثنا حجاج بن منهال حدثنا جويرية عن نافع عن القسم

فرش پر بھی جب اُس پر تصویریں بنی ہوں بیٹھنا مکروہ رکھا ہے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے

عن عائشة رض انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فقام النبي صلى الله عليه

انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے ایک گدہ خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو دیکھ کر دروازے

وسلم بالباب فلم يدخل فقلت اتوب الى الله مما اذنبت قال ما هذه النمرقة

ہی پر کھڑے ہو رہے اندر نہ آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تقصیر سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں آپ نے فرمایا یہ گدہ

قلت لتجلس عليها وتوسدها قال ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم

کیسا میں نے کہا میں نے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے اسکو مول لیا ہے آپ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائیں ان کو قیامت کے دن

القيمة يقال لهم احيوا ما خلقتم وان الملئكة لا تدخل بيتا فيه الصورة
عذاب ہوگا ان کو کہا جائیگا اب جو تم نے بنایا اس میں جان بھی ڈالو اور فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورتیں ہوں

حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن بكير عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد

عن ابي طلحة صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان رسول الله صلى
سے انہوں نے ابو طلحہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الله عليه وسلم قال ان الملئكة لا تدخل بيتا فيه الصورة قال بسر ثم اشتكى
فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں بسر کہتے ہیں (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) زید بن خالد بیمار ہو گئے

زيد فعدناه فاذا على بابه ستر فيه صورة فقلت لعبيد الله ربيب ميمونة
ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے دیکھا تو ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہے جس پر مورت بنی ہے ہم نے عبید اللہ بن اسود سے کہا جو ام المومنین میمونہ

زوج النبي صلى الله عليه وسلم الم يخبرنا زيد عن الصور يوم الاول فقال عبيد
رضی اللہ عنہا کے پالک تھے کیا زید بن خالد نے اول دن ہم سے مورت کی حدیث نہیں بیان کی تھی (اب خود ہی مورت دار پردہ لٹکایا) عبید

الله الم تسمعه حين قال الا رقما في ثوب وقال ابن وهب اخبرنا عمرو وهو
اللہ نے کہا تم نے زید سے یہ نہیں سنا تھا انہوں نے کہا البتہ جو مورت کپڑے میں نقش ہو (وہ جائز ہے) ف اور عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث

ابن الحارث حدثه بكير حدثه بسر حدثه زيد حدثه ابو طلحة عن النبي
نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا ان سے بسر نے ان سے زید نے ان سے ابو طلحہ نے انہوں نے آنحضرت

صلى الله عليه وسلم باب كراهية الصلاة في التصاوير حدثنا
صلی اللہ علیہ وسلم سے باب جہاں مورتیں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے ہم سے

عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن
عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے انہوں نے

انس قال كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها فقال لها النبي
انس سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ کا ایک پردہ تھا انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

صلى الله عليه وسلم اميطي عني فانه لا تزال تصاويره تعرض لي في صلاتي
فرمایا یہ پردہ نکال ڈال اس کی مورتیں میرے سامنے نماز میں آتی ہیں (اور دل اچاٹ ہوتا ہے)

باب لا تدخل الملئكة بيتا فيه صورة حدثنا يحيى بن سليمان
باب فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا

قال حدثني ابن وهب قال حدثني عمر هو ابن محمد عن سالم عن ابيه قال

مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد (ابن عمر رض) سے انہوں نے کہا

وعد النبي صلى الله عليه وسلم جبريل فراث عليه حتى اشتد على النبي صلى الله

جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک وقت پر) آنیکا وعدہ کیا لیکن دیر لگائی (اس وقت پر نہیں آئے) آپ کو یہ دیر

عليه وسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فلقيه فشكا اليه ما وجد فقال انا

گراں گذری آپ باہر نکلے تو جبرئیل سے (ملے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکایت کی (تم وقت پر کیوں نہیں آئے) انہوں نے کہا

لا ندخل بيتا فيه صورة ولا كلب باب من لم يدخل بيتا فيه صورة

ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا ہو باب جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں نہ جانا

حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن القسم بن محمد عن عائشة

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے

زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها اخبرته انها اشترت نمرقة فيها تصاوير

انہوں نے ایک گدہ خریدا جس پر مورتیں تھیں

فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو گھر میں دیکھ کر دروازے پر کھڑے ہو رہے اندر تشریف نہ لائے میں آپ کے چہرے پر ناراضی

وجهه الكراهية قالت يا رسول الله اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذنبت قال

پہچان گئی میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے گناہ سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میرا کیا گناہ ہے (جو آپ اندر تشریف نہیں لاتے) آپ نے

ما بال هذه النمرقة فقالت اشتريتها لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله

فرمایا یہ گدہ تو نے کیسا بچھایا ہے میں نے کہا میں نے تو اسلیے مول لیا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں آپ نے فرمایا ان

صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة ويقال لهم

مورتوں کو جن لوگوں نے بنایا ہے ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائیگا

احيوا ما خلقتم وقال ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملئكة باب

تم نے جو مورتیں بنائی ہیں اب ان میں جان بھی ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے باب

من لعن المصور حدثنا محمد بن المثنى قال حدثني غندر حدثنا شعبة عن

مورت بنانیوالے پر لعنت ہونا ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا مجھ سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

عون بن ابي جحيفة عن ابيه انه اشترى غلاما حجاما فقال ان النبي صلى

عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد (وہب بن عبداللہ) سے انہوں نے ایک پچھنے لگانیوالا غلام خریدا (اسکا نام معلوم نہیں ہوا) پھر کہنے

اللہ علیہ وسلم نهى عن ثمن الدم وثمن الكلب وكسب البغي ولعن آكل الربا و

خون لگانے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور

موكله والواشمة والمستوشمة والمصور باب من صور صورة كلف يوم

کھلانے والے اور گودنا گودنے والی عورت اور گدانیوالی اور صورت بنانیوالے پر لعنت کی باب جس نے (جاندار کی) صورت بنائی قیامت کے

القيامة أن ينفخ فيها الروح وليس بنافخ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا

دن اس پر جان ڈالنے کا حکم ہوگا اور جان ڈال نہ سکیگا ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے

عبد الأعلى حدثنا سعيد قال سمعت النضر بن أنس بن مالك يحدث قتادة

عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا میں نے نضر بن انس بن مالک سے سنا وہ قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے

قال كنت عند ابن عباس وهم يسألونه ولا يذكر النبي صلى الله عليه وسلم

میں ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا لوگ ان سے مسئلے پوچھ رہے تھے وہ جواب دے رہے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انہوں نے

حتى سئل فقال سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يقول من صور صورة في

نہیں کیا یہاں تک کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا اس وقت انہوں نے کہا میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی دنیا میں (جاندار کی)

الدنيا كلف يوم القيامة أن ينفخ فيها الروح وليس بنافخ باب الارتداف

اس کو قیامت کے دن کہا جائیگا اس میں جان بھی ڈال اور وہ جان ڈال نہ سکیگا (اسلئے برابر عذاب ہوتا رہیگا) باب جانور پر کسی کو اپنے

على الدابة حدثنا قتيبة حدثنا أبو صفوان عن يونس بن يزيد عن

ساتھ بٹھا لینا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے ابن

ابن شهاب عن عروة عن أسامة بن زيد رض أن رسول الله صلى الله عليه

شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے

وسلم ركب على حمار على إكاف عليه قطيفة فدكية وأردف أسامة وراءه

پر سوار ہوئے جس پر فدک کی کملی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے اسی گدھے پر بٹھا لیا

باب الثلاثة على الدابة حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا

باب تین آدمی کا ایک سواری پر چڑھ بیٹھنا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد

خالد عن عكرمة عن ابن عباس رض قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم

حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب فتح مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے

مكة استقبله أغيلمة بني عبد المطلب فحمل واحدا بين يديه والآخر

تو عبدالمطلب کی اولاد نے (جو کمسن تھی) آپ کا استقبال کیا (سب بچے تھے) آپ نے ایک کو اپنے سامنے اور ایک کو پیچھے بٹھا لیا

خَلْفَهُ بَابُ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ
باب اگر جانور کا مالک کسی کو اپنے سامنے بٹھالے (تو جائز ہے) اور بعضوں نے (عامر شعبی نے) کہا جانور کا مالک

الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ اگر آگے بیٹھنے کی دوسرے کو اجازت دے تو یہ جائز ہے ف مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ الْأَشَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے کہا عکرمہ کے سامنے یہ ذکر آیا کہ تین آدمی جو ایک جانور پر بیٹھیں ان میں کون بہت برا ہے

أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے آپ نے قثم بن عباسؓ کو سامنے اور فضل بن عباس رض کو پیچھے بٹھا لیا تھا

أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ بَابُ إِرْدَافِ
یا یوں کہا کہ قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھا لیا۔ اب ان میں کون برا تھا کون اچھا تھا (یعنی تینوں اچھے تھے تو یہ کہنا کہ آگے والا برا ہے یا بیچ والا یا پیچھے والا

الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
دوسرے مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتا ہے ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے معاذ بن جبلؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ
ایک ہی جانور پر بیٹھا ہوا تھا میرے اور آپ کے بیچ میں پالان کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی آپ نے فرمایا معاذ میں نے عرض

رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ
یا رسول اللہ جو ارشاد ہو اسکی بجالانے کو مستعد ہوں (آپ خاموش ہو رہے) پھر تھوڑی دیر چلتے رہے بعد اسکے فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں

اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ
یا رسول اللہ جو ارشاد ہو بجالانا ہوں پھر تھوڑی دیر چلے اسکے بعد فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں آپ کی خدمت کرنے کو مستعد ہوں

وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
اس وقت آپ نے فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے

قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ
آپ نے فرمایا اللہ کا حق اسکے بندوں پر یہ ہے کہ (خالص) اسی کی عبادت کریں اسکے ساتھ شرک نہ کریں ف پھر تھوڑی دیر چلتے رہے

قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي
اسکے بعد فرمایا معاذ میں نے کہا حاضر اور مستعد ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو جانتا ہے

مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى

بندون کا حق اللہ پر کیا ہے جب بندے اُسکا حکم بجا لائین ف میںنے کہا اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ پر بندون کا یہ حق

اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

ہے کہ اُنکو عذاب نہ کرے باب عورت مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتی ہے ہم سے حسن بن محمد بن صباح

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي

نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن عباد نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھکو یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی

إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ قَبِلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

کہا میںنے انس بن مالک سے سنا اُنہون نے کہا ہم خیبر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ آئے اور

سَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

میں اُس وقت ابو طلحہ کے ساتھ ایک سواری پر تھا وہ چلے رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی سواری پر آپ کی ایک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ

بی بی حضرت صفیہ (رض) بیٹھی ہوئی تھین اتنے مین اونٹنی نے ٹھوکر کھائی گر پڑی میںنے کہا ارے

الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ

عورت گر پڑی اور مین اترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہاری مان ہے (اُسکا ذکر ادب سے کرو) پھر میںنے پالان مضبوط باندھی

وَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ آيِبُونَ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جب مدینہ کے نزدیک پہنچے یا مدینہ دکھائی دیا آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے

تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى

ہین اللہ کی طرف رجوع ہونے والے ہین اُسکو پوجنے والے ہین اپنے مالک کی تعریف کرنے والے ہین باب چت لیٹ کر ایک پاؤن پر دوسرا پاؤن

الْأُخْرَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

رکھنا ف ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي

اُنہون نے عباد بن تمیم سے اُنہون نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید) سے اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین لیٹے دیکھا لیٹے

الْمَسْجِدِ رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

چت لیٹے آپ ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکھے ہوئے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

كتاب الأدب

كتاب اخلاق كے بيان ميں

باب البر والصلة وقول الله تعالى ووصينا الانسان بوالديه حدثنا ابو الوليد

باب احسان اور ناطا پروری کی فضیلت اور اللہ تعالی نے فرمایا ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنیکا حکم دیا ہم سے

حدثنا شعبة قال الوليد بن عيزار اخبرني قال سمعت ابا عمرو الشيباني يقول

کہا ہم سے شعبہ نے کہا ولید بن عیزار نے کہا میں نے ابو عمرو شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے مجھکو

اخبرنا صاحب هذه الدار واومأ بيده الى دار عبد الله قال سألت النبي صلى الله

اس گھر والے نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ

عليه وسلم اي العمل احب الى الله قال الصلوة على وقتها قال ثم اي قال ثم

اللہ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنی (سنت کے موافق جماعت سے) میں نے پوچھا پھر کون سا آپ

بر الوالدين قال ثم اي قال الجهاد في سبيل الله قال حدثني بهن ولو

نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ابن مسعود کہتے ہیں

استزدته لزادني باب من احق الناس بحسن الصحبة حدثنا قتيبة

میں اور پوچھتا تو آپ اور زیادہ باتیں بتلاتے باب سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

ابن سعيد حدثنا جرير عن عمارة بن القعقاع بن شبرمة عن ابي زرعة عن

کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے

ابي هريرة رض قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله

ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پوچھنے لگا یا رسول اللہ سب سے

من احق بحسن صحابتي قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك

زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اسکے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا تیری ماں کا پوچھا پھر کس کا فرمایا تیری ماں

قال ثم من قال ثم ابوك وقال ابن شبرمة ويحيى بن ايوب حدثنا ابو زرعة

کا پوچھا پھر کس کا فرمایا تیرے باپ کا ف اور ابن شبرمہ اور یحیی بن ایوب نے کہا ہم سے ابو زرعہ نے بیان کیا پھر یہی حدیث

مثله باب لا يجاهد الا باذن الابوين حدثنا مسدد حدثنا

نقل کی ف باب ماں باپ کی اجازت بغیر جہاد کو بھی نہ جانا چاہیے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

يحيى عن سفيان وشعبة قالا حدثنا حبيب ح قال وحدثنا محمد بن كثير

یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری اور شعبہ سے دونوں نے کہا ہم کو حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا دوسری سند

أخبرنا سفيان عن حبيب عن أبي العباس عن عبد الله بن عمرو قال قال رجل

کہا ہمکو سفیان نے خبر دی انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابو العباس (سائب) سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا

للنبي صلى الله عليه وسلم أجاهد قال لك أبوان قال نعم قال ففيهما فجاهد

ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری نیت جہاد کو جانے کی ہے آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا جی ہاں زندہ

باب لا يسب الرجل والديه حدثنا أحمد بن يونس حدثنا إبراهيم بن

باب آدمی اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے (یعنے گالی نہ دلوائے) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے

سعد عن أبيه عن حميد بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو رض قال قال

انہوں نے اپنے والد (سعد بن عبد الرحمن بن عوف) سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے

قيل يا رسول الله وكيف يلعن الرجل والديه قال يسب الرجل أبا الرجل

عرض کیا یا رسول اللہ بھلا اپنے ماں باپ کو کون گالی دیگا (اس میں خود اپنی ہی ذلت ہے) آپ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے

فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه باب إجابة دعاء من بر والديه حدثنا سعيد بن

کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے ف۱ یہ دوسرے کی ماں کو گالی دے وہ اسکی ماں کو گالی دے باب جس شخص نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہو اسکی دعا قبول

أبي مريم حدثنا إسمعيل بن إبراهيم بن عقبة قال أخبرني نافع عن ابن

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رض سے

عمر رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما ثلاثة نفر يتماشون

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل کے) تین شخص رستے میں جا رہے تھے

أخذهم المطر فمالوا إلى غار في الجبل فانحطت على فم غارهم صخرة من

اتنے میں مینہ شروع ہوا (برسات آگئی) وہ پہاڑ کے ایک کھوہ میں (غار میں) گھس گئے اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے مونہ پر آگرا منہ

الجبل فأطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا أعمالا عملتموها لله

بند ہو گیا اب کیا کریں آپس میں صلاح کرنے لگے بھائی ایسا کرو تم لوگوں نے جو جو نیک اعمال خالص اللہ کے لیے کیے ہوں انکے وسیلہ

صالحة فادعوا الله بها لعله يفرجها فقال أحدهم اللهم إنه كان لي والدان

سے دعا مانگو شاید اللہ یہ مشکل آسان کرے (تمکو نجات دلوائے) ف۲ پھر ایک شخص ان تینوں میں سے یوں کہنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میرے

شيخان كبيران ولي صبية صغار كنت أرعى عليهم

ماں باپ دونوں ضعیف بوڑھے تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے میں انکے پرورش کے لیے جانوروں کو چرایا کرتا جب شام

کے ساتھ بیان کی اجو اوپر گذر چکی ہے)

فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَاِنَّهٗ نَاٰى بِيَ

اور دودھ دوہتا تو پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو ایک دن ایسا ہوا جانور ایک دور دراز

الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُّهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ

درخت چرنے کے لیے چلے گئے اور مجھکو دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آیا (جب گھر پہونچا) دیکھا تو میرے والدین سو گئے میں نے عادت کے موافق

فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ

اور صبح تک وہ لیے انکے سرہانے کھڑا رہا مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوا کہ انکو نیند سے جگاؤں نہ میں نے اسکو پسند کیا کہ پہلے بچوں

اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ

کو دودھ پلا دوں گو رات بھر وہ بچے میرے پاؤں پاس بیٹھے چلاتے رہے دودھ مانگتے رہے (مگر میں نے نہ دیا تھا نہ دیا) صبح تک یہی

دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ

حال رہا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لیے کیا تھا تو اس پتھر میں روزن کر دے کہ

لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَ

ہم ذرا آسمان کو تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا روزن کر دیا کہ وہ آسمان کو اس میں سے دیکھنے لگے ف

قَالَ الثَّانِيْ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ

دوسرے شخص نے یوں دعا کی یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اسکو بہت چاہتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر فریفتہ (دلدادہ) ہوتا ہے

فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ

آخر میں نے اس سے وصال کی درخواست کی اس نے کہا سو اشرفیاں لا تو میں قبول کروں میں نے محنت مزدوری کر کے سو اشرفیاں جمع

دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ . .

کیں اور اسکے پاس گیا جب اسکی ٹانگوں کے بیچ میں بیٹھا (اب جماع کرنا چاہتا تھا) وہ کہنے لگی اے خدا کے بندے اللہ سے ڈر خلاف شرع اس مہر

وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ

کو مت کھول میں یہ سنکر اٹھ کھڑا ہوا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے تیری ہی رضامندی کے لیے باز رہا تو

وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ

اس پتھر میں اور زیادہ روزن کر دے اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ روزن کر دیا اب تیسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری

اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ

پر لگایا تھا اور ایک فرق (سولہ رطل غلہ) مزدوری کا ٹھیرا تھا جب وہ اپنا کام کر چکا تو کہنے لگا میری مزدوری دلاؤ میں جو غلہ ٹھیرا

وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ

چلا گیا میں نے وہ غلہ بو دیا اور برابر اس میں زراعت کرتا رہا یہاں تک کہ اسکے نفع میں سے میں نے گائے بیل چرواہے خرید لیے ایک مدت کے بعد

اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ

اللہ سے ڈر میرا حق مت مار میری مزدوری دلا دے میں نے کہا جا وہ سب گائے بیل اور انکے چرواہے لے لے یہ تیرے ہی ہیں وہ کہنے لگا

اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيهَا فَأَخَذَهُ

بھلے آدمی اللہ سے ڈر مجھ سے ٹھٹھا مت کر میں نے کہا ٹھٹھا نہیں وہ گائے بیل چرواہے تیرے ہی ہیں لے لے آخر وہ سب لیکر چلدیا

فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ

یا اللہ اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا روزن ہمارے نکلنے کے لیے باقی ہے وہ بھی کردے

اللّٰهُ عَنْهُمْ بَابُ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

اللہ نے وہ بھی کردیا اور تینوں غار سے نکل آئے باب والدین کی نافرمانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا

شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ہم سے شیبان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مسیب سے انہوں نے وراد سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے

سَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ماؤں کی نافرمانی کرنا حرام کیا ہے اور جو چیز دینا چاہیے اسکو روکنا جیسے آگ پانی برتن باسن وغیرہ

وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ

اور لوگوں سے مانگنا اور بیٹیوں کو جیتا گاڑنا اور بیفائدہ بک بک لگانا اور بے ضرورت سوالات کرنا اور مال ضائع کرنا اسراف کرنا ہم سے اسحاق نے

حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رضـ

شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلَى يَا

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ بتلا دوں ہم لوگوں نے عرض کیا بتلایے یا رسول

رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ

اللہ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے یا بیٹھ گئے تکیہ چھوڑ دیا

أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ

فرمانے لگے اور جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا سن لو جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا برابر یہی فرماتے رہے

يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

میں سمجھا اب خاموش ہی نہ ہونگے ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضـ

ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے انس بن مالک رض سے سنا

قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبائر أو سئل عن الكبائر فقال الشرك

کہا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا فرمایا وہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا

بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين فقال ألا أنبئكم بأكبر الكبائر قال قول

ناحق خون کرنا والدین کی نافرمانی کرنا پھر کہنے لگے کیا میں تم سے بڑے سے بڑا گناہ بیان کروں وہ کیا ہے جھوٹ بولنا

الزور أو قال شهادة الزور قال شعبة وأكثر ظني أنه قال شهادة الزور ف

یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا شعبہ راوی نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی دینا فرمایا ف

باب صلة الوالد المشرك حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا

باب اگر باپ کافر ہو تب بھی اس سے سلوک کرنا ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا ہم سے

هشام بن عروة أخبرني أبي أخبرتني أسماء ابنة أبي بكر رض قالت أتتني

ہشام بن عروہ نے کہا مجھکو والد نے خبر دی کہ مجھکو اسماء بنت ابی بکر رضی نے انہوں نے کہا میری ماں آنحضرت صلی اللہ

أمي راغبة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فسألت النبي صلى الله عليه وسلم

علیہ وسلم کے زمانہ میں (مدینہ میں) آئی (وہ کافر تھی) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں

آصلها قال نعم قال ابن عيينة فأنزل الله تعالى فيها لا ينهاكم الله عن الذين

آپ نے فرمایا ہاں سفیان بن عیینہ نے کہا اسی باب میں (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت اتری اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ سلوک

لم يقاتلوكم في الدين باب صلة المرأة أمها ولها زوج وقال الليث

کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے نہیں لڑے ف باب اگر خاوند والی مسلمان عورت اپنی کافر ماں سے سلوک کرے

حدثني هشام عن عروة عن أسماء قالت قدمت أمي وهي مشركة في عهد قريش

مجھ سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسماء سے میری ماں اُن دنوں میں (مدینہ میں) آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ومدتهم إذ عاهدوا النبي صلى الله عليه وسلم مع أبيها فاستفتيت النبي

اور قریش کے صلح کا زمانہ تھا اسکا باپ (یعنی میرا نانا) بھی اسکے ساتھ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

صلى الله عليه وسلم فقلت إن أمي قدمت وهي راغبة قال نعم صلي أمك

میری ماں آئی ہے (اسلام سے نفرت ہے) کیا میں اس سے سلوک کروں آپ نے فرمایا البتہ اپنی ماں سے سلوک کر گو وہ مسلمان نہیں

حدثنا يحيى حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبيد الله بن

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ

عبد الله أن عبد الله بن عباس أخبره أن أبا سفيان أخبره أن هرقل

سے ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی ان کو ابوسفیان نے کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے انکو بلا بھیجا پھر پورا قصہ بیان کیا جو اوپر

ف حالانکہ شرک بالاجماع سب گناہوں سے بڑا ہے مگر آپ نے جھوٹی گواہی کو اس لیے بڑا فرمایا

أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ

بھیجا تھا اس نے کہا ابوسفیان نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھنے خیرات دینے زنا سے بچنے ناطے والوں

وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ بَابُ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ

سے سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں باب مشرک بھائی سے سلوک کرنا ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض

کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے عبد اللہ ابن عمر رض سے سنا وہ

يَقُولُ رَأَى عُمَرُ حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ وَالْبَسْهَا

کہتے تھے حضرت عمر رض نے ایک ریشمی کاڑھی دار جوڑہ (بازار میں) بکتا دیکھا تو آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ خرید لیجیے اور جمعہ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ

کے دن اور جس دن باہر والے لوگ آپ پاس آتے ہیں اسکو پہنا کیجیے آپ نے فرمایا اسکو تو وہ پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ ملنا نہیں پھر ایسا

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ

ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اسی قسم کے کئی جوڑے آگئے آپ نے ان میں سے ایک حضرت عمر رض کو بھی بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ

میں یہ جوڑا کیسے پہن سکتا ہوں آپ تو پہلے ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تو

تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

بیچ ڈالے یا کسی اور کو پہنا دے (جو پہن سکتا ہے) آخر حضرت عمر رض نے وہ جوڑا اپنے ایک (مشرک) بھائی کو مکہ میں تحفہ بھیجا جو ابھی مسلمان

بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي

باب ناطہ والوں سے سلوک کرنے کی فضیلت ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن

ابْنُ عُثْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ

عثمان نے خبر دی کہا میں نے موسی بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابو ایوب انصاری رض سے انہوں نے کہا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ

أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا

مجھ کو ایسا عمل بتلایے جسکی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبد الرحمن بن بشر نے بیان کیا

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

کہا ہم سے بہز نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن موہب اور انکے والد عثمان نے دونوں نے

أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ

موسی بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابو ایوب انصاری رض سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو ایسا

يا رسول الله اخبرني بعمل يدخلني الجنة فقال القوم ماله ماله فقال رسول

عمل بتلایئے جو مجھ کو بہشت میں لیجائے اس پر لوگ کہنے لگے اس شخص کو کیا ہو گیا ہے کیا ہو گیا ہے (کچھ خبط تو نہیں ہوا ہے) تب آنحضرت

الله صلى الله عليه وسلم ارب ماله فقال النبي صلى الله عليه وسلم تعبد الله

فرمایا کیوں ہو گیا کیا ہے اسکو ضرورت ہوا اسلیے بیچارہ پوچھتا ہے پھر آپ نے فرمایا تو اللہ کو

لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكاة وتصل الرحم ذرها قال كأنه

پوج اسکا ساجھی کسی کو نہ کر اور نماز درستی سے ادا کر اور زکوٰۃ نکال اور ناطہ والوں سے سلوک کر اب یہ اعمال تجھ کو بہشت میں لیجائینگے

كان على راحلته باب اثم القاطع حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث

اپنی اونٹنی پر سوار تھے باب قطع رحم کا گناہ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

عن عقيل عن ابن شهاب ان محمد بن جبير بن مطعم قال ان جبير بن مطعم

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے کہا مجھے (والد) جبیر بن مطعم نے

اخبره انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة قاطع باب

خبر دی انہوں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے رحم کا قطع کرنیوالا جنت میں نہ جائیگا باب

من بسط له في الرزق لصلة الرحم حدثني ابراهيم بن المنذر حدثنا محمد

ناطہ والوں سے سلوک کرنا کشائش رزق کا باعث ہوتا ہے ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن معن نے

ابن معن قال حدثني ابي عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة رض قال سمعت

کہا مجھ سے والد معن بن محمد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره ان يبسط له في رزقه وان

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جسکو روزی کا کشادہ ہونا اور عمر کا زیادہ ہونا اچھا لگے

ينسأ له في اثره فليصل رحمه حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن

وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے

عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني انس بن مالك ان رسول الله صلى الله

عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم قال من احب ان يبسط له في رزقه وينسأ له في اثره فليصل

فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اسکی روزی کشادہ اس کی عمر دراز ہو وہ اپنے ناطہ والوں سے

رحمه باب من وصل وصله الله حدثني بشر بن محمد اخبرنا

سلوک کرے باب جو شخص ناطہ جوڑیگا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملائیگا (یعنی عنایت فرمائیگا) ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِى مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّى سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ
عبداللہ نے کہا ہم سے معاویہ بن ابی مزرد نے کہا میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا وہ ابوہریرہ رضہ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ
سے روایت کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا جب اس سے فراغت ہوگئی

مِنْ خَلْقِهٖ قَالَتِ الرَّحِمُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ
تو ناطہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ اس کی جگہ ہے جو توڑنے سے تیری پناہ چاہتا ہے ف پروردگار نے فرمایا بیشک کیا تو اس بات پر راضی

اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ
نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے اس سے میں بھی جوڑوں گا (ملاپ کرونگا) اور جو کوئی تجھے توڑے (قطع رحم کرے) میں بھی اس سے قطع کرونگا ناطہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی تصدیق میں (سورۂ محمدؐ کی) یہ آیت پڑھو کچھ عجب نہیں اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم

اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
ملک میں وہ بہت فساد کرو اور ناطے رشتے توڑ ڈالو ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے

سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ
سلیمان بن بلال نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَ
سے آپ نے فرمایا ناطہ رشتہ پروردگار سے جڑا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا جو کوئی تجھ کو جوڑے میں بھی اس سے جوڑونگا اور

مَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ
جو کوئی تجھکو توڑے (قطع کرے) میں بھی اس سے توڑونگا ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا

قَالَ اَخْبَرَنِى مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِى مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض
مجھ کو معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے

زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ناطہ رشتہ اللہ تعالیٰ سے جڑا ہوا

فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهٗ بَابٌ يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا
ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی اس کو جوڑے (ملائے) میں بھی اس سے ملاپ کرونگا اور جو کوئی اس کو قطع کرے میں بھی اس سے قطع کرونگا باب آنحضرت

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ
ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے

ف دوسری روایت میں ... اگر وہ ناطہ کا خیال رکھے گا تو میں بھی اسکا خیال رکھونگا

ابن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم ان عمرو بن العاص قال سمعت النبی صلی

انہوں نے قیس بن ابی حازم سے کہ عمرو بن عاص کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علانیہ

اللہ علیہ وسلم جھارا غیر سر یقول ان ال ابی قال عمرو فی کتاب محمد بن جعفر

یہ فرماتے سنا فلانے کی اولاد (یعنے ابوسفیان یا حکم بن عاص یا ابولہب کی) عمرو بن عباس نے کہا محمد بن جعفر کی کتاب میں اس مقام

بیاض لیسوا باولیائی انما ولیی اللہ وصالح المؤمنین زاد عنبسۃ بن عبد

پر سفید جگہ خالی تھی (یعنے تحریر نہ تھی) میرے عزیز نہیں ہیں (گو ان کو نسبی رشتہ ہے) میرا ولی تو اللہ اور میرے عزیز وہی ہیں جو مسلمانوں میں نیک

الواحد عن بیان عن قیس عن عمرو بن العاص قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ و

بیان بن بشر سے انہوں نے قیس سے انہوں نے عمرو بن عاص سے اتنا زیادہ ہے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

سلم ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا یعنی اصلہا بصلتہا باب لیس

فرماتے ہیں البتہ ان سے ناطہ ہے اگر وہ قرابت کریں گے تو میں بھی تر رکھونگا یعنے وہ ناطا جوڑیں گے تو میں بھی جوڑونگا باب ناطا جوڑنے کے یہ معنی نہیں

الواصل بالمکافی حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفین عن الاعمش و

ہیں کہ صرف بدلہ کر دے (بلکہ برائی کرنیوالے سے بھلائی کرے) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش

الحسن بن عمرو وفطر عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمرو قال سفین لم یرفعہ

اور حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ سے ان تینوں نے مجاہد بن جبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سفیان کہتے ہیں اعمش نے اس حدیث کو آنحضرت

الاعمش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ حسن وفطر عن النبی صلی اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا بلکہ عبد اللہ بن عمرو کا قول بیان کیا اور حسن اور فطر ان دونوں نے مرفوع کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیہ وسلم قال لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت

ناطا جوڑنیوالا وہ نہیں ہے جو بدلہ کر دے (احسان کے بدل احسان کرے) بلکہ ناطا جوڑنیوالا وہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار اسکا اس سے

رحمہ وصلہا باب من وصل رحمہ فی الشرک ثم اسلم حدثنا

ناطا قطع کرے تو وہ جوڑے باب جس نے کفر کی حالت میں ناطہ برادری کی پھر مسلمان ہو گیا تو اسکا ثواب قائم رہیگا یا نہیں ہم سے

ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان حکیم

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو عروہ بن زبیر نے خبر دی انکو حکیم بن حزام نے

بن حزام اخبرہ انہ قال یا رسول اللہ ارایت امورا کنت اتحنث بھا فی

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے جاہلیت کے زمانہ میں جو کام عبادت کے طور پر کیے ہیں جیسے

الجاھلیۃ من صلۃ وعتاقۃ وصدقۃ ھل لی فیھا من اجر قال حکیم

ناطا جوڑنا بردہ آزاد کرنا خیرات دینا ان کا کچھ ثواب (مسلمان ہونے کے بعد) مجھکو ملیگا

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنْ خَیْرٍ وَیُقَالُ أَیْضًا عَنْ أَبِی

آپ نے فرمایا تو جب اسلام لایا تو پہلی اگلی نیکیاں بھی ساتھ لیکر بعضوں نے ابوالیمان سے بجائے اتحنت کے اتحنت روایت

الْیَمَانِ أَتَحَنَّتُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّتُ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ

کیا ہے اور معمر اور صالح اور ابن مسافر نے بھی اتحنت روایت کیا ہے ابن اسحاق نے کہا اتحنت کے معنی

التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَہٗ ہِشَامٌ عَنْ أَبِیْہِ بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِیَّةَ غَیْرِہٖ حَتّٰی

نیکی کرنا عبادت کرنا ہشام نے بھی اپنے والد سے اس کو روایت کیا باب دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا

تَلْعَبَ بِہٖ أَوْ قَبَّلَہَا أَوْ مَازَحَہَا حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ عَنْ خَالِدِ

کھیلے اور بچے کو بوسہ دینا یا اس سے ہنسنا ہم سے حبان بن موسی نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ نے اُنھوں نے خالد بن سعید سے

بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ أَتَیْتُ رَسُولَ

اُنھوں نے اپنے والد سعید بن عمرو بن سعید بن عاص سے اُنھوں نے ام خالد سے جو خالد بن سعید کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی میں آنحضرت صلی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِی وَعَلَیَّ قَمِیصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اللہ علیہ وسلم پاس اپنے باپ کے ساتھ آئی میں ایک زرد قمیص پہنے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو دیکھ کر

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَنَہْ سَنَہْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَہِیَ بِالْحَبَشِیَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَہَبْتُ

فرمایا واہ واہ کیا کہنا واہ واہ کیا کہنا سنہ حبشی زبان کا لفظ ہے ام خالد کہتی ہے میں کمسن کی تو تھی ہی میں جا کر

أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِی أَبِی قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہَا ثُمَّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر مہر نبوت سے کھیلنے لگی میرے باپ نے مجھکو جھڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھیلنے دے پھر

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَبْلِیْ وَأَخْلِقِیْ ثُمَّ أَبْلِیْ وَأَخْلِقِیْ ثُمَّ أَبْلِیْ

آپ نے مجھکو یوں دعا دی یہ کپڑا پرانا کر پھاڑ پرانا کر پھاڑ تین بار یہی فرمایا عبداللہ

وَأَخْلِقِیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَبَقِیَتْ حَتّٰی ذَکَرَ یَعْنِیْ مِنْ بَقَائِہَا بَابُ رَحْمَةِ

کہتے ہیں وہ کرتہ تبرک کے طور پر رہا یہاں تک کہ کالا پڑ گیا تھا باب بچہ پر شفقت

الْوَلَدِ وَتَقْبِیْلِہٖ وَمُعَانَقَتِہٖ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

کرنا اُس کو بوسہ دینا گلے لگانا اور ثابت نے انسؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم

وَسَلَّمَ إِبْرَاہِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ إِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مَہْدِیٌّ

کو بوسہ دیا اسکو سونگھا (یہ امام بخاری نے کتاب الجنائز میں وصل کیا) ہمسے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہمکو مہدی بن میمون ازدی

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِیْ نُعْمٍ قَالَ کُنْتُ شَاہِدًا لِابْنِ عُمَرَ

نے کہا ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے اُنھوں نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے اُنھوں نے کہا میں موجود تھا ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ

سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ

سے پوچھا اگر کوئی احرام کی حالت میں مچھر کو مار ڈالے انہوں نے کہا تو کس ملک کا رہنے والا ہے اس نے کہا عراق کا عبداللہ نے لوگو

انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سے کہا اس شخص کو دیکھو مجھ سے یہ پوچھتا ہے اگر کوئی مچھر کو مار ڈالے (گویا مچھر کی جان لینا بڑا گناہ سمجھتا ہے) اور اسکے ملک والوں نے

وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا حَدَّثَنَا

آنحضرت کے نواسے امام حسین علیہ السلام کو (بے تکلف) مار ڈالا حالانکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسن اور حسین

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا اُن کو عروہ

عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ

ابن زبیر نے خبر دی اُن سے حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا میرے پاس

قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ

ایک عورت کچھ مانگنے کو آئی اپنی دو بیٹیاں لیے ہوئے اس وقت میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دیدی اس نے

فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

کیا کیا اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور اپنی دونوں بیٹیوں کو دیدیے (آپ کچھ نہیں کھائی) پھر اٹھ کر چلی گئی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنْ يَلِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ

علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص بیٹیوں میں پھنس جائے پھر انکے ساتھ اچھا سلوک

سِتْرًا مِنَ النَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنَا

کرے تو قیامت کے دن وہ دوزخ سے اسکا بچاؤ ہونگی ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے کہا ہم کو

عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن سلیم نے کہا ہم سے ابو قتادہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے

وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا

آپ کے کندھے پر آپ کی نواسی امامہ بنت زینب تھیں آپ نے نماز پڑھائی شروع کی جب رکوع کرتے تو امامہ کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے

الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ

کہ ابوہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو بوسہ دیا

علی وعندہ الاقرع بن حابس التمیمی جالسا فقال الاقرع ان لی عشرۃ من

اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے اقرع کہنے لگے یا رسول اللہ میرے تو دس لڑکے ہیں

الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال

ہیں ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (کراہیت سے) انکی طرف دیکھا اور فرمایا

من لا یرحم لا یرحم حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن ہشام عن عروۃ

جو شخص رحم نہ کرے اس پر (خدا کی طرف سے) بھی رحم نہ ہوگا ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام

عن عائشۃ رض قالت جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تقبلون

سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک گنوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ لوگ بچوں کو پیار کرتے ہیں

الصبیان فما نقبلہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او املک لک ان نزع

ہم تو انکو پیار نہیں کرتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کر سکتا ہوں (تیرے دل میں رحم نہیں ڈال سکتا ہوں) جب اللہ

اللہ من قلبک الرحمۃ حدثنا ابن ابی مریم حدثنا ابو غسان قال حدثنی

تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو ابو غسان (محمد بن مطرف) نے خبر دی

زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر بن الخطاب قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ (اسلم) سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے

سبی فاذا امراۃ من السبی قد تحلب ثدیہا تسقی اذا وجدت صبیا فی

ان میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ بہ رہا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اسکو قیدیوں میں ملا اس نے

فی السبی اخذتہ فالصقتہ ببطنہا وارضعتہ فقال لنا النبی صلی اللہ

جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اسکو دودھ پلانے لگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا

علیہ وسلم اترون ہذہ طارحۃ ولدہا فی النار قلنا لا وہی تقدر علی ان

تم کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں جھونک دیگی ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اسکو قدرت ہوگی وہ اپنے بچہ کو آگ میں

لا تطرحہ فقال اللہ ارحم بعبادہ من ہذہ بولدہا باب جعل اللہ الرحمۃ

نہیں ڈالیگی آپ نے فرمایا بس سمجھ لو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے باب اللہ کی

مائۃ جزء حدثنا الحکم بن نافع اخبرنا شعیب عن الزہری اخبرنا سعید

رحمت کے سو حصے ہیں ہم سے حکم بن نافع بہرانی نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو سعید بن مسیب

ابن المسیب ان ابا ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضہ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي
اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک حصہ زمین میں اتارا
الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ
ہے اس ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی (جانور) اپنے بچہ کو اپنا سم لگنے نہیں دیتی اٹھا لیتی
وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ **بَابُ** قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ حَدَّثَنَا
ہے کہیں اسکو تکلیف نہ پہونچے **باب** اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ اپنے ساتھ کھلا پلانا پڑیگا　ہم سے
مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ
محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہمکو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا
سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ؐ سے پوچھا کونسا گناہ بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اللہ کے برابر والا کسی
وَهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ
کو کرنا حالانکہ اسی نے تجھ کو پیدا کیا پھر انہوں نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ ہمارے ساتھ
ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
کھائیگا　پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا کرنا　پھر اللہ نے (سورۂ فرقان میں) اسکی تصدیق اتاری
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ **بَابُ** وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ
والذین　لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر　اخیر تک **باب** لڑکے کو گود میں بٹھلانا
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ سے والد (عروہ) نے بیان کیا
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حِجْرِهِ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ
انہوں نے حضرت عائشہ ؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ (عبداللہ بن زبیر) کو اپنی گود میں بٹھایا کھجور چبا کر اسکے منہ میں دی
فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ **بَابُ** وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا **باب** بچہ کو ران پر بٹھانا　ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
کہا ہم کو عارم (محمد بن فضل) نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہا میں نے ابو تمیمہ (طریف
أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ
ابن مجالد) سے سنا وہ ابو عثمان نہدی سے روایت کرتے تھے وہ اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا

زید رض کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذنی فیقعدنی علی فخذہ

ویقعد الحسن علی فخذہ الاخری ثم یضمہما ثم یقول اللہم ارحمہما فانی

ارحمہما وعن علی قال حدثنا یحیی حدثنا سلیمان عن ابی عثمن قال التیمی

فوقع فی قلبی منہ شیء قلت حدثت بہ کذا وکذا فلم اسمعہ من ابی عثمن

فنظرت فوجدتہ عندی مکتوبا فیما سمعت باب حسن العہد من الایمان

حدثنا عبید بن اسمعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ

قالت ما غرت علی امرأۃ ما غرت علی خدیجۃ ولقد ہلکت قبل ان یتزوجنی

بثلث سنین لما کنت اسمعہ یذکرہا ولقد امرہ ربہ ان یبشرہا ببیت

فی الجنۃ من قصب وان کان لیذبح الشاۃ ثم یہدی فی خلتہا منہا باب

فضل من یعول یتیما حدثنا عبد اللہ بن عبد الوہاب قال حدثنی عبد

العزیز بن ابی حازم قال حدثنی ابی قال سمعت سہل بن سعد عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال انا وکافل الیتیم فی الجنۃ ہکذا وقال باصبعیہ

السبابۃ والوسطی باب الساعی علی الارملۃ حدثنا اسمعیل بن

بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا ف باب بیوہ کی پرورش کرنے والے کا ثواب ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان

عبد اللہ قال حدثنی مالک عن صفوان بن سلیم یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ و

کہا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے (جو تابعی ہیں) وہ اس حدیث کو (مرسلاً) روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

سلم قال الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ او کالذی

وسلم نے فرمایا مسکین اور بیوؤں کے لیے کوشش کرنیوالا درجہ میں مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے یا اس شخص کی برابر ہے جو دن بھر روزہ

یصوم النھار و یقوم اللیل حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ثور بن زید

دن کو روزہ رکھتا ہے اور (رات بھر) رات کو عبادت میں گذارتا ہے ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں

الدیلی عن ابی الغیث مولی ابن مطیع عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و

نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابو الغیث سے جو ابن مطیع کا غلام تھا اس نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی

سلم مثلہ باب الساعی علی المسکین حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ

حدیث نقل کی باب مسکین اور محتاجوں کی پرورش کرنیوالا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا

حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول

کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو الغیث سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور محتاجوں کی خبر گیری کرنے والا درجہ میں اس شخص کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا

واحسبہ قال یشک القعنبی کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر باب رحمۃ

ہو قعنبی کو اس میں شک ہے امام مالک نے (اس حدیث میں) یہ بھی کہا تھا اس شخص کے برابر جو (نماز میں) کھڑا رہتا ہے تھکتا ہی نہیں اور اس

الناس والبھائم حدثنا مسدد حدثنا اسمٰعیل حدثنا ایوب عن ابی قلابۃ

اور جانوروں سب پر رحم کرنا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں

عن ابی سلیمن مالک بن الحویرث قال اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم و

نے ابو سلیمان مالک بن حویرث (صحابی) سے انہوں نے کہا ہم جب (اپنے ملک سے مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اس وقت

نحن شببۃ متقاربون فاقمنا عندہ عشرین لیلۃ فظن انا اشتقنا اھلنا

ہم لوگ نوجوان قریب قریب ایک ہی عمر کے تھے ہم بیس راتوں تک آپ پاس ٹھیرے رہے پھر آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم کو اپنے

وسالنا عمن ترکنا فی اھلنا فاخبرناہ وکان رفیقا رحیما فقال ارجعوا الی

آپ نے ہم سے پوچھا تم اپنے عزیزوں میں کن کن کو اپنے ملک میں چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کر دیا آپ بہت نرم دل اور رحم والے تھے آپ نے

اھلیکم فعلموھم ومروھم وصلوا کما رایتمونی اصلی واذا حضرت الصلوۃ

فرمایا بس اب اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ وہاں اپنے ملک والوں کو دین کی باتیں سکھلاؤ ان کو حکم کرو اور جس طرح تم نے مجھ کو دیکھا اس طرح نماز پڑھو

فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ حَدَّثَنَا اسمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

تو تم مین سے ایک شخص اذان دے اور جو تم مین (عمر مین) بڑا ہو وہ امامت کرے ف ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک

سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے انہون نے سمی سے جو ابو بکر رض کے غلام تھے انہون نے ابو صالح روغن فروش سے انہون نے ابو ہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ

ایک شخص رستے مین جا رہا تھا اسکو سخت پیاس لگی پھر ایک کنوان ملا تو وہ اس مین اترا

فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ

پانی پیا جب باہر نکلا دیکھا تو ایک کتا پیاس کے مارے ریا (پانی نہین ملتا) تو کیچڑ ہی چاٹ رہا ہے اس نے اپنے دل مین کہا اس

لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ

کتے کو بھی پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہوگی جیسے مجھ پر گذر چکی ہے آخر وہ پھر کنوئے مین اترا اور اپنے موزے

خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ

مین پانی بھر کر منہ مین اسکو تھام کر اوپر چڑھا اس کتے کو پانی پلایا اللہ تعالےٰ نے اسکے کام کی قدر کی اسکو بخش دیا لوگون نے عرض کیا

اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ حَدَّثَنَا

یارسول اللہ ہمکو جانورون پر بھی رحم کرنے مین ثواب ملیگا آپ نے فرمایا ہر تازہ کلیجے والے پر ف ثواب ملیگا ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہون نے زہری سے کہا مجھکو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ

ابو ہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے

فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا

اتنے مین ایک گنوار (ذو الخویصرہ یا اقرع بن حابس) نماز ہی مین یون دعا مانگنے لگا یا اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد پر بس اور کسی پر مت کر

فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيدُ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس گنوار سے فرمایا ارے تو نے کشادہ کو یعنی اللہ کی رحمت کو جو کشادہ تھی تنگ

رَحْمَةَ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ

کر دیا ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہون نے عامر سے انہون نے کہا یعنی نعمان

سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى

ابن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سب ملکر

الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا

ایک دوسرے پر رحم کرنے اور دوستی رکھنے اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں جسم میں ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے

تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

تو ساری اعضا کو چین نہیں پڑتا نیند نہیں آتی بخار چڑھ آتا ہے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ

اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان اگر کوئی (میوہ دار) درخت

غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ

جماوے پھر اس میں سے کوئی آدمی کھائے یا جانور (تو اس) کو صدقہ کا ثواب ملتا رہیگا ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ

بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے زید بن وہب نے کہا میں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا آنحضرت

عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بَابُ الْوَصَاةِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (دوسروں پر) رحم نہ کریگا پروردگار بھی اس پر رحم نہیں کریگا باب ہمسایہ کے حقوق کا

بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

بیان اور اللہ تعالی نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوجو اُسکا شریک کسی کو مت بناؤ ماں باپ سے اچھا سلوک کرو آخر

إِلَى قَوْلِهِ مُخْتَالًا فَخُورًا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

آیت مختالا فخورا تک ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ

اُنہوں نے یحیی بن سعید انصاری سے کہا مجھ کو ابوبکر بن محمد نے خبر دی اُنہوں نے عمرہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اُنہوں نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبریل برابر مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا اب اسکو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد نے بیان کیا اُنہوں نے

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ

اپنے والد (محمد بن زید) سے اُنہوں نے ابن عمر رض سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل ع برابر

يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ

مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم دیتے رہے آخر میں سمجھا اب اسکو وارث بھی بنادینگے باب جس شخص کی تکلیف سے ہمسایوں کو

بوائقه يوبقهن يهلكهن موبقا مهلكا حدثنا عاصم بن علي حدثنا ابن

ڈر سو وہ کیسا گنہگار ہوگا قرآن شریف میں جو یوبقہن ہے اسکے معنے انکو ہلاک کردے اور موبقا ہلاکت ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے

ابي ذئب عن سعيد عن ابي شريح ان النبي صلى الله عليه وسلم قال والله لا

ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو شریح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی قسم پروردگار

يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل ومن يا رسول الله قال الذي لا يامن

کی قسم پروردگار کی قسم وہ شخص (کبھی) مسلمان نہیں ہے جسکے ہمسائے اس کی ایذا سے (آرام سے) نہ رہیں عاصم

جاره بوائقه تابعه شبابة واسد بن موسى وقال حميد بن الاسود

کے ساتھ اس حدیث کو شبابہ اور اسد بن موسے نے بھی روایت کیا ہے اور حمید بن الاسود اور عثمان

وعثمن بن عمر وابو بكر بن عياش وشعيب بن اسحق عن ابن ابي ذئب عن

ابن عمر اور ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے اس حدیث کو ابن ابی ذئب سے روایت کیا ہے انہوں نے

المقبري عن ابي هريرة باب لا تحقرن جارة لجارتها حدثنا عبد الله

مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے باب کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کو ذلیل نہ سمجھے ہم سے عبداللہ بن یوسف

ابن يوسف حدثنا الليث حدثنا سعيد هو المقبري عن ابيه عن ابي هريرة

تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان عورتو کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کی حقارت نہ کرے

لجارتها ولو فرسن شاة باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا

اگرچہ وہ (حصہ بین) ایک بکری کا کھر بھیجے باب جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسایہ کو نہ

يؤذ جاره حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ابو الاحوص عن ابي حصين

ستائے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص نے انہوں نے ابو حصین سے

عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان

انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ

يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر

اور قیامت پر ایمان ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے اور جسکو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ مہمان

فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت

کی خاطر داری کرے اور جسکو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ بری باتیں منہ سے نہ نکالے اچھی بات کہے یا خاموش رہے

كتاب الادب

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَاَبْصَرَتْ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ النَّبِیُّ

انہوں نے ابو شریح عدوی سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تو میرے کانوں نے سنا آنکھوں نے دیکھا آپ نے فرمایا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَہٗ وَمَنْ

جس کو اللہ اور قیامت پہ ایمان ہو وہ اپنے پڑوسی کی خاطر کرے اور جس کو

کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتَہٗ قَالَ وَمَا جَائِزَتُہٗ یَا

اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ دستور کے مطابق مہمان کی خاطر کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دستور کیا ہے

رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَّالضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا کَانَ وَرَآءَ ذٰلِکَ فَھُوَ

آپ نے فرمایا ایک دن رات تک (دو وقت کا کھانا کھلائے) اور تین دن تک بھی (نفل طور پر) مہمانی ہو سکتی ہے پھر اس کے بعد مہمان کو جو

صَدَقَۃٌ عَلَیْہِ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْلِیَصْمُتْ

خیرات دینا ہے اور جس کو اللہ اور قیامت پہ ایمان ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے

بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ فِیْ قُرْبِ الْاَبْوَابِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْہَالٍ حَدَّثَنَا

باب پڑوسیوں میں کون سا پڑوسی مقدم ہے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا

کہا مجھ کو ابو عمران نے خبر دی کہا میں نے طلحہ بن عبداللہ بن عثمان سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے عرض

رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ فَاِلٰی اَیِّھِمَا اُھْدِیْ قَالَ اِلٰی اَقْرَبِھِمَا مِنْکِ بَابًا بَابٌ

کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں میں (پہلے) کس کو حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو باب

کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ

ہر ایک اچھی حق بات کہنے میں صدقہ کا ثواب ہے ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے محمد بن

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ بُرْدَۃَ

ہر ایک اچھی بات میں صدقہ کا ثواب ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ نے

ابْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

ابن ابی موسی اشعری نے انہوں نے اپنے باپ (ابو بردہ) سے انہوں نے سعید کے دادا (ابو موسی اشعری) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مُسْلِمٍ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَ

ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے کہا اگر مقدور نہ ہو آپ نے فرمایا ہاتھوں سے محنت کرکے اپنے تئیں فائدہ پہونچائے اور

يَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ

خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے یا نہ کرے آپ نے فرمایا تو دوسرے عاجز محتاج کی مدد کرے انہوں نے

قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ اَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ

کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا تو آپ نے فرمایا اچھی بات کا حکم کرے انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا

قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ بَابُ طِيْبِ الْكَلَامِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

تو برائی سے بچا رہے ف اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملیگا باب خوش کلامی کا ثواب ابوہریرہ رضہ نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نیک بات کرنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے ہم سے ابوالولید نے بیان کیا

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ

کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو نے خبر دی انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ

اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا پھر دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی

مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ قَالَ شُعْبَةُ اَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا اَشُكُّ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ

اور منہ پھیر لیا شعبہ نے کہا دو بار میں تو شک نہیں ف۲ پھر فرمایا تم دوزخ سے (صدقہ دیکر) بچو اگر کچھ نہیں ملتا تو کھجور کا ایک ٹکڑا

تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بَابُ الرِّفْقِ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ حَدَّثَنَا

ہی دیکر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی ملائم بات کہہ کر ف۳ باب ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ چیز ہے ہم سے

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رضہ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ

انہوں نے عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کچھ یہودی آنحضرت

رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے السام علیکم (یعنی تم مرو) (مردود) کیا

قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں انکی بات سمجھ گئی میں نے یوں جواب دیا وعلیکم السام واللعنۃ (تم ہی مرو تم پر پھٹکار) ف۴ آنحضرت صلی اللہ

اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مھلاً یا عائشۃ ان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ فقلت

علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ ٹھیر (اتنا غصہ مت کر) اللہ تعالیٰ نرمی اور ملائمت کو ہر کام میں پسند کرتا ہے میں نے کہا یا رسول

یا رسول اللہِ ولم تسمع ما قالوا قال رسول اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قد قلت و

اللہ آپ نے ان (کمبختوں) کی بات نہیں سنی آپ نے فرمایا ارے سنی (جواب تو میں نے دیدیا فقط وعلیکم کہدیا ان کا یہی مطلب ہوا کہ تم مرو)

علیکم حدثنا عبد اللہِ بن عبد الوھاب حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن

تم ہی ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے

انس بن مالک ان اعرابیا بال فی المسجد فقاموا الیہ فقال رسول اللہِ صلی

انس سے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اسکی طرف اٹھے (اسکو ماریں گھرکیں) آپ نے فرمایا

اللہ علیہ وسلم لا تزرموہ ثم دعا بدلو من ماء فصب علیہ باب تعاون

اسکا پیشاب بند مت کرو (جب وہ پیشاب کر چکا) آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا وہاں بہا دیا گیا باب ایک مسلمان کو

المؤمنین بعضھم بعضا حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن ابی

دوسرے مسلمان کی مدد کرنا ضرور ہے ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ابی بردہ بن بریدہ

بردۃ قال اخبرنی جدی ابو بردۃ عن ابیہ ابی موسی عن النبی صلی اللہ

ابی بردہ سے کہا مجھ سے میرے دادا ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی

علیہ وسلم قال المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیئے اس طرح ہے جیسے عمارت اسکا ایک حصہ دوسرے حصے کو تھامے رہتا ہے

بین اصابعہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا اذ جاء رجل یسال او

انگلیوں کو قینچی کر لیا اور ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص کچھ مانگتا یا حاجت طلب

طالب حاجۃ اقبل علینا بوجھہ فقال اشفعوا فلتؤجروا ولیقض اللہ

کرتا آیا آپ نے ہم لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا تم خاموش کیوں بیٹھے رہتے ہو عزیبوں اور حاجت مندوں کی سفارش کیا کرو تمکو سفارش کا ثواب

علی لسان نبیہ ما شاء

ملجائیگا اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالیگا رہا جیسے گا ویسا حکم دیگا تم اپنا ثواب کیوں کھو)

تم الجزء الرابع والعشرون ویتلوہ الجزء الخامس والعشرون

اللہ کے فضل سے چوبیسواں پارہ تمام ہوا اب پچیسواں پارہ اسکے فضل وکرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے

ان شاء اللہ تعالیٰ

انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست مضامین پارہ بست وچہارم تیسیر الباری شرح وترجمہ اُردو صحیح البخاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ

باب اللہ تعالیٰ کا سورۂ نساء میں فرمانا جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو بھی ایک حصہ

نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا

اس کے ثواب کا ملیگا اور جو شخص بری سفارش کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے عذاب سے ملیگا

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا كِفْلٌ نَصِيْبٌ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے کفل کے معنے اس آیت میں حصہ۔ ابو موسیٰ نے کہا

كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

کفلین حبشی زبان کا لفظ ہے معنے دو اجر ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ

ابو اسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے پاس جب کوئی سائل یا ضرورت والا

صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ

آتا تو آپ اصحاب سے فرماتے تم ہی سفارش کرو تم کو ثواب ملیگا اور اللہ کو تو جو منظور ہے

عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ بَابُ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا

وہ اپنے پیغمبر کی زبان سے حکم دیگا ف باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت گو اور بدزبان

وَلَا مُتَفَحِّشًا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٰنَ سَمِعْتُ أَبَا

نہ تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل

وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

سے سنا کہا میں نے مسروق سے سنا انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم کو قتیبہ بن سعید نے

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن عمرو رض معاویہ رض

عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعٰوِيَةَ إِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ساتھ کوفہ میں آئے تو ہم انکے پاس گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا

فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہنے لگے آپ سخت گو اور بدزبان نہ تھے اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں

إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے

عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ يَهُوْدَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى

انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا یہود (مردود) آنحضرت صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَ

اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے السام علیکم (یعنی تم مرو) حضرت عائشہ رض نے کہا تم مرو اور تم پر اللہ لعنت کرے

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ

اللہ کا غضب تم پر اترے آنحضرت صلعم نے فرمایا عائشہ ٹھیر جا نرمی اور ملائمت اختیار کر اور سختی اور بدزبانی سے پرہیز رکھ حضرت عائشہ

قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ

نے کہا آپ نے ان مردودوں کی بات نہیں سنی آپ نے فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سنا انہوں نے جو میرے لیے کہا تھا میں نے وہی انپر پھیر دیا

فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو

انکی بددعا مجھ پر قبول ہی نہیں ہونے کی ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا ہم کو ابو یحییٰ فلیح

يَحْيٰى هُوَ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ لَمْ يَكُنْ

ابن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبابا ولا فحاشا ولا لعانا کان یقول لاحدنا عند

علیہ وسلم گالی باز اور سخت گو بدزبان لعنت کرنے والے نہ تھے اگر کبھی آپ کو ہم میں سے کسی پر غصہ آتا تو صرف اتنا فرماتے

المعتبة ما له ترب جبینه حدثنا عمرو بن عیسی حدثنا محمد بن سواء حدثنا

اسکو کیا ہو گیا اسکی پیشانی میں خاک لگے ہمسے عمرو بن عیسی نے بیان کیا کہا ہمسے محمد بن سواء نے کہا ہم سے

روح بن القسم عن محمد بن المنکدر عن عروة عن عائشة ان رجلا استاذن

روح بن قاسم نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فلما راٰه قال بئس اخو العشیرة وبئس ابن العشیرة

سے اندر آنیکی اجازت مانگی آپ نے فرمایا برا آدمی ہے جب وہ اندر آکر بیٹھا تو

فلما جلس تطلق النبی صلی اللہ علیه وسلم فی وجهه وانبسط الیه فلما انطلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھلکر خندہ پیشانی سے ملے جب وہ چلا گیا

الرجل قالت له عائشة یا رسول اللہ حین رأیت الرجل قلت له کذا و

تو بیبی نے پوچھا یارسول اللہ آپنے تو پہلے اسکو دیکھتے ہی یوں فرمایا تھا کہ برا آدمی ہے

کذا ثم تطلقت فی وجهه وانبسطت الیه فقال رسول اللہ صلی اللہ

پھر آپ اس سے کھلکر خندہ پیشانی کیوں ملے آپ نے فرمایا

علیه وسلم یا عائشة متی عهدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلة

عائشہ رض تو نے کب مجھکو بدزبانی کرتے ہوئے پایا سب سے برا آدمی اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ

یوم القیامة من ترک الناس اتقاء شره باب حسن الخلق والسخاء

ہوگا جسکی بدی سے لوگ ڈرکر اس کی ملاقات چھوڑ دیں باب خوش خلقی اور سخاوت کا بیان

وما یکره من البخل وقال ابن عباس کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اجود

بخیلی کی برائی اور ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے

الناس واجود ما یکون فی رمضان وقال ابو ذر لما بلغه مبعث النبی

زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں تو اور سب دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے ف۳ اور ابوذر غفاری رض کو جب آنحضرت صلی اللہ

صلی اللہ علیه وسلم قال لاخیه ارکب الی هذا الوادی فاسمع من قوله

علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہونچی تو انہوں نے اپنے بھائی انیس کو کہا تم ذرا سوار ہو کر اس ملک میں (یعنی مکہ میں) جاؤ اور ان شخص

فرجع فقال رایته یامر بمکارم الاخلاق حدثنا عمرو بن عون حدثنا

اور لوٹ کر گئے تو ابوذر سے کہنے لگے وہ صاحب تو اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں ف۴ ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے

۴

حماد هو ابن زيد عن ثابت عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم احسن

حماد بن زید نے انھوں نے ثابت سے انھوں نے انس رضہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوب صورت

الناس واجود الناس واشجع الناس لقد فزع اهل المدينة ذات ليلة

اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر (جری) تھے ایک رات ایسا ہوا مدینہ کے لوگ ایک آواز سنکر (دشمن کے ڈر سے) گھبرا

فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلهم النبي صلى الله عليه وسلم قد سبق

گئے اور آواز کی طرف چلے (خبر لانے کو) کیا دیکھتے ہیں سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے آرہے ہیں آپ ان سے پہلے

الناس الى الصوت وهو يقول لن تراعوا لن تراعوا وهو على فرس لابي طلحة

ہی آواز کی طرف دوڑ گئے تھے فرماتے جاتے ہیں کوئی ڈر کی بات نہیں ڈر کی بات نہیں آپ ابو طلحہ رض کے گھوڑے (مندوب) پر سوار

عري ما عليه سرج في عنقه سيف فقال لقد وجدته بحرا او انه لبحر

تھے ننگی پیٹھ اس پر زین بھی نہ تھا اور گلے میں تلوار لٹک رہی تھی ف۱ فرمایا یہ گھوڑا کیا ہی دریا ہے (ایسا تیز دوڑتا ہے) یا یہ تو دریا ہے ف۲

حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفين عن ابن المنكدر قال سمعت جابرا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے کہا میں نے جابر رض سے سنا وہ

يقول ما سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء قط فقال لا حدثنا

کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کبھی کچھ مانگا تو آپ نے نہیں نہیں کی ف۳ ہم سے

عمر بن حفص حدثنا ابي حدثنا الاعمش قال حدثني شقيق عن مسروق

عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انھوں نے مسروق سے

قال كنا جلوسا مع عبد الله بن عمرو يحدثنا اذ قال لم يكن رسول الله صلى

انھوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمرو رض کے پاس بیٹھے تھے وہ ہم سے حدیثیں بیان کر رہے تھے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فحش

الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا وانه كان يقول ان خياركم احاسنكم

گو بدزبان نہ تھے (کہ گالیاں منہ سے نکالیں) آپ فرمایا کرتے تھے تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے

اخلاقا حدثنا سعيد بن ابي مريم حدثنا ابو غسان قال حدثني ابو

ہوں ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم نے بیان

حازم عن سهل بن سعد قال جاءت امراة الى النبي صلى الله عليه وسلم ببردة

کیا انھوں نے سہل بن سعد سے انھوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بردہ لیکر آئی

فقال سهل للقوم اتدرون ما البردة فقال القوم هي شملة فقال سهل

سہل نے لوگوں سے پوچھا تم جانتے ہو بردہ کسے کہتے ہیں لوگوں نے کہا شملہ سہل نے کہا

هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكْسُوكَ هٰذِهِ فَأَخَذَهَا

ان لنگی جس میں حاشیہ بنا ہوتا ہے۔ پھر وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میں آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت لنگی کی احتیاج تھی آپ نے لے لی اور پہن لی آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (عبد الرحمن بن عوف) نے

يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ لنگی آپ کو پہنے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ کیا عمدہ لنگی ہے یہ مجھکو عنایت فرمایئے آپ نے فرمایا اچھا جب آپ مجلس سے اٹھ گئے (اور اندر جا کر وہ لنگی تہ

وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا

کر کے عبد الرحمن کو بھیج دی) تو لوگوں نے انکو ملامت کی ان سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا تم جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لنگی کی احتیاج

مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ

ہے اس پر تم نے آپ کا سیکو مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے عبد الرحمن نے کہا میں نے (یہ لنگی کچھ پہننے کے لیے نہیں لی

رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا حَدَّثَنَا

بلکہ) برکت کے خیال سے مانگی چونکہ آپ اسکو پہن چکے تھے میری غرض یہ تھی کہ میں اس لنگی میں کفن کیا جاؤں ف ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رض نے

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جلدی جلدی گذرنے لگیگا (یعنے غفلت کی وجہ سے خبر نہ ہوگی عمر گذر جائیگی) اور دین کا علم

الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَدَّثَنَا

(دنیا میں) کم ہو جائیگا ف اور دلوں میں بخیلی سما جائیگی ف۳ اور ہرج بہت ہوگی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا خونریزی

مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا

موسی بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے سلام بن مسکین سے کہا میں نے ثابت سے سنا کہا مجھ سے انس رض نے بیان کیا

أَنَسٌ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ

وہ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اس مدت میں آپ نے مجھ سے اُف تک کلمہ نہیں فرمایا

وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ بَابٌ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ

ف نہ یہ فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہیں کیا ف باب آدمی گھر میں کیا کرتا رہے

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے

نہ ہو امام ہو یا پیر یا مجتہد یا غوث یا قطب کوئی اس کے خلاف کہے تو کہا کرے اللہ اور رسول کی پیروی سب پر مقدم رکھے اگر سچ پوچھیے تو ایمان کامل اہلحدیث ہی کو اللہ تعالیٰ نے

قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے رہتے تھے انہوں نے کہا اپنے گھر کے کام کاج کرتے

مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللهِ

رہتے اور کیا کرتے جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لیے اٹھتے باب نیک آدمی کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں

تَعَالَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

میں ڈال دیتا ہے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی

أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي

بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے اللہ فلانے شخص سے محبت کرتا ہے تو بھی اس سے محبت رکھ یہ سنکر

جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ

جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبریل ساری آسمان والے فرشتوں کو پکار دیتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ محبت رکھتا ہے

يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ بَابُ الْحُبِّ فِي اللهِ حَدَّثَنَا آدَمُ

اس کے بعد وہ زمین میں بھی (بندگان خدا کا) مقبول (اور محبوب) ہو جاتا ہے باب اللہ کے لیے (نہ دنیا کی غرض سے) محبت رکھنے کی فضیلت ہم سے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَ

تم میں کوئی ایمان کی حلاوت (شیرینی) اس وقت تک نہیں پائیگا جب تک خاص اللہ تعالیٰ کے لیے کسی آدمی سے محبت نہ رکھے اور

حَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ

اسکو آگ میں ڈال جانا اچھا لگے پر ایمان کے بعد جب اللہ نے اسکو کفر سے چھڑا دیا پھر کافر ہو جانا پسند نہ ہو اور

اللهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا بَابُ قَوْلِ اللهِ

اللہ اور اس کے رسول سے اسکو سب سے بڑھ کر زیادہ محبت ہو باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجرات

تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا

میں) یہ فرمانا مسلمانو کوئی لوگ دوسرے لوگوں سے ٹھٹھا نہ کریں انکو حقیر نہ جانیں کیا معلوم شاید وہ ان سے اللہ کے نزدیک

مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

اچھے ہوں اخیر آیت فاولئک ہم الظالمون تک ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

سفیان عن هشام عن ابیه عن عبد الله بن زمعة قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن زمعہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے

ان يضحك الرجل مما يخرج من الانفس وقال بم يضرب احدكم امرأته ضرب

گوز لگانے پر ہنسنے سے منع فرمایا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کوئی تم میں سے اپنی جورو کو ایسے زور سے مارتا ہے جیسے نر اونٹ کو مارتے ہو

الفحل ثم لعله يعانقها وقال الثوري ووهيب وابو معوية عن هشام

پھر شاید شام کو اسے گلے لگاتا ہے اور سفیان ثوری اور وہیب اور ابو معاویہ نے بھی ہشام سے روایت کیا

جلد العبد حدثني محمد بن المثنى حدثنا يزيد بن هرون اخبرنا

جیسے غلام کو مارتا ہے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو عاصم

عاصم بن محمد بن زيد عن ابيه عن ابن عمر رض قال قال النبي صلى الله عليه

بن محمد بن زید نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں

وسلم بمنى اتدرون اي يوم هذا قالوا الله ورسوله اعلم قال فان هذا

فرمایا (حجۃ الوداع میں) تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حرمت والا دن ہے

يوم حرام افتدرون اي بلد هذا قالوا الله ورسوله اعلم قال بلد حرام

پھر پوچھا تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا یہ حرمت کا شہر (مکہ) ہے پھر پوچھا

اتدرون اي شهر هذا قالوا الله ورسوله اعلم قال شهر حرام قال فان الله

جانتے ہو یہ مہینہ کونسا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا حرمت کا مہینہ ہے (ذی الحجہ کا) پھر فرمایا اللہ

حرم عليكم دماءكم واموالكم واعراضكم كحرمة يومكم هذا في شهركم

نے تم مسلمانوں کے خون اور مال اور آبروئیں (عزتیں) اسی طرح ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے

هذا في بلدكم هذا باب ما ينهى من السباب واللعن حدثنا سليمن

اس شہر میں

باب گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

ہم سے سلیمان بن حرب نے

ابن حرب حدثنا شعبة عن منصور قال سمعت ابا وائل يحدث عن عبد الله

بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے کہا میں نے ابو وائل شقیق سے سنا وہ عبد اللہ بن مسعود رض سے نقل کرتے تھے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے

تابعه غندر عن شعبة حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث عن الحسين

غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی ہم سے ابو معمر (عبد اللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے انہوں نے حسین بن

عن عبد الله بن بريدة حدثني يحيى بن يعمر ان ابا الاسود الديلي حدثه

وارث نے، انھوں نے حسین معلم سے انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انھوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابوالاسود دیلی نے انھوں نے

عن ابي ذر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يرمي رجل رجلا بالفسوق

ابوذر غفاری سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور

ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك حدثنا

وہ درحقیقت فاسق یا کافر نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائیگا ہم سے

محمد بن سنان حدثنا فليح بن سليمان حدثنا هلال بن علي عن انس قال لم

محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے کہا

يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا لعانا ولا سبابا كان يقول عند

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے نہ گالیاں بکنے والے آپ کو بہت غصہ آتا تو اتنا فرماتے

المعتبة ماله ترب جبينه حدثنا محمد بن بشار حدثنا عثمن بن عمر حدثنا

ارے اسکو کیا ہو گیا اسکی پیشانی میں خاک لگے ف ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم

علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن ابي قلابة ان ثابت بن الضحاك

علی بن مبارک نے خبر دی انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے ابوقلابہ سے کہ ثابت بن ضحاک جو آن

وكان من اصحاب الشجرة حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من

صحابہ میں تھے جنہوں نے شجرۂ رضوان کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ بیان کرتے تھے آنحضرت نے

حلف على ملة غير الاسلام فهو كما قال وليس على ابن ادم نذر فيما لا

نے فرمایا جو شخص کافر ہو جانے کی قسم کھائے ف تو وہ ویسا ہی ہو جائیگا یعنے کافر اور آدمی کی وہی نذر صحیح ہوتی ہے جسکا پورا کرنا لازم ہوتا ہو

يملك ومن قتل نفسه بشيء في الدنيا عذب به يوم القيمة ومن لعن

جو اسکے اختیار میں ہو ف اور جو شخص دنیا میں کسی چیز سے ف اپنے تئیں مار لے اس کو قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب ہوتا رہیگا اور جو شخص کسی مسلمان

مؤمنا فهو كقتله ومن قذف مؤمنا بكفر فهو كقتله حدثنا عمر بن

پر لعنت کرے تو ایسا ہے جیسے اسکا خون کیا اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے (وہ کافر نہ ہو) تو ایسا ہے جیسے اسکا خون کیا ہم سے عمر بن حفص بن

حفص حدثنا ابي حدثنا الاعمش قال حدثني عدي بن ثابت قال

غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے

سمعت سليمن بن صرد رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال استب

سلیمان بن صرد سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے ایسا ہوا دو

رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فغضب احدهما فاشتد غضبه حتى انتفخ

دو شخصوں نے (انکے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گالی گلوچ کی اور ایک کو اتنا سخت غصہ آیا کہ اسکا منہ پھول کر رنگ

وجهه وتغير فقال النبي صلى الله عليه وسلم اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب

بدل گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر غصہ کرنے والا شخص اسکو کہے (ابھی) اسکا غصہ جاتا

عنه الذي يجد فانطلق اليه الرجل فاخبره بقول النبي صلى الله عليه و

رہتا ہے ایک دوسرا شخص اس کے پاس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اس کی خبر اس

سلم وقال تعوذ بالله من الشيطان فقال أترى بي بأس أمجنون انا اذهب

کو کر دی اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ وہ کیا کہنے لگا کیا مجھ کو دیوانہ بنایا ہے کیا مجھکو کوئی روگ ہو گیا ہے چل

حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل عن حميد قال قال انس حدثني

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہمکو بشر بن مفضل نے خبر دی انہوں نے حمید سے کہا انس بن مالک نے کہا مجھ کو عبادہ

عبادة بن الصامت قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخبر الناس

بن صامت نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے) باہر نکلے لوگوں کو شب قدر بتلانے کے

بليلة القدر فتلاحى رجلان من المسلمين قال النبي صلى الله عليه وسلم

لیے اتنے میں دو مسلمان شخص (عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک) لڑ پڑے (غل مچانے لگے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خرجت لاخبركم فتلاحى فلان وفلان وانها رفعت وعسى ان يكون

میں تو (شب قدر) بتلانے کے لیے نکلا مگر فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا شاید اللہ نے اسی میں تمہارے

خيرا لكم فالتمسوها في التاسعة والسابعة والخامسة حدثني عمر بن

لیے بہتری رکھی ہے اب ایسا کرو شب قدر (رمضان کے اخیر دہے کی) نویں اور ساتویں اور پانچویں رات میں ڈھونڈو ہم سے عمر بن

حفص حدثنا ابي حدثنا الاعمش عن المعرور عن ابي ذر قال رايت عليه

حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذر غفاری کو دیکھا وہ ایک

بردا وعلى غلامه بردا فقلت لو اخذت هذا فلبسته كانت حلة واعطيته

چادر اوڑھے ہوئے تھے ان کا غلام بھی ایسی ہی چادر اوڑھے تھا ف۳ میں نے کہا اگر تم غلام کی چادر لیکر پہن لو تو تمہارا جوڑا ایک رنگ ہو جاتا

ثوبا اخر فقال كان بيني وبين رجل كلام وكانت امه اعجمية فنلت

غلام کو دوسرا کپڑا دے سکتے ہو انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ ایسا ہوا آنحضرت کے عہد مبارک میں میں اور ایک شخص (بلال رض) میں سخت گفتگو ہو گئی اسکی

منها فذكرني الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي اساببت فلانا قلت نعم

اس نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے فلاں شخص کو گالی گلوچ کی میں نے عرض کیا جی ہاں

قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهٖ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلٰى حِينِ

آپ نے فرمایا اسکی ماں کو تو نے برا کہا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھ میں (اب تک) جاہلیت باقی ہے ف میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تک بھی

سَاعَتِي هٰذِهٖ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ

بڑھاپے اور میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا ہاں اب تک دیکھو یہ غلام لونڈی (آدم کی اولاد) بھی تمہارے بھائی ہیں اللہ نے انکو تمہارا

جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ

تابعدار کر دیا ہے پس جو تم کھاؤ وہی ان کو بھی کھلاؤ اور جو تم پہنو وہی انکو بھی پہناؤ و ... اور ان سے ایسا کام

مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهٗ فَإِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنْ ذِكْرِ

مت لو جو ان سے نہ ہو سکے (تھک جائیں) اگر ایسا کام کرانے لگو تو تم بھی خود ان کی مدد کرو (اس میں شریک ہو جاؤ) باب کسی آدمی کی نسبت یہ کہنا

النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمُ الطَّوِيْلُ وَالْقَصِيْرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ ذُو

کہ وہ لمبا ہے یا ٹھنگنا ہے (بشرطیکہ اسکی تحقیر کی نیت نہ ہو) غیبت نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی لمبے

الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهٖ شَيْنُ الرَّجُلِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

ہاتھ والا کیا کہتا ہے ف اسی طرح ہر بات جس سے عیب بیان کرنا مقصود نہ ہو ف ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن

ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ظہر کی

الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا

دو رکعتیں پڑھائیں پھر (بھولے سے) آپ نے سلام پھیر دیا اور مسجد کے سامنے ایک لکڑی (گڑی) لگی تھی اس پر ہاتھ ٹیک کر آپ کھڑے ہو رہے

وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا

اس وقت لوگوں میں ابوبکر رضہ اور عمر رضہ بھی موجود تھے لیکن انکو بھی کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی ف اور جلد باز لوگ مسجد کے باہر نکل گئے کہنے لگے

قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُ ذَا

شاید نماز میں (پروردگار کی طرف سے) تخفیف ہو گئی اس وقت لوگوں میں ایک شخص تھا جسکو لمبے ہاتھ ہونیکی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین

الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالَ

کہا کرتے تھے ف اس نے جرأت کر کے عرض کیا ف یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا حقیقت میں نماز کم ہو گئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز میں کمی

بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

نہیں یا رسول اللہ آپ بھول گئے تب آپ نے فرمایا ذوالیدین سچ کہتا ہے (دوسرے صحابہ نے تصدیق کی) آپ نے (باقی) دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام

سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ

پھیرا پھر اللہ اکبر کہہ کے ایک سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے لمبا ادا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر دوسرا سجدہ معمولی سجدہ کی طرح

سجوده او اطول ثم رفع راسه وكبر باب الغيبة وقول الله تعالى ولا

یا اس سے لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا ف باب غیبت کے بیان میں ف۲ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حجرات میں) فرمایا

يغتب بعضكم بعضا ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتا فكرهتموه

تم میں کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اسکو تم اچھا نہ سمجھوگے

واتقوا الله ان الله تواب رحيم حدثنا يحيى حدثنا وكيع عن الاعمش

اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے رحم والا ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے

قال سمعت مجاهدا يحدث عن طاوس عن ابن عباس رض قال مر رسول الله

کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ طاوس سے روایت کرتے تھے وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں

صلى الله عليه وسلم على قبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير

پر سے گذرے فرمانے لگے ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ میں یہ عذاب نہیں ہو رہا ہے بلکہ یہ ہے

اما هذا فكان لا يستتر من بوله واما هذا فكان يمشي بالنميمة ثم دعا

کہ ان میں ایک شخص تو پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا ف۳ دوسرا چغل خوری کرتا (لوگوں کی غیبت کرتا پھرتا) اس کے بعد آپ نے

بعسيب رطب فشقه باثنين فغرس على هذا واحدا وعلى هذا واحدا

ایک ہری ٹہنی منگوائی اس کو چیر کے دو کرکے آدھی ایک قبر پر گاڑ دی آدھی دوسری قبر پر فرمایا

ثم قال لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا باب قول النبي صلى الله عليه وسلم

جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں شاید ان کا عذاب ہلکا رہے (یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے) باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا

خير دور الانصار حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن ابي الزناد عن ابي سلمة

انصار کے گھرانوں میں فلانا گھرانا بہتر ہے ف۴ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے ابو سلمہ

عن ابي اسيد الساعدي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار

سے انہوں نے ابو اسید ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانا

بنو النجار باب ما يجوز من اغتياب اهل الفساد والريب حدثنا

بہتر ہے باب مفسد اور شریر لوگوں کی یا جن پر گمان غالب برائی کا ہو ان کی غیبت درست ہونا ف۵ ہم سے

صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة سمعت ابن المنكدر سمع عروة بن

صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے

الزبير ان عائشة رض اخبرته قالت استاذن رجل على رسول الله صلى الله

انہوں نے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ایک شخص (عیینہ بن حصن یا مخرمہ بن نوفل) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت مانگی

عليه وسلم فقال ائذنوا له بئس أخو العشيرة أو ابن العشيرة فلما دخل

آپ نے (چپکے سے کہا تھا) فرمایا اچھا اس بُرے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دو جب وہ اندر آیا تو آپ نے

ألان له الكلام قلت يا رسول الله قلت الذي قلت ثم ألنت له الكلام

بڑی نرمی سے اور اخلاق سے اُس سے باتیں کیں (جب وہ چلا گیا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ شخص (اپنی قوم میں) بُرا

قال أي عائشة إن شر الناس من تركه الناس أو ودعه الناس اتقاء فحشه

آپ نے فرمایا عائشہ بات یہ ہے کہ جس شخص کو لوگ اُس کی سخت کلامی سے (قائل کر کے) بد زبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں وہ بُرا آدمی ہے ف

باب النميمة من الكبائر حدثنا ابن سلام أخبرنا عبيدة بن حميد

باب غیبت اور چغل خوری کبیرہ گناہ ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عبد الرحمن عبیدہ بن حمید نے خبر دی

أبو عبد الرحمن عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قال خرج النبي صلى

انہوں نے منصور بن معتمر سے اُس نے مجاہد سے اُس نے ابن عباس سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک باغ

الله عليه وسلم من بعض حيطان المدينة فسمع صوت إنسانين يعذبان في

سے باہر نکلے اُس وقت دو آدمیوں کی آواز سنی جنکو قبر میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے

قبورهما فقال يعذبان وما يعذبان في كبيرة وإنه لكبير كان أحدهما لا يستتر

فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ میں نہیں ف اِن میں سے ایک تو پیشاب کی احتیاط (یا پیشاب کرتے وقت آڑ) نہیں

من البول وكان الآخر يمشي بالنميمة ثم دعا بجريدة فكسرها بكسرتين

کرتا تھا ف دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوائی اُس کے دو ٹکڑے کر کے

أو اثنتين فجعل كسرة في قبر هذا وكسرة في قبر هذا فقال لعله يخفف

ایک ایک قبر پر دوسرا دوسری قبر پر لگا دیا فرمایا شاید جب تک یہ سوکھیں نہیں ان کا

عنهما ما لم ييبسا باب ما يكره من النميمة وقوله هماز مشاء بنميم وويل لكل

عذاب کچھ ہلکا ہو ف باب غیبت اور چغلخوری کی بُرائی اور اللہ تعالیٰ نے ف فرمایا (سورہ نون میں) عیب جو چغل خور اور سورہ

همزة لمزة يهمز ويلمز يعيب حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن منصور

کی خرابی ہے ہمز اور لمز اور عیب سب کے معنی ایک ہیں عیب بیان کرنا طعنے مارنا ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے

عن إبراهيم عن همام قال كنا مع حذيفة فقيل له إن رجلا يرفع الحديث

منصور بن معتمر سے اُنہوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے ہمام بن حارث سے اُنہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمان کے ساتھ تھے اُن سے کسی نے کہا ایک شخص یہاں کی

إلى عثمان فقال حذيفة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة

خبریں (باتیں) حضرت عثمان تک لگاتا ہے وہ اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خور بہشت میں نہیں جائیگا

ثَنَاتٌ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) فرمانا جھوٹ بولنے سے بچتے رہو ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے (اپنے والد کیسان ابو سعید سے) انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی

سَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ

اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور فریب کرنا اور جہالت نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی احتیاج نہیں ہے کہ کوئی

طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ قَالَ اَحْمَدُ اَفْهَمَنِیْ رَجُلٌ اِسْنَادَهٗ بَابُ مَا قِيْلَ فِیْ ذِی الْوَجْهَيْنِ

اپنا کھانا پانی چھوڑ دے امام احمد بن یونس نے کہا یہ حدیث تو میں نے سنی تھی مگر سند (یعنی کیا تھا) مجھ کو ایک شخص (ابن ابی ذئب) نے بتلا دی

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے

قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے سامنے تم اس کو سب سے بدتر دیکھو گے جو دو رخہ

الْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ بَابُ مَنْ اَخْبَرَ صَاحِبَهٗ

ہو یہاں ایک ہو کر آئے وہاں دوسرا ہو کر جائے (ہر جگہ لگی لپٹی بات کہے) ف ۴۳ باب اگر کوئی شخص دوسرے شخص کی گفتگو

بِمَا يُقَالُ فِيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ

جو اسے کسی کی نسبت کی ہو اس سے بیان کرے ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ

انہوں نے ابن مسعود رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو انصاریوں سے ایک شخص نے

مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا خدا کی قسم اس تقسیم سے تو حضرت محمد ﷺ کی غرض خدا کی رضامندی کی نہ تھی ارے کمبخت میں نے اس کا یہ کلام آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهٗ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰی لَقَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ

وسلم سے نقل کیا آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا اللہ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے بھی زیادہ ایذا دی گئی لیکن

هٰذَا فَصَبَرَ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا

انہوں نے صبر کیا باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے

اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاۤءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ

اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے

أبي موسى قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يثني على رجل ويطريه

ابو موسیٰ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ دوسرے شخص کی بے حد تعریف کر رہا تھا

في المدحة فقال أهلكتم أو قطعتم ظهر الرجل حدثنا آدم حدثنا شعبة عن

آپ نے فرمایا تونے اُسکو تباہ کیا یا اُسکی پیٹھ توڑ ڈالی (ف۲) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے

خالد عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه أن رجلا ذكر عند النبي صلى الله

خالد سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا

عليه وسلم فأثنى عليه رجل خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ويحك قطعت

ذکر آیا تو ایک شخص نے اُسکی تعریف کی آپ نے فرمایا تونے اُس کی گردن

عنق صاحبك يقوله مرارا إن كان أحدكم مادحا لا محالة فليقل أحسب كذا

کاٹ ڈالی بار بار آپ یہی فرماتے رہے اگر تم میں سے کوئی شخص خواہ مخواہ کسی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے جہاں تک میں سمجھتا

وكذا إن كان يرى أنه كذلك وحسيبه الله ولا يزكي على الله أحدا قال

ہوں باقی العلم عند اللہ وہ ایسا ہے اگر اُسکو معلوم ہو کہ وہ ایسا ہے اور یوں نہ کہے کہ وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے (ف۳) اور

وهيب عن خالد ويلك باب من أثنى على أخيه بما يعلم وقال سعد ما

وہیب نے اسی سند سے خالد سے یوں روایت کی ارے تیری خرابی تونے اُسکی گردن کاٹ ڈالی باب اگر کسی کو اپنے بھائی مسلمان کا اچھا حال معلوم ہو تو

سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لأحد يمشي على الأرض إنه من أهل

بیٹے تو کسی کے لیے جو زمین پر چلتا پھرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ وہ بہشتی ہے

الجنة إلا لعبد الله بن سلام حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا

سوا عبد اللہ بن سلام کے (جو یہودیوں کے عالم تھے اور مسلمان ہو گئے تھے) (ف۵) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

موسى بن عقبة عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حين

موسیٰ بن عقبہ نے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضہ سے اُنہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے

ذكر في الإزار ما ذكر قال أبو بكر يا رسول الله إن إزاري يسقط من أحد

میں جو فرمانا تھا وہ فرمایا (ف) تو ابو بکر رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ازار (کبھی) ایک طرف سے لٹک جاتی ہے آپ نے

شقيه قال إنك لست منهم باب قول الله تعالى إن الله يأمر بالعدل

فرمایا تو اُن لوگوں میں سے نہیں (جو غرور سے ایسا کرتے ہیں) (ف) باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نحل میں) فرمانا اللہ انصاف کرنے اور نیکی کرنے

والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم

اور قرابت والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بری باتوں سے روکتا ہے تاکہ تم

تذکرون وقوله انما بغیکم علی انفسکم ثم بغی علیه لینصرنه الله وترك

نصیحت حاصل کرو) اور سورۂ یونس میں (تمہاری نافرمانی اور شرارت کا وبال خود تم پر پڑیگا) اور سورۂ حج میں (جس پر زیادتی ہوئی

اثارة الشر علی مسلم او کافر حدثنا الحمیدی حدثنا سفین حدثنا

تو اللہ اُسکی مدد کریگا) اور اس باب میں فساد و شر کانے کی برائی کا بھی بیان ہے مسلمان پر ہو یا کافر پر ف ہمسے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا

هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رض قالت مکث النبی صلی الله علیه وسلم

ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اتنے دنوں تک

کذا وکذا یخیل الیه انه یاتی اهله ولا یاتی قالت عائشة فقال لی ذات

اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ صحبت وحبت کچھ نہ کرتے ہوتے یہ جادو کا اثر تھا

یوم یا عائشة ان الله افتانی فی امر استفتیته فیه اتانی رجلان فجلس احدهما

آپ مجھ سے کہنے لگے عائشہ اللہ جل جلالہ نے وہ بات بتلا دی جو میں اُس سے پوچھتی تھی وہ اُس نے مجھ کو بتلا دی ایسا ہوا میرے پاس دو فرشتے (جبریل میکائیل)

عند رجلی والاخر عند راسی فقال الذی عند رجلی للذی عند راسی

آئے ایک میرے پاؤں پاس بیٹھا دوسرا میرے سرہانے پاؤں والے فرشتے نے سر والے فرشتے سے پوچھا　　　ان صاحب

ما بال الرجل قال مطبوب یعنی مسحورا قال ومن طبه قال لبید بن اعصم

کا کیا حال ہے اُس نے کہا اُن پر جادو ہوا ہے پھر اُس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم (یہودی)

قال وفیم قال فی جف طلعة ذکر فی مشط ومشاقة تحت رعوفة فی بئر

نے اُس نے پوچھا کا ہے میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں اُس کے اندر کنگھی ہے اور کتان ف کے تار

ذروان فجاء النبی صلی الله علیه وسلم فقال هذه البئر التی اریتها کان

کنوئیں میں ایک پتھر کے تلے دبا دیا ہے خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اُس کنوئیں پر سیر ہو کر فرمانے لگے یہی وہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا

رؤس نخلها رؤس الشیاطین وکان ماءها نقاعة الحناء فامر به النبی

گیا تھا وہاں کھجور کے درخت ایسے ڈراونے تھے جیسے سانپوں کے پھن اور اُسکا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا شیرہ آپ نے

صلی الله علیه وسلم فاخرج قالت عائشة فقلت یا رسول الله فهلا تعنی

(صحابہ کو) حکم دیا وہ جادو کا سامان باہر نکالا گیا ف حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا یا اس

تنشرت فقال النبی صلی الله علیه وسلم اما الله فقد شفانی واما انا فاکره

خبر کو مشہور کیوں نہیں کیا اُس پڑے کو کھولا کیوں نہیں) آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو تو تندرست کر دیا اب مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ خواہ

ان اثیر علی الناس شرا قالت ولبید بن اعصم رجل من بنی زریق حلیف

مخواہ لوگوں میں ایک فساد پھیلاؤں ف حضرت عائشہ کہتی ہیں یہ لبید (کمبخت) بنی زریق کا ایک شخص اور یہودیوں کا حلیف تھا

16

يَهُودَ بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا
باب حسد کرنا اور ایک دوسرے سے ترک ملاقات کرنا منع ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فلق میں) فرمایا بچا تیری پناہ میں حاسد کی برائی سے

حَسَدَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ
حسد کرے ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ
انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے

الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا
اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب مت ٹٹولو اور حسد اور بغض نہ کرو اور ترک ملاقات نہ کرو اور سب مسلمان اللہ کے

وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
بندے ایک دوسرے کے بھائی بھائی بنکر رہو ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا

حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا
مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض اور حسد نہ کرو

وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ
ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے ہو آپس میں بھائی بھائی بنکر رہو اور کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرے ف

بَابُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ
باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانو بہت گمان کرنے سے بچے رہو بعضے گمان گناہ ہوتا ہے اخیر

وَلَا تَجَسَّسُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ
آیت تک ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے

الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَ
اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو

الظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا
بدگمانی سخت جھوٹ ہے ف اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب (خواہ مخواہ) نہ ٹٹولو اور نجش نہ کرو ف

وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا بَابُ
اور حسد اور بغض اور ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے سب بھائیوں کی طرح (ملاپ اور محبت سے) رہو باب

مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ
گمان سے کوئی بات کہنا ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے

ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اظن

ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں

فلانا وفلانا یعرفان من دیننا شیئا قال اللیث کانا رجلین من المنافقین ه

شخص ہمارے دین کی کوئی بات نہیں جانتے ہیں لیث نے کہا یہ دونوں شخص منافق تھے

حدثنا ابن بکیر حدثنا اللیث بہذا وقالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ایک دن آنحضرت

وسلم یوما وقال یا عائشۃ ما اظن فلانا وفلانا یعرفان دیننا الذی نحن

صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں لوگ ہم جس دین پر ہیں اس کو نہیں پہچانتے

علیہ باب ستر المؤمن علی نفسہ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ حدثنا

باب مومن اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے

ابراہیم بن سعد عن ابن اخی ابن شہاب عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ

ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبد اللہ) سے انہوں نے اپنے چچا محمد بن مسلم زہری سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے

قال سمعت ابا ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل

کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت

امتی معافی الا المجاہرین وان من المجانۃ ان یعمل الرجل باللیل عملا

کے سب لوگوں کو اللہ بخش دیگا مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں (وہ نہیں بخشے جائیں گے) اور یہ ڈھیٹ پنا ہے کہ آدمی رات کو ایک (برا) کام کرے

ثم یصبح وقد سترہ اللہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا وقد بات

اللہ نے اسکو چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح کو آ کر ایک سے کہتا پھرے بارو میں نے گذشتہ رات کو یہ کیا یہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ

یسترہ ربہ ویصبح یکشف ستر اللہ عنہ حدثنا مسدد حدثنا ابو عوانۃ

نے رات بھر اسکے عیب کو چھپائے رکھا مگر وہ صبح کو اللہ کا پردہ کھولنے لگا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے

عن قتادۃ عن صفوان بن محرز ان رجلا سال ابن عمر کیف سمعت رسول اللہ

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صفوان بن محرز سے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی النجوی قال یدنو احدکم من ربہ حتی یضع کنفہ

کانا پھوسی کے باب میں کیا سنا ہے (یعنی سرگوشی کے باب میں) انہوں نے کہا آنحضرت فرماتے تھے (قیامت کے دن) تم (مسلمانوں) میں سے

علیہ فیقول عملت کذا وکذا فیقول نعم ویقول عملت کذا وکذا فیقول

رکھ دیگا اور فرمائیگا تو نے (فلاں دن دنیا میں) یہ یہ (برے) کام کیے تھے وہ عرض کریگا بیشک پھر فرمائیگا تو نے (فلاں فلاں دن) یہ یہ بری کام کیے

گھر کا مقتول یا ناقابل سمجھ کر حکم دیدے کہ اسکا کوئی تصرف بیع ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہوگا ۱۲ منہ

نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ اِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ

بیشک اے پروردگار مجھ سے خطائیں ہوئی ہیں پر تو غفور رحیم ہے آخر جب سارے گناہوں کا اس سے (پہلے) اقرار کرا لے گا پھر فرمائیگا دیکھ دنیا میں تیرے گناہ

بَابُ الْكِبْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ ثَانِيَ عِطْفِهِ مُسْتَكْبِرٌ فِي نَفْسِهِ عِطْفُهُ رَقَبَتُهُ

باب غرور اور گھمنڈ کی برائی مجاہد نے کہا یہ جو سورۂ حج میں ہے ثانی عطفہ اس سے غرور مراد ہے عطف کے معنے گردن اپنے گھمنڈ میں گردن

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم کو معبد بن خالد قیسی نے انہوں نے

حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ

حارثہ بن وہب خزاعی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں تم سے بہشتی لوگوں کو بیان

بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ

کروں بہشتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور ناتوان (یا گمنام) ہیں اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اُن کو اُن کی سچی

بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

تم کو دوزخی لوگ بتلاؤں ہر ایک اکھڑ بدخلق مغرور اور محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا

اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتِ الْاَمَةُ مِنْ اِمَاءِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ

کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کے خلق کا یہ حال تھا آپ) کا ایک

لَتَاْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ بَابُ

لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے ہاتھ پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی باب

الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ

ترک ملاقات کرنیکا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (یہ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے) کسی آدمی کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان

ثَلٰثٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ

کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑ دے ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عوف بن مالک بن

ابْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

طفیل بن حارث نے وہ حضرت عائشہ ؓ کے مادری بھتیجے تھے انہوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّهَا اَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ

نے کہا حضرت عائشہ ؓ نے کوئی چیز بیچی یا خیرات کی تو عبداللہ بن زبیر ؓ (جو اُنکے بھانجے تھے) کہنے لگے

اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اَهُوَ قَالَ هٰذَا

حضرت عائشہ ؓ کو ایسے معاملوں سے باز رہنا چاہیے نہیں تو پروردگار کی قسم میں اُن پر حجر کردوں گا ف حضرت عائشہ ؓ نے لوگوں سے

قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ

انہوں نے کہا کہ ہاں کہا تب حضرت عائشہ کہنے لگیں میں بھی اللہ کی یہ نذر کرتی ہوں کہ اب ساری عمر کبھی عبداللہ بن زبیر سے بات نہ

الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ

کروں گی پھر ایک مدت اسی طرح گذری (حضرت عائشہ رض نے ان سے ترک کلام وسلام کیا) آخر کے بعد عبداللہ بن زبیر لوگوں سے سفارش کرانے لگے

إِلَى نَذْرِي فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ

نذر توڑوں گی پھر ایک مدت یوں ہی گذری انکے بعد عبداللہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن

ابْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ

عبد یغوث سے جو بنی زہرہ قبیلے کے اور آنحضرت کے ننھیال والوں میں تھے یہ کہا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں

لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ

تم جس طرح ہو سکے مجھ کو ایک بار حضرت عائشہ پاس لیجاؤ وہ میرا انکا سامنا کرادو حضرت عائشہ رض کو ناطا توڑنے کی نذر کرنا درست نہیں

وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا السَّلَامُ

مسور اور عبدالرحمن نے کیا اپنی اپنی چادریں لپیٹے ہوئے عبداللہ بن زبیر کو بھی ساتھ لیکر حضرت عائشہ رض کے گھر پر پہنچے اور اندر آنے کی

عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُلُّنَا قَالَتْ

کیا ہم اندر آئیں انہوں نے کہا آؤ مسور اور عبدالرحمن نے کہا ہم سب آئیں انہوں نے کہا ہاں

نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ

ہاں سب آؤ انکو یہ خبر نہ تھی کہ عبداللہ بن زبیر بھی انکے ساتھ ہیں خیر جب یہ لوگ اندر ہو گئے تو عبداللہ بن زبیر پردے کے

الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ

اندر چلے گئے (حضرت عائشہ رض انکی خالہ تھیں) اور اندر جاکر حضرت عائشہ رض سے گلے لگ گئے انکو قسمیں دینے اور رونے لگے ادھر مسور بن مخرمہ اور

الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عبدالرحمن باہر سے حضرت عائشہ کو قسم دینے لگے اب آپ عبداللہ سے بات کیجیے انکا عذر قبول فرمایئے اور آپ تو جانتی ہیں کہ آنحضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات نہ کرے

ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا

خیر جب ان لوگوں نے بہت مبالغہ کیا اور حضرت عائشہ کو ناطا ملانے کی حدیثیں اور ناطا توڑنے کی برائیاں یاد دلائیں وہ بھی انکو

وَتَبْكِي وَتَقُولُ إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ

رونے لگیں کہنے لگیں میں نذر کر چکی ہوں نذر کا توڑنا مشکل ہے لیکن مسور اور عبدالرحمن نے کسی طرح حضرت عائشہ رض کو نہ چھوڑا آخر

وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ

اور نذر کے کفارہ میں چالیس بردے آزاد کیے اس پر بھی حضرت عائشہ رض جب اپنی یہ نذر یاد کرتیں تو رو

فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ

دیتیں اتنا روتیں کہ آنسوؤں سے انکی اوڑھنی تر ہو جاتی ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے نہ بغض رکھو

وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ

نہ حسد نہ ترک ملاقات کرو بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی کی طرح بسر کرو (دنیا چند روزہ ہے) کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے

فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

بھائی مسلمان سے تین راتوں سے زیادہ خفا رہے اسکو چھوڑ دے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی

عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا

کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین راتوں سے زیادہ اپنے بھائی مسلمان کو چھوڑ دے (اس سے خفا رہے) دونوں ایک دوسرے کو دیکھکر منہ پھیر

وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ **بَابُ** مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى وَقَالَ

لیں اور ان دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام (اور ملاقات) کی ابتدا کرے باب اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو تو اس سے ملاقات چھوڑ دینا

كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ

کعب نے کہا وہ قصہ بیان کیا جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے آپ نے مسلمانوں کو منع کر دیا

عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

کوئی ہم سے بات نہ کرے پچاس راتیں اسی حال میں گذریں ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ میں تیرا غصہ

غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكِ إِذَا

پہچانتا ہوں اور تیری خوشی بھی پہچانتا ہوں میں نے کہا آپ کیونکر پہچان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی

كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ

ہے تو یوں کہتی ہے محمد کے پروردگار کی قسم (میرا نام لیتی ہے) اور جب ناخوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے ابراہیم کے پروردگار

قلت اجل لست اهاجر الا اسمك باب هل يزور صاحبه كل يوم او بكرة و

عشيا حدثنا ابراهيم اخبرنا هشام عن معمر وقال الليث حدثني عقيل

قال ابن شهاب فاخبرني عروة بن الزبير ان عائشة زوج النبي صلى الله

عليه وسلم قالت لم اعقل ابوي الا وهما يدينان الدين ولم يمر عليهما يوم الا

ياتينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشية فبينما

نحن جلوس في بيت ابي بكر في نحر الظهيرة قال قائل هذا رسول الله صلى

الله عليه وسلم في ساعة لم يكن ياتينا فيها قال ابو بكر ما جاء به في هذه الساعة

الا امر قال اني قد اذن لي بالخروج باب الزيارة ومن زار قوما فطعم عندهم و

زار سلمان ابا الدرداء في عهد النبي صلى الله عليه وسلم فاكل عنده حدثنا

محمد بن سلام اخبرنا عبد الوهاب عن خالد الحذاء عن انس بن سيرين عن

انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم زار اهل بيت في الانصار

فطعم عندهم طعاما فلما اراد ان يخرج امر بمكان من البيت فنضح له على بساط

فصلى عليه ودعا لهم باب من تجمل للوفود حدثنا عبد الله بن محمد

۲۲

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا مجھ سے والد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے سالم بن

لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ

عبداللہ بن عمرؓ نے پوچھا استبرق کونسا کپڑا ہے میں نے کہا سنگین عمدہ ریشمی کپڑا انھوں نے کہا

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى

میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک شخص (عطارد) کے پاس ایک ریشمی جوڑا دیکھا وہ اس کو آنحضرت صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا

علیہ وسلم پاس لے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ آپ مول لے لیجیے اور جس دن باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اس دن پہنا کیجیے ف

قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضَى فِي ذٰلِكَ مَا

آپ نے فرمایا خالص ریشمی کپڑا تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ نصیب نہ ہوگا خیر اس بات کو ایک مدت گذر گئی

مَضَى ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى

پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قسم کا ایک ریشمی جوڑا حضرت عمرؓ کو (تحفہ) بھیجا وہ اس جوڑے کو لیکر آپ پاس آئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ

اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھ کو بھیجا ہے اور پہلے آپ اسی قسم کے جوڑے میں ایسا ایسا فرما چکے ہیں (کہ اسکو وہ پہنے گا

إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا

میں نے تجھ کو اسلیے نہیں بھیجا ہے کہ تو خود اسکو پہنے بلکہ اسلیے بھیجا ہے کہ تو اسکے کو بیچ کرے ف ابن عمرؓ اسی حدیث کی رو سے ریشمی بیل بوٹا

الْحَدِيثِ

بھی کپڑے میں برا جانتے تھے

بَابُ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب کسی سے بھائی چارہ اور دوستی کا قول قرار کرنا اور ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا

نے سلمان اور ابو الدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا ف۳ اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جب ہم مدینہ میں (ہجرت کرکے) آئے

الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا (یہ حدیث بھی اوپر گذر چکی ہے)

مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى

مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے حمید طویل سے انھوں نے انسؓ سے انھوں نے کہا جب عبدالرحمٰن

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عوف (مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں) ہم لوگوں پاس آئے تو آپ نے ان میں اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کرا دیا پھر عبدالرحمٰن

عليه وسلم أولم ولو بشاة حدثنا محمد بن الصباح حدثنا إسمعيل بن زكريا

زکریا نے (ان سے) فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن

حدثنا عاصم قال قلت لأنس بن مالك أبلغك أن النبي صلى الله عليه وسلم

کہا ہم سے عاصم بن سلیمان احول نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے کہا کیا تمکو یہ حدیث پہونچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال لا حلف في الإسلام فقال قد حالف النبي صلى الله عليه وسلم بين قريش

اسلام میں حلف نہیں ہے (یعنے قول قرار کر کے ایک قوم میں شریک ہو جانا جیسے جاہلیت میں دستور تھا) انھوں نے کہا واہ آنحضرت صلعم نے تو خود قریش

والأنصار في داري باب التبسم والضحك وقالت فاطمة عليها السلام

اور انصار کے لوگوں میں حلف کرایا خاص میرے گھر میں باب مسکرانا اور ہنسنا اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا

أسر إلى النبي صلى الله عليه وسلم فضحكت وقال ابن عباس إن الله هو أضحك

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپکے سے ایک بات مجھ سے فرمائی تو میں ہنس دی (یہ حدیث اوپر موصولا گذر چکی ہے) ابن عباسؓ نے کہا اللہ (سورۂ نجم

وأبكى حدثنا حبان بن موسى أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن

میں) رلاتا ہے ہم سے حبان بن موسی نے بیان کیا کہا ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انھوں نے زہری سے انھوں نے

عروة عن عائشة رضـ أن رفاعة القرظي طلق امرأته فبت طلاقها فتزوجها بعده

عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی جورو کو تین طلاق دیدیے پھر عبد الرحمن بن زبیر نے اس

عبد الرحمن بن الزبير فجاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله

سے نکاح کر لیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں

إنها كانت عند رفاعة فطلقها آخر ثلاث تطليقات فتزوجها بعده عبد

رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن انہوں نے آخری طلاق یعنے تیسرا طلاق بھی مجھکو دیدیا میں نے عبد الرحمن بن زبیر

الرحمن بن الزبير وإنه والله ما معه يا رسول الله إلا مثل هذه الهدبة لهدبة أخذتها

سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم یا رسول اللہ اس کے پاس تو کپڑے کا کنارہ ہے اور اس نے اپنی اوڑھنی کا کنارہ (سرا) دکھلایا آخر اللہ کا

من جلبابها قال وأبو بكر جالس عند النبي صلى الله عليه وسلم وابن سعيد

نرم ہوتا ہے اس وقت ابوبکر صدیقؓ آپکے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعید بن عاص کے بیٹے

ابن العاص جالس بباب الحجرة ليؤذن له فطفق خالد ينادي أبا بكر يا أبا

خالد اب سے دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے وہ دروازے ہی پر سے ابوبکرؓ کو پکارنے لگے کہنے لگے ابوبکرؓ

بكر ألا تزجر هذه عما تجهر به عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يزيد

تم اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کیسی بیشرمی کی باتیں پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہی ہے لیکن آنحضرت

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّکِ تُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی

صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا (نہ اس عورت کو ڈانٹ نہ خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا معلوم ہوا شاید تو یہ چاہتی ہے کہ پھر

رِفَاعَةَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنَا

رفاعہ کے پاس چلی جاوے یہ اس وقت تک ہونا نہیں جب تک تو عبدالرحمن کا مزہ نہ اٹھائے اور وہ تمہارا (یعنے دخول نہ ہو) ہم سے اسمعیل بن ابی اویس

اِبْرَاھِیْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ

نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن

الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض عَلٰی رَسُوْلِ

خطاب سے انہوں نے محمد بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بی بیاں جو قریش قبیلہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ نِسْوَۃٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یَسْاَلْنَہٗ وَیَسْتَکْثِرْنَہٗ عَالِیَۃً

کی تھیں آپ پاس بیٹھی تھیں (آپ پر خرچ دینے کے لیے تقاضا کر رہی تھیں) پکار کر بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں

اَصْوَاتُهُنَّ عَلٰی صَوْتِهٖ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی

اتنے میں حضرت عمر رض نے اندر آنے کی اجازت مانگی انکی آواز سنتے ہی سب پردے میں لپک (جھپ) گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰہُ

وسلم نے انکو اجازت دی وہ اندر آئے آپ ہنس رہے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا

سِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ

(خوش و خرم) رکھے میرے ماں باپ آپ پر صدقے (آپ ہنسے کیوں) فرمایا مجھکو یہ تعجب آیا کہ یہ عورتیں جو ابھی میرے پاس بیٹھی تقاضا

لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ یَّهَبْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کر رہی تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں ہو رہیں حضرت عمر رض نے کہا یا رسول اللہ انکو آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیے

ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْهِنَّ فَقَالَ یَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

ان بی بیوں کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے اری اپنی جانوں کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ اِنَّكَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

نہیں ڈرتیں (حالانکہ آپکے سامنے میری کیا حقیقت ہے) ان بی بیوں نے کہا بے شک ہم تمسے ڈرتی ہیں) تم اکھڑ اور اکھڑ آدمی ہو کہاں

سَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیْهٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بہر کیو قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطٰنُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ

اگر شیطان رستہ چلتے تمکو ملے تو (ڈر کے مارے) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے چلا جائیگا ف ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

ابن سعید حدثنا سفین عن عمرو عن ابی العباس عن عبد الله بن عمرو قال

کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو العباس (سائب) سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا آنحضرت

لما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم بالطائف قال انا قافلون غدا ان

صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے بعد) طائف میں تھے تو فرمانے لگے کل انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ چلیں گے آپ کے

شاء الله فقال ناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نبرح او

اصحاب میں سے چند لوگوں نے عرض کیا ہم تو طائف کو چھوڑ نہیں جانے کے نہیں جب تک اسکو

نفتحها فقال النبی صلی الله علیه وسلم فاغدوا علی القتال قال فغدوا

فتح نہ کر لیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو کل صبح لڑائی شروع کرو صبح کو لوگ لڑائی پر گئے

فقاتلوهم قتالا شدیدا وکثر فیهم الجراحات فقال رسول الله صلی الله

اور خوب لڑے بہت زخمی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا

علیه وسلم انا قافلون غدا ان شاء الله قال فسکتوا فضحک رسول الله صلی

کل انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے یہ سنکر لوگ خاموش رہے اب کچھ نہیں کہا کہ ہم بن فتح کیے نہیں جانے کے اور آنحضرت صلی اللہ

الله علیه وسلم قال الحمیدی حدثنا سفین کله بالخبر حدثنا موسی حدثنا

علیہ وسلم ہنس دیے ف حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث پوری بیان کی ف۳ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا

ابراهیم اخبرنا ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن ان ابا هریرة رض قال اتی

کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے کہ ابوہریرہ رضی نے کہا ایک شخص ف آنحضرت صلی

رجل النبی صلی الله علیه وسلم فقال هلکت وقعت علی اهلی فی رمضان قال

اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا میں رمضان میں (دن کو روزے سے ہیں) اپنی بی بی سے صحبت کی آپ نے فرمایا

اعتق رقبة قال لیس لی قال فصم شهرین متتابعین قال لا استطیع قال

ایک بردہ آزاد کر دے کہنے لگا مجھکو اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ کہنے لگا یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکے آپ نے

فاطعم ستین مسکینا قال لا اجد فاتی بعرق فیه تمر قال ابراهیم العرق

فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اسکا بھی مقدور نہیں پھر ایک کھجور کا تھیلا آنحضرت صلعم پاس آیا آپ نے

المکتل فقال این السائل تصدق بها قال علی افقر منی والله ما بین لابتیها

فرمایا وہ شخص کدھر گیا جس نے روزہ توڑ ڈالا (کہنے لگا حاضر ہوں) فرمایا لے یہ کھجور فقیروں کو بانٹ دے کہنے لگا مجھ سے زیادہ کوئی فقیر ہو

اهل بیت افقر منا فضحک النبی صلی الله علیه وسلم حتی بدت نواجذه

تو اسکو بانٹوں خدا کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے بڑھکر کوئی محتاج نہیں یہ سنکر آپ اتنا ہنسے کہ آپکے کچلیکے دانت کھل گئے

قال فاتمها اذا حدثنا عبد العزيز بن عبد الله الاويسي حدثنا مالك عن
فرمایا تو تم رسیاں اپنی اپنی اسکو کماؤ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق

اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال كنت امشي مع رسول الله
ابن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راستے میں جا رہا تھا آپ

صلى الله عليه وسلم وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فادركه اعرابي فجبذ
نجران کی چادر اوڑھے ہوئے تھے (جو یمن کا ایک شہر ہے) اس چادر کا حاشیہ موٹا تھا اتنے میں ایک گنوار نے آ

بردائه جبذة شديدة قال انس فنظرت الى صفحة عاتق النبي صلى الله
آپ کو پکڑ لیا اور چادر کو زور سے گھسیٹا انس کہتے ہیں میں نے آپ کے مونڈھے کو دیکھا

عليه وسلم وقد اثرت بها حاشية الرداء من شدة جبذته ثم قال يا محمد
اس پر چادر گھسٹنے سے نشان پڑ گیا اس زور سے گھسیٹا اس کے بعد کہنے لگا محمد اللہ کا

مر لي من مال الله الذي عندك فالتفت اليه فضحك ثم امر له بعطاء
مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھکو دلواؤ آپ اسکی طرف دیکھکر ہنس دیے اور اسکو کچھ دلوا دیا

حدثنا ابن نمير حدثنا ابن ادريس عن اسمعيل عن قيس عن جرير قال ما
ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے

حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ اسلمت ولا رآني الا تبسم في وجهي ولقد
جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا اور جب آپ نے مجھکو دیکھا تو مسکرا کر خندہ پیشانی

شكوت اليه اني لا اثبت على الخيل فضرب بيده في صدري وقال اللهم
اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے پر میری ران نہیں جمتی آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی یا اللہ اسکی ران جما دے

ثبته واجعله هاديا مهديا حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن
اور اسکو راہ دکھلانیوالا راہ پایا ہوا کر دے ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی قطان نے انہوں نے

هشام قال اخبرني ابي عن زينب بنت ام سلمة عن ام سلمة ان ام سليم قالت يا رسول
ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم

الله ان الله لا يستحيي من الحق هل على المراة غسل اذا احتلمت قال نعم اذا
یا رسول اللہ اللہ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا اگر عورت کو مرد کی طرح احتلام ہو (خواب دیکھے) تو کیا اسپر بھی غسل واجب ہو گا آپ نے

رات الماء فضحكت ام سلمة فقالت اتحتلم المراة فقال النبي صلى الله عليه
جب پانی دیکھے (یعنی تری کپڑے پر) یہ سنکر ام سلمہ ہنس دیں کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وهم شبه الولد حدثنا يحيى بن سليمن قال حدثني ابن وهب

نے فرمایا الہ عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے

اخبرنا عمرو ان ابا النضر حدثه عن سليمن بن يسار عن

کہا مجکو عمرو بن حارث نے خبر دی انکو ابوالنضر (سالم بن ابی امیہ) نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت

عائشة رضي الله عنها قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا

عائشہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورا ہنستے نہیں دیکھا (قاہ قاہ)

حتى ارى منه لهواته انما كان يتبسم حدثنا محمد بن محبوب حدثنا ابو عوانة

کر کے کہ میں آپ کا کوا (تالو) دیکھتی بلکہ آپکا صرف مسکرانا تھا ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے

عن قتادة عن انس وقال لي خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رض سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع

عن قتادة عن انس ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة

انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک شخص مدینہ میں جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

وهو يخطب بالمدينة فقال قحط المطر فاستسق ربك فنظر الى السماء و

آپ خطبہ پڑھ رہے تھے اور کہنے لگا یا رسول اللہ پانی کا قحط ہو گیا ہے آپ پانی کے لیے اللہ سے دعا کیجیے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا

ما نرى من سحاب فاستسقى فنشا السحاب بعضه الى بعض ثم مطروا حتى

اس وقت ہمکو آسمان پر ذرا بھی ابر نہیں نظر آتا تھا آپ نے پانی برسنے کی دعا کی تو ابر کے ٹکڑے اٹھنے لگے ایک ٹکڑا دوسرے

سالت مثاعب المدينة فما زالت الى الجمعة المقبلة ما تقلع ثم قام

اتنا برسا کہ مدینہ کے نالے سب بہ نکلے اور دوسرے جمعے تک برستا ہی رہا ابر کھلتا ہی نہ تھا پھر (دوسرے جمعہ میں) وہی شخص یا اور

ذلك الرجل او غيره والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال غرقنا فادع

کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا اس وقت آپ خطبہ پڑھ رہے تھے یا رسول اللہ ہم تو ڈوب گئے (اس قدر برسات ہو رہی ہے) دعا

ربك يحبسها عنا فضحك ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا مرتين او ثلثا

فرمایے اللہ پانی کو روک دے (اب نہ برسے) یہ سنکر آپ ہنس دیے اور یوں دعا کی یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسے ہم پر نہ برسے دو بار یا

فجعل السحاب يتصدع عن المدينة يمينا وشمالا يمطر ما حوالينا ولا

اسی وقت مدینہ کے داہنے بائیں ابر پھٹنے لگا مدینہ کے اطراف میں تو بارش ہو رہی تھی اور مدینہ میں نہ تھی

يمطر منها شيء يريهم الله كرامة نبيه صلى الله عليه وسلم واجابة دعوته

اللہ تعالی نے لوگوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور دعا کی قبولیت بتلائی

۲۸

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ براءت میں) فرمانا مسلمانو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو

وَمَا یُنْھٰی عَنِ الْکَذِبِ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ

اس باب میں جھوٹ کی ممانعت کا بھی بیان ہے ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ

انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے

اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یَکُوْنَ صِدِّیْقًا

جاتی ہے اور نیکی بہشت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اخیر میں صدیق کا مرتبہ حاصل کرتا ہے

وَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ

اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتے

لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ

بولتے آخر کو اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سُھَیْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِکِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

انہوں نے ابوسہیل نافع بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کہے تو جھوٹ

وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا

وعدہ کرے تو خلاف امانت رکھو تو چوری کرے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر

جَرِیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

نے کہا ہم سے ابو رجاء (عمران) نے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سَلَّمَ رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ قَالَا الَّذِیْ رَاَیْتَہٗ یُشَقُّ شِدْقُہٗ فَکَذَّابٌ یَکْذِبُ

میں نے گذشتہ رات کو خواب میں دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے ان فرشتوں نے کہا جس شخص کو تم نے دیکھا تھا اس کا کلہ چیرا جا رہا تھا

بِالْکَذْبَۃِ تُحْمَلُ عَنْہُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَیُصْنَعُ بِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ بَابُ

اور سارے ملک میں پھیل جاتی قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی باب

فِی الْھَدْیِ الصَّالِحِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰھِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَۃَ حَدَّثَکُمْ

اچھی چال کا بیان ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا اعمش نے تم سے یہ

الاعمش سمعت شقيقا قال سمعت حذيفة يقول ان اشبه

حدیث بیان کی ہے کہ میں نے شقیق سے سنا انہوں نے حذیفہ بن یمانؓ سے وہ کہتے تھے سب لوگوں سے چال ڈھال

الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم لابن ام عبد من

اور وضع اور سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں جس وقت گھر

حين يخرج من بيته الى ان يرجع اليه لا ندري ما يصنع في اهله اذا خلا

اپنے گھر سے نکلیں گھر میں گئے تک ان کا یہی حال رہتا ہے لیکن گھر میں جب اکیلے رہتے ہیں تو معلوم نہیں کیا کرتے رہتے ہیں

حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن مخارق سمعت طارقا قال قال عبد الله

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ سے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا کہ عبداللہ بن مسعود

ان احسن الحديث كتاب الله واحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم

کہتے تھے سب کلاموں میں اچھا کلام اللہ کا کلام ہے اور سب چالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال (یعنی وضع اور روش آپ کی خصلت)

باب الصبر على الاذى وقول الله تعالى انما يوفى الصابرون اجرهم بغير

باب تکلیف پر صبر کرنے کا بیان اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے (سورۂ زمر میں) فرمایا صبر کرنے والے ہیں خدا اپنا ثواب بے گنتی دے گا

حساب حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني الاعمش

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے اعمش نے بیان کیا

عن سعيد بن جبير عن ابي عبد الرحمن السلمي عن ابي موسى رض عن النبي صلى

انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابو عبدالرحمن سلمی سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

الله عليه وسلم قال ليس احد او ليس شيء اصبر على اذى سمعه من الله

علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بری بات سنکر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی نہیں ہے

انهم ليدعون له ولدا وانه ليعافيهم ويرزقهم حدثنا عمر بن حفص

لوگ معاذ اللہ کہتے ہیں اس کی اولاد ہے مگر وہ سب کو تندرستی اور روزی دیے جاتا ہے ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے

حدثنا ابي حدثنا الاعمش قال سمعت شقيقا يقول قال عبد الله قسم

بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے شقیق سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آنحضرت

النبي صلى الله عليه وسلم قسمة كبعض ما كان يقسم فقال رجل من الانصار

صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ حنین میں) جیسے ہمیشہ تقسیم کیا کرتے تھے کچھ مال تقسیم کیا تو ایک انصاری شخص کہنے لگا

والله انها لقسمة ما اريد بها وجه الله قلت اما انا لاقولن للنبي صلى الله عليه

خدا کی قسم اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی کی غرض نہ تھی میں نے یہ بات سنکر کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کر دوں گا

۳۰

وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي اَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضر میں آپ پاس حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں تشریف رکھتے تھے میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے عرض کر دی آپ کو بہت شاق گذرا

وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتّٰى وَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ اَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ

چہرے کا رنگ بدل گیا غصے ہوئے یہاں تک کہ میں آرزو کی کاش میں نے آپ کو خبر نہ کی ہوتی ف یہ آپ نے یہ فرمایا موسیٰ پیغمبر

اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

کو اس سے بھی زیادہ تکلیفیں دی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا (تو مجھکو بھی صبر کرنا چاہیے) باب غصہ میں جس پر غصہ ہے اسکو مخاطب نہ کرنا ف

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ

ہم سے عمر بن حفص غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے

قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لوگوں کو بھی اس کی اجازت دی لیکن بعضے لوگوں نے اُسکا نہ کرنا اچھا جانا ف

فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ

یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا بعضے لوگوں کا کیا حال ہے

يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

جس کام کو کرتا ہوں وہ اُس سے بچنا چاہتے ہیں خدا کی قسم میں ان سب سے زیادہ اللہ کو پہچانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عبداللہ بن

اللّٰهِ هُوَ ابْنُ اَبِي عُتْبَةَ مَوْلٰى اَنَسٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

عتبہ سے سنا جو انس کے غلام تھے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَاِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهُ

شرم (اور مروت) اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ تھی جو اپنے پردے میں رہتی ہے آپ کو جب کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم آپ کے

عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ بَابُ مَنْ كَفَّرَ اَخَاهُ بِغَيْرِ تَاْوِيْلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ حَدَّثَنَا

مبارک چہرے سے پہچان لیتے ف باب جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو جس میں کفر کی کوئی وجہ نہ ہو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے

مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى

محمد بن یحییٰ ذہلی (یا محمد بن بشار) اور احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہمکو علی بن مبارک نے

ابْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ
کہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا اور عکرمہ بن عمار نے یحییٰ سے

عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
روایت کیا انہوں نے عبد اللہ بن یزید سے سنا انہوں نے ابو سلمہ سے سنا انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ
وسلم سے ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ
عبد اللہ بن عمر رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے

يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ
وہ کافر تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے روایت کیا کہا ہم سے وہیب نے

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ثابت بن ضحاک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ
آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا اور کسی مذہب کی جھوٹی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو یہودی ہوں یا نصرانی) وہ ایسا ہی ہے اور جو کوئی اپنے تئیں

نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا
کسی چیز سے مار ڈالے (خودکشی کرے) وہ اسی چیز سے دوزخ میں عذاب پاتا رہیگا اور مسلمان پر لعنت کرنا اسکو قتل کرنے کے برابر ہے اور جو کسی مسلمان

بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا وَ
پر کفر کی تہمت لگائی تو ایسا ہی جیسے اسکو قتل کیا باب اگر کسی نے کوئی وجہ معقول سمجھ کر کسی کو کافر کہا یا نادانستہ تو وہ کافر نہ ہوگا اور

قَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ
حضرت عمر رض نے حاطب بن ابی بلتعہ کی نسبت وہ منافق کہا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر تو کیا جانے اللہ تعالیٰ نے تو بدر

اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا
والوں کو (عرش پر سے) دیکھا فرمایا میں نے تم کو بخش دیا ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید

يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ
نے کہا ہمکو سلیم بن حیان نے خبر دی کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا ہم سے جابر بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا

بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ
معاذ بن جبل رض ایسا کیا کرتے تھے کہ (فرض) نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ لیتے پھر اپنی قوم والوں میں جاتے انکی

الصلوة فقرأ بهم البقرة قال فتجوز رجل فصلى صلوة خفيفة فبلغ ذلك

ایک بار انہوں نے سورہ بقرہ شروع کی تو ایک شخص نے (جماعت سے الگ ہو کر) مختصر سی نماز اکیلے پڑھ لی (اور چلدیا) یہ خبر معاذ کو پہونچی

معاذا فقال انه منافق فبلغ ذلك الرجل فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال

انہوں نے کہا وہ منافق ہے اس شخص نے معاذ کا کہنا سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آ کہنے لگا یا رسول

يا رسول الله انا قوم نعمل بايدينا ونسقي بنواضحنا وان معاذا صلى بنا

اللہ ہم لوگ سارے دن ہاتھ پاؤں سے محنت کرتے ہیں اور اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں معاذ نے کیا کیا گذشتہ رات کو نماز پڑھائی

البارحة فقرأ البقرة فتجوزت فزعم انى منافق فقال النبي صلى الله عليه

اس میں سورہ بقرہ شروع کی میں نے مختصر سی نماز الگ پڑھ لی تو مجھ کو منافق بتلاتے ہیں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ

وسلم يا معاذ افتان انت ثلثا اقرأ والشمس وضحاها وسبح اسم ربك

سے تین بار فرمایا تو فساد کرانا چاہتا ہے ایسی سورتیں جماعت میں پڑھا کر جیسے والشمس وضحیہا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور

الاعلى ونحوها حدثني اسحق اخبرنا ابو المغيرة حدثنا الاوزاعي

اسی طرح اور والی ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو المغیرہ (عبد القدوس بن حجاج) نے کہا ہم سے امام اوزاعی

حدثنا الزهري عن حميد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

وسلم من حلف منكم فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله

کوئی لات اور عزیٰ (یا دوسرے بتوں کی) قسم کھائے وہ (پھر سے) لا الہ الا اللہ کہے (تجدید ایمان کرے)

ومن قال لصاحبه تعال اقامرك فليتصدق حدثنا قتيبة حدثنا

اور جس مسلمان نے دوسرے سے کہا آئیں تو ملکر جوا کھیلیں وہ (کفارہ کے طور) کچھ خیرات کرے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

ليث عن نافع عن ابن عمر انه ادرك عمر بن الخطاب في ركب وهو

کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمرہ کو چند سواروں میں پایا وہ

يحلف بابيه فناداهم رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان الله ينهاكم

باپ کی قسم کھا رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکار کر فرمایا سن لو اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع

ان تحلفوا بابائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله والا فليصمت باب

کرتا ہے جس کو قسم کھانا ہو تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے باب

ما يجوز من الغضب والشدة لامر الله وقال الله جاهد الكفار والمنافقين

خلاف شرع کام پر غصہ اور سختی کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ براءۃ میں) فرمایا اے پیغمبر کافر اور منافقوں پر جہاد کر اور

واغلظ عليهم لا يحدثنا يسرة بن صفوان حدثنا ابراهيم عن الزهري عن القسم

اوپر سختی کر اور آیت تک ہم سے یسرۃ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انھوں نے زہری سے انھوں نے قاسم

عن عائشة رض قالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وفي البيت قرام

ابن محمد سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اس وقت گھر میں ایک پردہ

فيه صور فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتكه وقالت قال النبي صلى الله

لٹکا ہوا تھا جس پر مورتیں تھیں آپکے چہرے کا رنگ (غصہ سے) بدل گیا اور وہ پردہ لیکر اسکو پھاڑ ڈالا حضرت عائشہ کہتی ہیں آپ

عليه وسلم من اشد الناس عذابا يوم القيمة الذين يصورون هذه الصور

نے یہ بھی فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ مورتیں بناتے ہیں

حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن اسمعيل بن ابي خالد حدثنا قيس بن

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن قطان نے انھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم

ابي حازم عن ابي مسعود رض قال اتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني

نے انھوں نے ابو مسعود انصاری سے انھوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں جو صبح کی جماعت

لاتاخر عن صلوة الغداة من اجل فلان مما يطيل بنا قال فما رايت

میں شریک نہیں ہوتا تو اس وجہ سے کہ فلاں شخص (جو امامت کیا کرتے تھے) لمبی نماز پڑھاتے ہیں ابو مسعود کہتے ہیں میں نے آنحضرت

رسول الله صلى الله عليه وسلم قط اشد غضبا في موعظة منه يومئذ قال

صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ فرمانے لگے

فقال يايها الناس ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم

لوگو تم میں بعضے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو دین سے نفرت دلادیں دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھے

المريض والكبير وذا الحاجة حدثنا موسى ابن اسمعيل حدثنا جويرية

بیمار ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کاج والا ہم سے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے

عن نافع عن عبد الله رض قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي راى في

انھوں نے نافع سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے انھوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھ

قبلة المسجد نخامة فحكها بيده فتغيظ ثم قال ان احدكم اذا كان في الصلوة

رہے تھے آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف دیکھا کہ بلغم تھوکا ہے آپ نے ہاتھ سے اسکو کھرچ ڈالا اور غصے ہوئے فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا

فان الله حيال وجهه فلا يتنخمن حيال وجهه في الصلوة حدثنا محمد

ہے تو اللہ تعالی اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے تو نماز میں اپنے منہ کے سامنے بلغم نہ تھوکے ہم سے محمد بن سلام (بیکندی) نے

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا رَبِیْعَۃُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی

ہم سے کہا اسمعیل بن جعفر نے خبر دی کہا ہم کو ربیعہ ابن ابی عبد الرحمٰن نے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام

الْمُنْۢبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

تھا انہوں نے زید بن خالد جہنی سے ایک شخص نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کو

سَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ عَرِّفْھَا سَنَۃً ثُمَّ اعْرِفْ وِکَاءَھَا وَعِفَاصَھَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ

پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہ پھر اسکا سر بندھن اور ظرف پہچان رکھ اور خرچ کر ڈال

بِھَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّھَا فَاَدِّھَا اِلَیْہِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَضَالَّۃُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْھَا

اگر اسکا مالک آئے تو ادا کر دے اپنے پاس سے دے اُس نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا اسکو پکڑ لے

فَاِنَّمَا ھِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَضَالَّۃُ الْاِبِلِ قَالَ

کیونکہ بکری یا تیرے کام آئیگی یا تیرے بھائی مسلمان کے جسکی وہ بکری ہے یا بھیڑیا اسکو چٹ کر جائیگا پھر اس نے پوچھا بھولی بھٹکے اونٹ

فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّتْ وَجْنَتَاہُ اَوِ احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ

آپ کو غصہ آگیا اتنا غصے ہوئے کہ آپ کے دونوں گال لال ہو گئے فرمانے لگے ارے اونٹ

قَالَ مَالَکَ وَلَھَا مَعَھَا حِذَاؤُھَا وَسِقَاؤُھَا حَتّٰی یَلْقَاھَا رَبُّھَا وَقَالَ الْمَکِّیُّ

سے تجھ کو کیا کام اسکا موزہ مشکیزہ اُس کے پاس موجود ہے جبتک اُسکا مالک آئے (وہ کھاتا پیتا رہتا ہے) اور مکی بن ابراہیم

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ بُسْرِ

عبد اللہ بن سعید نے کہا مجھ سے ابو النضر سالم بن ابی امیہ نے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے انہوں نے بسر بن سعید

ابْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجَیْرَۃً

سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خرمے کی چھال یا بوریے کا ایک حجرہ سا

مُخَصَّفَۃً اَوْ حَصِیْرًا فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْھَا قَالَ فَتَتَبَّعَ اِلَیْہِ

بنالیا وہاں آکر آپ (تہجد کی) نماز پڑھا کرتے تھے چند لوگوں نے بھی آکر آپ کے پیچھے نماز پڑھنا

رِجَالٌ وَجَاءُوْا یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِہٖ ثُمَّ جَاءُوْا لَیْلَۃً فَحَضَرُوْا وَاَبْطَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

شروع کی پھر دوسری رات کو ایسا ہوا یہ لوگ تو (اپنے وقت پر) آگئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْھُمْ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْھِمْ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَھُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ

وسلم نے برآمد ہونے میں دیر کی آپ برآمد ہی نہ ہوئے یہاں تک کہ اُن لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں

إليهم مغضبا فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما زال بكم صنيعكم
(اس لیے کہ آپ کہیں فرض نہ ہو جائے) آپ غصے میں باہر نکلے اور فرمایا تم جاتے ہو ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہو تاکہ
حتى ظننت أنه سيكتب عليكم فعليكم بالصلوة في بيوتكم فإن خير
تم پر فرض ہو جائے (اس وقت مشکل ہو) دیکھو اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھا کرو فرض نماز
صلوة المرء في بيته إلا الصلوة المكتوبة باب الحذر من الغضب
کے سوا ہر نماز گھر ہی میں پڑھنا بہتر ہے باب غصے سے پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالی نے سورۂ
لقول الله تعالى والذين يجتنبون كبائر الإثم والفواحش وإذا ما غضبوا
شوری میں فرمایا جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو قصور معاف
هم يغفرون الذين ينفقون في السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين
کر دیتے ہیں (بدلہ نہیں کھینچتے) اور سورۂ آل عمران میں فرمایا جو لوگ کشادگی اور تنگی دونوں حالتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے
عن الناس والله يحب المحسنين حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك
ہیں اور اللہ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی
عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
الله عليه وسلم قال ليس الشديد بالصرعة إنما الشديد الذي يملك
وہ پہلوان نہیں ہے جو کشتی میں غالب ہو (سب کو دے مارے) پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنا مزاج تھامے رہے
نفسه عند الغضب حدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن الأعمش
(اپنے قابو ہو جائے) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے
عن عدي بن ثابت حدثنا سليمان بن صرد قال استب رجلان عند
انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا ہم سے سلیمان بن صرد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے
النبي صلى الله عليه وسلم ونحن عنده جلوس وأحدهما يسب صاحبه
اتنے میں دو شخصوں نے گالی گلوج کی ان میں سے ایک نے دوسرے کو سخت غصے میں آکر
مغضبا قد احمر وجهه فقال النبي صلى الله عليه وسلم إني لأعلم كلمة لو
گالی دی اسکا منہ سرخ ہو گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ غصے والا
قالها لذهب عنه ما يجد لو قال أعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقالوا للرجل
شخص اسکو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے وہ یہ کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لوگوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنکر)

ألا تسمع ما يقول النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لست بمجنون حدثنا يحيى

اس شخص سے کہا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا (یہ کلمہ) وہ کہنے لگا میں دیوانہ ہوں ف ہم سے یحییٰ بن

ابن يوسف أخبرنا أبو بكر هو ابن عياش عن أبي حصين عن أبي صالح عن

یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابو صالح (ذکوان) سے انہوں نے

أبي هريرة رض أن رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم أوصني قال لا تغضب

ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (جاریہ بن قدامہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا

فردد مرارا قال لا تغضب باب الحياء حدثنا آدم حدثنا شعبة عن قتادة عن

بار بار آپ یہی (فرماتے رہے) ف باب حیا اور شرم کا بیان ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

أبي السوار العدوي قال سمعت عمران بن حصين قال قال النبي صلى الله

قتادہ سے انہوں نے ابو السوار (حسان بن حریث) سے انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصین رض سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ و

عليه وسلم الحياء لا يأتي إلا بخير فقال بشير بن كعب مكتوب في الحكمة إن

سلم نے فرمایا شرم اور حیا سے ہمیشہ بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے بشیر بن کعب یہ حدیث سنکر کہنے لگے حکیموں کی کتابوں میں یہی ہے بلکہ اتنا کہ

من الحياء وقارا وإن من الحياء سكينة فقال له عمران أحدثك عن رسول

حیا سے وقار اور تمکین پیدا ہوتی ہے (جلدی اور شتاب زدگی دور ہوتی ہے) عمران نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

الله صلى الله عليه وسلم وتحدثني عن صحيفتك حدثنا أحمد بن يونس

تجھ سے بیان کرتا ہوں اور تو اپنی (دو ورقی) کتاب کی باتیں سناتا ہے ف ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو

حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة حدثنا ابن شهاب عن سالم عن عبد الله

عبد العزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رض)

ابن عمر رض مر النبي صلى الله عليه وسلم على رجل وهو يعاتب في الحياء

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو کسی دوسرے شخص (اپنے بھائی) پر غصہ کر رہا تھا

يقول إنك لتستحيي حتى كأنه يقول قد أضر بك فقال رسول الله صلى الله

کہہ رہا تھا تو بہت شرم کرتا ہے اس شرم نے تجھ کو تباہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم دعه فإن الحياء من الإيمان حدثنا علي بن الجعد أخبرنا

شرم تو ایمان میں داخل ہے (ایمان کا ایک جزو ہے) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ

شعبة عن قتادة عن مولى أنس قال أبو عبد الله اسمه عبد الله بن أبي عتبة

نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس کے غلام سے امام بخاری نے کہا انس کے غلام کا نام عبد اللہ بن ابی عتبہ تھا انہوں نے کہا

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ

میں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی

فِي خِدْرِهَا بَابٌ إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ

ہے باب جب آدمی بے حیائی اختیار کرلے تو جو جی چاہے وہ کرے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ

کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ابومسعود انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے اچھا باش ہرچہ خواہی کن یعنی جب شرم ہی

لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بَابٌ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

نہ رہی تو جو جی چاہے سو کرے باب شریعت کی باتیں پوچھنے میں شرم نہ کرنا چاہیے

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ

انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے (جو آنحضرت صلعم کی ربیبہ تھیں) انہوں نے (اپنی والدہ) حضرت ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ

صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ حق تعالیٰ کو بھی بات میں شرم نہیں آتی کیا عورت

فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ حَدَّثَنَا

کو بھی اگر احتلام ہو تو غسل کرنا چاہیے آپ نے فرمایا ہاں جب منی کی تری دیکھے ہم سے

آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایک ہرے بھرے درخت کی سی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں

وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ

نہ جھڑتے ہیں اب لوگ باتیں بنانے لگے کوئی کہنے لگا یہ درخت مراد ہے کوئی کہنے لگا نہیں وہ درخت میرے دل میں آیا کہہ دوں کھجور کا

شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

لیکن میں جوان تھا مجھکو شرم آگئی آخر آنحضرت صلعم نے خود ہی فرمادیا وہ کھجور کا درخت ہے اور اسی سند سے شعبہ سے روایت ہے کہا ہم سے خبیب بن عبدالرحمن

عن حفص بن عاصم عن ابن عمر مثله وزاد فحدثت به عمر فقال لأن كنت قلتها

نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے میں نے اپنے والد حضرت

لكان أحب إلي من كذا وكذا حدثنا مسدد حدثنا مرحوم سمعت ثابتا أنه

عمر سے یہ حدیث بیان کی (میں سمجھ گیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہہ نہ سکا) انہوں نے کہا واہ اگر تو اس وقت کہہ دیتا (شرم نہ کرتا) تو مجھکو اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی

سمع أنسا رضه يقول جاءت امرأة إلى النبي صلى الله عليه وسلم تعرض عليه نفسها

انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنے تئیں آپکے حوالے کرتی

فقالت هل لك حاجة في فقالت بنته ما أقل حياءها فقال هي خير منك عرضت

ہوں اگر آپ کو میری خواہش ہو (یہ حدیث سنکر انس کی صاحبزادی بولیں کیسی بے شرم عورت تھی انس نے کہا تجھ سے تو کہیں اچھی تھی اس نے

على رسول الله صلى الله عليه وسلم نفسها باب قول النبي صلى الله عليه وسلم

(بری بات کیا کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے تئیں پیش کیا باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا

يسروا ولا تعسروا وكان يحب التخفيف واليسر على الناس حدثني إسحق

لوگوں پر آسانی کرو ان کو مشکل میں نہ ڈالو اور آنحضرت لوگوں پر تخفیف اور آسانی کرنا پسند کرتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم

حدثنا النضر أخبرنا شعبة عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه عن جده قال

نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا

لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعاذ بن جبل قال لهما يسرا ولا

ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ بن جبل رض کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا دیکھو تم دونوں

تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا قال أبو موسى يا رسول الله إنا بأرض يصنع

(لوگوں پر) آسانی کرنا سختی نہ کرنا خوش رکھنا نفرت نہ دلانا دونوں مل جل کر رہنا ابو موسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس سرزمین میں

فيها شراب من العسل يقال له البتع وشراب من الشعير يقال له المزر فقال

جاتے ہیں جہاں شہد کا شراب بنا کرتا ہے اسکو بتع اور جو کا شراب بنا کرتا ہے جس کو مزر کہتے ہیں آپ نے فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام حدثنا آدم حدثنا شعبة

(کوئی شراب ہو) جو نشہ کرے وہ حرام ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

عن أبي التياح قال سمعت أنس بن مالك رضه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے ابو التیاح (یزید بن حمید ضبعی) سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا حدثنا عبد الله بن مسلمة عن

(لوگوں پر) آسانی کرو سختی نہ کرو لوگوں کو تسلی اور تشفی دو نفرت نہ دلاؤ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا

دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ اس سے

كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ

پرہیز کرتے ف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (ساری عمر) کبھی اپنی ذات خاص کے لیے کسی شے کا بدلہ نہیں لیا ہاں

قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

اللہ تعالیٰ کی عظمت میں جو لوگ خلل انداز ہوتے تھے ف۲ ان سے البتہ اللہ کی رضامندی کے لیے بدلہ لیتے ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی

بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ

حماد بن زید نے انہوں نے ازرق بن قیس سے انہوں نے کہا ہم اہواز میں (جو ایک شہر کا نام ہے ملک ایران میں) نہر کے کنارے پر تھے اس کا

عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتْ

پانی سوکھ گیا تھا اتنے میں ابو برزہ اسلمی صحابی ایک گھوڑے پر سوار وہاں آئے وہ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا گھوڑا بھاگا

الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ

انہوں نے نماز چھوڑ دی گھوڑے کے پیچھے دوڑے اس کو پکڑ لائے پھر نماز پڑھنے لگے ہم لوگوں میں

وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ

ایک شخص تھا ف۳ وہ کمبخت خارجی تھا کہنے لگا اس بوڑھے احمق کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی بعد

فَرَسٍ فَأَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے ابو برزہ (نماز سے فارغ ہو کر) آئے کہنے لگے جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں مجھے کسی نے ملامت

وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ

نہیں کی (آج اس خارجی نے کی) میرا گھر یہاں سے بہت دور ہے اگر نماز پڑھتا رہتا گھوڑے کو جانے دیتا تو رات تک بھی اپنے گھر نہ پہنچ سکتا۔

صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکا ہوں اور آپ کی آسانیوں کو دیکھ چکا ہوں ف۴ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا ف۵ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ

کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو ابو ہریرہ رض نے ایک گنوار نے ف۶ مسجد میں پیشاب کر دیا

فثار إليه الناس ليقعوا به فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه

لوگ انکو مارنے دوڑے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو

وأهريقوا على بوله ذنوبا من ماء أو سجلا من ماء فإنما بعثتم ميسرين ولم

جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی سے بہرا ہوا یا پانی کا ایک ڈول بہادو دیکھو اللہ تعالی نے تمکو آسانی کرنیکو بھیجا ہے

تبعثوا معسرين باب الانبساط إلى الناس وقال ابن مسعود خالط الناس

دشواری کرنیکو نہیں باب لوگوں سے کہل کر باتیں کرنا عبداللہ بن مسعود نے کہا لوگوں سے مل جل کر رہو

ودينك لا تكلمنه والدعابة مع الأهل حدثنا آدم حدثنا شعبة حدثنا

پر اپنے دین کو بچائے رکھو اور گھر والوں سے مزاح (دل لگی) کرنا ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

أبو التياح قال سمعت أنس بن مالك يقول إن كان النبي صلى الله عليه وسلم

کہا ہم سے ابو التیاح نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم بچوں سے

ليخالطنا حتى يقول لأخ لي صغير يا أبا عمير ما فعل النغير حدثنا محمد أخبرنا

بہی دل لگی کرتے یہاں تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا آپ اس سے فرمایا کرتے ابو عمیر تمہاری چڑیا کیا ہوئی ہم سے محمد بن سلام

أبو معاوية حدثنا هشام عن أبيه عن عائشة رض قالت كنت ألعب بالبنات

نے بیان کیا کہا ہمکو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں

عند النبي صلى الله عليه وسلم وكان لي صواحب يلعبن معي فكان رسول

نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی میری ہمجولیاں بہی ساتھ رہتیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل يتقمعن منه فيسربهن إلي فيلعبن معي

وسلم تشریف لاتے تو وہ ڈر کر الگ ہو جاتیں آنحضرت انکو میرے پاس بہیج دیتے وہ میرے ساتھ کھیلتی رہتیں

باب المداراة مع الناس ويذكر عن أبي الدرداء إنا لنكشر في وجوه

باب لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا اگرچہ دل میں ان سے دشمنی رکھتے ہوں) اور ابو الدرداء صحابی سے منقول ہے ہم لوگوں کے

أقوام وإن قلوبنا لتلعنهم حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن ابن

آگے تو مسکراتے ہیں مگر ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

المنكدر حدثه عروة بن الزبير أن عائشة أخبرته أنه استأذن على النبي

عیینہ نے انہوں نے ابن منکدر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے

صلى الله عليه وسلم رجل فقال ائذنوا له فبئس ابن العشيرة أو بئس أخو العشيرة فلما دخل ألان

کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اچھا اسکو آنے دو (بیشک) اپنی قوم کا برا آدمی ہے پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے

لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ

اس سے نرمی کی باتیں کیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو آپ نے ... فرمایا تھا کہ وہ برا آدمی ہے اور اس کے بعد بھی آپ نے اس سے نرم گفتگو کی آپ نے فرمایا

أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ

عائشہ بات یہ ہے اللہ کے نزدیک وہ آدمی مرتبہ میں سب سے برا ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس کی ملاقات ترک کر دیں یا اس سے الگ

فُحْشِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ

رہیں ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ

انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں ریشمی تحفہ آئیں جن میں

مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا

سنہری گھنڈیاں لگی تھیں تحفہ کے طور پر آئیں آپ نے اپنے اصحاب کو تقسیم کر دیں اور ایک قبا مخرمہ کے لیے رکھ چھوڑی

لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ أَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ

جو موجود نہیں تھے جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا یہ تیرے لیے میں نے چھپا رکھی تھی ایوب نے اپنے کپڑے سے اشارہ کیا جیسے آپ اس کو دکھا رہے تھے

فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ

کیونکہ وہ ذرا بدمزاج آدمی تھے۔ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب سے روایت کیا اور حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب نے بیان

قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبائیں (تحفہ) آئیں پھر ایسی ہی حدیث بیان کی باب مسلمان کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈنک نہیں

مَرَّتَيْنِ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

لگتا اور معاویہ بن ابی سفیان نے کہا آدمی تجربہ اٹھا کر دانا بنتا ہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری کو انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

آپ نے فرمایا مسلمان کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں لگتا (ایک ہی بار ہوگا کیونکہ پھر ہوشیار رہتا ہے) باب مہمان کا حق

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے حسین نے بیان کیا انہوں نے

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رض سے انہوں نے کہا

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا مجھ کو یہ خبر لگی ہے کہ تو رات بھر عبادت کرتا رہتا ہے اور دن کو روزہ

النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

رکھتا ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اتنی محنت مت اٹھا عبادت بھی کر سو بھی روزہ بھی رکھ افطار بھی کر آخر تیرے بدن کا بھی تجھ

وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ

پر حق ہے تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے تیرے مہمان (ملاقاتی) کا بھی تجھ پر حق ہے تیری جورو کا بھی تجھ پر حق ہے ف۱ اور میں سمجھتا ہوں

عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ

تیری عمر لمبی ہوگی ف۳ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا تجھ کو کافی ہے اس لیے کہ ہر نیکی

بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ

کا ثواب دس گنے ملتا ہے تو تین روزوں کے تیس روزے ہوگئے گویا ساری عمر روزے رکھے عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں میں نے اپنے اوپر

فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ

سختی کی میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ہر ہفتے میں تین روزے رکھ میں نے پھر اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر آ پڑی

قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ

میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ میں نے پوچھا اُن کا روزہ کیسا تھا

دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ وَ

فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار گویا آدھی عمر کے روزے باب مہمان کی خدمت اپنے ہاتھ سے کرنا اس کی خاطر داری کرنا اور اللہ تعالیٰ

قَوْلِهِ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

کے قول ضیف ابراہیم المکرمین کی تفسیر ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح کعبی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ

جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو اپنے مہمان کی خاطر داری کرنا ضرور ہے ایک دن رات تو

يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ

مہمانی لازم ہے اور تین دن تک افضل ہے اس کے بعد پھر صدقہ ہے مہمان کو بھی نہیں چاہیے کہ میزبان پاس پڑا رہے

يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ وَزَادَ

اس کو تنگ کر ڈالے ف۵ ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ہے جو کوئی اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے مجھ سے عبداللہ بن محمد

مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا

ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالی اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے

يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ

ہمسایہ کو نہ ستائے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ مہمان کی خاطرداری کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا

پر یقین رکھتا ہو وہ منہ سے بھلی بات نکالے یا خاموش رہے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے

اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا

امام لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا ہم نے

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا

آنحضرت سے عرض کیا آپ ہم کو روانہ کیا کرتے ہیں ہم (سفر میں) کبھی ایسے لوگوں پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمانی تک نہیں کرتے تو آپ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ

فرمایا اگر تم لوگوں پاس جاکر اترو اور وہ جیسا دستور ہے مہمانی کے طور پر تم کو کچھ دیں

فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ حَدَّثَنَا

تو منظور کرو اگر نہ دیں تو مہمان کا حق قاعدے کے موافق ان سے وصول کرلو ہم سے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے

هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ

مہمان کی خاطرداری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ناطے والوں سے سلوک کرے اور جو شخص

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَ

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے باب مہمان کے لیے تکلف سے کھانا تیار

التَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا

کرنا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے

أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو العمیس عتبہ بن عبداللہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ

سلمان فارسیؓ اور ابو الدرداءؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا تو سلمان ابو الدرداءؓ کی ملاقات کو گئے کیا دیکھتے ہیں انکی بی بی ام درداء

مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي

میلے کچیلے کپڑے پہنے ہیں سلمان نے پوچھا کیوں (یہ حال ہے) کیا حال ہے انہوں نے کہا تمہارے بھائی ابو الدرداء دنیا داری نہیں

الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا

رکھتے اتنے میں ابو الدرداء آئے انہوں نے سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور ان سے کہنے لگے تم کھاؤ میں تو روزے سے ہوں سلمان نے

بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ

کہا میں تو نہیں کھانے کا جب تک تم بھی نہ کھاؤ آخر ابو الدرداء نے (روزہ توڑ ڈالا) سلمان کے ساتھ کھایا جب رات ہوئی

فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ

وہ سو رہے پھر اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے جب اخیر رات ہوئی تو سلمان نے کہا اب اٹھو خیر دونوں

قَالَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

نے تہجد کی نماز پڑھی پھر سلمان نے ابو الدرداء سے کہا بھائی صاحب تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق

وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے اور تمہاری جورو کا بھی تم پر حق ہے تو ہر ایک حق والے کا حق ادا کرو ابو الدرداء یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے

فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۔ أَبُو جُحَيْفَةَ

آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا سلمان سچ کہتا ہے ابو جحیفہ کا نام

وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ وَهْبُ الْخَيْرِ ۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ

وہب سوائی ہے انکو وہب الخیر بھی کہتے ہیں باب مہمان کے سامنے غصہ کرنا رنج ظاہر کرنا مکروہ ہے دیکھنا اس

الضَّيْفِ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ

سے مہمان متوحش ہوتے ہیں ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید جریری نے

الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رض أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ

انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے انہوں نے کہا والد (صاحب) نے چند لوگوں کی

رهطًا فقال لعبد الرحمن دونك أضيافك فإني منطلق إلى النبي صلى الله عليه وسلم

دعوت کی اور مجھ سے کہا مہمانوں کی خبر رکھیو ان کو تکلیف نہ ہونے پائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتا ہوں

فافرغ من قراهم قبل أن أجيء فانطلق عبد الرحمن فأتاهم بما عنده فقال

میرے لوٹنے سے پہلے تو ان کو کھانا وغیرہ کھلا دے خیر یہ کہکر وہ چلے گئے عبد الرحمن مہمانوں کے سامنے ما حضر لایا اور ان سے کہا نوش

اطعموا فقالوا أين رب منزلنا قال اطعموا قالوا ما نحن بآكلين حتى يجيء رب

فرمایئے وہ کہنے لگے ہمارے صاحب خانہ کہاں ہیں کہنے لگے آپ کھانا نوش فرمایئے ان کا انتظار نہ کیجئے وہ کہنے لگے ہم نہیں کھانے کے جب تک صاحب

منزلنا قال اقبلوا عنا قراكم فإنه إن جاء ولم تطعموا لنلقين منه فأبوا فعرفت

نہ آئیں انہوں نے کہا نہیں آپ لوگ کھا لیجئے اگر آپ نہ کھائیں گے اور والد آجائیں گے تو وہ ہم پر خفا ہوں گے مگر انہوں نے نہ مانا تب میں سمجھ

أنه يجد علي فلما جاء تنحيت عنه فقال ما صنعتم فأخبروه فقال يا عبد

گیا کہ والد ناخوش ہوں گے جب وہ آئے تو میں ایک طرف چلا گیا چھپ گیا انہوں نے گھر میں آتے ہی پوچھا کیوں کیا ہوا

الرحمن فسكت ثم قال يا عبد الرحمن فسكت فقال يا غنثر أقسمت عليك

انہوں نے پکارا عبد الرحمن میں ڈر کے مارے خاموش ہو رہا پھر پکارا عبد الرحمن تب بھی میں خاموش ہو رہا آخر کہنے لگے ارے پاجی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اگر

إن كنت تسمع صوتي لما جئت فخرجت فقلت سل أضيافك فقالوا صدق أتانا به قال

تو میری آواز سنتا ہے تو باہر آ اس وقت میں نکل آیا میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے تو پوچھئے وہ مہمان کہنے لگے عبد الرحمن سچ کہتا

فإنما انتظرتموني والله لا أطعمه الليلة فقال الآخرون والله لا نطعمه حتى

ہے اس کا کوئی قصور نہیں وہ کھانا لایا تھا مگر ہم ہی نے نہیں کھایا والد نے کہا تو آپ لوگ میرا انتظار کرتے رہے میں تو قسم پروردگار کی آج

تطعمه قال لم أر في الشر كالليلة ويلكم ما أنتم لم لا تقبلون عنا قراكم هات

ہم بھی اس وقت تک نہیں کھانے کے جب تک آپ نہ کھائیں الخ ابو بکر کہنے لگے ایسی خراب رات کبھی نہیں دیکھی حضرت مہمان صاحب آپ کو کیا ہو گیا ہے جو

طعامك فجاءه فوضع يده فقال بسم الله الأولى للشيطان فأكل وأكلوا

میں کھانا لایا والد نے بسم اللہ کہہ کر اس پر ہاتھ ڈالا اور والد نے کہا پہلی حالت وہ شیطان کی طرف سے تھی غرض پھر والد نے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا

باب قول الضيف لصاحبه لا آكل حتى تأكل فيه حديث أبي جحيفة

باب مہمان کا اپنے ساتھی (میزبان) سے کہنا میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے اسی باب میں ابو جحیفہ

عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثني محمد بن المثنى حدثنا ابن أبي

کی حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے

عدي عن سليمان عن أبي عثمان قال عبد الرحمن بن أبي بكر رضي جاء أبو بكر

انہوں نے سلیمان بن طرخان سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کہتے تھے ابو بکر صدیقؓ ایک

بضيف له او باضياف له فامسى عند النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء قالت

مہمانوں کو اپنے گھر لیکر آئے اور آپ شام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلے گئے جب لوٹ کر آئے تو والدہ نے کہا

امي احتبست عن ضيفك او اضيافك الليلة قال ما عشيتهم فقالت عرضنا

تم رات کو اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے انکو کھانا نہیں کھلایا والدہ نے کہا ہم نے کھانا اُن کے

عليه او عليهم فابوا او فابى فغضب ابو بكر فسب وجدع وحلف لا يطعمه فاختبات

سامنے رکھا لیکن انہوں نے انکار کیا نہیں کھایا یہ سنکر ابوبکرؓ غصے ہوئے اور گالیاں دیں کوسا (خدا کرے تیرے کان کٹیں) اور

انا فقال يا غنثر فحلفت المراة لا تطعمه حتى يطعمه فحلف الضيف او الاضياف

انہوں نے پکارا ارے پاجی (کدھر ہے) اور ہر والدہ نے قسم کھائی جب تک تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گی اور مہمانوں نے بھی قسم کھائی جب تک تم لوگ نہ کھاؤ

ان لا يطعمه او يطعموه حتى يطعمه فقال ابو بكر كان هذه من الشيطان فدعا

ہم نہیں کھائیں گے آخر ابوبکرؓ کہنے لگے یہ غصہ کرنا اور قسمیں کھانا شیطان کی طرف سے تھا اور کھانا منگوایا

بالطعام فاكل واكلوا فجعلوا لا يرفعون لقمة الا ربا من اسفلها اكثر

انہوں نے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا جب وہ لوگ ایک لقمہ اٹھاتے تھے تو کھانا نیچے سے اُس سے بھی زیادہ بڑھتا جاتا تھا

منها فقال يا اخت بني فراس ما هذا فقالت وقرة عيني انها الان لاكثر قبل

ابوبکرؓ (والدہ سے) کہنے لگے ارے بنی فراس والی دیکھ تو یہ کیا ہو رہا ہے (کھانا اور بڑھ گیا) وہ کہنے لگیں میرے نور چشم (اپنے خاوند)

ان ناكل فاكلوا وبعث بها الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر انه اكل منها

کی قسم جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا اس سے بھی یہ کھانا اب زیادہ ہے غرض سب لوگوں نے وہ کھانا کھایا اور ابوبکرؓ نے اسکو آنحضرتؐ پاس بھیج دیا

باب اكرام الكبير ويبدا الاكبر بالكلام والسؤال حدثنا سليمان

باب جو عمر میں بڑا ہو اسکی تعظیم کرنا اور پہلے اسی کو بات کرنے اور پوچھنے دینا ہم سے سلیمان بن حرب نے

ابن حرب حدثنا حماد هو ابن زيد عن يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار

بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے

مولى الانصار عن رافع بن خديج وسهل بن ابي حثمة انهما حدثاه

جو انصار کے غلام تھے انہوں نے رافع بن خدیجؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے ان دونوں نے بیان کیا

ان عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود اتيا خيبر فتفرقا في النخل فقتل

کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود دونوں خیبر میں گئے وہاں کھجور کے باغ میں جدا جدا ہو گئے عبداللہ بن

عبد الله بن سهل فجاء عبد الرحمن بن سهل وحويصة ومحيصة ابنا مسعود

سہل مارے گئے تو عبدالرحمن بن سہل اور حویصہ اور محیصہ مسعود کے دونوں بیٹے

إلى النبي صلى الله عليه وسلم فتكلموا في أمر صاحبهم فبدأ عبد الرحمن و

یہ تینوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عبداللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کرنے لگے پہلے عبدالرحمن نے بولنا چاہا وہ ان

كان أصغر القوم فقال النبي صلى الله عليه وسلم كبر الكبر قال يحيى ليلي الكلام

تینوں میں کم عمر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کر (پہلے اس کو بولنے دے) یحییٰ بن سعید نے یوں کہا کہ آنحضرت

الأكبر فتكلموا في أمر صاحبهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم أتستحقون

جو بڑا ہے وہ پہلے بات کرے آخر ان تینوں نے عبداللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کی ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے پچاس

قتيلكم أو قال صاحبكم بأيمان خمسين منكم قالوا يا رسول الله أمر لم نره

آدمی قسمیں کھا لیں (کہ عبداللہ کو یہودیوں نے مارا ہے) تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے ف۲ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے تو آنکھ سے مارتے نہیں دیکھا

قال فتبرئكم يهود في أيمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار

ہم کیونکر قسمیں کھا لیں آپ نے فرمایا تو پھر یہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر اپنا پیچھا چھڑا لیں گے (بری ہو جائیں گے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ

فوداهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله قال سهل فأدركت ناقة

آخر آپ نے عبداللہ بن سہل کے وارثوں کو اپنے پاس سے دیت دلائی سہل کہتے ہیں ان دیت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی

من تلك الإبل فدخلت مربدا لهم فركضتني برجلها قال الليث حدثني

کو میں نے پکڑا وہ تھان میں گھس گئی اس نے ایک لات مجھ کو لگائی اور لیث نے کہا مجھ سے یحییٰ نے بیان

يحيى عن بشير عن سهل قال يحيى حسبت أنه قال مع رافع بن خديج وقال

کیا انہوں نے بشیر سے انہوں نے سہل سے یحییٰ نے کہا میں سمجھتا ہوں بشیر نے یوں کہا رافع بن خدیج کے ساتھ ف۳ اور سفیان بن عیینہ

ابن عيينة حدثنا يحيى عن بشير عن سهل وحده حدثنا مسدد

ف نے اس حدیث کو یحییٰ سے انہوں نے بشیر سے انہوں نے صرف سہل سے روایت کی (اس میں رافع کا نام نہیں ہے) ہم سے مسدد نے بیان

حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن ابن عمر رض قال قال رسول

کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله صلى الله عليه وسلم أخبروني بشجرة مثلها مثل المسلم تؤتي أكلها كل

وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا بتلاؤ وہ درخت کونسا ہے جو مسلمان کی مثال ہے اللہ کے حکم سے ہر ہنگام پر اپنا

حين بإذن ربها ولا تحت ورقها فوقع في نفسي النخلة فكرهت أن أتكلم

میوہ دیتا ہے ف اور اس کے پتے نہیں گرتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے بات کرنا برا جانا

وثم أبو بكر وعمر فلما لم يتكلما قال النبي صلى الله عليه وسلم هي النخلة فلما خرجت

کیونکہ ان صحابہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ (بزرگ بزرگ لوگ) موجود تھے جب انہوں نے کچھ جواب نہ دیا تو آنحضرتؐ نے خود ہی فرما دیا وہ کھجور کا درخت ہے

مَعَ اَبِیْ قُلْتُ یَا اَبَتَاہُ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ النَّخْلَۃُ قَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَقُوْلَہَا لَوْ کُنْتَ قُلْتَہَا

تو میں نے واپسی میں کہا ابا میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے انھوں نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہ دیا اگر تو اس وقت کہہ دیتا

کَانَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ کَذَا وَکَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِیْ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَرَکَ وَلَا اَبَا بَکْرٍ تَکَلَّمْتُمَا فَکَرِہْتُ

تو مجھکو اتنا اتنا مال اسباب ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی میں نے کہا میں اس وجہ سے نہ کہہ سکا کہ آپ نے اور ابو بکر صدیق دونوں نے

بَابُ مَا یَجُوْزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا یُکْرَہُ مِنْہُ وَقَوْلِہٖ وَالشُّعَرَاءُ

باب شعر شاعری اور رجز اور حدا کا بیان اور یہ بیان کہ کون سی شعر مکروہ ہے ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ شعراء میں)

یَتَّبِعُہُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّہُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّہِیْمُوْنَ وَاَنَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ

فرمایا شاعروں کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں کیا تو دیکھتا نہیں کہ وہ ہر جنگل میں سرگردان پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو نہیں کرتے

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے اور اللہ کا بکثرت ذکر کیا اور بدلہ لیا پیچھے اس کے کہ ظلم کئے گئے تھے

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ کُلِّ لَغْوٍ

اور ابھی جان لیں گے وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہیں کونسی پھرنے کی جگہ پھر جاویں گے ابن عباس نے فرمایا فی کل واد یھیمون

یَخُوْضُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھکو ابوبکر بن عبدالرحمن نے

بَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ

اُن سے مروان بن حکم نے بیان کیا اُن سے عبدالرحمن بن اسود بن

ابْنِ عَبْدِ یَغُوْثَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عبد یغوث نے اُن سے ابی بن کعب نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَسْوَدِ

بعضی شعروں تو حکمت سے بھری ہوتی ہیں ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے اسود بن قیس

ابْنِ قَیْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبًا یَّقُوْلُ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اِذْ اَصَابَہٗ

سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد میں) چل رہے تھے آپ کو ایک پتھر

حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ ہَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

کی ٹھوکر لگی اور پاؤں کی انگلی خون آلود ہو گئی اُس وقت آپ نے یہ شعر فرمایا - تو تو ایک انگلی ہے اور کیا ہے جو زخمی ہو گئی ہے کیا ہوا اگر راہ خدا

مَا لَقِیْتِ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَہْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ

میں تو زخمی ہو گئی ف۳ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انھوں نے

عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ

عبدالملک سے کہا ہم سے ابو سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچا کلام

كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ۔ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ۔ وَكَادَ أُمَيَّةُ

جو شاعروں نے کہا لبید کا یہ مصرع ہے ف ۱ حق تعالیٰ کے سوا جو کچھ کہ ہے سب معدوم ہے اپنے فنا ہونیوالا ہے اور امیہ بن

ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ

ابی الصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے ف ۲ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع رض سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا

رات کے وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے اتنے میں ایک شخص ف ۳ نے عامر بن اکوع (میرے بھائی) سے کہا تم اپنی شعر ہم کو نہیں

تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

سناتے سلمہ کہتے ہیں عامر شاعر آدمی تھے وہ اونٹ پر سے اتر کر حدا پڑھنے لگے اور یہ شعروں گانے لگے

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا	وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات	تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکات
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا	وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
تجھ پہ صدقے جب تلک دنیا میں ہم زندہ رہیں	بخشدے ہم کو لڑائی میں عطا کر ثبات
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا	إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات	جب وہ ناحق چیخنے سنتے نہیں ہم انکی بات

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہا ہے نجات

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون اونٹ ہانکنے والا ہے جو حدا گا رہا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن اکوع

فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ

آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے یہ کلام آپ کا سنکر ایک شخص (حضرت عمر رض) کہنے لگے اب تو عامر شہید ہوئے ف ۴ یا رسول اللہ کاش اور

قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ

چند روز آپ ہم کو عامر سے فائدہ اٹھانے دیتے سلمہ بن اکوع رض کہتے ہیں پھر ہم خیبر پہنچے ہم نے خیبر والوں کو گھیر لیا (وہ قلعہ میں تھے) اور ہم کو

فتحها عليهم فلما امسوا الناس اليوم الذي فتحت عليهم اوقدوا نيرانا

فتح کرا دیا جس دن خیبر فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت آگ جلائیں جابجا جیسے گرم

كثيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء توقدون

کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انگار کیسی ہیں کیا پکا رہے ہیں

قالوا على لحم قال على اي لحم قالوا على لحم حمر انسية فقال رسول الله

لوگوں نے کہا گوشت پکا رہے ہیں آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپ نے فرمایا یہ

صلى الله عليه وسلم اهرقوها واكسروها فقال رجل يا رسول الله او

گوشت سب بہا دو اور ہانڈیاں بھی توڑ ڈالو اس پر ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ ہم گوشت بہا دیں

نهريقها ونغسلها قال او ذاك فلما تصاف القوم كان سيف عامر فيه

اور ہانڈیاں دھو ڈالیں آپ نے فرمایا خیر ایسا ہی کرو جب خیبر والوں سے مقابلہ ہوا تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی

قصر فتناول به يهوديا ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة عامر فمات

وہ ایک یہودی کو مارنے گئے لیکن تلوار الٹ کر خود عامر کے گھٹنے میں لگی وہ اسی زخم سے مر گئے

منه فلما قفلوا قال سلمة رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم شاحبا فقال لي ما لك

جب لوگ خیبر سے لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو غمگین پایا پوچھا کیوں سلمہ کیا حال ہے میں نے

فقلت فدى لك ابي وامي زعموا ان عامرا حبط عمله قال من قاله قلت قاله

کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے لوگ کہہ رہے ہیں کہ عامر کے سب عمل اکارت ہو گئے (وہ اپنی تلوار سے آپ مارا گیا) آپ نے فرمایا

فلان وفلان وفلان واسيد بن الحضير الانصاري فقال رسول الله

فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں شخص اور اسید بن حضیر انصاری آپ نے فرمایا

صلى الله عليه وسلم كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد

غلط کہتے ہیں عامر کو تو دوہرا ثواب ملا وہ تو عابد بھی تھا اور مجاہد بھی (تو عبادت اور جہاد دونوں کا ثواب اس نے پایا) عامر

مجاهد قل عربي نشأ بها مثله حدثنا مسدد حدثنا اسمعيل حدثنا

کی طرح تو بہت کم عرب پیدا ہوئے ہیں (ایسا بہادر اور نیک آدمی تھا) ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل نے کہا ہم سے

ايوب عن ابي قلابة عن انس بن مالك رض قال اتى النبي صلى الله عليه و

ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض عورتوں

سلم على بعض نسائه ومعهن ام سليم فقال ويحك يا انجشة رويدك

پاس آئے (جو اونٹوں پر سوار جا رہی تھیں) ان کے ساتھ ام سلیم بھی تھیں (انس کی والدہ) آپ نے فرمایا افسوس انجشہ

سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ

اس کو شیشوں کو (آہستہ) لے چل ابو قلابہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ ایسا کہا اگر تم میں کوئی ایسا فقرہ کہے

بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

تو تم اس پر عیب کرو یعنے سوقک بالقوارير باب مشرکوں کی ہجو کہنا درست ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے کہا ہمکو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت

قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

عائشہ سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو کہنے کی اجازت چاہی

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ

آپ نے فرمایا ان کا میرا خاندان تو ایک ہے (تو میں بھی ان کی ہجو میں شریک ہو جاؤں گا) حسان نے کہا میں آپ کو اس میں سے اس طرح نکال

مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ

لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں اور اسی سند سے ہشام بن عروہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا

أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حسان کو برا کہنے لگا تو انہوں نے کہا حسان کو برا مت کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

مشرکوں کو جواب دیا کرتا تھا ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھکو یونس نے خبر دی

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

انہوں نے ابن شہاب سے انکو ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا

فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي

وہ حالات اور قصے بیان کرتے کرتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے آپ فرماتے تھے تمہارا ایک بھائی (شاعر) جو بیہودہ نہیں

بِذَلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ ؎

بکتا وہ یوں کہتا ہے آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو مراد لیا

وَفِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ	إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
ایک پیغمبر خدا کا پڑھتا ہے اس کی کتاب	اور سناتا ہے جب صبح کی لو پھٹتی ہے
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا	بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
ہم تو اندھے تھے اسی نے رستہ بتلا دیا	بات ہے اس کی یقینی دل میں جا کر کھبتی ہے

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ	إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ
رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ	کافروں کی خوابگاہ کو نیند بھاری کرتی ہے

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ
یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے ف روایت کیا اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا
اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے اس حدیث کو روایت کیا ف ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے انہوں نے زہری سے دوسری سند

إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ
ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے حسان بن ثابت سے سنا

يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ
ابوہریرہ رض سے گواہی چاہتے ف حسان کہنے لگے ابوہریرہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ
سنا آپ فرماتے تھے حسان اللہ کے رسول کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے اور آپ دعا کرتے تھے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر

الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
ابوہریرہ رض نے کہا ہاں بیشک میں نے سنا ہے ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی

عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ
ابن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر

أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ
اور جبرئیل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں باب شعر شاعری میں اس طرح اوقات صرف کرنا منع ہے کہ

الشِّعْرَ حَتّٰى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى
اللہ کی یاد اور علم حاصل کرنے اور قرآن کی تلاوت کرنے سے آدمی باز رہے ف ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا

أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ
ہم کو حنظلہ نے خبر دی انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے

يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ
کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے ف ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے

[illegible handwritten marginal notes]

حدثنا ابی حدثنا الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال

بیان کیا ہم سے عمر نے کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھر جائے (یعنی شعر بہت ہی اسکو یاد ہوں اور کچھ

یمتلی شعرا باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم تربت یمینک وعقری حلقی

اسکو یاد نہ ہو) باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے **ف۱** یا حلق کو زخم لگے نیز حلق میں بیماری ہو **ف۲**

حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن عروۃ

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے

عن عائشۃ قالت ان افلح اخا ابی القعیس استاذن علی بعد ما نزل الحجاب

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا پردے کا حکم اترنے کے بعد افلح جو ابو القعیس کا بھائی تھا اور میرا رضاعی چچا ہوتا تھا آیا

فقلت واللہ لا اذن لہ حتی استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اخا ابی

میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اس وقت تک اجازت نہ دونگی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے

القعیس لیس ھو ارضعنی ولکن ارضعتنی امراۃ ابی القعیس فدخل علی

مجھ کو دودھ نہیں پلایا بلکہ (اسکی بھاوج) ابو القعیس کی جورو نے پلایا ہے۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان الرجل لیس ھو ارضعنی

جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو مرد نے تھوڑے دودھ پلایا ہے بلکہ

ولکن ارضعتنی امراتہ قال ائذنی لہ فانہ عمک تربت یمینک قال عروۃ

عورت نے اس لیے مرد کے سامنے میں کیسے نکل سکتی ہوں آپ نے فرمایا تو اسکو اندر آنے کی اجازت دے وہ تیرا چچا ہوا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے

فبذلک کانت عائشۃ تقول حرموا من الرضاعۃ ما یحرم من النسب حدثنا

عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسی حدیث کی رو سے یہ کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں ہم سے

آدم حدثنا شعبۃ حدثنا الحکم عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے

اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینفر فرای صفیۃ علی باب خبائھا کئیبۃ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف کوچ کرنا چاہا (جب حج سے فراغت ہوئی) تو خیمے کے دروازے پر ام المومنین صفیہ کو رنجیدہ غم

حزینۃ لانھا حاضت فقال عقری حلقی لغۃ قریش انک لحابستنا ثم

گین پایا کیونکہ انکو حیض آگیا تھا **ف۳** آپ نے فرمایا عقری حلقی **ف۴** یہ قریش کا محاورہ ہے **ف۵** اب تو ہمکو روک رکھیگی پھر آپ نے

قَالَ كُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي إِذًا بَابُ

پوچھا کیا اس نے دسویں تاریخ طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارۃ کیا تھا جو فرض ہے انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو اب کوچ کر　باب

مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى

زعموا کہنے کا بیان ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو النضر سے جو عمر بن عبید اللہ کے

عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ

غلام تھے انہوں نے ابو مرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ہیں انہوں نے ام ہانی سے سنا

هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ

وہ کہتی تھیں میں جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی

الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ

دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آڑ کیے ہوئے ہیں میں نے سلام کیا

فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ

میں نے کہا میں ام ہانی ہوں آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی (اچھی آئیں) جب غسل سے فارغ ہوئے تو

غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ

آپ نے کھڑے ہو کر ایک ہی کپڑا لپیٹے ہوئے آٹھ رکعتیں (چاشت کی نماز کی) پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا

يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ

یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علی) یہ کہتے ہیں (زعم کرتے ہیں) وہ ہبیرہ کے بیٹے فلاں شخص کو مار ڈالیں گے جس کو

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ

میں نے پناہ دی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی جس کو تو نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی ام ہانی نے کہا

هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ حَدَّثَنَا مُوسَى

یہ وقت چاشت کا تھا　باب کسی کو ارے افسوس کہنا درست ہے　ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا

بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو

رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا

دیکھا اونٹ ہانکے لے جا رہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے

بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا ارے سوار ہو جا تجھ پر افسوس　ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو الزناد سے

عن الاعرج عن ابی هریرة رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا
انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اونٹ ہانکے
یسوق بدنة فقال له ارکبها قال یا رسول الله انها بدنة قال ارکبها
لیے جا رہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تجھ پر
ویلك فی الثانیة او فی الثالثة حدثنا مسدد حدثنا حماد عن ثابت
افسوس دوسری یا تیسری بار میں یوں فرمایا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے
البنانی عن انس بن مالك وایوب عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال کان
انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند اور اس حدیث کو حماد نے ایوب سختیانی سے بھی انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس سے
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر وکان معه غلام له اسود یقال له
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ ایک غلام تھا کالا انجشہ نامی وہ حدا گا
انجشة یحدو فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ویحك یا انجشة رویدك
رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس انجشہ شیشوں کو آہستہ
بالقواریر حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا وهیب عن خالد عن عبد الرحمن
لے چل ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ
ابن ابی بکرة عن ابیه قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی الله علیه
سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف
وسلم فقال ویلك قطعت عنق اخیك ثلاثا من کان منکم مادحا لا محالة فلیقل
کی آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی تین بار یہی فرمایا اگر کوئی تم میں کسی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے
احسب فلانا والله حسیبه ولا ازکی علی الله احدا ان کان یعلم حدثنی
میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں آگے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں اللہ تعالیٰ کے مقابل میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا لیکن یوں نہیں کہہ
عبد الرحمن بن ابراهیم حدثنا الولید عن الاوزاعی عن الزهری عن ابی سلمة
عبد الرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ اور
والضحاك عن ابی سعید الخدری قال بینا النبی صلی الله علیه وسلم یقسم
ضحاک سے ان دونوں نے ابوسعید خدری سے آپ نے فرمایا ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ
ذات یوم قسما فقال ذو الخویصرة رجل من بنی تمیم یا رسول الله اعدل قال
کا مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذو الخویصرہ جو بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص تھا کیا کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجیے آپ نے

وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لَا إِنَّ

فرمایا تجھ پر افسوس اگر میں (اللہ کا رسول ہو کر) انصاف نہ کرونگا تو پھر (دنیا میں) کون انصاف کریگا حضرت عمر رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے میں اسکی گردن مار دوں فرمایا نہیں

لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ

اسکو چھوڑ دو اسکے (میری امت میں) پیدا ہونگے (خارجی مردود) تم اپنی نماز کو انکی نماز کے سامنے ناچیز جانوگے اور روزہ کو انکے روزے کے سامنے

مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ

دین سے ایسے باہر ہو جائینگے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اسکی پیکان کو دیکھو تو اس میں کچھ نشان نہیں ملتا نہ خون ہی نہ گوشت

يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ

پھر پٹھے کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر لکڑی کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں

شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ

پھر پر کو دیکھو تو بھی کچھ نہیں وہ تو لید خون سب کو چھوڑ کر ان سے نکل گیا۔ یہ لوگ اس وقت پیدا

عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ

ہونگے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائیگی (ایک خلیفہ پر متفق نہ ہونگے) انکی نشانی یہ ہے ان میں (سرلشکر) ایک ایسا آدمی ہوگا جسکا ایک ہاتھ عورت

الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل ہلتا ہوگا۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ

اور جب میں حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر ان لوگوں سے نہروان میں لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی تلاش کی گئی پھر دیکھا تو اسکا وہی حال تھا

الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا اسکا ایک ہاتھ پستان کی طرح تھا۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ

کہا ہمکو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے

الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے ایک شخص (سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول

يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ

اللہ میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس (کہہ تو کیا حال ہے) وہ کہنے لگا میں رمضان میں (دن کو) روزے میں اپنی

أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ

ایک بردہ آزاد کر دے کہنے لگا اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ کہنے لگا یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا

قال فأطعم ستين مسكينا قال ما أجد فأتي بعرق فقال خذه فتصدق به فقال

آپ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اسکا بھی مقدور نہیں ہے اس کے بعد ایسا ہوا آنحضرت کے پاس کھجور کا ایک ٹوکرا آیا

يا رسول الله أعلى غير أهلي فوالذي نفسي بيده ما بين طنبي المدينة أحوج

یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر اور فقیروں کو بانٹوں خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کے دونوں کناروں کے بیچ میں

مني فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت أنيابه قال خذه تابعه يونس

میرے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں یہ سنکر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا جا تو ہی لے اوزاعی کے

عن الزهري وقال عبد الرحمن بن خالد عن الزهري ويلك حدثنا سليمان

ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی زہری سے روایت کیا اور عبدالرحمن بن خالد نے زہری سے اس حدیث میں بجائے ویحک کے ویلک روایت کیا

ابن عبد الرحمن حدثنا الوليد حدثنا أبو عمرو الأوزاعي قال حدثني ابن

ابن عبدالرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الولید نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے

شهاب الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي سعيد الخدري أن أعرابيا

انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے ایک گنوار آنحضرت سے پوچھنے

قال يا رسول الله أخبرني عن الهجرة فقال ويحك إن شأن الهجرة شديد فهل

لگا (جس نے ہجرت کی نیت کی تھی) آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت (کو کیا سمجھا ہے) بہت مشکل ہے اچھا تیرے پاس

لك من إبل قال نعم قال فهل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من

اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں ہیں آپ نے پوچھا تو انکی زکوۃ ادا کرتا ہے بولا جی ہاں آپ نے فرمایا بس ساری ملکوں کے پرے سات

وراء البحار فإن الله لن يترك من عملك شيئا حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب

سمندر پار عمل کر بارہ (یعنی فرائض ادا کر بارہ) اللہ تعالی تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کریگا ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا

حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبة عن واقد بن محمد بن زيد سمعت أبي عن

کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے واقد بن محمد بن زید سے کہا میں نے والد سے سنا وہ ابن عمر

ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ويلكم أو ويحكم قال شعبة شك

سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے لوگو تم پر افسوس شعبہ نے کہا ان لوگوں نے (یعنی واقد وغیرہ) نے

هو لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض وقال النضر عن شعبة

کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ اور نضر نے شعبہ سے (اسی سند سے) ویحکم

ويحكم وقال عمر بن محمد عن أبيه ويلكم أو ويحكم حدثنا عمرو بن عاصم

بدون شک کے نقل کیا ہے اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے ویلکم یا ویحکم ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

کہا ہم کو ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضہ سے جنگل والوں میں ایک شخص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا

کہنے لگا یا رسول اللہ ذرا یہ تو فرمایئے قیامت کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس تو نے قیامت کے لیے کیا سامان طیار کیا

قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ

وہ کہنے لگا میں نے تو کوئی سامان طیار نہیں کیا صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس

كَذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي

آپ نے فرمایا ہاں انس کہتے ہیں اس دن ہم کو ایسی خوشی ہوئی بیحد خوشی اتنے میں مغیرہ کا ایک غلام نکلا جو میرا ہم سن تھا

فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ

بچہ) آپ نے فرمایا اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا آنے سے پہلے قیامت قائم ہو جائیگی شعبہ نے اس حدیث کو مختصر طور پر قتادہ

قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے انس رضہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلعم سے

بَابُ عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب اللہ کی محبت کس کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ

لِقَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

نے سورۂ آل عمران میں فرمایا اے پیغمبر کہدے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت رکھیگا ہم سے

خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت میں) اسی کے ساتھ رہیگا جس سے محبت رکھتا ہو ہم سے قتیبہ بن سعید

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رضہ جَاءَ رَجُلٌ

نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے ایک شخص (ابو ذر یا ابو موسیٰ)

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ اس شخص کے باب میں کیا فرماتے ہیں جس کو کچھ لوگوں سے محبت ہو لیکن

وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ

ان کے سے اعمال نہ کر سکے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت کے دن) اسکے ساتھ رہیگا جس سے محبت رکھی گو اسکے برابر نیک اعمال نہ کر سکا)

ابْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

ابن حازم نے اور سلیمان بن قرم اور ابو عوانہ نے بھی اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے

عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ

عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ

نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کبھی ایسا

يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مُعٰوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

ہوتا ہے ایک آدمی لوگوں سے محبت تو رکھتا ہے مگر ان کے سے نیک اعمال نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی انہی کے ساتھ ہوگا جس سے

عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ

روایت کیا ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد (عثمان مروزی) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی

أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى

الجعد سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ قیامت

السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلٰوةٍ

کب آئیگی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے ف وہ بولا میں نے تو کچھ سامان نہیں کیا ہے نہ میری بہت

وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

نمازیں ہیں نہ بہت روزے نہ بہت صدقے اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا البس یہی کافی ہے،

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ

باب کسی کو یہ کہنا چل دور ہو

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا میں نے ابو رجاء سے سنا کہا میں نے ابن عباسؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا

لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ حَدَّثَنَا

اچھا میں نے تیرے لیے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے بتلا تو وہ کیا بات ہے ف وہ کہنے لگا دخ ہے ف آپ نے فرمایا چل دور ہو ف ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ

ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھکو سالم بن عبداللہ نے اُن کو

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن عمرؓ نے کہ حضرت عمرؓ اور کئی اصحاب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابن صیاد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ

کے پاس تشریف لے گئے (جس کے دجال ہونیکا آنحضرتؐ کو گمان تھا) دیکھا تو وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے

فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ

سکا اُون میں کھیل رہا ہے اُن دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اُس کو (کھیل میں) خبر ہی نہ ہوئی یہاں تک کہ آنحضرت صلعم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمانے لگے تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں

فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ

ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے پیغمبر ہیں اسکے بعد ابن صیاد نے آپ سے پوچھا

أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ

کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے اسکو دھکیل دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لایا ف

ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

پھر آپ نے اس سے پوچھا بتلا تجھ کو کیا دکھلائی دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں آتے ہیں آپ نے فرمایا پھر تو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي

تیرا کام سب گول مال ہو گیا (اب تیرے پیغمبر ہونے کی) کونسی بات جھوٹ ہر کونسی سچ پھر آپ نے فرمایا اچھا میں نے تیرے واسطے (دل میں) ایک بات

خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ

دل میں ٹھان لی ہے بتلا تو وہ کہنے لگا دخ ہے آپ نے فرمایا چل دور ہو بس تیرا اتنا ہی حوصلہ ہے آگے کہاں بڑھ سکتا ہے حضرت عمر

اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ

اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں ف آپ نے فرمایا (نہیں) اگر یہ (سچ مچ) دجال ہے تب تو تو اس

هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ

کو مار ہی نہ سکیگا اور اگر دجال نہیں ہے تو اسکے مارنے میں فائدہ ہی کیا ہوگا ف۳ سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا

اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ

اس واقعہ کے بعد ایک بار [illegible] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ابی بن کعب کو ساتھ

يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ

لیکر اس باغ کے قصد سے چلے جہاں پر ابن صیاد رہا کرتا تھا جب باغ میں پہونچے تو آنحضرت صلعم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ

اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ٹہنیوں میں چھپنا شروع کیا آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور آپ اسکی باتیں سن لیں

شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ

اس وقت ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اس میں گن گن کر رہا تھا

أبو زمزمة فرأت أم ابن صياد النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع

لیکن ہوا یہ کہ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ کھجور کی آڑ میں چھپ رہے تھے

النخل فقالت لابن صياد أي صاف وهو اسمه هذا محمد فتناهى ابن صياد

اور ابن صیاد کو خبر دی ارے صاف ارے صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا یہ محمد آن پہنچے یہ سنتے ہی وہ خاموش ہو رہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته بين قال سالم قال عبد الله قام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کی ماں چپ رہتی تو ابن صیاد کی باتوں سے کھل جاتا اس کا حال سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى على الله بما هو أهله ثم

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جیسے چاہیے پھر دجال کا ذکر

ذكر الدجال فقال إني أنذركموه ما من نبي إلا وقد أنذر قومه لقد أنذره

کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ نوح پیغمبر نے بھی (جنکو

نوح قومه ولكني سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه

ہزاروں برس گذر چکے) مگر میں تم کو دجال کی ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ کانا ہوگا (مردود)

أعور وأن الله ليس بأعور باب قول الرجل مرحبا وقالت عائشة قال

خدا تعالیٰ کانا نہیں ہے وہ ہر عیب سے پاک ہے باب مرحبا کہنا اور حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم لفاطمة عليها السلام مرحبا بابنتي وقالت أم

نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا کے لیے فرمایا (جب وہ تشریف لائیں) مرحبا میری بیٹی اور ام ہانی کہتی ہیں میں (فتح مکہ کے

هانئ جئت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بأم هانئ حدثنا

دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی (یہ حدیث اوپر موصولا گذر چکی ہے) ہم سے

عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث حدثنا أبو التياح عن أبي جمرة عن

عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ابوالتیاح (یزید بن حمید) نے انہوں نے ابوجمرہ (نصر بن عمران) سے

ابن عباس رض قال لما قدم وفد عبد القيس على النبي صلى الله عليه وسلم

انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب عبدالقیس قبیلے کے قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ نے

قال مرحبا بالوفد الذين جاءوا غير خزايا ولا ندامى فقالوا يا رسول

فرمایا مرحبا ان لوگوں کو جو آن پہنچے نہ وہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ مارے جاتے شرمندہ ہوتے) وہ کہنے لگے یا

الله إنا حي من ربيعة وبيننا وبينك مضر وإنا لا نصل إليك إلا في الشهر

رسول اللہ ہم ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں اور ہمارے اور آپ کے بیچ میں (کمبخت) مضر کے کافر حائل ہیں تو ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں

الحرام فمرنا بامر فصل ندخل به الجنة وندعو به من وراءنا فقال اربع و

اربع اقيموا الصلوة واتوا الزكوة وصوم رمضان واعطوا خمس ما غنمتم

ولا تنتبذوا في الدباء والحنتم والنقير والمزفت باب ما يدعى الناس

بآبائهم حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رض

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الغادر يرفع له لواء يوم القيامة يقال هذه

غدرة فلان بن فلان حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن عبد

الله بن دينار عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الغادر

ينصب له لواء يوم القيامة فيقال هذه غدرة فلان بن فلان باب

لا يقل خبثت نفسي حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن هشام عن

ابيه عن عائشة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقولن احدكم خبثت

نفسي ولكن ليقل لقست نفسي حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله عن يونس

عن الزهري عن ابي امامة بن سهل عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال لا يقولن احدكم خبثت نفسي ولكن ليقل لقست نفسي تابعه عقيل

بَابُ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ

باب زمانہ کو برا کہنا منع ہے ف ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سے کہا مجھکو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سَلَّمَ قَالَ اللَّهُ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَدَّثَنَا

اللہ فرماتا ہے آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کا مالک تو میں ہوں رات اور دن سب میرے ہاتھ میں ہیں ہم سے

عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ رض سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا

انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو ف اور نہ یوں کہو ہائے

خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ

زمانہ کی خرابی کیونکہ زمانہ تو اللہ کے اختیار میں ہے باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں فرمانا کرم تو مسلمان

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّرَعَةُ

کا دل ہے ف جیسے دوسری حدیث میں ہے ف مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا یا کشتی زن پہلوان وہ ہے جو

الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ

غصہ میں اپنے تئیں تھامے رہے ف یا خدا کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے یعنے اور سب کی حکومتیں فنا ہونیوالی ہیں اخیر

ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا حَدَّثَنَا

دیرپا (سبا میں) یوں فرمایا بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسکو (لوٹ کھسوٹ) خراب کر دیتے ہیں ف ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض

علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سعید بن مسیب انہوں نے ابوہریرہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں کرم تو مسلمان کا قلب (دل) ہے

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى

باب یوں کہنا تجھ پر قربان میرے ماں باپ تم پر قربان اس باب میں زبیر نے آنحضرت سے روایت کی ہے ف ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ

انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے

مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ

کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پر قربان تیر مار

فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ وَقَالَ

فرمایا تیر لگا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ۔ باب یوں کہنا اللہ تعالیٰ مجھکو آپ پر سے تصدق کرے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت

أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا حَدَّثَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے اپنے ماں باپ کو آپ پر سے تصدق کیا ہے ہم سے

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ

علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن مالک سے

بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ

وہ اور ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (خیبر سے لوٹے) آ رہے تھے آپ کے ساتھ ایک ہی اونٹنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ يُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ

پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں ایک جگہ رستے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی

عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہ دونوں نیچے آ رہے ابوطلحہ نے یہ حال دیکھ کر فوراً اپنے تئیں اونٹ سے

أَحْسِبُ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

گرا دیا (جلدی میں اترنے کی بھی مہلت نہ لی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے اللہ مجھکو آپ پر سے

جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ

قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر عورت کو دیکھو اس سے پوچھو ابوطلحہ

فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ

کپڑا اپنے منہ پر ڈال کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پاس گئے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں

الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ

اور ابوطلحہ نے آپ کے لیے پالان مضبوط باندھا دونوں سوار ہوئے اور چلے جب مدینہ کے قریب پہنچے یا یوں

أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ

کہا مدینہ دکھائی دینے لگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے

عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ بَابُ أَحَبِّ

اپنے مالک کو پوجنے والے اسکی تعریف کرنیوالے یہی کلمے برابر کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے باب اللہ تعالیٰ کو کون سے

الاسماء الى الله عز وجل وقول الرجل للصبى يا بنى حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة

نام بہت پسند ہیں اور کسی کو یوں کہنا بیٹا ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی

حدثنا ابن المنكدر عن جابر رض قال ولد لرجل منا غلام فسماه القسم

کہا ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم

فقلنا لا نكنيك ابا القسم ولا كرامة فاخبر النبى صلى الله عليه وسلم فقال

رکھا ہم لوگ اس سے کہنے لگے ہم تجھ کو ابو القاسم نہیں پکاریں گے کیونکہ ابو القاسم آنحضرت صلعم کی کنیت تھی اس نے جا کر آنحضرت صلعم کو خبر کی

سم ابنك عبد الرحمن باب قول النبى صلى الله عليه وسلم سموا باسمى ولا

تو اپنے لڑکے کا نام عبد الرحمن رکھ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے نام پر نام رکھو مگر میری

تكتنوا بكنيتى قاله انس عن النبى صلى الله عليه وسلم حدثنا مسدد حدثنا

کنیت نہ رکھو یہ انس رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے

خالد حدثنا حصين عن سالم عن جابر رض قال ولد لرجل منا غلام فسماه

خالد نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے سالم سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے کہا ہم میں ایک شخص کو لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے

القسم فقالوا لا نكنيه حتى نسال النبى صلى الله عليه وسلم فقال سموا باسمى

کا نام قاسم رکھا تو لوگ اس کو ابو القاسم پکاریں لیکن ہم نے اس سے کہا ہم تو تجھ کو ابو القاسم نہیں پکاریں گے جب تک آنحضرت صلعم سے پوچھ نہ

ولا تكتنوا بكنيتى حدثنا على بن عبد الله حدثنا سفين عن ايوب عن ابن

لیکن میری کنیت نہ رکھو ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے

سيرين سمعت ابا هريرة قال ابو القسم صلى الله عليه وسلم سموا باسمى ولا

محمد بن سیرین سے کہا میں نے ابو ہریرہ رض سے سنا وہ کہتے تھے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر

تكتنوا بكنيتى حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفين قال سمعت ابن

میری کنیت نہ رکھو ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا میں نے محمد بن منکدر

المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله رض ولد لرجل منا غلام فسماه القسم

سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رض سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام

فقالوا لا نكنيك بابى القسم ولا ننعمك عينا فاتى النبى صلى الله عليه وسلم

ہم نے کہا ہم تو تیری کنیت ابو القاسم نہیں رکھنے کے نہ تیری آنکھ (اس کنیت سے پکار کر) ٹھنڈی کریں گے آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و

فذكر ذلك له فقال سم ابنك عبد الرحمن باب اسم الحزن حدثنا

سلم پاس آیا آپ سے یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا تو اپنے لڑکے کا نام عبد الرحمن رکھ باب حزن نام رکھنا ہم سے

إسحٰق بن نصر حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن

اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہمکو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے

أبيه أن أباه جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما اسمك قال حزن قال أنت

اپنے والد سے کہ انکے باپ حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ کہنے لگے حزن آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے

سهل قال لا أغير اسما سمانيه أبي قال ابن المسيب فما زالت الحزونة

انہوں نے کہا میں تو اپنا وہ نام نہیں بدلتا جو میرے باپ نے رکھا ہے سعید بن مسیب کہتے ہیں حزن کا اثر رہا ہمارے خاندان میں سختی

فينا بعد حدثنا علي بن عبد الله ومحمود قالا حدثنا عبد الرزاق أخبرنا

سے لیکر اب تک سختی اور مصیبت ہی رہی ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی اور محمود بن غیلان نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہمکو

معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن أبيه عن جده بهذا باب تحويل

معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے باپ سے انہوں نے دادا سے یہی حدیث نقل کی باب برا نام بدلکر

الاسم إلى اسم أحسن منه حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان

اچھا نام رکھدینا ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے

قال حدثني أبو حازم عن سهل قال أتي بالمنذر بن أبي أسيد إلى النبي صلى

کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم حين ولد فوضعه على فخذه وأبو أسيد جالس فلها النبي

وسلم کے سامنے لائے آپ نے اپنی ران پر بٹھلا لیا اس وقت ابو اسید انکے والد بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی

صلى الله عليه وسلم بشيء بين يديه فأمر أبو أسيد بابنه فاحتمل من فخذ

اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے ابو اسید نے اشارہ کیا لوگ منذر کو آپ کی ران پر سے اٹھا لے

النبي صلى الله عليه وسلم فاستفاق النبي صلى الله عليه وسلم فقال أين

گئے جب آپ کو فراغت ہوئی تو پوچھا بچہ کہاں گیا

الصبي فقال أبو أسيد قلبناه يا رسول الله قال ما اسمه قال فلان قال لا ولكن

ابو اسید نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اسکو گھر بھیجدیا آپ نے پوچھا اسکا نام کیا کہا ابو اسید نے نام بیان کیا آپ نے

اسمه المنذر فسماه يومئذ المنذر حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا

فرمایا نہیں اسکا نام منذر ہے پھر اس دن یہی نام رکھا گیا ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہمکو محمد بن

محمد بن جعفر عن شعبة عن عطاء بن أبي ميمونة عن أبي رافع عن أبي هريرة

جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے

۶۷

أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کہ زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ رکھا گیا تھا (یعنی نیک اور صالحہ) لوگوں نے کہا واہ (اپنے منہ میاں مٹھو) اپنی آپ تعریف کرتی ہے آخر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ

آنحضرت نے ان کا نام زینب رکھدیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان

أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ

کیا کہا مجھ کو عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا

الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا

تھا انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا

اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي

ہے انہوں نے کہا حزن آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے وہ کہنے لگے میں تو اپنے باپ کا نام رکھا ہوا بدلنے والا نہیں

قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ بَابُ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ

سعید نے کہا اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی رہی باب جو شخص پیغمبروں کے نام رکھے

وَقَالَ أَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

انس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ

کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی نے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا تم نے ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ و

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلم کے صاحبزادے کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں وہ بچپن میں گذر گئے (دودھ پیتے میں) اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

بعد اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا کہ کوئی اور پیغمبر ہو تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد تو دوسرا کوئی پیغمبر ہونے والا ہی نہیں ہم سے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ

انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا

علیہ وسلم کے صاحبزادے گذر گئے تو آپ نے فرمایا ان کو بہشت میں ایک انا دودھ پلا رہی ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا

شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے

الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سموا باسمي ولا تكتنوا

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو

بكنيتي فانما انا قاسم اقسم بينكم ورواه انس عن النبي صلى الله عليه وسلم

کیونکہ قاسم میں ہوں (میری زندگی میں دوسرا کوئی قاسم نہیں ہو سکتا) میں اللہ کا مال تم کو تقسیم کرتا ہوں اس حدیث کو انس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا ابو عوانة حدثنا ابو حصين عن ابي

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے ابوحصین نے انہوں نے ابوصالح سے

صالح عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سموا باسمي ولا

انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری

تكتنوا بكنيتي ومن رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتمثل صورتي

کنیت مت رکھو اور جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے اس نے (صحیح) مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت

ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار حدثنا محمد بن العلاء حدثنا

اور جو شخص قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے

ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن ابي بردة عن ابي موسى قال

ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں

ولد لي غلام فاتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه ابراهيم فحنكه بتمرة

نے کہا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آیا آپ نے اسکا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ

ودعا له بالبركة ودفعه الي وكان اكبر ولد ابي موسى حدثنا ابو

میں دی اور اسکے لیے برکت کی دعا کی پھر مجھ کو دیدیا وہی لڑکا ابوموسیٰ کی بڑی اولاد تھا ہم سے ابوالولید نے بیان

الوليد حدثنا زائدة حدثنا زياد بن علاقة سمعت المغيرة بن شعبة قال

کیا کہا ہم سے زائدہ نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ رض سے سنا وہ کہتے تھے

انكسفت الشمس يوم مات ابراهيم رواه ابو بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

جس دن حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اسی دن (اتفاق سے) سورج گہن ہوا

باب تسمية الوليد اخبرنا ابو نعيم الفضل بن دكين حدثنا ابن

باب بچہ کا نام ولید رکھنا ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

عيينة عن الزهري عن سعيد عن ابي هريرة قال لما رفع النبي صلى الله

نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم راسه من الركعة قال اللهم انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام و

عياش بن ابى ربيعة والمستضعفين بمكة اللهم اشدد وطاتك على مضر

اللهم اجعلها عليهم سنين كسنى يوسف باب من دعا صاحبه فنقص

من اسمه حرفا وقال ابو حازم عن ابى هريرة قال لى النبى صلى الله عليه وسلم

يا اباهر حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهرى قال حدثنى ابو سلمة

ابن عبد الرحمن ان عائشة رض زوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم يا عائش هذا جبريل يقرئك السلام قلت وعليه السلام

ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا نرى حدثنا موسى بن اسمعيل حدثنا

وهيب حدثنا ايوب عن ابى قلابة عن انس رض قال كانت ام سليم فى الثقل

وانجشة غلام النبى صلى الله عليه وسلم يسوق بهن فقال النبى صلى الله

عليه وسلم يا انجش رويدك سوقك بالقوارير باب الكنية للصبى وقبل

ان يولد للرجل حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن ابى التياح عن انس

قال كان النبى صلى الله عليه وسلم احسن الناس خلقا وكان لى اخ يقال

لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمٌ وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَرٌ

رہتیں میرا خیال ہے کہ اس کا دودھ چھٹ چکا تھا جب وہ آتا تو آپ پوچھتے کہو ابو عمیر تمہاری نغیر تو بخیر ہے نغیر ایک

كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ

چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا کبھی ایسا ہوتا نماز کا وقت آجاتا اور آنحضرت ہمارے گھر میں ہوتے تو جس بوریے پر بیٹھے ہوتے

فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا بَابُ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ

اسی کو جھڑوا کر ذرا پانی چھڑکوا کر اس پر نماز پڑھ لیتے آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے آپ ہمکو نماز پڑھاتے باب ابو تراب

وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ

کنیت رکھنا دوسری کنیت ہوتے ساتے ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا

حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ إِلَيْهِ لَأَبُو

مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ کو اپنے سب ناموں میں ابو تراب بہت پسند تھا

تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

جو کوئی انکو اس نام سے پکارتا تو خوش ہوتے ان کا یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ

ہوا یہ تھا کہ ایک بار حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ پر غصے ہوکر مسجد کی دیوار پاس جاکر لیٹ رہے اتنے میں آنحضرت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ انکو ڈھونڈھ رہے تھے کسی نے کہا وہ یہاں مسجد میں دیوار پاس لیٹے ہوئے ہیں انکی پیٹھ میں سب

يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ بَابُ أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ

مٹی بھر گئی تھی آنحضرت انکی پیٹھ سے مٹی پونچھنے اور فرمانے لگے ابو تراب اٹھو باب اللہ کو جو نام بہت ناپسند ہیں

إِلَى اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کے نزدیک قیامت کے دن

عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

ذلیل سے ذلیل نام اس شخص کا ہوگا جسکو شہنشاہ کہ جانے والے ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَقَالَ

عیینہ نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے وہ آنحضرت سے روایت کرتے تھے سب سے بدتر نام کبھی سفیان نے

۷۱

سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ

سفیان نے　یون کہا سب ناموں میں بدتر اللہ کے نزدیک اس شخص کا نام ہے　جس کو شہنشاہ کہیں حدیث میں ملک الاملاک ہے

سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ بَابُ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ وَقَالَ مِسْوَرٌ

اور لوگ کہتے ہیں اس کے معنی شاہان شاہ　کے ہیں　باب مشرک کی کنیت کا بیان　اور مسور بن مخرمہ نے کہا　میں

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ف　ہاں اگر یہ ہو سکتا ہے کہ ابو طالب کا بیٹا　ہم سے ابو الیمان

الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ

نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی

سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ

سلیمان نے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے　عروہ بن زبیر سے　ان کو اسامہ بن زید نے خبر دی

ابْنَ زَيْدٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے　اس پر ایک فدک　کی بنی　ہوئی تھی　اور

فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ

اسامہ آپ کے پیچھے اسی گدھے پر بیٹھا آپ سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے بنی حارث بن خزرج کے محلہ کی طرف چلے یہ واقعہ بدر

وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتّٰى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ

سے پہلے کا ہے خیر دونوں اس گدھے پر سوار چلے رستے میں ایک مجلس دیکھی اس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا اس وقت

أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

تک وہ ظاہر ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا　اس مجلس میں سب قسم کے لوگ جمع تھے　مسلمان　مشرک　بت

عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ

پرست　یہودی　مسلمانوں میں عبداللہ بن رواحہ تھے　جب گدھے کے پاؤں کا غبار

عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ

مجلس تک پہنچا تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا اجی ہم پر گرد نہ اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ

نے مجلس والوں کو سلام کیا اور وہاں ٹھیر کر گدھے سے اترے انکو اللہ کی طرف بلایا (دین اسلام کی دعوت دی) انکو قرآن پڑھ کر

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ

سنایا عبداللہ بن ابی کہنے لگا بھلے آدمی جو کلام تم نے پڑھا اس سے بہتر کلام نہیں ہو سکتا　اگر یہ حق　ہے

ف　آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کا نام لیا کیونکہ ابو طالب اپنی کنیت سے مشہور تھے اور وہ مشرک رہ کر مر گئے تھے ۱۲ منہ

حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حق ہی ہمارے مجلسوں میں اسکو ہمکو مت سنایا کرو اپنے ٹھکانے پر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اسکو یہ قصے سناؤ عبداللہ بن رواحہ

رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ

کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں تشریف لا کر ہم کو سنایا کیجئے کیونکہ ہم یہ کلام پسند کرتے ہیں اس پر مسلمانوں اور

وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو برابر دھیما کرتے

وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ

رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوئے اس وقت آپ اپنے جانور پر سوار ہوئے اور وہاں سے

حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ سَعْدُ

چلے سعد بن عبادہ کے پاس پہونچے آپ نے سعد سے فرمایا آج تم نے سنا

أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ

ابو الحباب نے کیا گفتگو کی ف یعنی عبداللہ بن ابی نے اس نے ایسی ایسی باتیں کیں سعد بن عبادہ کہنے لگے غرض

بْنُ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ

کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر صدقے اسکا قصور معاف کر دیجیے درگذر فرمایئے قسم اسکی پروردگار کی جس نے آپ پر کتاب

الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ

اتاری اللہ تعالیٰ نے آپکو سچا کلام دیکر یہاں بھیجا جو آپ پر اتارا اور (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگوں نے

عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ

یہ ٹھیرا لیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج رکھیں اور اسکے سر پر سرداری کا پٹا لپیٹیں (اسکو اپنا رئیس بنائیں) لیکن اللہ تعالیٰ نے

شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جلن پیدا ہوئی ہے اور جلن کی وجہ سے اس نے یہ گفتگو کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا قصور معاف

وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

کر دیا اور (جہاد کا حکم اترنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مشرک اور اہل کتاب

وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَتَسْمَعُنَّ

لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا کرتے کیونکہ اللہ کا اس وقت یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ

مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَقَالَ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ

آل عمران میں) فرمایا تم اگلی کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت تکلیف کی باتیں سنوگے اور (سورۂ بقرہ میں) فرمایا بہت اہل کتاب یہ چاہتے ہیں

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی آیتوں کے موافق کافروں اور مشرکوں کے قصور معاف کر دیتے جیسے اللہ نے حکم دیا تھا یہانتک کہ آپ کو

فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ

پھر جب آپ نے بدر کی جنگ کی اور اس جنگ میں قریش کے کئی عمائد اور

صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ

سردار مارے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ

مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ

فتح و فیروزی لوٹ کا مال لیکر لوٹے اور قریش کے کئی عمائد اور سرداروں کو قید بھی کر کے لائے تو اس وقت

أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ

عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی جو مشرک تھے یہ کہنے لگے اب ان کا کام جم گیا

فَبَايِعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا حَدَّثَنَا مُوسَى

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لو اس وقت انہوں نے اسلام پر بیعت لی اور (بظاہر) مسلمان ہو گئے مگر دل میں نفاق رہا ہم سے

ابْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک نے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے

نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ

انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ابوطالب کو بھی آپ سے کچھ فائدہ ہوا یا نہیں

فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا

کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے آپ کے لیے مکہ کے مشرکوں پر غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا ہاں (فائدہ کیوں نہیں ہوا) وہ دوزخ

لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بَابُ الْمَعَارِيضِ مَنْدُوحَةٌ عَنِ

تو وہ دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ہوتے (جہاں ابدالآباد رہینگے) باب تعریض کے طور پر بات کہتے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے

الْكَذِبِ وَقَالَ إِسْحٰقُ سَمِعْتُ أَنَسًا مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ

اور اسحاق نے کہا ف۲ میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک بیٹا (ابو عمیر) گذر گیا ابو طلحہ جب گھر آئے تو انہوں نے

أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ حَدَّثَنَا

ام سلیم سے پوچھا بچہ کیسا ہے ام سلیم نے کہا اب اسکو سکون ہے اور میں سمجھتی ہوں وہ چین سے ہے ابو طلحہ اس کلام کا مطلب یہ

آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم فی مسیر لہ فحدا الحادی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک سفر میں جا رہے تھے اور حدی پڑھنے والے نے حدی پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ارفق یا انجشۃ ویحک بالقواریر حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد عن

انجشہ شیشوں کو آہستہ سے چل تجھ پر افسوس ف ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے

ثابت عن انس ..... و ایوب عن ابی قلابۃ عن انس رض ان النبی صلی اللہ

ثابت سے انہوں نے انس سے اور ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم کان فی سفر وکان غلام یحدو بہن یقال لہ انجشۃ فقال النبی صلی

وسلم ایک سفر میں تھے آپ کا ایک غلام انجشہ نامی اونٹوں کو حدی پڑھ کر جلدی جلدی ہانک رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ سوقک بالقواریر قال ابو قلابۃ یعنی النساء

نے فرمایا ارے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل ابوقلابہ نے کہا آپ نے شیشوں سے عورتوں کو مراد لیا

حدثنا اسحق اخبرنا حبان حدثنا ہمام حدثنا قتادۃ حدثنا انس بن

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن مالک

مالک قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشۃ وکان حسن

نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدی پڑھنے والا غلام تھا اس کو انجشہ کہتے تھے وہ خوش آواز تھا

الصوت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشۃ لا تکسر القواریر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا انجشہ آہستہ لے چل کہیں شیشوں کو توڑ نہ ڈالیو

قال قتادۃ یعنی ضعفۃ النساء حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن شعبۃ قال حدثنی قتادۃ عن

قتادہ نے کہا شیشوں سے ناتوان عورتیں مراد ہیں ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے

انس بن مالک قال کان بالمدینۃ فزع فرکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ فقال ما راینا

انس بن مالک سے انہوں نے کہا مدینہ میں دشمن کے حملہ کرنے کا خوف ہوا (کچھ آواز سنی گئی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے ف فرمانے لگے ہمنے

من شیء وان وجدناہ لبحرا باب قول الرجل للشیء لیس بشیء وھو ینوی انہ لیس بحق

تو کوئی ڈر کی بات تحقیق نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہی دریا ہے ف باب کوئی کہے یہ کوئی چیز نہیں اور اس کا مطلب یہ سمجھے یہ سچ نہیں

وقال ابن عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للقبرین یعذبان بلا کبیر وانہ لکبیر

اور ابن عباسؓ نے کہا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبر والوں کے حق میں فرمایا کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جاتے اور وہ بڑا گناہ ہے ف

حدثنا محمد بن سلام اخبرنا مخلد بن یزید اخبرنا ابن جریج قال ابن شہاب

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا ابن شہاب نے کہا

أخبرني يحيى بن عروة أنه سمع عروة يقول قالت عائشة سأل أناس رسول

مجھ کو یحییٰ بن عروہ نے خبر دی انہوں نے عروہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عائشہ نے کہا چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم

سے کاہنوں (نجومیوں) کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں (ان کی باتیں تو نہیں ہیں جو سچی ہوں) لوگوں

ليسوا بشيء قالوا يا رسول الله فإنهم يحدثون أحيانا بالشيء يكون حقا فقال

نے کہا یا رسول اللہ ہم تو کبھی کبھی دیکھتے ہیں ان کی کوئی بات سچ ہو جاتی ہے آپ نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في

فرمایا یہ وہ سچی بات ہوتی ہے جو شیطان (زمین پر فرشتوں سے سنکر) اڑا لیتا ہے پھر اپنے دوست (کاہن)

أذن وليه قر الدجاجة فيخلطون فيها أكثر من مائة كذبة باب رفع

کے کان میں مرغی کی طرح کڑکڑ کر کے ڈال دیتا ہے کاہن اس ایک بات میں سو باتیں جھوٹ ملاتے ہیں باب آسمان کی طرف

البصر إلى السماء وقوله تعالى أفلا ينظرون إلى الإبل كيف خلقت وإلى

نگاہ اٹھانا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ غاشیہ میں) فرمایا کیا اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے اس کی خلقت کیسی ہے اور آسمان کی

السماء كيف رفعت وقال أيوب عن ابن أبي مليكة عن عائشة رفع النبي صلى

طرف نہیں دیکھتے وہ کیونکر بلند کیا گیا ہے اور ایوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ سے

الله عليه وسلم رأسه إلى السماء حدثنا ابن بكير حدثنا الليث عن عقيل

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے انہوں

عن ابن شهاب قال سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن يقول أخبرني جابر بن

نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبد اللہ نے

عبد الله أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثم فتر عني الوحي فبينا

خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (سورۂ اقرأ کی آیتیں اترکر) پھر وحی (ایک مدت تک) بند رہی

أنا أمشي سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري إلى السماء فإذا الملك الذي

اس کے بعد میں ایک بار رستے میں جا رہا تھا میں نے آسمان سے آواز سنی کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس

جاءني بحراء قاعد على كرسي بين السماء والأرض حدثنا ابن أبي مريم

آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا

حدثنا محمد بن جعفر قال أخبرني شريك عن كريب عن ابن عباس قال بت

کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک

فِی بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا فَلَمَّا کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرُ

رات میں ام المؤمنین میمونہؓ کے گھر رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ گیا

اَوْ بَعْضُہٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ

یا یوں کہا کچھ حصہ رہ گیا تو آپ (بچھونے پر) اٹھ کر بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیتیں (سورۂ آل عمران کی اخیر کی)

اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ بَابُ نَکْتِ الْعُوْدِ فِی الْمَآءِ وَالطِّیْنِ

ان فی خلق السموات والارض سے شروع کیں اخیر اولوا الالباب تک پڑھیں باب کیچڑ پانی میں لکڑی مارنا

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِیْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عثمان بن غیاث سے کہا ہم سے ابو عثمان نہدی نے انہوں نے

مُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَۃِ

ابو موسیٰ اشعری سے وہ مدینہ کے ایک باغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس وقت

وَفِیْ یَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ یَّضْرِبُ بِہٖ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ فَجَآءَ رَجُلٌ

آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اسکو پانی اور کیچڑ میں مار رہے تھے (باغ کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا) اتنے میں ایک شخص آیا

یَّسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَحْ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَذَهَبْتُ فَاِذَا

کہنے لگا دروازہ کھولو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دروازہ اسکے لیے کھولدے اور اسکو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا

اَبُوْ بَکْرٍ فَفَتَحْتُ لَہٗ وَبَشَّرْتُہٗ بِالْجَنَّۃِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ

تو کیا دیکھتا ہوں ابو بکر صدیقؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا انکو بہشت کی خوشخبری دی اسکے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو

بِالْجَنَّۃِ فَاِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَہٗ وَبَشَّرْتُہٗ بِالْجَنَّۃِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ وَکَانَ

میں گیا کیا دیکھتا ہوں حضرت عمرؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا انکو بھی بہشت کی خوشخبری دی اسکے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو

مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ اَوْ تَکُوْنُ فَذَهَبْتُ

اس وقت آنحضرت ٹیک لگائے بیٹھے تھے لیکن سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابو موسیٰ جا دروازہ کھول اور اسکو بہشت کی خوشخبری دی

فَاِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَہٗ وَبَشَّرْتُہٗ بِالْجَنَّۃِ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ قَالَ قَالَ اللّٰہُ

اسکو مصیبت پیش آنے والی ہے میں گیا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انکو بہشت کی خوشخبری دی اور جو آنحضرت نے فرمایا تھا وہ بھی انہوں

الْمُسْتَعَانُ بَابُ الرَّجُلِ یَنْکُتُ الشَّیْءَ بِیَدِہٖ فِی الْاَرْضِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

نے کہا خیر اللہ مددگار رہے باب زمین پر کسی چیز کو ہاتھ سے مارنا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا

بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ

کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اور منصور سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے

۷۷

عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انہوں نے ابو عبد الرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ

ساتھ تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ اس کو زمین پر مار رہے تھے پھر آپ نے فرمایا دیکھو تم میں ہر ایک کا ٹھکانا لکھا ہو چکا ہے

فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ

بہشت میں یا دوزخ میں ف اس پر صحابہ نے عرض کیا پھر ہم (اپنی تقدیر پر) بھروسا کیوں نہ کریں عمل سے کیا فائدہ آپ

فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى الْآيَةَ بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ حَدَّثَنَا

فاما من اعطی واتقی اخیر آیت تک ف باب تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا ہم سے

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحٰرِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہ ام المومنین ام سلمہ رض

قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ

نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کے لیے) بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ ف اس کی رحمت کے خزانے کتنے

الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ

(آج رات کو) اترے اور کتنے فساد اور فتنے دیکھو ان حجروں والیوں (اپنی بیویوں) کو کون جگاتا ہے

حَتّٰى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ

تاکہ نماز پڑھیں بہت عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں پر آخرت میں ننگی ہونگی ف اور ابن ابی ثور نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ

ابن عباس سے انہوں نے حضرت عمر رض سے نقل کیا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدیا

قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ

آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر ف ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ

سند اور ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى

سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے ان کو ام المومنین صفیہ رض نے بیان کیا آنحضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَ

صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر　دہے　میں

هُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ ابْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ

مسجد میں اعتکاف میں تھے رمضان کے آخری عشرہ میں آپ سے ملنے گئیں اور ایک گھڑی عشاء کے وقت باتیں کرتے رہیں پھر گھر لوٹنے کو اٹھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو گھر تک پہنچا دینے کے لیے اٹھے جب وہ مسجد کے دروازہ سے پہنچیں جہاں بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا گھر تھا تو دو انصاری آدمی ملے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا ذرا ٹھیرو سن لو یہ عورت صفیہ بنت حیی (میری بی بی) ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ کیا بات ہے ان پر آپ کا یہ فرمانا شاق گزرا آپ نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح پھرتا رہتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے باب چھوٹے چھوٹے کنکر یا پتھر انگلیوں سے پھینکنے کی ممانعت ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ ابن صہبان ازدی سے سنا وہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع فرمایا اور فرمایا خذف سے نہ تو شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے البتہ یہ ہوتا ہے کسی بیچارے کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے باب چھینکنے والا الحمد للہ کہے ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان اعمش نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا دو شخصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے ایک کو جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا اس پر

فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ بَابُ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رضـ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يُشَمِّتَهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

بَابُ اِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ

تو اسنے اسکو جواب بھی دیا اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا … باب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اسکو جواب دینا
ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے اُنہوں نے اشعث بن سلیم سے کہا میں نے معاویہ بن سوید
بن مقرن سے سنا اُنہوں نے براء بن عازب سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو سات باتوں کا حکم دیا
سات باتوں سے منع فرمایا ہمکو حکم دیا بیمار پرسی کرنیکا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا
دعوت قبول کرنیکا سلام کا جواب دینے کا مظلوم کی مدد کرنیکا قسم پوری کرنیکا اور سات باتوں سے منع فرمایا
سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے سے ریشمی کپڑا پہننے سے دیبا پہننے سے سندس پہننے سے اور دو نو ریشمی
گدیلہ (ریشمی) اور ریشمی لال زین پوشوں سے باب چھینک اچھی ہے اور جمائی بری ہے ہم سے آدم بن ابی ایاس
نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے اُنہوں نے اپنے والد (ابو سعید) سے اُنہوں نے
ابو ہریرہ رضـ سے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند
کرتا ہے جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو سنے اسکا جواب دینا واجب ہے اور جمائی
شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ہو سکے اسکو روکے (منہ بند کرے) جب جمائی لینے والا آ … کرتا ہے تو
شیطان اس پر ہنستا ہے باب چھینک کا جواب کیونکر دے ہم سے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا
کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہمکو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی اُنہوں نے ابو صالح سے

عن ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں چھینکے تو الحمد للہ کہے

للہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم

اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے جب وہ یرحمک اللہ کہہ دے تو چھینکنے والا یوں کہے یہدیکم اللہ

اللہ ویصلح بالکم باب لا یشمت العاطس اذا لم یحمد اللہ حدثنا

ویصلح بالکم۔ باب اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب دینا ضرور نہیں ہم سے

آدم بن ابی ایاس حدثنا شعبۃ حدثنا سلیمن التیمی قال سمعت انسا رض

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس بن مالک رض سے

یقول عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدہما ولم یشمت

سنا وہ کہتے تھے دو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکے آپ نے ایک کو جواب دیا (یرحمک اللہ فرمایا) دوسرے کو جواب

الآخر فقال الرجل یا رسول اللہ شمت ہذا ولم تشمتنی قال ان ہذا حمد

نہ دیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے اسکو جواب دیا مجھ کو نہیں دیا آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا

اللہ ولم تحمد اللہ باب اذا تثاوب فلیضع یدہ علی فیہ حدثنا

اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا (اسلیے میں نے تجھ کو جواب نہیں دیا) باب جماہی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا ہم سے

عاصم بن علی حدثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی

عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد ابو سعید کیسان سے

ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب

انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ چھینک کو اچھا جانتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے

فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ

جب کوئی تم میں چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان سنے اسپر یرحمک اللہ کہنا واجب ہے

یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ہو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم

لیکن جماہی وہ تو شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کسی کو جماہی آنے لگے

فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منہ الشیطان۔

تو جہاں تک ہو سکے اسکو روکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھکر) اسلیے کہ جب تم میں کوئی جماہی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے

۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

کتاب الاستئذان

کتاب اذن مانگنے (اجازت لینے) کے بیان میں

باب بدء السلام

باب بدء السلام حدثنا یحیی بن جعفر حدثنا عبد الرزاق عن

باب سلام کے شروع ہونے کا بیان ہم سے یحیی بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے

معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ آدم

انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صورت

علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذہب فسلم علی اولئک

پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب اللہ تعالی ان کو بنا چکا تو فرمایا جاؤ وہ جو فرشتوں کا گروہ بیٹھا ہے ان کو

النفر من الملئکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک

سلام کرو اور سنو وہ تجھ کو کیا جواب دیتے ہیں وہی جواب تیرا اور تیری اولاد کا رہیگا

فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ فزادوہ ورحمۃ اللہ

آدم گئے اور فرشتوں سے کہا السلام علیکم انہوں نے یوں جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ کا لفظ بڑھایا اب آدم

فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم فلم یزل الخلق ینقص بعد حتی الآن

کی اولاد میں جتنے آدمی بہشت میں جائینگے وہ آدم ہی کی صورت (قد و قامت) پر ہونگے (ساٹھ ساٹھ ہاتھ لمبے) آدم کے بعد پھر خلقت کا قد و قامت کم

باب قول اللہ تعالی یایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی

باب اللہ تعالی کا (سورۂ نور میں) یہ فرمانا مسلمانو تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور ان

تستأنسوا وتسلموا علی اہلہا ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون فان لم تجدوا

سے سلام علیک کیے بدون نہ جایا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے یہ حکم تم کو اس غرض سے بتلایا ہے کہ جیسا موقع ہو تو تم اس کا خیال رکھو پھر

فیہا احدا فلا تدخلوہا حتی یؤذن لکم وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا

اگر تم کو معلوم ہو کہ گھر میں کوئی آدمی موجود نہیں تو جب تک تم کو (خاص) اجازت نہ ہو اس میں نہ جاؤ اور اگر گھر میں کوئی ہو اور تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ

ہو ازکی لکم واللہ بما تعملون علیم لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر

آنا تمہارے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسکو جانتا ہے ماغیر آباد مکان جنمیں تمہارا اسباب ہو ان میں (بے اجازت)

مسکونۃ فیہا متاع لکم واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون وقال سعید

چلے جانے میں کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم علانیہ کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے اور سعید بن ابی حسن نے

ابن ابی الحسن للحسن ان نساء العجم یکشفن صدورہن ورؤسہن قال

امام حسن بصری سے کہا عجم کی عورتیں (جیسے عرب کے سوا دوسرے ملکوں کی) اپنے سینے اور سر کھولے رہتی ہیں انہوں نے کہا

باب قول الله عزّ وجلّ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا

اپنی نگاہ نیچی رکھنے کا باب اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانوں کو کہدے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں

فُرُوجَهُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ

کو حرام سے بچائے رہیں قتادہ نے کہا یعنی ان عورتوں پر نظر نہ ڈالیں جو انپر حرام ہیں (اجنبی اور غیر محرم) عورتوں سے اور (اسی سورت میں)

وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ

اور اپنی شرمگاہوں کو حرام سے) بچائے رہیں) دوسری آیت میں جو خائنۃ الاعین کا لفظ ہے اسکا مطلب یہی ہے کہ جسکی طرف نظر ڈالنا منع ہے

فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى

اور زہری نے کہا جن عورتوں کو ابھی حیض نہیں آیا وہ کمسن ہیں تو اگر انپر نظر ڈالنا اچھا لگتا ہے تب اُن پر

شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً

نظر ڈالنا درست نہ ہوگا گو وہ کمسن ہوں

وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ حَدَّثَنَا

اور عطاء بن ابی رباح نے ان لونڈیوں پر نظر ڈالنا مکروہ رکھا ہے جو مکہ میں بکا کرتی ہیں مگر جب خریدنے کا ارادہ ہو ہم کو

أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ

ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہمکو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سلیمان بن یسار نے کہا مجھ کو عبداللہ بن

اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ

عباس نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو فضل بن عباس

يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى

کو اپنے پیچھے اونٹنی کے پٹھے پر بٹھا لیا وہ خوبصورت گورے آدمی تھے آنحضرت تو اونٹنی پر سوار

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ

لوگوں کو مسئلے بتا رہے تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک خوبصورت عورت آئی وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ

کچھ پوچھتی تھی فضل اسکو دیکھنے لگے اسکا حسن و جمال انکو بھلا معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ

نے اپنا ہاتھ پیچھے لاکر فضل کی ٹھوڑی پکڑ کر اُن کا منہ دوسری طرف کر دیا

الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ

وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ کا فرض حج

فِی الحَجِّ عَلٰی عِبَادِہٖ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَۃِ

اس وقت فرض ہوا جب میرا باپ ضعیف بوڑھا ہے اونٹ پر سیدھا بیٹھ بھی نہیں سکتا

فَھَلْ یَقْضِیْ عَنْہُ اَنْ اَحُجَّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ

کیا میں اسکی طرف سے حج کر لوں تو کافی ہوگا آپ نے فرمایا ہاں ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعامر

عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

عقدی نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رض سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو رستوں پر مت بیٹھا کرو کیونکہ آتے جاتے غیر عورتوں پر نظر پڑتی ہے اصحاب نے عرض کیا

اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا فَقَالَ اِذْ اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا

یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اپنی مجلسوں (قہوہ خانوں وغیرہ) میں تو بیٹھنا ضرور پڑتا ہے وہیں ہم لوگ باتیں کرتے ہیں آپ نے فرمایا

الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی

انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ رستے کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا اور راہ گیروں کو نہ ستانا

وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ بَابٌ اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ

اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا بری بات سے منع کرنا باب سلام اللہ کا ایک نام ہے

اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا حَدَّثَنَا عُمَرُ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بڑھ کر اچھا جواب دو یا اتنا ہی ہم سے عمر بن

ابْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا

حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے

اِذَا صَلَّیْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ قَبْلَ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ

انہوں نے کہا ہم (پہلے) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو (قعدہ میں) یوں کہتے اللہ پر سلام اسکے بندوں

عَلٰی جِبْرِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مِیْکَائِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ

جبرئیل پر سلام میکائیل پر سلام فلان پر سلام جب نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ

پڑھ چکے تو فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (اسلیے یوں نہ کہو اللہ پر سلام) جب کوئی تم میں نماز میں بیٹھے

اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ

ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب تم نے یہ کہا

إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

تو اس کہنے سے ہر نیک بندے کو خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں تمہارا سلام پہونچ جائیگا اشہد ان لا الہ الا اللہ

اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ

واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر اسکے بعد نمازی جو چاہے وہ دعا مانگے (دین کی ہو یا دنیا کی)

بَابُ تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا

باب تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو

عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

وسلم سے آپ نے فرمایا کم عمر والا بڑے عمر والے کو پہلے سلام کرے، اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو

بَابُ تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا

باب سوار پہلے پیدل کو سلام کرے ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہمکو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہمکو

ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ

ابن جریج نے کہا مجھکو زیاد بن سعد نے انہوں نے ثابت سے سنا جو عبدالرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى

ابو ہریرہ رضہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل کو (پہلے) سلام کرے اور

الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ بَابُ تَسْلِيمِ الْمَاشِي

چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو باب چلنے والا (بیٹھے ہوئے

عَلَى الْقَاعِدِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

شخص کو سلام کرے ہم سے اسحاق بن راہویہ نے ذکر کیا ہمکو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے ابن جریج نے

جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ

بیان کیا کہا مجھکو زیاد نے خبر دی انکو ثابت نے جو عبدالرحمن بن زید کے غلام تھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ

انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سوار (پہلے)

كتاب الاستيذان

عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ بَابُ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ

بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو باب کم عمر والا بڑی عمر والے

عَلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ

کو سلام کرے اور ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء

بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ

بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام

عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

کرے اسی طرح چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو باب سلام کا فاش کرنا یعنی ہر ایک مسلمان کو

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے شیبانی سے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے

مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ

باتوں کا حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازے کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا ناتوان کی مدد کرنے کا

وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَ

مظلوم کی کمک کرنے کا سلام فاش کرنے کا قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا اور آپ نے منع فرمایا چاندی کے برتن میں (کھانے پینے)

نَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَ

سونے کی انگوٹھی پہننے سے ریشمی لال زین پوشوں پر سوار ہونے سے حریر اور دیبا اور قسی اور استبرق

الْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ بَابُ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

(یہ سب ریشمی کپڑے ہیں) کے پہننے سے باب پہچان ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی

بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید نے کہا مجھ سے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) نے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ

سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام میں کون سا کام بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور

تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

ہر ایک کو سلام کرنا اس سے پہچان ہو یا نہ ہو ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا

حدثنا سفين عن الزهري عن عطاء بن يزيد الليثي عن ابي ايوب رضه عن النبي
کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے انہوں نے
صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث يلتقيان فيصد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑ دے کہ
هذا ويصد هذا وخيرهما الذي يبدأ بالسلام وذكر سفين انه سمعه
یہ تو ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (علما کے) سفیان کہتے تھے میں نے یہ حدیث زہری
منه ثلث مرات باب اية الحجاب حدثنا يحيى بن سليمان حدثنا
سے تین بار سنی ہے باب پردے کی آیت کا بیان ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے
ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني انس بن مالك انه
عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے
كان ابن عشر سنين مقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فخدمت
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے اس وقت میری عمر دس برس کی تھی میں نے دس برس اور جب تک
رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرا حياته وكنت اعلم الناس بشأن الحجاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے آپ کی خدمت کی اور میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کے حال سے واقف ہوں
حين انزل وقد كان ابي بن كعب يسألني عنه وكان اول ما انزل في مبتنى
جب پردے کا حکم اترا ابی بن کعب صحابی مجھ سے پردے کا حال پوچھا کرتے ہوا یہ کہ پردے کا حکم پہلے پہل اس وقت
رسول الله صلى الله عليه وسلم بزينب ابنة جحش اصبح النبي صلى الله عليه
اترا جب آپ نے ام المومنین زینب بنت جحش سے صحبت کی صبح کو آپ نوشاہ سے
وسلم بها عروسا فدعا القوم فاصابوا من الطعام ثم خرجوا وبقي منهم رهط
آپ نے لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی وہ آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے لیکن چند آدمی وہ آنحضرت صلی
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطالوا المكث فقام رسول الله صلى الله
اللہ علیہ وسلم پاس بڑی دیر تک بیٹھے رہے آخر (مجبور ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھ کر باہر
عليه وسلم فخرج وخرجت معه لكي يخرجوا فمشى رسول الله صلى الله عليه و
تشریف لے چلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ لوگ اٹھ جائیں آپ چلے میں بھی
سلم ومشيت معه حتى جاء عتبة حجرة عائشة ثم ظن رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم
آپ کے ساتھ چلا حضرت عائشہ رضہ کے حجرے کی دہلیز پر پہنچے اس وقت آپ نے خیال کیا شاید اب وہ

خرجوا فرجع ورجعت معه حتى دخل على زينب فإذا هم جلوس لم يتفرقوا

آخر لوگ چلے ہوگئے یہ خیال کرکے آپ لوٹے میں بھی لوٹا حضرت زینبؓ کے حجرے میں گئے دیکھا تو وہ ابھی تک بیٹھے ہیں

فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجعت معه حتى بلغ عتبة حجرة

پھر آپ لوٹے میں بھی لوٹا آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دہلیز تک پہونچے

عائشة فظن أن قد خرجوا فرجع ورجعت معه فإذا هم قد خرجوا فأنزل آية

الحجاب فضرب بيني وبينه سترا حدثنا أبو النعمان حدثنا معتمر قال

أبي حدثنا أبو مجلز عن أنس قال لما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم زينب

دخل القوم فطعموا ثم جلسوا يتحدثون فأخذ كأنه يتهيأ للقيام فلم يقوموا

فلما رأى ذلك قام فلما قام قام من قام من القوم وقعد بقية القوم وإن النبي

صلى الله عليه وسلم جاء ليدخل فإذا القوم جلوس ثم إنهم قاموا فانطلقوا

فأخبرت النبي صلى الله عليه وسلم فجاء حتى دخل فذهبت أدخل فألقى

الحجاب بيني وبينه وأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت

میں اور آپ کے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (سورۂ احزاب کی) یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی

النبي الآية حدثنا إسحاق أخبرنا يعقوب حدثنا أبي عن صالح عن ابن

اخیر تک ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب نے خبر دی کہا مجھ سے والد (ابراہیم بن سعد) نے بیان کیا انہوں نے

شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه

ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا

وسلم قالت كان عمر بن الخطاب يقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم احجب

حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے آپ اپنی

قال أبو عبد الله فيه من الفقه أنه لم يستأذنهم حين قام وخرج وفيه أنه تهيأ للقيام وهو

نسائك قالت فلم يفعل وكان أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يخرجن ليلا إلى

عورتوں کو پردہ میں کیجیے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے (پردے کا حکم نہیں دیتے تھے) آپ کی بیبیاں رات رات

ليل قبل المناصع خرجت سودة بنت زمعة وكانت امرأة طويلة فرآها عمر بن

کو نکلا کرتیں مناصع کی طرف حاجت رفع کرنے کو ایک رات سودہ بنت زمعہ جو لمبی تڑنگی عورت تھیں نکلیں حضرت عمر لوگوں میں بیٹھے

الخطاب وهو في المجلس فقال عرفتك يا سودة حرصا على أن ينزل الحجاب

ہوئے تھے کہنے لگے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا ان کا مطلب یہ تھا کسی طرح پردے کا حکم جلدی اترے تب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت

قالت فأنزل الله عز وجل آية الحجاب

باب الاستئذان من أجل البصر

کی بیویوں کے لیے پردے کا حکم اتارا

باب اذن لینے کا اس لیے حکم دیا گیا ہے کہ نظر نہ پڑے

حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال الزهري حفظته كما أنك

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری نے کہا مجھے اس حدیث کا ایسا یقین ہے جیسے

ههنا عن سهل بن سعد قال اطلع رجل من جحر في حجر النبي صلى الله عليه

تیرے یہاں ہونے کا یقین ہے انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی انہوں نے کہا ایک شخص نے ایک سوراخ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم ومع النبي صلى الله عليه وسلم مدرى يحك به رأسه فقال لو أعلم أنك

وسلم کے حجرے میں جھانکا اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک کنگھا تھا جس سے سر کھجلا رہے تھے آپ نے فرمایا اگر میں جانتا

تنظر لطعنت به في عينك إنما جعل الاستئذان من أجل البصر حدثنا

تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں مار کر پھوڑ دیتا ارے بیوقوف اذن لینے کا حکم کیوں ہوا ہے اسی لیے تو

مسدد حدثنا حماد بن زيد عن عبيد الله بن أبي بكر عن أنس بن مالك أن

مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک شخص

رجلا اطلع من بعض حجر النبي صلى الله عليه وسلم فقام إليه النبي صلى

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا آپ تیر لیکر کھڑے

الله عليه وسلم بمشقص أو بمشاقص وكأني أنظر إليه يختل الرجل ليطعنه

ہوئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ چاہتے تھے کسی تدبیر سے اس کی آنکھ پر ماریں

باب زنا الجوارح دون الفرج

حدثنا الحميدي حدثنا سفيان عن

باب دوسرے اعضا کا بھی سوا شرمگاہ کے زنا کرنا ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے

ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال لم أر شيئا أشبه باللمم من قول

عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا قرآن شریف میں جو لمم کا لفظ آیا ہے اس کو

أبي هريرة حدثني محمود أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن ابن طاوس

ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہمکو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہمکو معمر نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے

عن أبيه عن ابن عباس قال ما رأيت شيئا أشبه باللمم مما قال أبو هريرة

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں نے ... کی چیز سے مشابہ نہیں پایا جو ابوہریرہ نے آنحضرت

عن النبي صلى الله عليه وسلم إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا أدرك

صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ... اللہ تعالیٰ نے آدمی کا ... زنا ... لکھ دیا ہے ... اسکی تقدیر میں لکھ دیا

ذلك لا محالة فزنا العين النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنى و

... اور آدمی کا نفس (زنا کی) خواہش کرتا

تشتهي والفرج يصدق ذلك كله ويكذبه باب التسليم والاستئذان

... باب تین بار سلام کرنا ... تین بار اذن چاہنا

ثلاثا حدثنا إسحاق أخبرنا عبد الصمد حدثنا عبد الله بن المثنى حدثنا

... ہمکو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن مثنیٰ نے ... کہا ہم سے

ثمامة بن عبد الله عن أنس رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا سلم

... انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... اذن لیتے وقت ... تین بار سلام کرتے

سلم ثلاثا وإذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثا حدثنا علي بن عبد الله حدثنا

... ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے

سفين حدثنا يزيد بن خصيفة عن بسر بن سعيد عن أبي سعيد الخدري

... انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے

قال كنت في مجلس من مجالس الأنصار إذ جاء أبو موسى كأنه مذعور

انہوں نے کہا میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ابوموسیٰ اشعری آگئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ڈرے ہوئے گھبرائے ہو

فقال استأذنت على عمر ثلاثا فلم يؤذن لي فرجعت فقال ما منعك قلت

... میں حضرت عمر رض پاس گیا تھا ... تین بار اذن مانگا لیکن مجھکو اذن نہیں ملا آخر میں لوٹ گیا حضرت عمر

استأذنت ثلاثا فلم يؤذن لي فرجعت وقال رسول الله صلى الله عليه و

میں نے تین بار اذن مانگا لیکن مجھکو اذن نہ ملا اسلیے میں لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب

سلم إذا استأذن أحدكم ثلاثا فلم يؤذن له فليرجع فقال والله لتقيمن

کوئی تم میں سے تین بار اذن مانگے لیکن اسکو اذن نہ ملے تو لوٹ جائے حضرت عمر رض نے یہ حدیث سنکر کہا خدا کی قسم کوئی گواہ

عليه بينة أمنكم أحد سمعه من النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبي بن

اس حدیث کی صحت پر کچھ گواہ لانا چاہیے تو کہا تم لوگوں میں سے جس کسی نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اس وقت ابی بن کعب نے

كعب والله لا يقوم معك إلا أصغر القوم فكنت أصغر القوم فقمت معه

کہنے لگے خدا کی قسم ابوموسیٰ کے ساتھ ہم میں سے وہ جائے جو سب لوگوں میں چھوٹا (کم عمر) ہو ابوسعید کہتے ہیں میں ہی سب لوگوں میں چھوٹا تھا میں

فأخبرت عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذلك وقال ابن المبارك أخبرني

اور حضرت عمرؓ کو خبر کر دی کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ابن مبارک نے کہا مجھ کو

ابن عيينة حدثني يزيد عن بسر سمعت أبا سعيد بهذا باب إذا دعي

سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا انہوں نے بسر بن سعید سے کہا میں نے ابوسعیدؓ سے سنا یہی حدیث نقل کی باب

الرجل فجاء هل يستأذن قال سعيد عن قتادة عن أبي رافع عن أبي هريرة

تو وہ بھی اذن لے یا نہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے کہا قتادہ سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو إذنه حدثنا أبو نعيم حدثنا عمر بن

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے کہ بلانا یہی اس کا اذن ہے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن

ذر وحدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا عمر بن ذر أخبرنا مجاهد

ذر نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن ذر نے کہا ہم کو مجاہد نے

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد لبنا

انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں گیا آپ نے ایک دودھ کا پیالہ

في قدح فقال أبا هر الحق أهل الصفة فادعهم إلي قال فأتيتهم فدعوتهم

پایا تو فرمایا ابوہریرہ جا اور صفہ والے مہاجرین کو (جو محض محتاج اور متوکل تھے) بلا لا ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں ان کے پاس گیا

فأقبلوا فاستأذنوا فأذن لهم فدخلوا باب التسليم على الصبيان

انکو بلایا وہ آئے اور اجازت لیکر اندر آگئے باب بچوں کو سلام کرنا

حدثنا علي بن الجعد أخبرنا شعبة عن سيار عن ثابت البناني عن

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سیار بن وردان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے

أنس بن مالك رضي الله عنه أنه مر على صبيان فسلم عليهم وقال كان النبي صلى

انسؓ سے وہ بچوں پر سے گذرے تو ان کو سلام کیا اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم يفعله باب تسليم الرجال على النساء والنساء على

بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے باب مردوں کا عورتوں کو اور عورتیں مردوں کو سلام کریں

الرِّجَالِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل

سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تُرْسِلُ اِلٰى بُضَاعَةَ

سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت کے عہد میں جمعہ کے دن بڑے خوش ہوتے ہماری قوم میں ایک بڑھیا تھی جو بضاعہ کی طرف کسی کو بھیجا کرتی

قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَاْخُذُ مِنْ اُصُوْلِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ

ابن مسلمہ روای نے کہا بضاعہ ایک کھجور کا باغ تھا مدینہ میں وہاں سے چقندر کی جڑیں منگوا لیتی ان کو ایک ہانڈی میں ڈالتی

وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيْرٍ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ

اور جو کے تھوڑے دانے پیس کر ان کو بھی رہنے دیتی ان جڑوں میں جب ہم لوگ جمعہ کی نماز پڑھ چکتے تو لوٹ کر اس بڑھیا کے پاس جاتے اس کو

اِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ اَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَدَّثَنَا

سلام کرتے وہ یہ کھانا ہمارے آگے رکھ دیتی اس وجہ سے ہم جمعہ کا دن خوش ہوتے اور ہم آنحضرت کے عہد میں دوپہر کا آرام اور کھانا سب جمعہ کی نماز کے بعد کرتے ہم سے

ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے

الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ

انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ یہ جبریل ہیں (کھڑے ہیں) تم کو

يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَرٰى مَا لَا نَرٰى تُرِيْدُ

سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ آپ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُوْنُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ

معمر کے ساتھ اس حدیث کو شعیب نے بھی روایت کیا اور یونس اور نعمان نے بھی زہری سے روایت کیا یونس اور نعمان

الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ بَابُ اِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ اَنَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ

کی روایتوں میں وبرکاتہ زیادہ ہے باب اگر کوئی پوچھے کون ہے اور اس کے جواب میں کوئی میں ہوں کہے (اور نام نہ لے) ہم سے ابوالولید نے

هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا

بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر سے سنا

يَقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ

وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قرضے کے مقدمہ میں جو میرے والد پر تھا کچھ عرض کرنے کے لیے آیا اور دروازہ

فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهُ كَرِهَهَا بَابٌ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ

کھٹکھٹایا آپ نے (اندر سے) پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں (یعنی نام کیوں نہیں لیتا) آپ نے یہ جواب ناپسند کیا

السلام وقالت عائشة وعليه السلام ورحمة الله وبركاته وقال النبي

وہ تجھ کو سلام کہتے ہیں اور رحمت اللہ وبرکاتہ نہ کہی مگر حضرت عائشہ رضنے جبریل کے جواب میں یوں کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و

صلى الله عليه وسلم رد الملائكة على آدم السلام عليك ورحمة الله

سلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کے جواب میں یوں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ (یہ دونوں حدیثیں اوپر موصولاً گذر چکی ہیں)

حدثنا اسحق بن منصور اخبرنا عبد الله بن نمير حدثنا عبيد الله عن

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہمکو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے

سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة رض ان رجلا دخل المسجد و

سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور

رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في ناحية المسجد فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال له

آنحضرت صلعم مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اس نے نماز پڑھی پھر آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے فرمایا و

رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلى

علیک السلام (یہیں سے باب کا مطلب نکلا) جا پھر سے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا دوبارہ نماز پڑھی

ثم جاء فسلم فقال وعليك السلام ارجع فصل فانك لم تصل فصلى ثم جاء فسلم فقال وعليك السلام

پھر آکر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا اور سہ بارہ نماز پڑھی پھر آکر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا

فارجع فصل فانك لم تصل فقال في الثانية او في التي بعدها علمني يا رسول

جا پھر سے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی آخر دوسری یا تیسری مرتبہ میں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو نماز پڑھنا سکھلا دیجئے

الله فقال اذا قمت الى الصلوة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر

آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اچھا پورا وضو کر پھر قبلے کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر کہہ

ثم اقرأ بما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى

پھر جو قرآن آسانی سے پڑھ سکے وہ پڑھ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سر اٹھا سیدھا کھڑا ہو جا

تستوي قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا

پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا اطمینان سے بیٹھ

ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا ثم افعل ذلك

پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے کر پھر سر اٹھا اطمینان سے بیٹھ اسی طرح ساری نماز آہستگی اور درستگی کے ساتھ ادا

في صلوتك كلها وقال ابو اسامة في الاخير حتى تستوي قائما حدثنا

کر۔ ابو اسامہ راوی نے دوسرے سجدے کے بعد یوں کہا پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا تو اس میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں

ابن بشار قال حدثني يحيى عن عبيد الله حدثني سعيد عن ابيه عن ابي هريرة

محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری کو کہا مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ابو سعید

قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ثم ارفع حتى تطمئن جالسا باب اذا

سے انہوں نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا باب اگر کوئی شخص کہے

قال فلان يقرئك السلام حدثنا ابو نعيم حدثنا زكريا قال سمعت عامرا

کہ فلاں شخص نے تم کو سلام کہا ہے تو وہ کیا کہے ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر سے سنا

يقول حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة رض حدثته ان النبي صلى

وہ کہتے تھے مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا

الله عليه وسلم قال لها ان جبريل يقرئك السلام قالت وعليه السلام و

جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا وعلیہ السلام و

رحمة الله باب التسليم في مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين

رحمۃ اللہ باب اگر کسی مجلس میں مسلمان مشرک سب طرح کے لوگ ملے جلے ہوں ان کو سلام کرسکتے ہیں

حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن معمر عن الزهري عن

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے

عروة بن الزبير قال اخبرني اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم

عروہ بن زبیر سے کہا مجھ کو اسامہ بن زید نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار

ركب حمارا عليه اكاف تحته قطيفة فدكية واردف وراءه اسامة بن

ہوئے جس پر پالان تھی اس پر ایک چادر فدک کی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا

زيد وهو يعود سعد بن عبادة في بني الحارث بن الخزرج وذلك قبل

آپ سعد بن عبادہ کو پوچھنے بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں جا رہے تھے (وہ بیمار تھے) یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب تک جنگ

وقعة بدر حتى مر في مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة

بدر نہیں ہوئی تھی آپ رستے میں ایک مجلس پر سے گذرے جس میں مسلمان مشرک بت پرست

الاوثان واليهود وفيهم عبد الله بن ابي ابن سلول وفي المجلس عبد

یہودی سب ملے جلے ہوئے تھے اُن میں عبد اللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق) بھی تھا اور عبد اللہ بن رواحہ

الله بن رواحة فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن ابي

(مشہور صحابی شاعر) بھی تھے جب گدھے کی گرد مجلس والوں تک پہنچنے لگی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک

أنفه بردائه ثم قال لا تغبروا علينا فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم ثم

چادر سے اپنی ناک بند کر لی کہنے لگا ہم پر گرد مت اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا یہیں سے باب کا مطلب نکلا

وقف فنزل فدعاهم إلى الله وقرأ عليهم القرآن فقال عبد الله بن أبي ابن

پھر آپ ٹھیر گئے جانور سے اتر کر ان کو اللہ کی طرف بلایا (اسلام کی دعوت دی) قرآن پڑھ کر انکو سنایا تب عبداللہ بن ابی کہنے لگا بھلے آدمی

سلول أيها المرء لا أحسن من هذا إن كان ما تقول حقا فلا تؤذنا في مجالسنا

اس کلام سے بہتر تو دوسرا کلام نہیں ہو سکتا (قرآن کی فصاحت کا وہ بھی قائل ہوا) مگر اگر تم سچے ہو تو ہمکو ہماری مجلسوں میں کیوں

وارجع إلى رحلك فمن جاءك منا فاقصص عليه قال ابن رواحة اغشنا في

ستاتے ہو اپنے گھر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس جائے اسکو قصے سناؤ اس پر عبداللہ بن رواحہ بولے نہیں یا رسول اللہ

مجالسنا فإنا نحب ذلك فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى هموا

ہماری مجلسوں میں آپ (ضرور) تشریف لایا کیجیے اور ہمکو کلام سنایا کیجیے ہم اسکو بہت پسند کرتے ہیں اس گفتگو پر مسلمان اور مشرک اور یہود

أن يتواثبوا فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يخفضهم ثم ركب دابته حتى

کہ بھڑنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو دھیما کرتے رہے (سمجھاتے رہے) آخر وہ لڑنے کی کیا بات ہی اسکے بعد آپ جانور پر سوار ہو کے

دخل على سعد بن عبادة فقال أي سعد ألم تسمع ما قال أبو حباب يريد

اور سعد بن عبادہ کے پاس گئے ان سے فرمایا تم نے سنا ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول کی تقریر

عبد الله بن أبي قال كذا وكذا قال اعف عنه يا رسول الله واصفح فوالله

نہیں سنی اس نے ایسی ایسی (بے ادبی کی) باتیں کہیں سعد نے کہا یا رسول اللہ آپ اسکو معاف کیجیے اور درگذر فرمایئے اللہ کی قسم

لقد أعطاك الله الذي أعطاك ولقد اصطلح أهل هذه البحرة على أن

اللہ نے جو (مرتبہ) آپ کو دیا ہے وہ دیا ہے (پیغمبری کا مرتبہ جو بادشاہت سے کہیں زیادہ ہے) ہوا یہ تھا کہ آپ کے تشریف لانے سے پیشتر

يتوجوه فيعصبونه بالعصابة فلما رد الله ذلك بالحق الذي أعطاك شرق

عبداللہ کے سر پر (بادشاہی کا تاج) رکھیں سرداری کا عمامہ باندھیں جب اس تجویز کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبری دیکر چلنے نہ دیا تو اسکو حسد

بذلك فذلك فعل به ما رأيت فعفا عنه النبي صلى الله عليه وسلم باب

پیدا ہو گیا اسی حسد کی وجہ سے اس نے ایسی ایسی گفتگو کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کا قصور معاف کر دیا — باب

من لم يسلم على من اقترف ذنبا ولم يرد سلامه حتى تتبين توبته وإلى متى تتبين توبة العاصي

گناہ کرنے والے کو سلام نہ کرنا نہ اسکا جواب دینا جب تک اس کی توبہ معلوم نہ ہو جائے اور اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ گنہگار کی توبہ کب تک

وقال عبد الله بن عمرو لا تسلموا على شربة الخمر حدثنا ابن بكير حدثنا

ف اور عبداللہ بن عمرو نے کہا شراب خواروں کو سلام نہ کرو ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم کو

اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبد الرحمن بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن

لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن کعب نے سنے کہا

کعب قال سمعت کعب بن مالک یحدث حین تخلف عن تبوک ونہی رسول

میں نے والد کعب بن مالک سے سنا وہ اس وقت کا قصہ بیان کرتے تھے جب غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے کہ آنحضرت صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامنا وآتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم

اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں آدمیوں سے بات کرنا منع کر دیا تھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتا آپ کو سلام کرتا (آپ) کرتا

علیہ فاقول فی نفسی ہل حرک شفتیہ برد السلام ام لا حتی کملت خمسون

جواب نہ دیتے) میں دل میں کہتا آپ نے سلام کے جواب میں ہونٹ بھی ہلائے یا نہیں یہاں تک کہ اسی طرح پچاس راتیں گزر گئیں

لیلۃ وآذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتوبۃ اللہ علینا حین صلی الفجر

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گناہ اللہ جل جلالہ کے پاس سے معاف ہونے کی خبر صبح کی نماز پڑھ کر دی

باب کیف یرد علی اہل الذمۃ السلام حدثنا ابو الیمان اخبرنا

باب اگر ذمی کافر سلام کریں تو ان کو کیونکر جواب دیں ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو

شعیب عن الزہری قال اخبرنی عروۃ ان عائشۃ رض قالت دخل رہط من

شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی حضرت عائشہ نے کہا چند یہودی آنحضرت

الیہود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیک ففہمتہا فقلت

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے السام علیک (تم مرو) میں سمجھ گئی میں نے کہا

علیکم السام واللعنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہلا یا عائشۃ

علیکم السام واللعنۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ صبر کر اللہ

فان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ فقلت یا رسول اللہ اولم تسمع ما قالوا قال

تعالی ہر کام میں نرمی اور خوش اخلاقی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ان کا کہنا (شاید) نہیں سنا آپ نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قلت وعلیکم حدثنا عبد اللہ بن

فرمایا (نہیں میں سن چکا) میں نے بھی تو جواب دیدیا وعلیکم (تم مرو) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان

یوسف اخبرنا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر رض ان رسول

کیا کہا ہمکو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے کہ آنحضرت صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سلم علیکم الیہود فانما یقول احدہم السام

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہودی تم کو سلام کریں تو (سلام کے بدل) اسام کہتے ہیں (یعنی موت)

عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا

تم بھی جواب میں وعلیک کہو ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبید اللہ بن ابی بکر نے خبر دی کہا ہم سے (ہمارے دادا) انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ

جب اہل کتاب (یہود اور نصاری) تم کو سلام کریں تو اُنکے جواب میں اتنا ہی کہہ یا کرو وعلیکم باب جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اسکو کھول کر

عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ

دیکھنا تاکہ اسکی اصل حقیقت معلوم ہو ہم سے یوسف بن بہلول نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے کہا

قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

مجھ سے حصین بن عبد الرحمن نے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے

السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ بْنَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور

الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ

ابو مرثد غنوی ان تینوں کو بھیجا تینوں گھوڑے کے (اچھے) سوار تھے فرمایا روضہ خاخ پر جاؤ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر مکہ کی

خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ

طرف) وہاں ایک مشرک عورت ملیگی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مکہ کے

إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ

مشرکوں کو نام لکھا ہے (وہ اُس سے چھین لاؤ) ہم تینوں آدمی چلے اس عورت کو دیکھا ایک اونٹ پر سوار جا رہی ہے اسی جگہ یہ عورت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ

ملی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا خیر ہمنے اس سے پوچھا تیرے پاس جو خط ہے وہ کہاں ہے وہ کہنے لگی میرے پاس کہاں کا

فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرَى كِتَابًا

خط وط کچھ نہیں ہمنے اسکا اونٹ بٹھلا کر اسکا اسباب سب ٹٹولا کوئی خط نہیں ملا میرے دونوں ساتھی کہنے لگے اسکے پاس

قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ

خط نہیں ہے اب لوٹ چلو اس عورت کو جانے دو میں نے کہا واہ تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کیا جھوٹ ہو سکتا ہے آخر میں نے

بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا

اس سے کہا اب تو خط دیتی ہے یا میں تجھ کو ننگا کر دوں اس نے جب میرا یہ ارادہ دیکھا تو اپنے نیفے کی طرف ہاتھ بڑھایا

الاستیذان

إلى حجزتها وهي محتجزة بكساء فأخرجت الكتاب قال فانطلقنا به إلى رسول

وہ ایک کملی باندھے ہوئی تھی اور خط نکال دیا ہم تینوں اس خط کو لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (آپ نے حاطب کو بلا بھیجا)

الله صلى الله عليه وسلم فقال ما حملك يا حاطب على ما صنعت قال ما بي إلا أن

فرمایا حاطب یہ تو نے کیا حرکت کی وہ کہنے لگا اپنا مجھکو کیا ہوا ہے جو میں اللہ اور اس کے رسول پر

أكون مؤمنا بالله ورسوله وما غيرت ولا بدلت أردت أن تكون لي عند

ایمان نہ رکھوں (یعنی میں منافق یا کافر نہیں ہوں) میں نے اپنا مذہب یا دین کچھ بدلا ہے میرا مطلب اس خط لکھنے سے اتنا ہی تھا کہ قریش

القوم يد يدفع الله بها عن أهلي ومالي وليس من أصحابك هناك إلا وله من

کے لوگوں پر میرا ایک احسان ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ میرے گھر بار مال کو بچا دے بات یہ ہے کہ آپ کے اور جتنے مہاجرین صحابی

يدفع الله به عن أهله وماله قال صدق فلا تقولوا له إلا خيرا قال فقال

ہیں انکے عزیز و اقربا وہاں موجود ہیں جو انکے گھر بار مال اسباب کی حفاظت کر لیتے ہیں آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے اسکو سخت بات مت کہو

عمر بن الخطاب إنه قد خان الله ورسوله والمؤمنين فدعني فأضرب عنقه

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی آپ اجازت دیجئے میں اسکی گردن اڑا دوں

قال فقال يا عمر وما يدريك لعل الله قد اطلع على أهل بدر فقال اعملوا

آپ نے فرمایا عمر تجھ کو معلوم نہیں شاید اللہ تعالے نے بدر والوں کو (عرش سے) جھانکا اور فرمایا اب تم جیسے چاہو عمل

ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة قال فدمعت عينا عمر وقال الله ورسوله

کرو (میں نے تمکو بخش دیا) بہشت تمہارے لیے واجب کر دی یہ سنتے ہی حضرت عمر کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور کہنے لگے

أعلم باب كيف يكتب الكتاب إلى أهل الكتاب حدثنا محمد بن مقاتل

خوب جانتے ہیں باب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر خط لکھا جائے ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا

أبو الحسن أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال أخبرني عبيد الله

ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہمکو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہ نے انکو

بن عبد الله بن عتبة أن ابن عباس أخبره أن أبا سفيان بن حرب

عبداللہ بن عباس نے ان کو ابو سفیان بن حرب نے

أخبره أن هرقل أرسل إليه في نفر من قريش وكانوا

کہ ہرقل بادشاہ روم نے انکو دوسرے قریش کے چند آدمیوں سمیت بلوا بھیجا جو تجارت کے لیے شام

تجارا بالشام فأتوه فذكر الحديث قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله

کے ملک میں گئے تھے (اس وقت شام کا ملک ہرقل ہی کے پاس تھا) یہ لوگ اس کے پاس آئے اخیر حدیث تک پھر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم نقرئ فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله

وہ پڑھا گیا اس میں یہ مضمون تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد اللہ کے بندے اور رسول کی طرف سے ہرقل

الى هرقل عظيم الروم السلام على من اتبع الهدى اما بعد باب من بدأ

روم کے سردار کو سلام اس شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلے اما بعد اخیر تک باب خط میں پہلے کس کا نام

في الكتاب وقال الليث حدثني جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن

لکھا جائے اپنا یا مکتوب الیہ کا اور لیث بن سعد نے کہا مجھ کو جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمن بن ہرمز سے انہوں نے

ابي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ذكر رجلا من بني اسرائيل

ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال بیان کیا

اخذ خشبة فنقرها فادخل فيها الف دينار وصحيفة منه الى صاحبه وقال

اس نے ایک لکڑی لیکر اسکو کریدا اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اپنے دوست کے نام

عمر بن ابي سلمة عن ابيه سمع اباهريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم نجر

عمر بن ابی سلمہ نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ سے یوں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ایک لکڑی

خشبة فجعل المال في جوفها وكتب اليه صحيفة من فلان الى فلان

خالی کی اس کے جوف میں اشرفیاں رکھدیں اور خط بھی لکھا فلاں کی طرف سے فلان کو معلوم ہوا پہلے کاتب کا نام لکھا

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم قوموا الى سيدكم حدثنا ابو

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ سے فرمانا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو (یعنی سعد بن معاذ کے) ہم سے ابوالولید نے بیان

الوليد حدثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابي امامة بن سهل بن

کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے

حنيف عن ابي سعيد ان اهل قريظة نزلوا على حكم سعد فارسل النبي

انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہو کر (قلعہ سے) اتر آئے آنحضرت

صلى الله عليه وسلم اليه فجاء فقال قوموا الى سيدكم او قال خيركم

صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ آئے آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو یا یوں فرمایا اس شخص کے لینے

فقعد عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال هؤلاء نزلوا على حكمك قال فاني

کو جو تم میں بہتر ہے خیر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے آپ نے فرمایا یہ بنی قریظہ کے لوگ تمہارے فیصلہ پر راضی ہو کر اتر آئے ہیں

احكم ان تقتل مقاتلتهم وتسبى ذراريهم فقال لقد حكمت بما حكم

اب تم کیا فیصلہ کرتے ہو انہوں نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ تو مارے جائیں اور ان کی عورتیں بچے قیدی بنائے جائیں

بِهِ الْمَلِكَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَفْهَمَنِي بَعْضُ اَصْحَابِي عَنْ اَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ

امام بخاری نے کہا بعضے میرے ساتھیوں نے ابو الولید سے یوں نقل کیا الی حکمک (یعنے بجائے علی حکمک کے) ابو سعید خدری نے یوں کہا

اَبِي سَعِيدٍ اِلَى حُكْمِكَ بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کہا بجائے علی حکمک الی ف باب مصافحہ کا بیان عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو تشہد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

سکھلایا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپکے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا اور کعب بن مالک نے کہا ف میں مسجد میں گیا دیکھا تو آنحضرت

فَاِذَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى

صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہیں اس وقت طلحہ بن عبید اللہ دوڑتے ہوئے سب لوگوں سے پہلے اٹھے اور مجھ سے مصافحہ کیا مجھکو توبہ

صَافَحَنِي وَهَنَّانِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

قبول ہونیکی مبارکباد دی ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے

قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

انسؓ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیوۃ بن شریح نے خبر دی کہا مجھ سے

حَدَّثَنِي اَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے سنا انہوں نے کہا

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَابُ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے (اس سے مصافحہ ہوئے) باب

الْاَخْذِ بِالْيَدَيْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ

مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا حماد بن زید نے عبد اللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کیا ف ہم سے ابو نعیم نے بیان

حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ

کیا کہا ہم سے سیف بن سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو معمر عبد اللہ بن سخبرہ نے بیان کیا

اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ کہتے تھے میں نے ابن مسعودؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشہد اس طرح سکھلایا

وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ

کہ میرا ہاتھ آپکے دونوں ہاتھوں میں تھا جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے التحیات للہ و

التَّحِيَّاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ

التحیات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا

عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

علی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ

یہ تشہد ہم اس وقت پڑھا کرتے تھے جب آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے آپ کی وفات کے بعد ہم السلام علیک ایہا النبی کے بدلے السلام علی النبی کہنے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لگے

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اللہ جل جلالہ کے فضل سے پچیسواں پارہ تمام ہوا اب چھبیسواں پارہ اس کے فضل وکرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے

فہرست پارہ بست وچہارم تیسیر الباری ترجمہ وشرح اردو صحیح البخاری

تمت